تعلموا العربية فانها من دینکم
(فرمان عمرؓ)

تحفۃ المشتاق

لمن یقرء المقامات

پسند فرمودہ

استاذ العلماء حضرت مولانا ارشاد احمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ
مدیر و شیخ الحدیث دار العلوم عیدگاہ کبیر والا خانیوال

استاذ العلماء حضرت مولانا عبد الرحمٰن جامی صاحب دامت برکاتہم العالیہ
شیخ الحدیث جامعہ دار العلوم رحیمیہ ملتان
مدیر جامعہ حفصہ لبنات الاسلام جھنگ موڑ مظفر گڑھ

مؤلفہ

ماہر علوم عقلیہ ونقلیہ، استاذ العلماء
حضرت مولانا سید مشتاق احمد شاہ صاحب نور اللہ مرقدہ
سابق استاذ الحدیث دار العلوم عیدگاہ کبیر والا خانیوال

ناشران

قاری غلام مصطفیٰ صاحب
مدرس دار العلوم کبیر والا
0300-6883956

حافظ محمد شاہ صاحب
بن سید مشتاق احمد شاہ نور اللہ مرقدہ

ادارۃ التصنیف
دار العلوم عیدگاہ کبیر والا ضلع خانیوال
0300-7307166
0322-7307166

Maktaba Tul Ishaat.com

Maktaba Tul Ishaat

تمام فنون کے کتب ہمارے ویب سائٹ اور پلے سٹور سے فری ڈاون لوڈ کریں۔ ہم روزانہ کی بنیاد پر اس میں مزید نئے کتب شامل کر رہے ہیں نئے شامل شدہ کتب لیے روزانہ ہمارے پلے سٹور اور ویب سائٹ کو باقاعدگی سے چیک کیا کریں۔

اپنی کتاب کو ہمارے ویب سائٹ پر شائع کرنے کے لیے رابطہ کریں

تفاسیر	خطبات	منطق
احادیث	سیرت	معانی
فقہ	تاریخ	تصوف
سوانح حیات	صرف	تقابل ادیان
درس نظامی	نحو	تجوید
لغت	فلسفہ	نعت
فتاوی	حکمت	تراجم
اصلاحی	بلاغت	تبلیغ ودعوت
آڈیو دروس	مناظرے	تمام فنون

maktaba.tul.ishaatofficial@gmail.com

تعلموا العربية فانها من دينكم (فرمان عمرؓ)

تحفۃ المشتاق

لمن يقرء المقامات

مؤلف:

حضرت مولانا سید مشتاق احمد شاہ نور اللہ مرقدہ

اُستاذ الحدیث دارُ العلوم کبیروالا

ناشر

قاری غلام مصطفےٰ

مدرس دارالعلوم کبیروالا

ناشر

محمد شاہ

بن سید مشتاق احمد شاہ نور اللہ مرقدہ

شائع کنندہ

ادارۃ التصنیف

دارُالعلوم عیدگاہ کبیروالا ضلع خانیوال

Maktaba Tul Ishaat.com

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب	تحفۃ المشتاق لمن یقرء المقامات
نام مصنف	حضرت مولانا سید مشتاق احمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ
	استاذ الحدیث دار العلوم کبیر والا
کمپوزنگ	ابو الاحتشام سراج الحق عفی عنہ
اشاعت اول	۱۴۲۳ھ بمطابق ۲۰۰۲ء
اشاعت دوم	۱۴۲۶ھ بمطابق ۲۰۰۵ء
تعداد	۱۱۰۰
قیمت	

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ملنے کے پتے

☆ قاری غلام مصطفیٰ صاحب مدرس دار العلوم عیدگاہ کبیر والا ضلع خانیوال 03006883956

☆ مولانا رئیس احمد صاحب مہتمم جامعہ صدیقیہ خانیوال

☆ قاری ضیاء الحسن ملتانی مدرس جامعہ اشرفیہ لاہور

☆ مفتی عبد الرؤف صاحب مکتبہ فتحیہ نزد جامعہ محمدیہ نواب شاہ سندھ

☆ مولانا ممتاز احمد صاحب مدرس جامعہ انوار مدینہ ترنول اسلام آباد

☆ حضرت مولانا قاری محمد اکرم صاحب جامعہ خالد بن ولید وہاڑی

☆ حضرت مولانا مفتی حبیب اللہ صاحب مدرس مدینۃ العلم مقام حیات سرگودھا

☆ مولانا محمود تمیمی صاحب مدرس دار العلوم مدنیہ ماڈل ٹاؤن بہاولپور

☆ دار العلوم جنرل سٹور کبیر والا

☆ مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور

☆ مکتبہ عثمانیہ نزد خیر المدارس ملتان

☆ مکتبہ رحمانیہ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

☆ اقبال نعمانی بک سنٹر جہانگیر مارکیٹ کراچی

Maktaba Tul Ishaat.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
1	عرض ناشر	7
2	تقریظات علمائے کرام	8
3	مختصر حالات حضرت مولانا سید مشتاق احمد شاہ نور اللہ مرقدہ	17
4	پیش لفظ	19
5	چند ضروری باتیں	21
6	مقدمہ مقامات	27
7	مکمل عبارت، اعراب بمعہ ترجمہ وتشریح	27
8	المقامۃ الاولی	113
9	مکمل عبارت، اعراب بمعہ ترجمہ وتشریح	115
10	مقامہ ھذا ایک نظر	156
11	المقامۃ الثانیۃ	157
12	مکمل عبارت، اعراب بمعہ ترجمہ وتشریح	159
13	مقامہ ھذا ایک نظر	187
14	المقامۃ الثالثۃ	188
15	مکمل عبارت، اعراب بمعہ ترجمہ وتشریح	190
16	مقامہ ھذا ایک نظر	212
17	المقامۃ الرابعۃ	213

Maktaba Tul Ishaat.com

18	تکمیل عبارت، اعراب بمعہ ترجمہ وتشریح	215
19	مقامہ ھٰذا ایک نظر	244
20	المقامۃ الخامسۃ	245
21	تکمیل عبارت، اعراب بمعہ ترجمہ وتشریح	247
22	مقامہ ھٰذا ایک نظر	264
23	المقامۃ السادسۃ	265
24	تکمیل عبارت، اعراب بمعہ ترجمہ وتشریح	267
25	مقامہ ھٰذا ایک نظر	279
26	المقامۃ السابعۃ	280
27	تکمیل عبارت، اعراب بمعہ ترجمہ وتشریح	282
28	مقامہ ھٰذا ایک نظر	293
29	المقامۃ الثامنۃ	294
30	تکمیل عبارت، اعراب بمعہ ترجمہ وتشریح	296
31	مقامہ ھٰذا ایک نظر	305
32	المقامۃ التاسعۃ	307
33	تکمیل عبارت، اعراب بمعہ ترجمہ وتشریح	309
34	مقامہ ھٰذا ایک نظر	322
35	المقامۃ العاشرۃ	323
36	تکمیل عبارت، اعراب بمعہ ترجمہ وتشریح	325
37	مقامہ ھٰذا ایک نظر	336

Maktaba Tul Ishaat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

صلى الله على النبي الأمي

Maktaba Tul Ishaat.com

الاہداء

امت مسلمہ کے محسنین علمائے کرام خصوصا اساتذہ کرام اور ان منتخب فرزندوں کے حضور جو گونا گوں مشکلات کو نظر انداز کرتے ہوئے علوم نبویہ کی تعلیم و تعلم میں کوشاں ہیں اور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت "خیر کم من تعلم القرآن وعلمہ" کے مصداق ہیں جن کے بارے کہا گیا ہے۔

از ہمت شاں در چمن زیست بہارے

Maktaba Tul Ishaat.com

عرض ناشر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیر طریقت حضرت مولنا سید مشتاق احمد شاہ صاحب نور اللہ مرقدہ تدریس کے شہزادے ہر فن کی کتب کے ماہر، محسن، خوش طبع، ہر دلعزیز، سراپا علم وعمل خصوصی طور پر علم ادب میں باکمال تھے۔ان کی ادبی کمال کی زندہ جاوید دلیل ان کی تصنیف ''تحفۃ المشتاق'' ہے

بندہ کے ساتھ حضرت والا کی خصوصی شفقت اور پیار تھا یہ ان کی خصوصی مہربانی تھی ورنہ واللہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ میں ان کا ادنی سا شاگرد تھا ان کی خدمت کا حق ادا نہیں کر سکا دعاء ہے کہ اللہ رب العزت ہمیں جنت میں بھی اکٹھا فرمادے آمین

تحفۃ المشتاق حضرت والا نے اپنی زندگی میں شائع فرمائی اور وہ ایڈیشن ختم ہو چکا ہے حضرت والا کا ارادہ تھا کہ دوسرا ایڈیشن نئے انداز سے اور چھوٹے سائز میں شائع کریں گے۔ لیکن زندگی نے وفا نہ کی۔اب بندہ پر یہ ذمہ داری سونپی گئی ہے۔چنانچہ حضرت والا کی خواہش کے مطابق شرح ھذا نئے انداز اور خوبصورت طریقے سے آپ کے سامنے پیش ہے۔

اللہ جل شانہ سے ازحد امید ہے کہ اس کو حضرت شاہ صاحب کیلئے ذریعہ آخرت اور میرے اور تمام معاونین کیلئے ذریعۂ نجات بنائے۔آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وعلی آلہ واصحابہ اجمعین فقط

غلام مصطفیٰ عفی عنہ

مدرس دارالعلوم کبیر والا

۲/رجب المرجب ۱۴۲۶ھ

Maktaba Tul Ishaat.com

تقریظات علمائے کرام

رائے گرامی

مجاہد اسلام ولی کامل حضرت مولانا محمد عزیز الرحمٰن ہزاروی راولپنڈی

خلیفہ مجاز شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا نور اللہ مرقدہ

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم وعلی آلہ واصحابہ الطیبین الطاہرین الی یوم الدین

اما بعد راقم الحروف کو بعض محترم احباب نے حکم فرمایا ہے کہ پاکستان کی عظیم دینی درسگاہ ''دارالعلوم کبیر والا'' کے استاد الحدیث حضرت مولانا سید مشتاق احمد شاہ صاحب قدس سرہ کی تصنیف ''تحفۃ المشتاق'' پر چند کلمات لکھوں۔ اکابر اور بزرگوں کی تحریرات کے بعد نہ تو ضرورت ہے اور نہ بندہ کی علمی اور عملی حیثیت ایسی ہے کہ کچھ لکھ سکے۔ لیکن ایک بات جو مجبور کر رہی ہے۔ وہ حضرت شاہ صاحب نور اللہ مرقدہ سے محبت ہے۔ ان کو قریب سے دیکھا ان کی علمی شان تو اہل علم جانتے ہیں اور ''تحفۃ المشتاق'' اس کی ایک جھلک ہے۔

مگر میں تو ان کے عشق الٰہی اور حب حبیب ﷺ سے بے حد متاثر ہوں وہ ہمارے سلسلہ کے بہترین ساتھیوں میں سے تھے۔ کئی سال تک رمضان المبارک پورا یا اس کا کچھ حصہ مسجد صدیق اکبرؓ راولپنڈی میں اعتکاف میں ہمارے حضرت اقدس برکۃ العصر حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا نور اللہ مرقدہ کے طرز پر گزارا کرتے تھے۔ ذکر بھی حسین اور عاشقانہ انداز سے کرتے تھے اور اس میں اکثر رویا بھی کرتے تھے۔ حرمین شریفین کا ایک سفر بھی ساتھ ہوا یہ ان کی بھی خواہش تھی اور میری بھی۔ اس سفر میں بھی ان کی خوبیاں بہت ظاہر ہوئیں۔

احقر نے ان کو مسنون استخارہ اور مشورہ کے بعد اپنے حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ کے

Maktaba Tul Ishaat.com

سلاسل میں اجازت بھی دی تھی مگر ان پر تواضع کا غلبہ تھا۔ جو اس مبارک راہ میں عظمت کی دلیل ہے۔ ان کو بیعت کرنے کا اکثر عرض کیا کرتا تھا۔ مگر خاموش ہو جایا کرتے تھے۔ میں کبھی کبھی مزاح میں ان کے سامنے یہ شعر پڑھ دیا کرتا تھا

احمدا تو عاشقی بہ مشیخت تراچہ کار　　　سلسلہ شد شد نہ شد نہ شد

ہنس کر خاموش رہتے فرحمہ اللہ رحمۃ واسعۃ

ان کی جوانی میں جدائی جہاں دار العلوم اور ان کے اعزہ واقارب اور تلامذہ کے لئے صدمہ ہے۔ ہمارے لئے بھی ہے۔ گذشتہ دو سال دار العلوم پر بہت گراں گذرے کہ اول مخدوم ومکرم، پیکر اخلاص حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالقادر صاحب ان کے بعد دینی تحریکوں کی روح رواں اور بے شمار خوبیوں کے مالک دار العلوم کو چار چاند لگانے والے حضرت مولانا محمد انور صاحب اور پھر حضرت شاہ صاحب نور اللہ مرقدہم داغ مفارقت دے گئے۔

اللہ تعالیٰ ان سب کے درجات بلند فرمائے اور ہم سب کو اخلاص وللہیت کیساتھ یریدون وجهه کے زمرے میں آخری سانس تک اپنے لئے قبول فرمائے اور ان کے ساتھ جنت الفردوس میں بغیر حساب وکتاب محشور فرمائے اور حضرت شاہ صاحب کی یہ کتاب اور دیگر کتب اور ان کی روحانی اور جسمانی اولاد کو قبول فرما کر ان کے لئے صدقۂ جاریہ بنادے۔ اور دار العلوم کبیر والا اور تمام مدارس دینیہ ومکاتب قرآنیہ اور علماء حق کی ہر نوع کی ظاہری وباطنی حفاظت فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔ فقط

فقیر محمد عزیز الرحمٰن عفی عنہ

پیر ۲۴ جمادی الاخریٰ ۱۴۲۶ھ

خانقاہ ودار العلوم زکریا بستی انوار مدینہ ترنول اسلام آباد

Maktaba Tul Ishaat.com

رائے گرامی

مخدوم العلماء والطلباء شیخ طریقت حضرت مولنا مفتی عبدالقادر صاحب مدظلہ

شیخ الحدیث ورئیس الافتاء دارالعلوم عیدگاہ کبیر والا

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رافع المقامات قاضى الحاجات معز العلم واهله بالدرجات وفقهم لنشر العلم والخيرات والصلوة والسلام على من ارسله بالعلم والحلم والكتاب جعل لكتابه ونبيه لسانا عربيا هدى و بينات فطوبى لمن تعلمها وعلمها ونطق بها فى الخطاب وعلى اله وصحبه اجمعين وبعد فقد تشرفت لمطالعة تقريرا نيق القاه اخونا ومولانا لسيد مشتاق احمد حفظه الله فى اثناء درس المقامات فوجدته نافعا لطالبيه و كافيا لقارئيه جعله الله خزينة فى الدنيا وذخرا فى العقبى امين يا رب العالمين بحرمته سيد المرسلين عليه الصلوة والتسليم

وانا العبد عبد القادر عفاالله عنه

السابع عشر من ذيقعدة الحرام سنة ١٤٢١ من الهجرة

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Maktaba Tul Ishaat.com

رائے گرامی

استاذ العلماء والطلباء شیخ طریقت حضرت مولنا ارشاد احمد دامت برکاتہم

شیخ الحدیث ومدیر دار العلوم عیدگاہ کبیر والا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

امابعد !عزیزم حضرت مولانا سید مشتاق احمد صاحب مرحوم کی تصنیف شدہ ''تحفۃ المشتاق شرح مقامات'' مرحوم کا عظیم علمی ذخیرہ ہے۔کل من علیہافان یہ تدریسی میدان کا شاہسوار مختصر زندگی لے کر آیا تھا حاکم وحکیم کے فیصلہ پر دل وجان سے راضی رہنا فرض ہے مرحوم کے اس عظیم علمی سرمایہ سے انشاء اللہ سینکڑوں طلبہ وطالبات معلمین ومعلمات استفادہ کرتے رہیں گے جو مرحوم کے لئے صدقہ جاریہ ہے۔

دل کی گہرائیوں سے دعا ہے حق تعالی شانہ اس شرح کو شرف قبولیت بخشے واقعی اعل علم کے لئے عظیم تحفہ ہے اور پورے پاکستان میں عظمت محبت قبولیت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اللہ تعالی اور زیادہ معلمین معلمات طلبہ طالبات کو اس سے استفادہ کی طرف متوجہ فرمائیں اور مصنف مرحوم ترقی درجات کا ذریعہ بنائیں آمین ثم آمین

احقر ارشاد احمد

دار العلوم عیدگاہ کبیر والا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Maktaba Tul Ishaat.com

رائے گرامی

مناظر اہلسنت وکیل اسلاف حضرت مولانا مفتی محمد انور صاحب

رئیس شعبہ الدعوۃ والارشاد جامعہ خیر المدارس ملتان

باسمہ سبحانہ تعالیٰ

امابعد بندہ نے جامع المعقول والمنقول ماہر ادب حضرت مولنا سید مشتاق احمد شاہ صاحب استاذ الحدیث دارالعلوم عیدگاہ کبیر والا کی مقامات کی شرح اکثر و بیشتر مقامات سے دیکھی ہے۔ ہر لفظ کا مادہ۔ باب اس مادہ کے استعمال ہونے والے مزید فیہ کے ابواب اور ہر مادہ کے اختلاف ابواب سے اختلاف معانی اور ایک مادہ کے معانی مختلفہ میں مناسبت اس انوکھے انداز سے بیان کی ہے کہ مقامات کی اس شرح پر محنت کر کے طلباء بلکہ اساتذہ میں ادبی مہارت پیدا ہو سکتی ہے۔ پھر اکثر مقامات پر اس مادہ کے قرآن مجید میں استعمال کی آیات سے نشاندہی کر کے علم ادب کا خادم القرآن ہونا اس طرح ذہن میں بٹھایا گیا ہے کہ طلبہ میں ادب کے ساتھ قرآن پاک کے مطالعہ کا بھی ذوق بڑھے گا دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت شاہ صاحب اس کی اس کاوش ومحنت کو قبول کریں اور دنیا اور آخرت کی سرخروئی کا ذریعہ بنائیں۔ اور طلبہ کو اس سے زائد سے زائد مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائیں آمین یا الہ العالمین بحق خاتم الانبیاء وسید المرسلین۔

کتبہ الاحقر محمد انور اوکاڑوی

جامعہ خیر المدارس ملتان

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Maktaba Tul Ishaat.com

رائے گرامی

پیر طریقت وفقیہ العصر حضرت مولانا مفتی عبدالستار صاحب

رئیس الافتاء جامعہ خیر المدارس ملتان

الحمد للہ و کفی و سلام علی عبادہ المصطفی اما بعد حضرت مولانا محمد انور صاحب زید فضلہم کی اس رائے سے متفق ہے اور شرح اور شارح دونوں کی قبولیت عنداللہ و عند الناس کی دعا کرتا ہے۔ فقط

بندہ عبدالستار عفی عنہ

۱۸ ذیقعدہ ۱۴۲۱ھ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Maktaba Tul Ishaat.com

رائے گرامی

امام الصرف والنحو ولی کامل حضرت مولانا محمد اشرف شاد صاحب

مہتمم جامعہ اشرفیہ مانکوٹ تحصیل کبیر والا ضلع خانیوال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد برادر عزیز محترم مولانا سید مشتاق احمد شاہ صاحب استاذ حدیث دار العلوم کبیر والا کی تحریر کردہ شرح مقامات مختصر وقت میں دیکھی محترم شاہ صاحب کی سعی ومحنت قابل داد ہے انشاء اللہ تعالی طلباء کرام کو خوب فائدہ ہوگا۔ دل سے دعا ہے کہ اللہ تعالی ان کی محنت کو قبول فرما کر اہل علم کے لئے نافع بنائے۔ آمین

فقط والسلام

العارض

محمد اشرف شاد

جامعہ اشرفیہ مانکوٹ تحصیل کبیر والا ضلع خانیوال

۲۰ ذی قعدہ ۱۴۲۱ھ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Maktaba Tul Ishaat.com

رائے گرامی

استاذ العلماء والطلباء حضرت مولنا محمد اسماعیل صاحب مدظلہ

استاذ الحدیث دار العلوم عیدگاہ کبیر والا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد! عزیز برادر محترم ومکرم فاضل نوجوان حضرت علامہ مولانا سید مشتاق احمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے ماشاء اللہ خوب محنت کے ساتھ فوائد ادبیہ مقامات الحریریہ کو ضبط کیا ہے۔

مولانا موصوف کی کاوش قابل صدداد ہے بندہ کی نظر میں جس انداز کے ساتھ ترجمہ مقامات ہمارے مدارس کی ضرورت تھی اس کی تکمیل صرف حضرت شاہ صاحب مرحوم کے ہاتھوں ہوئی ہے فللہ در المصنف مولانا موصوف نے اور کتابوں پر قلم اٹھانے کا ارادہ فرمایا تھا کچھ کتابوں کے مسودے بھی تیار فرمائے تھے لیکن داعی اجل نے موقع نہ دیا فوا اسفاہ لک

مگر اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے دعا ہے اللہ جل وعلاء حضرت کی اس کاوش کو صدقہ جاریہ اور وسیلۂ ناجیہ بنائے آمین بجاہ سید المرسلین وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

دعا گو

محمد اسماعیل

مدرس دار العلوم عیدگاہ کبیر والا

۲۸ جمادی الاخری ۱۴۲۶ھ

Maktaba Tul Ishaat.com

رائے گرامی

حضرت مولنا سراج الحق صاحب مدظلہ

استاذ الحدیث دار العلوم عیدگاہ کبیر والا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم حضرت مولنا سید مشتاق احمد شاہ صاحب نوراللہ مرقدہ بندہ کے قریبی ساتھیوں میں سے تھے۔١٤ سال دارالعلوم کبیر والا میں اکٹھے تدریس کی۔ان کے ساتھ اٹھنے، بیٹھنے اور سفر کرنے کا بہرحال موقع ملا وہ ایک انتہائی خوش طبع، ہنس مکھ اور دوستی نبھانے اور اس کا حق ادا کرنے والوں میں سے تھے۔

اللہ تعالٰی نے ان کو دیگر علوم کے ساتھ ساتھ علم ادب میں خاص طور پر مہارت عطا کی تھی۔دارالعلوم میں انہوں نے کئی مرتبہ مقامات پڑھائی اور طلباء ان کے درس کو کاپیوں پر لکھتے اور پھر اس کی فوٹو کاپی کروا کر بہت سے لوگ فائدہ اٹھاتے۔بندہ نے اور ان کے دیگر احباب نے ان کو مشورہ دیا کہ وہ ان افادات کو کتابی شکل میں بصورت شرح شائع کریں تا کہ اس کا فائدہ تام ہو۔جس پر انہوں نے شرح ھذا تصنیف فرمائی۔اور اس میں الفاظ کی لغوی اور مرادی معنی کا تعین اور ضرورت کے مطابق مجرد اور مزید فیہ کے ابواب اور ان الفاظ پر قرآن مجید اور احادیث سے استشہاد بڑے عمدہ انداز سے بیان کیا ہے۔

اللہ تعالٰی حضرت شاہ صاحب نوراللہ مرقدہ کی اس کاوش اور محنت کو قبول فرمائے اور طلباء اور معلمین کیلئے اس کو نافع بنائے آمین

سراج الحق عفی عنہ

مدرس دارالعلوم کبیر والا

٢/رجب المرجب ١٤٢٦ھ

Maktaba Tul Ishaat.com

مختصر حالات حضرت شاہ صاحب نور اللہ مرقدہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام: سید مشتاق احمد شاہ ولد سید غلام سرور شاہ

پیدائش: آپ کی پیدائش ۱۹۶۲ء ضلع مظفر گڑھ موضع عثمان کوریہ شاہجمال قصبہ کھڈے والا میں ہوئی۔

تعلیم: ابتدائی تعلیم پرائمری تک عثمان کوریہ میں واقع پرائمری سکول میں حاصل کی پھر روہیلانوالی کے قریب بستی ناچنگ میں حافظ غلام حیدر صاحب سے قران مجید حفظ کیا اور بعد ازاں مدرسہ احیاء العلوم مظفر گڑھ میں ابتدائی فارسی وعربی کتب پڑھیں یہاں پر آپ کے اساتذہ میں حضرت مولانا محمد حسین آزاد صاحب اور مولانا محمد اسماعیل صاحب صاحب استاد الحدیث دار العلوم کبیر والا قابل ذکر ہیں بعدہ کچھ عرصہ جہانیاں منڈی میں حضرت مولانا محمد اشرف صاحب (مدیر جامعہ اشرفیہ مانکوٹ) کی سرپرستی میں تعلیم حاصل کی پھر دار العلوم کبیر والا تشریف لائے اور دورہ حدیث تک یہاں تعلیم حاصل کی۔

اساتذہ کرام: آپ کے اساتذہ کرام میں حضرت مولانا ظہور الحقؒ صاحب حضرت مولانا منظور الحقؒ صاحب حضرت مولانا علی محمدؒ صاحب، حضرت مولانا مفتی عبد القادرؒ صاحب اور مولانا محمد انورؒ صاحب، رحمۃ اللہ علیہم اور مولانا غلام یسین صاحب تونسوی، مولانا ارشاد احمد صاحب و مولانا محمد نواز سیال صاحب دامت برکاتہم جیسے علم وعمل کے کوہ وگراں شامل ہیں۔

تدریس: ابتداء تقریباً اڑھائی سال مدرسہ حسینیہ شہداد پور سندھ میں تدریس کی بعدہ دار العلوم

Maktaba Tul Ishaat.com

کبیر والا سے وابستہ ہوئے اور تادم زیست (۱۶ سال) اسی سے وابستہ رہے پوری زندگی انہوں نے درس وتدریس اور قال اللہ وقال الرسول میں گذاری ان کا تدریس میں انہماک قابل رشک تھا دار العلوم میں تقریباً ہر فن کی کتب پڑھائیں اور جو بھی کتاب پڑھائی اس کے پڑھانے کا حق ادا کر دیا اور علم ادب کے ساتھ خاص طور پر شغف تھا ادب میں۔ آپ کی مقامات کی شرح تحفۃ المشتاق آپ کے ذوق کی آئینہ دار ہے۔

اصلاحی تعلق: حضرت والا پیر طریقت نمونہ اسلاف مجاہد اسلام حضرت مولانا عزیز الرحمن ہزاروی دامت برکاتہم کے ہاتھ پر بیعت تھے آپ کے خلیفہ مجاز بھی تھے اور مولانا ہزاروی صاحب جو کہ خلیفہ مجاز ہیں قطب الاقطاب حضرت مولانا شیخ الحدیث محمد زکریاؒ صاحب کے۔

حضرت شاہ صاحب انتہائی کسر نفسی کیا کرتے تھے ساتھیوں نے جب عرض کیا کہ آپ ساتھیوں کو بیعت کیا کریں تو آپ فرماتے کہ ابھی اپنے آپ میں اتنی صلاحیت نہیں پاتا کہ دوسروں کی اصلاح کروں۔

وفات: ۳ ذوالحجہ ۱۴۲۵ھ بروز جمعۃ المبارک

تدفین: اپنے آبائی قصبہ کھڈے والا ضلع مظفر گڑھ اپنے والد گرامی کے قدموں مدفون ہوئے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Maktaba Tul Ishaat.com

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد المن الليل والنهار من آياته والادب من عطياته والصلوة والسلام على من القرآن من معجزاته وعلى اله واصحابه الذين زينوا نفوسهم باوصافه وعلى من سلك طريقهم من اتباعه اما بعد

علامہ حریری کی مقامات کسی تعارف کی محتاج نہیں اسکی اہمیت اسی سے ظاہر ہے اس کے تعلیم وتعلم کا سلسلہ عرصہ دراز سے بڑے وشور کیساتھ چلا آ رہا ہے۔حتی کہ وفاق المدارس کے معرض وجود میں آنے کے بعد بھی اکابر علماء کرام نے اس کو نصاب میں شامل رکھاحتی کہ طالبات کے کورس میں بھی اس کو شامل فرما کراس کی اہمیت کو اجاگر کیا۔

مختلف مصنفین نے اس کی شروح وحواشی لکھ کر طلباء کی رہنمائی کی سعی جمیل فرمائی لیکن ان میں کچھ اتنی مختصر تھیں کہ کتاب کے مقصود اصلی تک رسائی مشکل تھی اور بعض اس قدر طویل کہ آج کے متساہل دور کی سہولت پسند طبائع ان کے مطالعہ سے عاجز تھیں اور اکثر عربی میں تھیں۔ کہ کم استعداد طلباء ان سے ویسے ہی دست کش تھے مزید برآں مقامات پڑھانے کا آج کل رائج طریقہ بھی طلباء کو اس کی تعلیم کا مقصد پا لینے میں حائل ہے کیونکہ مقامات پڑھانے والا سارا زور ابواب لکھوانے پر ہی صرف کرتا ہے کہ اس لفظ سے دس باب بیس باب اور یہ لفظ مجرد سے بھی آتا ہے اور مزید سے بھی وغیرہ ذلک حالانکہ مقامات پڑھانے کی غرض لغوی ومرادی معنی کا تعین اوران کے مابین مناسبت کی وضاحت بقدر ضرورت مجرد و مزید فیہ ابواب کی نشاندہی اور خصوصا

Maktaba Tul Ishaat.com

ان الفاظ پر استشہاد بالقرآن والحدیث وبمحاورۃ العرب پیش کرنا تھی۔

موجودہ دور کے تقاضوں کے پیش نظر بندہ نے مقامات کی ایک شرح تحفۃ المشتاق لمن یقرء المقامات کے نام سے لکھی ہے۔جس میں مندرجہ بالا تمام خصوصیات کے ملحوظ رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ترجمہ اس طرح کیا کہ بالکل لفظی بھی نہیں جس سے اصل مقصد کے سمجھنے میں صعوبت ہو اور نہ ہی اس قدر بامحاورہ کہ اصل عبارت کے ساتھ جوڑ لگانے میں دشواریاں پیش آئیں بلکہ بین بین راستہ اختیار کیا گیا تاکہ مستفیدین کے لئے ترجمہ کو عبارت پر منطبق کرنا آسان ہو نیز ہر مقامہ کے شروع میں شستہ اردو زبان میں اس کا خلاصہ بھی پیش کر دیا اور ہر مقامہ کے آخر میں تبصرہ جس میں اس کی فنی حیثیت اور حاصل ہونے والی نصائح کی توضیح کی گئی ہے۔

امید ہے کہ اردو ادب کے شائق طلباء ان سے عربی ادب کی طرف بھی راغب ہونگے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا ہے کہ یا اللہ ان ٹوٹے پھوٹے سیاہ نقوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر طلباء وطالبات اور مستفیدین کے لئے نافع بنا اور بندہ کے تمام اساتذہ کرام اور والدین کے لئے نجات کا ذریعہ بنا آمین یارب العالمین بحرمۃ سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

آخر میں قارئین کی خدمت میں التماس ہے کہ کہیں کوئی غلطی نظر آئے تو مطلع کریں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں تصحیح کی جا سکے۔

مشتاق احمد

دار العلوم عیدگاہ کبیر والا

Maktaba Tul Ishaat.com

چند ضروری باتیں

کسی بھی علم کو شروع کرنے سے پہلے مندرجہ ذیل چیزیں معلوم کرنا ازبس ضروری ہیں (۱) تعریف (۲) موضوع (۳) غرض وغایت (۴) حالات مصنف (۵) کیفیت مصنف (۶) کیفیت فن۔ چنانچہ ہر ایک کی تفصیل علی ترتیب اللف یہ ہے

تعریف:۔ ادب کے لغت میں دسترخوان، ظریف اور حسن تناول کے معانی آتے ہیں۔ اور اس کی اصطلاحی تعریف علامہ تفتازانی نے یہ کی ہے۔ ھو علم یحترز به عن الخطا فی کلام العرب لفظا و خطا اور علامہ زمخشری نے جمیع انواع الخطاء کے لفظ بڑھائے ہیں۔ کلام عرب کی اگر قید نکال دیں تو ہر زبان کے علم وادب کی تعریف یہی ہوگی یعنی کسی بھی زبان میں گفتگو اور تحریر کی مہارت کاملہ کا مدار علم ادب ہی ہے۔

ادب کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) ادب نفسی (۲) ادب کسبی

تعریف ادب نفسی:۔ توفیق الله تعالی یهبه لمن یرید وھو ما کان مما محاسن الافعال الدالة علی کرم الطبائع

اللہ تعالی کی طرف عطا کردہ وہ قدرتی ملکہ جس سے اچھے اور عمدہ افعال (دال بر شرافت طبع) صادر ہوں۔ یعنی حکمت عملیہ کی تینوں قسمیں تہذیب اخلاق، تدبیر منزل اور سیاست مدینہ کو صحیح صحیح نمٹانا ادب نفسی ہے۔

تعریف ادب کسبی:۔ ما استفادته الانفس من احاسن الاقوال الاخذتة باعنة القلوب والاسماع ۔ وہ عمدہ اور اچھے اقوال جنہیں نفوس نے ذوق سلیم (قلوب) اور ادباء کی صحبتوں (کانوں) کے ذریعے حاصل کیا ہو علم ادب سے یہی دوسری قسم مراد ہے۔

اقسام علوم ادبیہ:۔ واضح رہے کہ علم ادب مستقل بذاتہ کوئی علم نہیں بلکہ مندرجہ ذیل علوم کے

Maktaba Tul Ishaat.com

مجموعہ کا نام علم ادب ہے۔

چنانچہ علوم ادبیہ کے اقسام میں اختلاف ہے۔صاحب کشف الظنون نے علامہ جرجانی کی رائے کو ترجیح دی ہے۔ان کی رائے یہ ہے کہ علم ادب بارہ علوم پر مشتمل ہے۔ان میں سے آٹھ اصول اور چار فروع ہیں۔

اقسام اصولیہ:۔(۱)علم لغت (۲)علم صرف (۳)علم اشتقاق (۴)علم نحو (۵)علم معانی (۶)علم بیان (۷)علم عروض (۸)علم قوافی

اقسام فروعیہ:۔(۱)علم قرض شعر (۲)علم انشاء (۳)علم خط (۴)علم محاضرات وتواریخ۔ان تمام اقسام کو وجہ حصر میں بیان کیا گیا ہے۔جس سے ان کی تعریف کی طرف بھی اشارہ ہوتا ہے۔ چنانچہ وہ یہ ہے

وجہ حصر انواع اصولیہ:۔ان اصول میں بحث مفردات سے ہوگی یا مرکبات سے۔مفردات سے ہو تو تین حال سے خالی نہیں۔(۱) من حیث الجوھر والمادہ والھیة (۲)من حیث الصورة والھیة فقط(۳)من حیث انتساب بالاصالة الفرعیة بعضھا ببعض اول علم لغت،ثانی علم صرف،ثالث علم اشتقاق۔دوسری صورت (بحث مرکبات سے ہو) بھی حال سے خالی نہیں کہ بحث یا تو مرکبات مطلقہ سے ہوگی۔یا مرکبات موزونہ سے ہوگی پہلی صورت پھر تین حال سے خالی نہیں۔(۱)ہیت ترکیبیہ اور ان کے معانی اصلیہ تک پہنچانے کے اعتبار سے ہوگی (۲)افادہ معانی مغایرہ سے (۳)اس افادہ کے وضوح کے مراتب کے لحاظ سے ۔اول علم نحو ثانی علم معانی اور ثالث علم بیان ہے۔دوسری صورت (مرکبات موزونہ سے) پھر دو حال سے خالی نہیں (۱)بحث محض اوزان کے لحاظ سے ہوگی (۲)اواخر کی حیثیت سے۔اول علم عروض،ثانی علم قوافی

وجہ حصر انواع فرعیة:۔بحث نظم سے متعلق ہوگی یا نثر سے یا نقوش کتابت کے متعلق یا کسی بھی

Maktaba Tul Ishaat.com

متعین چیز سے متعلق نہیں ہوگی۔ اول علم قرض شعر ثانی علمِ انشاء ثالث علم خط اور رابع علم المحاضرات والتواریخ ہے۔

فائدہ:۔ علامہ تفتازانی اور علامہ جرجانی میں اختلاف ہے کہ علم اشتقاق مستقل علم ہے یا علم صرف کا تتمہ ہے۔ علامہ جرجانی کا قول معتبر ہے کہ علم اشتقاق مستقل علم ہے کیونکہ علم اشتقاق کا موضوع ایک معتبر حیثیت کی وجہ سے علم صرف کے مغایر ہے۔

موضوع علم ادب:۔ علم ادب کے موضوع میں شدید اختلاف ہے۔ فلسفہ تاریخ اور علم الاجتماع کے موسس اول علامہ ابن خلدون اپنے شہرہ آفاق مقدمہ میں رقم طراز ہیں۔ **ھذا العلم لا موضوع لہ ینظر فی اثبات عوارضہ او نفیھا**۔ بعضوں نے شعر قرار دیا ہے اور بعضوں نے نثر لیکن استاذ العلماء شیخ الادب مولانا اعزاز علیؒ نے علامہ ابن خلدونؒ کی رائے کو راجح قرار دیا ہے اب بندہ ناچیز کی بھی رائے یہی ہے۔

نیز علم ادب کا موضوع متعین و مشخص ہو بھی کس طرح سکتا ہے۔ جبکہ علم ادب بارہ علوم کے مجموعے کا نام ہے اور ان میں سے ہر ایک مستقل علم ہے اور ہر ایک کا ایک متعین موضوع ہے اور سب کے لئے مابہ الاشتراک مرتبہ پر ایک موضوع متعین کرنا دشوار ہے والحق احق ان یتبع حق یہی ہے کہ علامہ ابن خلدون کی رائے ہی صائب اور راجح ہونی چاہئے۔

غرض وغایت:۔ علم ادب سے مقصود اس کا ثمرہ حاصل کرنا ہے یعنی علم ادب میں مہارت پیدا کر کے قرآن مجید اور احادیث نبویہ کو سمجھنا اور لفظی و کتابتی غلطی سے محفوظ رہنا اور اپنا مافی الضمیر بخوبی ادا کر دینا اچھی نثر اور عمدہ نظم پہ قدرت حاصل کرنا علم ادب کے فوائد میں یہ بھی ہے کہ اس کے ذریعے اعجاز قرآنی معلوم ہوتا ہے مثلاً ایک جگہ فرمایا۔

واذا راو تجارۃ او لھو انفضوا الیھا اور دوسری جگہ **قل ما عند اللہ خیر من اللھو ومن التجارۃ** یہاں پہلی آیت میں تجارت کو مقدم اور لہو کو موخر اور دوسری آیت میں اس کے

Maktaba Tul Ishaat.com

برعکس کیا گیا ہے کہ لہو کو مقدم اور تجارت کو موخر چنانچہ یہ بھی حکمت سے کچھ خالی نہیں اس طرح کہ تفصیل کی جگہ میں قبیح کو مقدم اور افضل کو موخر کیا جاتا ہے اور زجر کے مقام میں افضل کو مقدم اور قبیح کو موخر کیا جاتا ہے۔

اب دیکھئے واذا رائو تجارۃ او لھو ا انفضوا الیھا یہ زجر کا مقام ہے لہذا افضل کو مقدم اور قبیح کو موخر کیا اور قل ما عند اللہ خیر من اللھو و من التجارۃ یہ تفصیل کا مقام ہے لہذا قبیح کو مقدم اور افضل کو موخر کیا۔

حالات مصنف

آپ کا نام نامی ابو محمد قاسم اور شجرہ نسب یہ ہے ابو محمد قاسم بن علی بن محمد بن عثمان البصری ۴۴۶ھ کو مرکز علم وادب بصرہ کو نواحی گاؤں مشان میں پیدا ہوئے اور تعلیم بصرہ ہی میں حاصل کی پست قد اور نہایت بدصورت ہونے کی وجہ سے عوام کی طنزوں کا تو نشانہ بنتے رہے مگر علم وفن کے میدان میں حسب ونسب کی کیا حیثیت ہے چنانچہ انشاء پردازی اور مقامات نویسی میں یکتائے روزگار تھے ت ۵۱۶ھ کو تقریبا ستر ۷۰ سال کی عمر میں مقامات اور درۃ الغواص فی اوہام الخواص جیسی یادگاریں چھوڑ کر راہی ملک عدم ہوئے۔

کیفیت مصنف:۔ علامہ بدیع الزمان احمد بن حسین الہمدانی نے مقامات کی طرز سے ایک صنف ادب کی بنیاد ڈالی اور حریری کی مقامات نے اس صنف کو اوج کمال تک پہنچایا۔ مقامات حریری کلام عرب کے متنوع اسالیب امثال ومحاورات اور رموز کلام کا عمدہ ذخیرہ حفظ معانی ولغات اور لغات کے مختلف استعمالات کا وسیلہ اور علم بدیع کے تفننات کا مرقع ہے۔ دنیا کی تمام اہم زبانوں میں مقامات کے ترجمے ہوئے عربی میں بھی اس کے شروح اور حواشی لکھے گئے اردو میں بھی متعدد اہل قلم نے اس پر قلم اٹھایا مقامات جب سے لکھی گئی اس وقت سے آج تک داخل درس ونصاب ہے۔ صاحب کشاف علامہ زمخشری مقامات کی تعریف میں یوں رطب اللسان ہیں

Maktaba Tul Ishaat.com

اقسم باللّٰہ و آیاتہ و مشعر الحج و میقاتہ

ان الحریری حری بان نکتب بالتبر مقاماتہ

سبب تالیف:۔ علامہ حریری بنی حرام کی مسجد میں تشریف فرما تھے ایک بوڑھا مسافر پراگندہ اور شکستہ حالت میں آیا اور نہایت فصیح و بلیغ گفتگو کرنے لگا تو نام پوچھنے پر اس نے ابوزید اور وطن مالوف سروج بتایا تو علامہ حریری کو اس نووارد کا کردار بڑا عجیب لگا تو ایک مقامہ لکھ کر اس میں اس کے سارے کردار کی تصویر کھینچی چنانچہ اس مقامے نے بہت شہرت پائی حتی کہ اس کی خبر مسترشد باللہ کے وزیر شرف الدین خان ابونصر نوشیرواں کو بھی پہنچی اور اسے یہ مقامہ بہت پسند آیا اور مصنف کو اس جیسے ایک دو اور مقامے لکھنے کا حکم دیا تو علامہ حریری نے پچاس مقامے پورے کر دیے۔

اور یہ بھی کہا جاتا کہ حریری چالیس مقامے لے کر بغداد پہنچے تو بغداد کے سب ادیبوں نے انہیں علامہ حریری کی طرف منسوب کرنے سے انکار کر دیا اور کہا یہ کسی مغربی ادیب کی تصنیف ہے بغداد کے وزیر نے علامہ حریری کو اپنے محل میں بلایا اور پوچھا کہ تم کیا کام کرتے ہو انہوں نے جواب دیا کہ ادیب اور صاحب قلم ہوں اور آپ کے سامنے رسالہ تالیف کر سکتا ہوں وزیر نے کہا بہت خوب قلم دوات حاضر ہے لکھو، مگر علامہ حریری نے بہت کوشش کی لیکن ایک لفظ بھی نہ لکھ سکے نہایت شرمندگی کے عالم میں واپس مشان پہنچے تو چند ہی دنوں میں دس مقامے اور لکھ کر وزیر موصوف کی خدمت میں بھیج دیے اور عذر لکھا کہ وہاں آپ کے جاہ و جلال سے مرعوب ہو گیا تھا۔

کیفیت فن:۔ انسان فن ادب کے بغیر ہتھیار سے تہی دست سپاہی کی مانند ہے۔ اور کلام جو ادب کی چاشنی سے خالی ہو جسم بلا روح کی طرح ہے۔ علم ادب ایک چمکدار اور بیش قیمت موتی۔ ٹھوس عقل میں اضافہ کا موجب، غربت وطن میں مخلص دوست اور تنہائیوں کا غمگسار ہے اور انسانی

Maktaba Tul Ishaat.com

فضل و شرف کو بڑھاتا ہے بلکہ علم ادب شرف انسانی کی دلیل ہے۔

عام ادب کی بھی جب یہ فضیلت ہے خصوصا جب اس کا رخ عربی کی طرف ہو تو نور علی نور کہ ہمارے نبی کی زبان عربی ہماری کتاب کی لغت عربی ہمارا دین عربی میں، اصلی زندگی اور اصلی گھر کی زبان بھی عربی ہوگی۔ اس پر مستزاد تمام زبانوں پر اس کی فوقیت کی قرآنی شہادت لسان الذی یلحدون الیہ اعجمی وہذا لسان عربی مبین اور پیارے پیغمبر فداہ ابی ونفسی کا عربی سے محبت کی ترغیب دلانا۔ ان تمام خصوصیات کے پیش نظر عربی ادب کی فضیلت واہمیت دو چند ہو جاتی ہے۔

فائدہ:۔ مصنف نے اپنی کتاب میں مندرجہ ذیل تین نام منتخب کئے ہیں۔(۱) حارث (۲) ہمام (۳) ابوزید سروجی۔ اور کتاب کے تمام کرداروں کا محور انہیں کو بنایا۔ پہلے دو کے انتخاب کی وجہ یہ ہے کہ وہ مفہوم کے لحاظ سے سب اسماء میں سے اصدق ہیں۔

کما فی الحدیث احب الاسماء عبد اللہ وعبد الرحمن واصدقھم حارث وھمام اقبحھم حرب ومرہ ۔پھر معنی ومفہوم کے اعتبار سے عام بھی ہیں کہ دنیا کا ہر شخص حارث بھی ہے اور ہمام بھی حارث کا معنی کمانے والا اور ہمام کا معنی ارادہ کرنے والا اور ان دو ناموں سے مصنف اپنی ذات (راوی) کو معنون کرتے ہیں۔

ابوزید زمانے کی کنیت ہے چونکہ زمانہ گھومتا رہتا ہے اس لئے مصنف نے اپنی کتاب کے ہیرو کو ابوزید کا نام دیا کیونکہ وہ بھی گھومتا رہتا ہے کبھی صنعاء میں کبھی اسکندریہ میں کبھی حلوان میں غرض کہ جہاں بھی مصنف جاتے ہیں وہیں اس سے ملاقات ہو جاتی ہے یا واقع میں بھی ابو زید نامی شخص موجود تھا جو گداگری کے طریقوں سے خوب واقف اور مقامات کی کہانیوں کی سچی تصویر تھا تو مصنف نے بھی اسی کو بنیاد بنا کر اپنی تمام کہانیاں اس کے نام منسوب کر دیں۔

Maktaba Tul Ishaat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

تشریح۔قولہ: بسم اللہ:۔ بسم اللہ کی نوترکیبیں کی گئی ہیں جن میں سے سات صحیح اور دو غلط ہیں۔سات صحیح یہ ہیں۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ،الرحمٰن الرحیم، الرحمٰن الرحیم ،الرحمٰن الرحیم،
الرحمٰن الرحیم، الرحمٰن الرحیم ،الرحمٰن الرحیم ۔اور دو غلط یہ ہیں۔
الرحمٰن الرحیم،الرحمٰن الرحیم

حرف باء کئی معنوں میں مستعمل ہے(۱)مصاحبت (۲)استعانت (۳)الصاق (۴)سببیت (۵)بدلیت۔لیکن یہاں مصاحبت کیلئے ہے یا استعانت کیلئے مگر مصاحبت کیلئے زیادہ مناسب ہے۔کیونکہ استعانت کی صورت میں لفظ اللہ آلہ بنے گا جیسا کہ قلم آلہ ہے کتابت کیلئے۔اور آلہ مقصود بالذات نہیں ہوتا۔

اور حرف باء کے متعلق آٹھ صورتیں ہیں اسکا متعلق فعل ہوگا یا اسم۔پھر ہر ایک خاص ہوگا یا عام۔فعل عام کی مثال ابتدأ،اشرع اور اسم عام کی مثال ابتدائی وشروعی۔ فعل خاص کی مثال اقرأ،اکتب اء کل۔اسم خاص کی مثال تلاوتی ثابت۔بسم اللہ الخ پھر ان چار صورتوں میں متعلق مقدم ہوگا یا مؤخر۔مولانا اعزاز علیؒ فرماتے ہیں ان آٹھ صورتوں میں سے بہتر صورت یہ ہے کہ اسکا متعلق فعل ہو۔کیونکہ اسم کی صورت میں حذف زیادہ ماننا پڑتا ہے۔

فعل بھی خاص ہو کیونکہ ہر فاعل کو اپنے فعل کے مناسب فعل مقدر ماننا چاہیئے۔اور فعل

Maktaba Tul Ishaat.com

خاص بھی مؤخر ہو کیونکہ اگر مقدم ہوگا تو دو خرابیاں لازم آئیں گی۔ایک حصر کا فائدہ حاصل نہیں ہوگا دوسرا یہ کہ کام کی ابتداء اللہ کے نام کے ساتھ نہیں ہوگی بلکہ اس فعل سے ہوگی۔

لفظ اِسْمٌ کے اصل میں اختلاف ہے بصریوں کے نزدیک اسکی اصل سِمْوٌ ہے بمعنی بلندی واؤ کے ضمہ کو نقل کر کے میم کو دیا اور واؤ کو حذف کر دیا اور میم کے سکون کو نقل کر کے سین کو دیا اور ابتداء بالسکون لازم آیا جو کہ محال ہے اسلئے ابتداء میں ہمزہ لائے تو اِسْمٌ بن گیا۔بصریوں کی دلیل یہ ہے کہ اِسْمٌ کی تصغیر سُمَیٌّ آتی ہے اور جمع اَسْمَاء آتی ہے جیسے وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَاءَ ۔اور قاعدہ ہے کہ اَلتَّصْغِیْرُ یَرُدُّ الشَّیْئَ اِلٰی اَصْلِهٖ یعنی تصغیر شی کو اسکے اصل کی طرف لوٹا دیتی ہے۔کوفیوں کے نزدیک اسکی اصل وِسْمٌ بمعنی علامت ہے واؤ کو حذف کر کے اسکے عوض میں ہمزہ لائے۔تو وِسْمٌ سے اِسْمٌ بن گیا۔

بصریوں کی طرف سے کوفیوں پر اعتراض:۔ اگر اِسْمٌ کی اصل وِسم ہے۔تو پھر اس کی تصغیر وُسَیْمٌ اور جمع اَوْسَام آنی چاہیئے حالانکہ ایسا نہیں ہے۔اور بصریوں کا مذہب کوفیوں سے راجح ہے۔

سَمَا یَسْمُوْ سُمُوا ﴿نصر﴾ بلند ہونا۔اسی سے ہے سَمَاءٌ۔بمعنی آسمان جیسے اِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ۔جس کی جمع سَمٰوٰات آتی ہے۔جیسے فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ آسمان کو سماء اس لئے کہتے ہیں کہ وہ بھی بلند ہے۔

سوال:۔ بِسْمِ اللّٰهِ کے ہمزہ کو قرأت وکتابت دونوں میں کیوں ختم کیا گیا ہے؟

جواب:۔ کثرت استعمال کیوجہ سے۔

سوال:۔ اِنَّهٗ مِنْ سُلَیْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الخ میں ہمزہ کو قرأت وکتابت میں کیوں ختم کیا گیا ہے باوجود کہ اس کا استعمال کثیر نہیں۔

جواب:۔ لِمُوَافَقَةِ الْمُصْحَفِ۔کیونکہ اسکو موافقت ہے مصحف والی بسم اللہ کے ساتھ۔

Maktaba Tul Ishaat.com

سوال:۔ فسبح باسم ربک میں ہمزہ کو کیوں باقی رکھا گیا ہے؟

جواب:۔ کثرت استعمال نہ ہونیکی وجہ سے اور عدم موافقت مصحف کیوجہ سے۔

سوال:۔ بسم اللہ مجرھا میں ہمزہ کو قرأت وکتابت میں کیوں ختم کیا گیا ہے۔ باوجود کثرت استعمال نہ ہونے کے اور عدم موافقت مصحف کے۔

جواب:۔ کثرت استعمال کی وجہ سے ہمزہ کو قرأت وکتابت میں ختم کیا گیا ہے کیونکہ کشتی چلانے والوں کے ہاں یہ کثیر الاستعمال ہے۔

لفظ اللہ کی تحقیق:۔ اَللّٰہُ علَمٌ لِذَاتِ الْوَاجِبِ الْوُجُوْدِ الْمُسْتَجْمِعُ لِجَمِیْعِ صِفَاتِ الْکَمَال یعنی اللہ علم ہے ذات الواجب الوجود کا جو مستجمع ہے تمام صفات کمالیہ کو۔ عند البعض اصل میں اِلٰــــہ ہے۔ جمع الٰھۃ آتی ہے جیسے اَمْ لَھُمْ اٰلِھَۃٌ تَمْنَعُھُمْ مِنْ دُوْنِنَا۔ اور پھر لفظ اللہ میں اختلاف ہے۔ کہ یہ علم ذاتی ہے یا وصف ہے جو مختص ہے ایک مفہوم کلی کے ساتھ۔ جمہور کا قول یہ ہے کہ یہ علم ذاتی ہے پھر اس میں اختلاف ہے۔ کہ یہ عربی زبان کا لفظ ہے یا سریانی زبان کا۔ جمہور کا قول یہ ہے کہ یہ عربی زبان کا لفظ ہے پھر اس میں اختلاف ہے۔ کہ یہ اسم جامد ہے یا مشتق۔ جمہور کا قول یہ ہے کہ یہ اسم جامد ہے۔ علامہ قاضی بیضاویؒ فرماتے ہیں کہ یہ مشتق ہے اَلَہَ یَأْلَہُ اِلٰھَۃً واُلُوْھِیَّۃً ﴿فتح﴾ سے۔ یا اَلِہَ یَأْلَہُ اَلَھًا وَاَلِھًا ﴿سمع﴾ سے بمعنی حیران ہونا۔ ذات باری تعالیٰ کو اللہ اسلئے کہتے ہیں کہ اس کی کنہ (حقیقت) کو معلوم کرنے میں عقول حیران ہیں۔

لفظ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کی تحقیق:۔ اَلرَّحْمٰنِ اور اَلرَّحِیْمِ یہ دونوں مبالغے کے صیغے ہیں جو رَحِمَ سے مشتق ہیں۔ رَحِمَ یَرْحَمُ رَحْمًا ﴿سمع﴾ بمعنی مہربانی اور شفقت کرنا جیسے اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اور اُولٰئِکَ یَرْحَمُھُمُ اللّٰہُ۔ رحمت کے معنی ہوتے ہیں رِقَّتُ الْقَلْبِ بِحَیْثُ تَقْتَضِی التَّفَضُّلُ وَالْاِحْسَانُ یعنی دل کا نرم ہونا اس

Maktaba Tul Ishaat.com

اعتبار سے کہ تفضّل اور احسان کا تقاضا کرے۔

سوال:۔ رحمت کا اطلاق ذات باری تعالیٰ پر درست نہیں کیونکہ رحمت کے معنی ہوتے ہیں رقت القلب اور اللہ تعالیٰ قلب سے پاک ہیں؟

جواب:۔ جب اس رحمت کا اطلاق اللہ تعالیٰ پر ہوتا ہے تو اس وقت مبدأ یعنی رقت قلب مراد نہیں ہوتا بلکہ غایت یعنی تفضّل اور احسان مراد ہوتا ہے۔

اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ میں فروق:۔ (۱) رَحْمٰن کا اطلاق صرف اللہ تعالیٰ پر ہوتا ہے۔ غیر پر اس کا اطلاق نہیں ہوسکتا جیسے قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰن برخلاف رَحِیْم کے کہ اس کا اطلاق غیر پر بھی ہوتا ہے۔

(۲) رَحْمٰن بڑی نعمتوں کے لئے مخصوص ہے اور رَحِیْم چھوٹی بڑی ہر قسم کی نعمتوں کو شامل ہے

(۳) رَحْمٰن مشرکین اور مؤمنین سب کو عام ہے اور رَحِیْم صرف مؤمنوں کیلئے مخصوص ہے

(۴) رَحْمٰن دنیوی اور اخروی ہر قسم کی نعمتوں کو شامل ہے اور رَحِیْم صرف اخروی نعمتوں کیلئے مخصوص ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَحْمَدُكَ عَلٰى مَا عَلَّمْتَ مِنَ الْبَيَانِ

اے اللہ بے شک ہم تعریف کرتے ہیں آپ کی اس بات پر کہ سکھائی آپ نے فصیح کلام۔

تشریح:۔ قولہ اَللّٰهُمَّ:۔ اَللّٰهُمَّ کی اصل میں اختلاف ہے۔ بصریین کے نزدیک اس کی اصل یا اللہ تھا تخفیف کی خاطر یا حرف نداء کو حذف کر کے اس کے عوض آخر میں میم مشدد لائے اَللّٰهُمَّ بن گیا۔

لفظ اللہ کے خواص:۔ (۱) یا حرف نداء کو حذف کر کے اس کے عوض میں میم مشدد کا لانا یہ لفظ اللہ کے خواص میں سے ہے۔ دوسرے منادی میں یہ بات جائز نہیں جیسے یَا زَیْدُ کو زَیْدُمَّ پڑھنا جائز نہیں۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۲) لفظ اللہ کا ہمزہ بوقت نداء قطعی ہو جاتا ہے۔ اور دوسرے مقامات میں وصلی ہوتا ہے۔ لہذ یا اللہ نہیں کہہ سکتے جیسا کہ دوسرے مقام پر آتا ہے و اذقالُو االلّٰھُمَّ یہاں حذف ہو گیا۔

(۳) لفظ اللہ پر جب تاء جارہ داخل ہوتی ہے تو قسم کے معنی دیتی ہے دوسرے اسماء میں نہیں۔

(۴) لفظ اللہ پر یا حرف نداء کا داخل ہونا باوجود الف لام ہونے کے یہ بھی اسی کا خاصہ ہے۔

بصریوں کے مذہب پر چار اعتراض:۔

(۱) یا حرف نداء کے عوض میں میم کو کیوں اختیار کیا دوسرے حروف میں سے کسی حرف کو کیوں اختیار نہیں کیا گیا؟ (۲) اگر میم لانی تھی تو پھر مشدد کیوں لائے؟

(۳) اگر میم مشدد بھی لانی تھی تو آخر میں کیوں لائے؟

(۴) میم مشدد عوض ہے یا حرف نداء کا اور یا حرف نداء معوض ہے۔ عوض اور معوض دونوں میں دو دو حرف ہیں تو پھر تخفیف کہاں اور تبدیلی سے کیا فائدہ حاصل ہوا؟

الجواب عن السوال الاول :۔ میم جمع کی علامت ہے۔ جیسے اَنْتُمْ۔ عَلَیْکُمْ۔ عَلَیْہِمْ۔ اور جمع دلالت کرتی ہے تعظیم پر اَللّٰھُمَّ میں میم کو اسلئے لایا گیا تا کہ اللہ تعالی کی شان اور عظمت پر دلالت کرے۔

الجواب عن السوال الثانی :۔ میم مشدد اس لئے لائے تا کہ ضمیر کی میم سے جدا ہو جائے۔

الجواب الثانی :۔ میم مشدد اس لئے لائے تا کہ عوض اور معوض میں حروف کے اعتبار سے برابری ہو جائے۔

الجواب الاول عن السوال الثالث :۔ میم مشدد کو آخر میں اس لئے لائے تا کہ اللہ پر اس کی تقدیم نہ ہو۔

الجواب الثانی :۔ مشدد حرف کا پہلا حرف ساکن ہوتا ہے اگر میم مشدد کو ابتداء میں

Maktaba Tul Ishaat.com

لاتے تو ابتداء بالسکون لازم آتا

الجواب الاول عن السوال الرابع:۔حرف مشدد ایک حرف کے حکم میں ہوتا ہے تو اس اعتبار سے تخفیف حاصل ہوگی۔

الجواب الثانی:۔ یا حرف نداء میں دو حرف علت ہیں اور میم مشدد میں دو حرف صحیح ہیں اور حروف صحیح بمقابلہ حروف علت خفیف ہوتے ہیں لہٰذا اس اعتبار سے بھی تخفیف حاصل ہوگئی

کوفیین کا مذہب:۔اَللّٰھُمَّ کی اصل یا اللّٰہُ اُمَّنا بِخَیرٍ ہے۔لفظ اللہ اور میم کے علاوہ سب کو تخفیف کی خاطر حذف کردیا۔تو اَللّٰھُمَّ بن گیا۔اُمَّنا میں اُمَّ صیغہ واحد مذکر حاضر فعل امر حاضر معروف ہے جو اَمَّ یاُمُّ اَمًّا ﴿نصر﴾ بمعنی قصد کرنے سے مشتق ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے اَمَمْتُ فِیْہِ ای قَصَدْتُ فِیْہِ۔ وکما جاء فِی الْقُرْآنِ،ولا آمِّیْنَ الْبَیْتَ الْحَرامَ ای قاصِدِیْنَ الْبَیْتَ الْحَرامَ۔تو اس سے معلوم ہوا یا اَللّٰہُ اُمَّنا بِخَیرٍ کے معنی یہ ہیں کہ اے اللہ قصد فرما تو ہم سے بھلائی کا۔

کوفیین کے مذہب پر تین اعتراض:۔

(۱):۔آپ کی اصل کے مطابق اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَنا بغیر حرف عطف کے صحیح نہ ہونا چاہئے کیونکہ بقول آپکے اسکا ترجمہ یہ ہوگا اے اللہ قصد فرما تو ہم سے بھلائی کا اور بخش تو ہمارے لئے۔حالانکہ یہاں حرف عطف کالانا کسی سے نہیں سنا گیا۔

جواب من الکوفیین:۔حرف عطف کا نہ لانا اس وجہ سے ہے کہ دوسرا جملہ پہلے جملہ کے سوا کوئی اور مطلب ثابت نہیں کرتا بلکہ دونوں جملوں کا مطلب ایک ہی ہے۔کہ دوسرا جملہ پہلے کے لئے عطف بیان ہے یعنی اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَنا جملہ کا معنی یہ ہوگا یا اللّٰہُ اُمَّنا بِخَیرٍ فانْتَ اغْفِرْلَنا۔

اعتراض (۲):۔فعل کو حذف کر کے اس کی جگہ صرف ایک حرف میم کالانا خلاف قانون ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

جواب:۔ اس جیسی مثال شعراء کی کلام میں ملتی ہے جیسے

فَقُلْتُ لَهَا قِفِيْ فَقَالَتْ لِيْ قَافْ

یہ وقفتُ کی جگہ پر ہے تو یہاں صرف ایک حرف قاف فعل کے قائم مقام ہے۔

جواب من البصریین:۔ یہ شعر شاذ و نادر ہے (کما صرح به البیضاوی)

اعتراض (۳):۔ اس آیت واِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً الآیہ۔ اس آیت کا معنی آپ کے اصل کے مطابق یہ ہوگا۔ کہ اے اللہ قصد فرما تو ہم سے بھلائی کا اگر یہ حق ہے تیری طرف سے پس بارش فرما تو ہم پر پتھروں کی یا دے تو ہم کو عذاب دردناک۔ حالانکہ یہ سراسر غلط ہے۔ اور بے بنیاد ہے کہ اللہ تعالی بھلائی کا ارادہ بھی کریں اور عذاب بھی دیں۔

تو ان اعتراضات کے پیش نظر کوفیوں کا مذہب ضعیف اور مرجوح ہے۔ اور بصریین کا مذہب راجح اور قوی ہے۔

قولہ۔ نَحْمَدُكَ:۔ حَمْدٌ سے مشتق ہے۔ حَمِدَ يَحْمَدُ حَمْدًا مَحْمَدًا مَحْمِدًا مَحْمَدَةً مَحْمِدَةً ﴿سمع﴾ بمعنی فضیلت کی بنا پر تعریف کرنا۔ اور مزید سے اس کا باب آتا ہے۔ حَمَّدَ يُحَمِّدُ تَحْمِيْدًا ﴿تفعیل﴾ بمعنی بار بار تعریف کرنا۔ اور اَحْمَدَ يُحْمِدُ اِحْمَادًا ﴿افعال﴾ بمعنی قابل تعریف کام کرنا۔ اور تَحَمَّدَ يَتَحَمَّدُ تَحَمُّدًا ﴿تفعل﴾ بمعنی احسان جتلانا۔ اِسْتَحْمَدَ يَسْتَحْمِدُ اِسْتِحْمَادًا۔ ﴿استفعال﴾ بمعنی مخلوق پر احسانات کر کے انکو اپنی حمد کی طرف بلانا۔

فائدہ (۱) حمد و ثنا میں فرق:۔ حمد اپنے سے افضل اور اعلی کے لئے ہوتی ہے۔ اور ثنا عام ہے اپنے سے اعلی کے لئے بھی اور ہم مثل کے لئے بھی۔ اس اعتبار سے ثنا اور حمد میں نسبت عموم خصوص مطلق کی ہے جس میں ایک مادہ اجتماعی اور ایک مادہ افتراقی ہوتا ہے۔ مادہ اجتماعی یہ ہے کہ جب 3

Maktaba Tul Ishaat.com

آپ اپنے سے اعلیٰ کی تعریف کریں تو یہاں حمد بھی پائی گئی اور ثنا بھی۔
مادہ افتراقی یہ ہے کہ جب آپ اپنے ہم مثل کی تعریف کریں تو یہاں ثنا پائی گئی حمد نہیں۔

فائدہ (۲) حمد اور مدح میں فرق:۔ حمد ان چیزوں کے لئے ہوتی ہے۔ جن کو زندہ کہا جاتا ہے، اور مدح عام ہے۔ زندوں کے لئے بھی اور مردوں کے لئے بھی اسلئے حَمِدْتُ اللُّؤْلُؤَ نہیں کہہ سکتے۔ مَدَحْتُ اللُّؤْلُؤَ کہہ سکتے ہیں۔

فائدہ (۳) حمد و مدح و شکر کی تعریف:۔ حمد کے لغوی معنی ہیں تعریف کرنا۔ اصطلاحی معنی ہے هُوَ الثَّنَاءُ بِاللِّسَانِ عَلَى الْجَمِيْلِ الْاِخْتِيَارِىْ بِقَصْدِ التَّعْظِيْمِ نِعْمَةً كَانَ اَوْ غَيْرَهَا۔ یعنی وہ زبان سے صفت اختیاری پر تعریف کرنا ہے مقابلہ میں نعمت ہو یا نہ ہو۔

حمد کی تعریف میں دو قیدیں اور ایک تعمیم ہے۔ پہلی قید یہ ہے کہ تعریف زبان کے ساتھ ہو۔ اور دوسری قید یہ ہے کہ تعریف صفت اختیاری پر ہو۔ اور ایک تعمیم یہ ہے کہ مقابلہ میں نعمت ہو یا نہ ہو۔

مدح کی تعریف:۔ هُوَ الثَّنَاءُ بِاللِّسَانِ عَلَى الْجَمِيْلِ نِعْمَةً كَانَ اَوْ غَيْرَهَا اس میں ایک قید اور دو تعمیمیں ہیں۔ قید یہ ہے کہ تعریف زبان کے ساتھ ہو۔ اور پہلی تعمیم یہ ہے کہ صفت اختیاری پر ہو یا غیر اختیاری پر۔ دوسری تعمیم یہ ہے کہ مقابلہ میں نعمت ہو یا نہ ہو۔

حمد اور مدح کے درمیان نسبت:۔ ان میں عموم خصوص مطلق کی نسبت ہے۔ یعنی ایک مادہ اجتماعی اور ایک مادہ افتراقی مادہ اجتماعی یہ ہے کہ جب آپ زبان کے ساتھ زید کی تعریف کریں اس کے علم اور کرم پر تو یہاں حمد بھی پائی گئی اور مدح بھی جیسے حَمِدْتُ زَيْدًا عَلَى عِلْمِهِ اور مَدَحْتُ زَيْدًا عَلَى عِلْمِهِ دونوں طرح کہنا صحیح ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

مادہ افتراقی یہ ہے کہ آپ زبان کے ساتھ زید کے حسن یا موتیوں کی صفائی کی تعریف کریں تو یہاں مدح پائی گئی حمد نہیں مدحت زیدا علی حسنہ کہہ سکتے ہیں اور مدحت اللؤلؤ علی صفانہ کہنا بھی درست ہے مگر حمدت زیدا علی حسنہ اور حمدت اللؤلؤ علی صفائہا کہنا درست نہیں۔

شکر کی تعریف: ۔ھو فعل ینبئ عن تعظیم المنعم لکونہ منعما سواء کان باللسان او بالارکان او بالجنان ۔یعنی شکر ایک ایسا فعل ہے جو منعم کی تعظیم کی خبر دیتا ہے اس کے منعم ہونے کی وجہ سے برابر ہے کہ وہ فعل تعظیم زبان کے ساتھ ہو یا اعضاء کے ساتھ یا دل کے ساتھ ہو۔

شکر کی تعریف میں ایک قید اور ایک تعمیم ہے۔قید یہ ہے کہ شکر کے مقابلہ میں نعمت کا ہونا ضروری ہے تعمیم یہ ہے کہ آلہ شکر صرف زبان نہیں بلکہ اعضاء اور قلب بھی ہیں۔ جیسا کہ کسی شاعر نے کہا ہے

اَفَادَتْکُمُ النُّعَمَاءَ مِنِّیْ ثَلٰثَۃ　　　یَدِیْ وَلِسَانِیْ وَالضَّمِیْرُ الْمُحَجَّبَا

یعنی نعمت کے مقابلہ میں تین چیزوں نے میری طرف سے تم کو فائدہ دیا ہے۔میری زبان نے میرے ہاتھوں نے اور میرے چھپے ہوئے دل نے۔

حمد اور شکر کے درمیان نسبت: ۔ان میں عموم خصوص من وجہ کی نسبت ہے۔جس میں ایک مادہ اجتماعی اور دو مادے افتراقی ہوتے ہیں۔مادہ اجتماعی یہ ہے کہ مثلا زید نے آپ پر کوئی انعام کیا اور آپ نے زبان سے اس کی تعریف کردی یہاں شکر اور حمد دونوں پائے گئے۔

مادہ افتراقی (۱) یہ ہے کہ زید نے آپ پر کوئی احسان نہیں کیا آپ نے اس کی تعریف زبان کے ساتھ کردی یہاں حمد پائی گئی شکر نہیں پایا گیا۔

مادہ افتراقی (۲) یہ ہے کہ زید نے آپ پر کوئی انعام کیا تو آپ نے اس کی تعظیم دل کے ساتھ یا

Maktaba Tul Ishaat.com

اعضاء کے ساتھ کی۔ یہاں شکر پایا گیا حمد نہیں پائی گئی۔

قولہ عَلِمتُ:۔ یہ علم سے مشتق ہے جو جہل کی ضد ہے۔ عَلِمَ یَعْلَمُ عِلْمًا ﴿سمع﴾ بمعنی جاننا جیسے علم ان سیکون، لاتعلمونہم اللّٰہ یعلمہم۔ اور علم یَعْلُمُ عِلْمًا اور علم یَعْلِمُ عِلْمًا ﴿نصر، ضرب﴾ بمعنی نشان لگانا۔ ایک قراۃ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وانہ لَعَلَمٌ لِلسَّاعۃِ کہا گیا ہے یعنی قیامت کی نشانی۔ مزید سے عَلَّمَ یُعَلِّمُ تَعْلِیْمًا ﴿تفعیل﴾ بمعنی سکھانا جیسے علّمک ما لم تکن تعلم اور تعلّم یتعلّم تعلُّمًا ﴿تفعل﴾ بمعنی سیکھنا۔ اور استاد کو معلم اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ سکھاتا ہے۔ طالب علم کو متعلم اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ سیکھتا ہے۔ اور اَعْلَمَ یُعْلِمُ اِعْلَامًا ﴿افعال﴾ بمعنی بتلانا، جتلانا۔ اور اِسْتَعْلَمَ یَسْتَعْلِمُ اِسْتِعْلَامًا ﴿استفعال﴾ بمعنی خبر دریافت کرنا۔

فائدہ (۱):۔ علم کہتے ہیں کسی شئی کی حقیقت و ماہیت کا ادراک کرنے کو۔ پھر یہ دو قسم پر ہے ایک یہ ہے کہ کسی شئی کی ذات کا ادراک کرنا۔ دوسرا یہ ہے کہ کسی شئی کا ادراک کر کے اس پر حکم لگانا۔ پہلی صورت میں متعدی بیک مفعول ہوتا ہے جیسے لاتعلمونہم اللّٰہ یعلمہم۔ دوسری صورت میں یہ متعدی بدو مفعول ہوتا ہے جیسے فَاِنْ عَلِمْتُمُوْھُنَّ مُؤْمِنَاتٍ.

فائدہ (۲) اعلام اور تعلیم میں فرق:۔ اعلام کے معنی ہوتے ہیں کوئی شئی جلدی سے بتانا اور تعلیم کے معنی ہوتے ہیں کوئی شئی کرات مرات کیساتھ بتانا یعنی بار بار بتلانا۔

علم اور شعور و معرفت و فہم میں فرق:۔

علم اور شعور میں فرق: شعور ادراک بالحواس کا نام ہے اور علم ادراک بالقلب کا۔

علم اور معرفت میں فرق (۱):۔ علم ادراک بالکلیات والجزئیات کا نام ہے اور معرفت صرف ادراک بالجزئیات کا نام ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۲):۔علم ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو بھول جانے کے بعد حاصل ہو یا ابتداء ہی سے حاصل ہو۔اور معرفت خاص ہے اس چیز کے ساتھ جو پہلے سے معلوم ہو اور پھر نسیان کے بعد دوبارہ اس کو حاصل کیا جائے اس لئے اللہ تعالیٰ کو عالم تو کہا جاتا ہے مگر عارف نہیں کہا جاتا کیونکہ وہ نسیان سے پاک ہے۔

علم اور فہم میں فرق:۔فہم اس چیز کا نام ہے جو دوسرے کے سمجھانے سے حاصل ہو اور علم عام ہے خواہ دوسرے کے سمجھانے سے حاصل ہو یا ازخود عقل میں آ جائے۔

قوله مِنَ الْبَيَانِ:۔بیان اور تبیان یہ دونوں مصدر ہیں۔بَانَ يَبِيْنُ بَيَانًا و تِبْيَانًا ﴿ضرب﴾ بمعنی ظاہر کرنا اور ظاہر ہونا جیسے ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَه اور تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْئٍ ۔اور مزید سے باب آتا ہے۔اَبَانَ يُبِيْنُ اِبَانَةً ﴿افعال﴾ بمعنی ظاہر کرنا۔جیسے وَلَا يَكَادُ يُبِيْنُ ۔اور بَيَّنَ يُبَيِّنُ تَبْيِيْنًا ﴿تفعيل﴾ بمعنی ظاہر کرنا۔جیسے لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ ۔اور اِسْتَبَانَ يَسْتَبِيْنُ اِسْتِبَانَةً ﴿استفعال﴾ بمعنی وضاحت کا طلب کرنا۔اور ظاہر ہونا جیسے وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ۔ تَبَيَّنَ يَتَبَيَّنُ تَبَيُّنًا ﴿تفعل﴾ ظاہر ہونا۔جیسے وَقَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ مِنْ مَّسَاكِنِهِمْ ۔ایک لفظ ہے بون اجوف واوی سے بَانَ يَبِيْنُ بَوْنًا ﴿ضرب﴾ جدا ہونا دور ہونا۔

فائدہ بیان اور تبیان میں فرق:۔چونکہ تبیان میں الفاظ بنسبت بیان کے زیادہ ہیں تو الفاظ کی زیادتی سے معنی میں بھی زیادتی ہوگی۔کیونکہ قاعدہ ہے کَثْرَةُ الْمَبَانِیْ تَدُلُّ عَلٰی کَثْرَةِ الْمَعَانِیْ۔

(۱) سادہ گفتگو (جو دلیل کے بغیر ہو) کو بیان اور تبیان بیان مع الدلیل کو کہتے ہیں۔

(۲):۔بیان کا تعلق غیر کے ساتھ ہوتا ہے یعنی بیان للغیر ہوتا ہے۔اور تبیان اظہار للنفس ہوتا ہے

Maktaba Tul Ishaat.com

بیان اور نطق میں فرق (۱) بیان مختص بالانسان ہے بخلاف نطق کے کہ وہ عام ہے کـمـا قِیْل کتَابٌ نَاطِقٌ۔ سَمِعْتُ مَنْطِقَ الطَّیْرِ۔ وَعُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّیْرِ۔

(۲) بیان صرف خارجی الفاظ سے ہوتا ہے بخلاف نطق کے کہ اس کی دو قسمیں ہیں (۱) خارجی کالالفاظ (۲) باطنی کالفهم وادراك الكليات۔

وَاَلْهَمْتَ مِنَ التِّبْيَانِ كَمَا نَحْمَدُكَ عَلٰى مَا اَسْبَغْتَ مِنَ الْعَطَا وَاَسْبَلْتَ مِنَ الْغِطَاءِ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرَّةِ اللَّسَنِ وَفُضُوْلِ الْهَذَرِ

ترجمہ:۔ اور القاء کیا آپ نے اظہار مافی الضمیر کا طریقہ۔ جیسا کہ تعریف کرتے ہیں ہم آپ کی اس بات پر کہ پورا پورا دیا آپ نے انعامات سے۔ اور لٹکا دیا تو نے پردہ عیوب پر۔ اور ہم پناہ مانگتے ہیں تجھ سے زبان کی تیزی سے۔ اور فضول بکواس سے۔

تشریح۔ قولہ اَلْهَمْتَ:۔ اَلْهَمَ يُلْهِمُ اِلْهَامًا ﴿افعال﴾ بمعنی کسی چیز کا کسی کے قلب میں القاء کرنا خواہ اچھی ہو یا بری۔ جیسے فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوَاهَا لیکن کثیر الاستعمال اچھی چیز میں ہے اس وجہ سے الہام کا معنی کیا جاتا ہے اِلْقَاءُ الْخَيْرِ فِیْ قَلْبِ الْغَيْرِ عَلٰى طَرِيْقِ الْفَيْضِ۔ لَهِمَ يَلْهَمُ لَهْمًا ﴿سمع﴾ بمعنی نگلنا جیسے محاورہ ہے فَرَسٌ لَهِمٌ۔ تیز رو گھوڑا۔ گویا وہ اپنی تیز روی سے زمین کو نگل جاتا ہے۔

دونوں بابوں میں مناسبت یہ ہے کہ دونوں کا تعلق باطن سے ہے۔

قولہ وَاَسْبَغْتَ:۔ اَسْبَغَ يُسْبِغُ اِسْبَاغًا ﴿افعال﴾ بمعنی پورا کرنا جیسے اَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً۔ اور سَبَغَ يَسْبُغُ سُبُوْغًا ﴿نصر﴾ بمعنی پورا ہونا، کرنا۔

قولہ مِنَ الْعَطَاءِ:۔ هُوَ اِسْمٌ لِمَا يُعْطٰى یعنی وہ چیز جو عطا کر دی جائے جیسے هٰذَا عَطَاءُنَا۔ اسکی جمع اَعْطِيَةٌ آتی ہے جمع الجمع اَعْطِيَاتٌ آتی ہے عَطَا يَعْطُوْ

Maktaba Tul Ishaat.com

عُطُوًا﴿ نصر﴾ بمعنی لینا۔اور اَعطٰی یُعطِی إعطاء﴿ افعال﴾ بمعنی دینا جیسے فَاِنْ اُعْطُوْا مِنْهَا رَضُوا اورعطّٰی یُعطّی تعطِیةً﴿ تفعیل﴾ بمعنی جلدی کرانا۔اورتعطّٰی یتعطّٰی تعطُّوًا﴿ تفعل﴾ بمعنی جلدی کرنا عاطٰی یُعاطِی مُعاطاةً﴿ مفاعله﴾ بمعنی خدمت کرنا۔اور اِسْتَعْطٰی یستَعْطِی اِسْتِعطاءً﴿ استفعال﴾ بمعنی عطیہ مانگنا۔

قولہ۔ اَسْبَلْتُ:۔ اَسْبَلَ یُسْبِلُ اِسْبالًا﴿ افعال﴾ بمعنی چھوڑنا،لٹکانا۔اسی سے ہے اَسْبَلَ الْعَیْنُ الدُّمُوْعَ یعنی چھوڑا آنکھوں نے آنسوؤں کو۔اسی سے لفظ سبیل ہے بمعنی راستہ۔جیسے ثُمَّ السَّبِیْلَ یَسَّرَهٗ ۔راستہ کو سبیلٌ اس لیے کہا جاتا ہے کہ سَبِیْل یا بمعنی سَابِلٌ کے ہے جس کے معنی چھوڑنے والا۔تو راستہ بھی انسان جب منزل مقصود تک پہنچ جاتا ہے تو اسے چھوڑ کر آگے چلا جاتا ہے یاسَبِیْلٌ بمعنی مَسْبُوْلٌ کے ہے بمعنی چھوڑا ہوا تو مسافر جب منزل مقصود تک پہنچ جاتا ہے تو وہ مسافر بھی اس راستہ کو چھوڑ دیتا ہے تو اس صورت میں مَسْبُوْلٌ بنا۔اور اس کی جمع سُبُل آتی ہے جیسے وَاَنْهٰرًا وَّسُبُلًا۔اسی سے لفظ اِسْبال ہے جو کہ اس حدیث میں مذکور ہے لَعَنَ اللّٰهُ عَلٰی مَنْ یُّسْبِلُ الْاِزَار۔یعنی لعنت ہے اللہ تعالیٰ کی اس شخص پر جو لٹکائی چادر کو۔(وفی حدیث آخر)اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی لَا یَقْبَلُ الصَّلٰوةَ مِمَّنْ یُسْبِلُ الْاِزَار۔سبل یَسْبُلُ سُبُوْلًا﴿ نصر﴾ بمعنی گالی دینا۔

قولہ۔مِنَ الْغِطَاءِ:۔یہ نام ہے اس چیز کا جس کے ساتھ ڈھانپا جائے۔اسکی جمع اَغْطِیَة ہے۔قال الراغب الغطاء ما فوق الشئ من طبق و نحوه والغشاء ما یجعل فوق السلی من لباس۔غطا یغطو غُطُوًا ﴿نصر﴾ بمعنی ڈھانپنا۔جیسے فَکَشَفْنَا عَنْکَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْیَوْمَ حَدِیْدٌ۔غطا

Maktaba Tul Ishaat.com

الشَّبابُ غطِيًا وغُطِيًا ﴿نصر﴾ بمعنی جوانی کا بھر جانا۔ اور غطّٰی يُغطِّیْ تَغْطِيَة ﴿تفعیل﴾ اور اغطا يُغطِی اغطاء ﴿افعال﴾ بمعنی ڈھانپنا۔

قولہ۔ نَعُوْذُ: عاذ يعُوْذُ عَوْذًا عِيَاذًا معاذًا معاذة ﴿نصر﴾ بمعنی پناہ پکڑنا، التجاء الی الغیر کرنا جیسے قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ. اور قُلْ اعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ۔ اور اعاذ يُعِيْذُ اعاذۃ ﴿افعال﴾ بمعنی پناہ دینا جیسے اِنِّیْ اُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا۔ کہ میں اس کو اور اس کی اولاد کو تیری پناہ میں دیتی ہوں۔ اور عوَّذ يُعَوِّذُ تعوِيْذًا ﴿تفعیل﴾ اور تعوَّذ يتعوَّذُ تعوُّذًا ﴿تفعل﴾ بمعنی پناہ پکڑنا۔ لفظ تعوِيْذ بھی اسی سے ہے۔ کیونکہ اس کے ذریعے بھی شیاطین (جن وانس) سے پناہ پکڑی جاتی ہے۔ اور اِسْتَعاذ يَسْتَعِيْذُ اِسْتِعاذَةً ﴿استفعال﴾ بمعنی پناہ طلب کرنا۔

قولہ شِرَّة: بمعنی تیزی، چستی، غضب اور برائی جیسے مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا مکان کس کا برا ہے۔ شرَّ يشُرُّ شَرًّا اَشْرَرًا شرارًا۔ شرارۃ ﴿نصر۔ ضرب۔ سمع﴾ بمعنی شریر ہونا۔ شرارت کرنا اور بھڑ کانا۔ اور تشارَّ يتشارُّ تشارًّا ﴿تفاعل﴾ بمعنی ایک دوسرے کے ساتھ شرارت کرنا۔ ایک لفظ ہے شرر بمعنی جلتا ہوا انگارہ، چنگاری۔ کیونکہ وہ بھی بھڑ کنے میں تیزی کرتی ہے۔ جیسے۔ كَاَنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ۔

قولہ اللَّسِنِ: تیز ہونا۔ فصاحت و بلاغت کے معنی میں بھی آتا ہے۔ اسی سے ہے لَسَّان بمعنی طرار (زبان دراز) کیونکہ وہ بھی کلام کرنے میں بہت تیزی کرتا ہے۔ اسی سے ہے لِسان بمعنی زبان جیسے بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ اس کی جمع لُسنٌ اَلْسُنٌ لُسُنٌ اَلْسِنَة جیسے وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ اور لِسانات آتی ہیں۔

قولہ فُضُوْل: یہ فَضْلٌ سے مشتق ہے بمعنی میانہ روی اور اعتدال سے تجاوز کرنا خواہ تجاوز اچھی چیز میں ہو یا بری چیز میں۔ لیکن استعمال کے لحاظ سے فضول کا اطلاق اس زیادتی پر

Maktaba Tul Ishaat.com

ہوتا ہے جو بری چیز میں ہو اور فضل کا اطلاق اس زیادتی پر ہوتا ہے جو اچھی چیز میں ہو۔ فَضَلَ یَفْضُلُ فَضْلًا ﴿نصر، ضرب﴾ بمعنی زائد ہونا اور فَضَّلَ یُفَضِّلُ تَفْضِیْلًا ﴿تفعیل﴾ بمعنی ترجیح دینا جیسے واللّٰہ فَضَّلَ بَعْضَکُمْ عَلٰی بَعْضٍ فِی الرِّزْقِ۔ اور اَفْضَلَ یُفْضِلُ اِفْضَالًا ﴿افعال﴾ اور تَفَضَّلَ یَتَفَضَّلُ تَفَضُّلًا ﴿تفعل﴾ بمعنی مہربانی کرنا۔ اور فَضُلَ یَفْضُلُ فَضْلًا ﴿کرم﴾ بمعنی صاحب فضیلت ہونا۔ ایک لفظ فَضِیْلَۃٌ ہے بمعنی خوبی جس کی جمع فَضَائِلُ آتی ہے ایک لفظ فَاضِلَۃٌ ہے اس کا معنی ہوتا ہے عطیہ، ھبہ جسکی جمع فَوَاضِلُ آتی ہے۔

فضیلت اور فاضلہ میں فرق:۔ فضیلت لازمی خوبیوں کو کہا جاتا ہے یعنی جن کا اثر دوسروں تک نہیں پہنچتا اور فاضلہ ان خوبیوں کو کہا جاتا ہے جو متعدی ہیں یعنی جن کا اثر دوسروں تک پہنچتا ہے

قولہ اَلْھَذَرِ:۔ ھَذِرَ یَھْذَرُ ھَذَرًا ﴿سمع﴾ بمعنی کلام کا بیہودہ ہونا اور ھَذَرَ یَھْذُرُ ھَذْرًا ﴿نصر، ضرب﴾ بمعنی بکواس کرنا۔

کَمَا نَعُوْذُ بِکَ مِنْ مَعَرَّۃِ اللَّکَنِ وَفُضُوْحِ الْحَصَرِ وَنَسْتَکْفِیْ بِکَ الْاِفْتِتَانِ بِاِطْرَاءِ الْمَادِحِ وَاِغْضَاءِ الْمُسَامِحِ کَمَا نَسْتَکْفِیْ بِکَ الْاِنْتِصَابِ لِاِزْرَاءِ الْقَادِحِ وَھَتْکِ الْفَاضِحِ.

ترجمہ:۔ جیسا کہ پناہ مانگتے ہیں ہم تیرے ساتھ لکنت کے عیب سے، اور رک جانے کی رسوائی سے۔ اور ہم کفایت چاہتے ہیں تیرے ساتھ فتنے میں پڑنے سے تعریف کر۔ ے والے کی مبالغہ آمیزی سے اور مسامحت کرنے والے کی چشم پوشی سے جیسا کہ کفایت طلب کر تے ہیں ہم تیرے ساتھ نشانہ بننے سے طعنہ کرنے والے کی عیب جوئی سے اور رسوا کرنے وا۔ لے ن رسوائی سے۔

تشریح: **قولہ مَعَرَّۃ:**۔ بمعنی عیب، امر قبیح جنایت اور نقصان جیسے فَتُصِیْبَکُمْ

Maktaba Tul Ishaat.com

مِنْہُمْ مَعَرَّۃٌ ای مضرَّۃٌ ۔ عَرَّ یَعُرُّ عَرًّا ﴿نصر﴾ بمعنی عیب دار ہونا جیسے عَرَّ الْجَمَلُ عَرًّا ۔ اونٹ کا خارش والا ہونا ۔ اِعْتَرَّ یَعْتَرُّ اِعْتِرَارًا ﴿افتعال﴾ بمعنی بغیر سوال کے بخشش کے لیے آنا جیسے وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ۔

قَوْلُهُ اَلَّلَکِنِ: لَکِنَ لَکَنًا ولَکِنَۃً ولُکُوْنَۃً ﴿سمع﴾ بمعنی زبان کا رک رک کر چلنا یعنی گفتگو میں اٹکنا۔

قولہ وَفُضُوح: فَضَحَ فَضْحًا ﴿فتح﴾ بمعنی رسوا کرنا جیسے اِنَّ ھٰؤُلَاءِ ضَیْفِیْ فَلَا تَفْضَحُوْن ۔ اور فَضِحَ یَفْضَحُ فَضْحًا ﴿سمع﴾ بمعنی مفید ہونا اور فَضَّحَ یُفَضِّحُ تَفْضِیْحًا ﴿تفعیل﴾ اور اَفْضَحَ یُفْضِحُ اِفْضَاحًا ﴿افعال﴾ بمعنی طلوع ہونا اور فَاضَحَ یُفَاضِحُ مُفَاضَحَۃً ﴿مفاعلہ﴾ بمعنی ایک دوسرے کو رسوا کرنا اور اِفْتَضَحَ یَفْتَضِحُ اِفْتِضَاحًا ﴿افتعال﴾ بمعنی مشہور ہونا۔

قولہ اَلْحَصَر: حَصِرَ یَحْصَرُ حَصَرًا ﴿سمع﴾ بمعنی بند ہونا جیسے وَحَصِرَتْ صُدُوْرُہُمْ ۔ اور حَصَرَ یَحْصُرُ حَصْرًا ﴿نصر﴾ بند کرنا جیسے وَاحْصُرُوْہُمْ وَاقْعُدُوْا لَہُمْ ۔ اسی سے لفظ حَصِیْر ہے بمعنی قید خانہ کیونکہ اس میں بھی بند کیا جاتا ہے جیسے اِنَّا اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْکٰفِرِیْنَ حَصِیْرًا ۔ یہ حَصِیْر بمعنی حَاصِرٌ ہے اور حَصِیْرٌ بمعنی چٹائی کے بھی آتا ہے یہ حَصِیْرٌ بمعنی مَحْصُوْرٌ کے ہے یعنی بندش ۔ دری چٹائی کو حَصِیْر اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں جدا جدا چتوں کی بندش کی جاتی ہے ۔ ایک لفظ حَصُوْرٌ ہے بمعنی پاک دامن ، پاک دامن کو حَصُوْرٌ اس لیے کہتے ہیں کہ وہ بھی اپنے نفس کو خواہشات سے بند رکھتا ہے جیسے وَسَیِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِیًّا مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ اور اَحْصَرَ یُحْصِرُ اِحْصَارًا ﴿افعال﴾ روکنا جیسے

Maktaba Tul Ishaat.com

فَاِنْ اُحْصِرْ تُمْ۔

قولہ نَسْتَكْفِيْ:۔ كَفٰى يَكْفِيْ كِفَايَةً ﴿ضرب﴾ بمعنی کافی ہونا جیسے كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا یہ باب لازمی ہے عجیب بات ہے باب لازمی کا مفعول نہیں ہوتا لیکن کبھی کبھی اس کا مفعول ذکر کر دیا جاتا ہے جیسے فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ۔ اور اِكْتَفٰى يَكْتَفِيْ اِكْتِفَاءً ﴿افتعال﴾ بمعنی قناعت کرنا اور كَافٰى يُكَافِيْ مُكَافَاةً ﴿مفاعلہ﴾ بمعنی ایک دوسرے کو بدلہ دینا۔ اِسْتَكْفٰى يَسْتَكْفِيْ اِسْتِكْفَاءً ﴿استفعال﴾ بمعنی کفایت طلب کرنا۔

قولہ اَلْاِفْتِتَانِ:۔ یہ باب افتعال کا مصدر ہے بمعنی فتنے میں پڑنا اور فَتَنَ يَفْتِنُ فَتْنًا وفُتُوْنًا ﴿ضرب﴾ بمعنی آزمائش کرنا جیسے وَفَتَنّٰكَ فُتُوْنًا۔ اور فتنہ کا اطلاق نفس عذاب پر بھی ہوتا ہے جیسے ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ یعنی اپنے عذاب کا مزہ چکھو۔

قولہ اِطِّرَاء:۔ یہ باب افتعال کا مصدر ہے بمعنی نرمی کرنا اور تعریف میں مبالغہ کرنا اور طَرَا يَطْرُوْ طَرْوًا اور طَرِيَ يَطْرٰى طَرْوًا اور طَرُوَ يَطْرُوْ طَرَاوَةً ﴿نصر، سمع، ضرب﴾ بمعنی تروتازہ ہونا اسی سے قرآن مجید کا لفظ لَحْمًا طَرِيًّا ہے۔

قولہ اَلْمَادِحُ:۔ مَدَحَ يَمْدَحُ مَدْحًا بمعنی تعریف کرنا۔

قولہ اِغْضَاء:۔ غَضَا يَغْضُوْ غَضْوًا ﴿نصر﴾ تاریک ہونا اور غَضَا يَغْضُوْ غُضُوًّا ﴿نصر﴾ بمعنی سہولت کی حالت میں ہونا اور غَضِيَ الْبَعِيْرُ يَغْضٰى غَضًا ﴿سمع﴾ بمعنی اونٹ کا درخت غضا کھانے کی وجہ سے پیٹ کے درد والا ہونا۔ اور اَغْضٰى يُغْضِيْ اِغْضَاءً ﴿افعال﴾ بمعنی چشم پوشی کرنا۔

قولہ اَلْمَسَامِحُ:۔ یہ باب مفاعلہ کا اسم فاعل ہے سَامَحَ يُسَامِحُ مُسَامَحَةً ﴿مفاعلہ﴾ بمعنی نرمی کرنا کتابوں میں معنی بنانے کے لئے اس کا معنی چشم پوشی کر دیا جاتا

Maktaba Tul Ishaat.com

ہے کیونکہ چشم پوشی میں بھی نرمی ہوتی ہے۔ سَمَحَ یَسْمَحُ سَمْحًا ﴿فتح﴾ بمعنی بخشش کرنا اور سَمَّحَ یُسَمِّحُ تَسْمِیْحًا ﴿تفعیل﴾ بمعنی نرمی کرنا۔

قولہ اَلْاِنْتِصَابُ: یہ مصدر ہے۔ اِنْتَصَبَ یَنْتَصِبُ اِنْتِصَابًا ﴿افتعال﴾ بمعنی نشانہ بننا اور نَصَبَ یَنْصُبُ نَصْبًا ﴿نصر، ضرب﴾ تھکانا۔ نَصِبَ یَنْصَبُ نَصَبًا ﴿سمع﴾ بمعنی تھکنا جیسے عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ محنت کرنے والے تھکے ماندے۔ اور جیسے لَقَدْ لَقِیْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا۔ نَاصَبَ یُنَاصِبُ مُنَاصَبَةً ﴿مفاعلہ﴾ بمعنی مقابلہ کرنا۔

قولہ اَلْاِزْرَاءُ: اَزْرٰی یُزْرِیْ اِزْرَاءً ﴿افعال﴾ اور زَرٰی یَزْرِیْ زَرْیًا وَزُرْیًا وَزَرْیَةً وَزِرَایَةً ﴿ضرب﴾ بمعنی عیب لگانا، تحقیر کرنا اور اِزْدَرٰی یَزْدَرِیْ اِزْدِرَاءً ﴿افتعال﴾ اور اِسْتَزْرٰی یَسْتَزْرِیْ اِسْتِزْرَاءً ﴿استفعال﴾ بمعنی حقیر سمجھنا جیسے تَزْدَرِیْ اَعْیُنُکُمْ یعنی حقیر سمجھتی ہیں تمہاری آنکھیں۔

قولہ اَلْقَادِحُ: قَدَحَ یَقْدَحُ قَدْحًا ﴿فتح﴾ چھیلنا، تراشنا مرادی معنی عیب لگانا کیونکہ عیب لگانے میں بھی دوسروں کی عزت چھیل دی جاتی ہے۔ قَادَحَ یُقَادِحُ مُقَادَحَةً اور تَقَادَحَ یَتَقَادَحُ تَقَادُحًا ﴿مفاعلہ، تفاعل﴾ ایک دوسرے کو طعن و تشنیع کرنا۔

قولہ هَتَکَ: هَتَکَ یَهْتِکُ هَتْکًا ﴿ضرب﴾ بمعنی پردہ دری کرنا یعنی دوسروں کے عیوب ظاہر کرنا اور تَهَتَّکَ یَتَهَتَّکُ تَهَتُّکًا ﴿تفعل﴾ اور اِنْهَتَکَ یَنْهَتِکُ اِنْهِتَاکًا ﴿انفعال﴾ بمعنی پردہ کا پھٹنا یعنی رسوا ہونا۔ ایک لفظ هِتْکٌ ہے بمعنی نصف رات اور ایک لفظ هَتِیْکَةٌ بمعنی رسوائی ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

وَنَسْتَغْفِرُكَ مِنْ سُوْقِ الشَّهَوَاتِ اِلٰى سُوْقِ الشُّبُهَاتِ كَمَا نَسْتَغْفِرُكَ مِنْ نَقْلِ الْخُطُوَاتِ اِلٰى خِطَطِ الْخَطِيْئَاتِ.

ترجمہ:۔ اور ہم بخشش طلب کرتے ہیں آپ سے شہوات کے چلنے سے شبہات کے بازار کی طرف لے جانے سے جیسا کہ بخشش طلب کرتے ہیں ہم آپ سے قدموں کے اٹھنے سے گناہوں کی زمینوں کی طرف۔

تشریح:قولہ نَسْتَغْفِرُكَ:۔ اِسْتَغْفَرَ يَسْتَغْفِرُ اِسْتِغْفَارًا ﴿استفعال﴾ بمعنی بخشش طلب کرنا جیسے اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا۔غَفَرَ يَغْفِرُ غَفْرًا وَ غُفْرَانًا جیسے غُفْرَانَكَ رَبَّنَا ومَغْفِرَةً جیسے اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وغُفُوْرًا ﴿ضرب﴾ اور لغوی معنی چھپانا اور ڈھانپنا استعمالی معنی کسی کے گناہ کو معاف کرنا جیسے وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ اور کون گناہ معاف کرسکتا ہے اللہ کے سوا۔ اور جیسے غُفْرَانَكَ رَبَّنَا اور جیسے سَابِقُوْا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ۔

سوال:۔ قرآن مجید میں ہے لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ یعنی ہم نے آپ کو فتح دی تاکہ آپ کے اگلے پچھلے گناہ معاف کردیں اور گناہوں کی معافی گناہوں کے وجود کو مستلزم ہے حالانکہ انبیاء علیہم السلام باجماع اہل سنت والجماعت ہر قسم کے گناہوں سے (قبل النبوت وبعد النبوت) معصوم ہوتے ہیں

جواب(۱):۔ لِيَغْفِرَ یہ باب ضَرَبَ سے ہے جس کے لغوی معنی ہیں ڈھانپنا اور پردہ ڈالنا یہاں بھی لغوی معنی مراد ہیں کہ اللہ تعالی نے آپ کے اگلے پچھلے گناہوں پر پردہ ڈال دیا ہے کہ آپ کی ان گناہوں تک رسائی ہی نہیں ہوتی۔

جواب(۲):۔ انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی منزل بمنزل درجہ بدرجہ ہر ساعت میں ترقی ہوتی رہتی ہے تو جب انبیاء کرامؑ ایک درجہ کو چھوڑ کر دوسرے درجہ پر فائز ہوتے ہیں تو پچھلے

Maktaba Tul Ishaat.com

درجہ کی طرف نظر کر کے یہ محسوس کرتے ہیں کہ وہ درجہ ہمارے لائق نہیں تھا اگرچہ وہ بھی فی حد ذاتہ اعلٰی مراتب میں سے تھا اور کیونکہ یہ قانون ہے حسناتُ الْاَبرار سیئاتُ الْمُقرَّبین اس بنا پر وہ پچھلے درجات کو گناہ تصور کر کے استغفار کا استلزام کرتے تھے ذَنْبٌ سے مراد یہاں وہی درجات ہیں جنکو وہ گناہ تصور کرتے تھے۔

قولہ سُوْق:۔ساق یَسُوْقُ سَوْقًا وسِیاقًا ومَساقًا ﴿نصر﴾ بمعنی چلانا اور ایک لفظ سائِق ہے بمعنی قافلے کو پیچھے سے چلانے والا جیسے ومَعَہا سائقٌ وشَہِیْدٌ بمعنی اس کے ساتھ چلانے والا ہوگا اور گواہی دینے والا۔ اور ایک لفظ قائدٌ ہے بمعنی قافلے کو آگے سے چلانے والا۔ اور ایک لفظ سُوْق بمعنی بازار ہے بازار کو سُوْق اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس میں بھی چلنا چلانا ہوتا ہے اس کی جمع اَسْواق آتی ہے جیسے ویَمْشِیْ فِی الْاَسْواقِ ایک لفظ ساقٌ ہے بمعنی پنڈلی اس کی جمع اَسْوُق آتی ہے پنڈلی کو ساق اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس کے ساتھ بھی چلا جاتا ہے ایک لفظ سَوِیْق بمعنی ستو ہے یہ بھی بغیر چبائی حلق سے نیچے چلا جاتا ہے۔

قولہ اَلشَّہَوات:۔یہ شَہْوَۃٌ بمعنی خواہش کی جمع ہے جیسے واتَّبَعُوا الشَّہَوٰتِ شَہَا یَشْہَا شَہْوَۃً اور شَہِی یَشْہٰی شَہْوَۃً ﴿فتح،سمع﴾ بمعنی خواہش کرنا اور شَہُوَ الطَّعامُ شَہْوَۃً ﴿کرم﴾ بمعنی لذیذ کھانے کی خواہش کرنا اور اِشْتَہٰی یَشْتَہِیْ اِشْتِہاءً ﴿افتعال﴾ بمعنی خواہش کرنا جیسے ولَکُمْ فِیْہا ما تَشْتَہِیْ اَنْفُسُکُمْ۔

قولہ اَلشُّبُہات:۔یہ شُبْہَۃٌ (بمعنی تردد اور شک) کی جمع ہے۔ مجرد سے اسکا باب مستعمل نہیں اور مزید سے آتا ہے اَشْبَہَ یُشْبِہُ اِشْباہًا اور شابَہَ یُشابِہُ مُشابَہَۃً ﴿افعال،مفاعلہ﴾ بمعنی مشابہ ہونا شَبَّہَ یُشَبِّہُ تَشْبِیْہًا ﴿تفعیل﴾ جیسے

Maktaba Tul Ishaat.com

ولٰكن شُبّه لَهُمْ اورتشبَّه يتشبَّه تشبُّها ﴿تفعل﴾ بمعنی تشبیہ دینا تشابه يتشابه تشابُها ﴿تفاعل﴾ بمعنی ایک دوسرے کے مشابہ ہونا جیسے وَاُتُوا بِه مُتشابها۔ اِنَّ الْبقر تشابه علينا ۔اِشْتبه يشتبهُ اشتباها ﴿افتعال﴾ بمعنی شک اور تردد میں پڑنا۔

قولہ نَقُل :۔نقل ينقُلُ نقْلا ﴿نصر﴾ بمعنی نقل کرنا اور انْتقل ينْتقِلُ انْتِقالا ﴿افتعال﴾ بمعنی منتقل ہونا۔

قولہ اَلْخُطُوَات:۔یہ خُطْوَةٌ کی جمع ہے جیسے ولا تَتَّبِعُوا خُطُواتِ الشَّيْطٰنِ شیطان کے قدموں پر نہ چلو۔خطوہ دو قدموں کے درمیان فاصلے کو کہتے ہیں۔خطا يخْطُوْ خُطُوًا ﴿نصر﴾ بمعنی قدموں کے مابین کشادگی کر کے چلنا اور اِخْتطا يخْتطِى اِخْتِطاءً ﴿افتعال﴾ بمعنی پھاندنا، تجاوز کرنا۔

قولہ خُطَطٌ :۔یہ خِطَّةٌ کی جمع ہے بمعنی زمین کا وہ حصہ جو اپنے لئے مخصوص کرلیا گیا ہو۔خطَّ يخُطُّ خطًّا ﴿نصر﴾ بمعنی لکیر کھینچنا اور نشان لگا کر اپنے لئے مخصوص کرنا۔

قولہ اَلْخطِيْئات :۔یہ خطِيْئةٌ کی جمع ہے بمعنی گناہ جیسے مِمَّا خطِيْئاتِهِمْ. خطِئَ يخْطأُ خطأً ﴿سمع﴾ بمعنی غلطی کرنا جیسے اِنَّ قتْلَهُمْ كان خطأً كبِيْرًا۔اَخْطأَ يُخْطِأُ اِخْطاءً ﴿افعال﴾ بمعنی چوکنا جیسے ما تُخْطِئُ مشِيَّتُها مِنْ مشِيَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔خطَّأَ يُخطِّأُ تخْطِئةً ﴿تفعيل﴾ بمعنی غلطی کی طرف نسبت کرنا تخطَّأَ يتخطَّأُ تخطُّأً ﴿تفعل﴾ بمعنی غلطی میں ڈالنا۔

وَنَسْتَوْهِبُ مِنْكَ تَوْفِيْقًا قَائِدًا اِلَى الرُّشْدِ وَقَلْبًا مُتَقَلِّبًا مَعَ الْحَقِّ وَ لِسَانًا مُتَحَلِّيًا بِالصِّدْقِ وَنُطْقًا مُؤَيَّدًا بِالْحُجَّةِ وَاِصَابَةً ذَائِدَةً عَنِ الزَّيْغِ

ترجمہ:۔اور ہم طلب کرتے ہیں آپ سے ایسی توفیق جو کھینچنے والی ہو ہدایت کی طرف اور ایسا

Maktaba Tul Ishaat.com

دل جو پھرنے والا ہو حق کے ساتھ اور ایسی زبان جو مزین ہو سچائی کے ساتھ اور ایسی گویائی جو مضبوط ہو دلیل کے ساتھ اور ایسی درست رائے جو دفع کرنے والی ہو کج روی کو۔

تشریح ـ قولہ نَسْتَوْهِبُ: وهب يهِبُ وهْبا ووهبا وهبة ﴿ضرب﴾ ہبہ کرنا ، دینا جیسے ووهبنا له اسحاق۔ اوْهب يُوْهِبُ اِيهابا ﴿افعال﴾ بمعنی تیار کرنا واهب يُواهِبُ مُواهبةً ﴿مفاعله﴾ بمعنی ہبہ میں مقابلہ کرنا تواهب يتواهبُ تواهُبا ﴿تفاعل﴾ بمعنی ایک دوسرے کو ہبہ کرنا اِسْتَوْهب يسْتوْهِبُ اِسْتِيهابا ﴿استفعال﴾ بمعنی عطیہ طلب کرنا۔

قولہ تَوْفِيق: وفِق يفِقُ وفْقا ﴿حسب﴾ بمعنی موافق چلنا اور وفَّق يُوفِّقُ توْفِيقا ﴿تفعيل﴾ کسی کو توفیق دینا، موافق کرنا جیسے وما توْفِيقِي الّا باللّٰهِ۔ اور توفَّق يتوفَّقُ توفُّقا ﴿تفعل﴾ بمعنی کوشش میں کامیاب ہونا اور توافق يتوافقُ توافُقا ﴿تفاعل﴾ ایک دوسرے کے موافق ہونا اور اِتَّفق يتَّفِقُ اِتِّفاقا ﴿افتعال﴾ بمعنی اتفاق کرنا اور اسْتوْفق يسْتوْفِقُ اسْتِيفاقا ﴿استفعال﴾ بمعنی توفیق طلب کرنا۔

قولہ قائِدا: قاد يقُوْدُ قوْدا ﴿نصر﴾ آگے آگے چلنا اور قاود يُقاوِدُ مُقاوَدة ﴿مفاعله﴾ ساتھ ساتھ چلنا اور تقاود يتقاودُ تقاوُدا ﴿تفاعل﴾ بمعنی جگہ کا ہموار ہونا اور اِسْتقاد يسْتقِيْدُ اِسْتِقادة ﴿استفعال﴾ بمعنی ذلیل ہونا۔

قولہ الرُّشْدُ: رشد يرْشُدُ رُشْدا ﴿نصر﴾ جیسے قد تبيّن الرُّشْدُ من الغيّ اور رشِد يرْشدُ رُشْدا ﴿سمع﴾ بمعنی ہدایت پانا جیسے لعلّهم يرْشُدُوْن ارْشد يُرْشِدُ ارْشادا ﴿افعال﴾ اور رشَّد يُرشِّدُ ترْشِيْدا ﴿تفعيل﴾ بمعنی ہدایت پانا اور اِسْترْشد يسْترْشِدُ اِسْترْشادا ﴿استفعال﴾ بمعنی ہدایت

Maktaba Tul Ishaat.com

طلب کرنا۔

فائدہ: رُشد اور رَشد میں فرق: ۔ رشد امور دنیوی اور اخروی دونوں کے لئے ہے مگر رشد امور اخروی کے لئے مخصوص ہے۔

قولہ قلْبًا: ۔ قلب یقلبُ قلبا ﴿ضرب﴾ بمعنی پلٹ دینا جیسے والیہ تُقْلَبُوْن اور اقلب یُقلِبُ اِقلابا ﴿افعال﴾ بمعنی پھیرنا اور قلّب یُقلّبُ تقلیبًا ﴿تفعیل﴾ بمعنی پھیرنا جیسے یوم تقلّبُ وُجُوْہُھُمْ فی النّار اور تقلّب یتقلّبُ تقلُّبا ﴿تفعل﴾ بمعنی پھرنا جیسے وتقلُّبک فی السّجدِیْن۔ اور انقلب ینقلِبُ انقلابا ﴿انفعال﴾ بمعنی پھر جانا جیسے انقلبتُمْ علی اعقابکُمْ تم الٹے پاؤں پھر جاؤ۔ بعض نے کہا ہے کہ انسان کے دل کو بھی قلب اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ بھی کثرت کے ساتھ الٹتا پلٹتا رہتا ہے۔

قولہ اَلْحقُّ: ۔ حقّ یحقُّ حقًّا ﴿ضرب﴾ بمعنی ثابت کرنا اور حقّ یحقُّ حقًّا ﴿نصر﴾ واجب ہونا اور حقّق یُحقِّقُ تحقیقا ﴿تفعیل﴾ بمعنی واجب کرنا اور تحقّق یتحقّقُ تحقُّقا ﴿تفعل﴾ واجب ہونا استحق یستحِقُّ استحقاقا ﴿استفعال﴾ واجب ٹھہرانا۔

قولہ مُتحلِّیًا: ۔ حلی یحلی حلْیًا ﴿ضرب﴾ آراستہ کرنا اور حلی یحلی حلْیًا ﴿سمع﴾ بمعنی آراستہ ہونا اور حلّی یُحلّی تحلیۃ ﴿تفعیل﴾ زیور پہنانا جیسے یُحلّوْن فیْھا منْ اساور منْ ذھب۔ انکو وہاں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے۔ تحلّی یتحلّی تحلِّیا ﴿تفعل﴾ زیور پہننا۔

قولہ بالصِّدْق: ۔ صدق یصْدُق صدْقا ﴿نصر﴾ بمعنی سچ بولنا اور صدّق یُصدِّق تصْدیقا ﴿تفعیل﴾ کسی کی بات کی تصدیق کرنا جیسے مُصدِّقا

Maktaba Tul Ishaat.com

لَمابين يديہ۔ تصدّق يتصدّق تصدُّقا ﴿تفعل﴾ صدقہ کرنا جیسے وان تصدَّقُوا خيرٌ لّكُم ۔ ایک لفظ صِدِيق ہے بمعنی پیارا دوست جیسے ولا صديق حمِيم اس کی جمع اصْدِقاءُ آتی ہے ایک لفظ صِدّيق بمعنی بہت سچ بولنے والا جیسے انّہُ کان صِدِّيقا نّبيًّا اسکی جمع صِدِّيقُون آتی ہے جیسے من النّبِيِّين والصِّدِّيقِين

قولہ نُطْقا: ۔بمعنی سمجھنا، کلیات کا ادراک کرنا، جاننا، بولنا۔ نطق ينطِق نُطقا ﴿ضرب﴾ بولنا جیسے ما لكُم لا تنطِقُون اور انطق يُنطِقُ اِنطاقا ﴿افعال﴾ بلوانا جیسے انطقنا اللّٰہ الّذی انطق کُلّ شیئٍ ۔

قولہ مُؤَيِّدا: ۔اجوف یائی سے اسکا باب آتا ہے اد يئيد ايدا ﴿ضرب﴾ قوی اور مضبوط ہونا جیسے ذاالايد۔ ايّد يُؤيِّدُ تأيِيدا ﴿تفعيل﴾ بمعنی قوی اور مضبوط ہونا جیسے وايّدْناہُ برُوح القُدُس اور اجوف واوی سے اسکا باب آتا ہے اد يؤُدُ اوْدا ﴿نصر﴾ بمعنی تھکانا جیسے ولا يؤُدُہٗ حِفظُہما اور اوِد يأوَدُ اوَدا ﴿سمع﴾ بمعنی ٹیڑھا ہونا۔

قولہ بِالْحُجَّةِ: ۔بمعنی دلیل اور برھان اور غلبہ۔ جیسے فلِلّٰہ الحُجّةُ البالِغةُ. حجَّ يحُجُّ حجًّا ﴿نصر﴾ بمعنی قصد کرنا جیسے فمن حجَّ البيْت۔ حُجّةٌ کی جمع حُججٌ آتی ہے ایک لفظ حِجّةٌ (بکسر الحاء) ہے بمعنی سال اسکی جمع حِججٌ آتی ہے جیسے ثمانِی حِجج ۔ایک لفظ حاجٍ ہے بمعنی قصد کرنے والا۔ اسکی جمع حُجّاج آتی ہے اور ایک لفظ ھاجی ہے ھِجو سے مشتق ہے بمعنی بدگو، بکواسی۔

قولہ اَصابةً: ۔صاب يصُوبُ صوْبا ﴿نصر﴾ سیدھا ہونا درست ہونا اصاب يُصِيبُ اصابةً ﴿افعال﴾ بمعنی درستگی کو پہنچنا جیسے وما اصابكُم مِن مُصِيبةٍ فبِما كسبتْ ايدِيكُمْ اور صوّب يُصوِّبُ تصوِيبا ﴿تفعيل﴾ بمعنی تصدیق کرنا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

قولہ ذَائِدَۃ:۔ذاد یذُوْدُ ذَوْدًا ﴿نصر﴾ دفع کرنا۔جیسے ووجد من دُوْنِہِمُ امْرأتَینِ تذُوْدان۔اورایک لفظ ہے ذَوْدٌ اونٹوں کی اس جماعت کو کہتے ہیں جوتین سے لیکر دس تک ہو۔

قولہ اَلزَّیْغ:۔زاغ یزیغ زیغا ﴿ضرب﴾ ٹیڑھا ہونااور ازاغ یُزیغُ ازاغۃ ﴿افعال﴾ بمعنی ٹیڑھا کرنا دونوں کی مثال فلمّا زاغوْ ازاغ اللّٰہُ قُلُوْبہم۔

وَعَزِیْمَۃً قَاہِرَۃً عَنْ ہَوَی النَّفْسِ وَبَصِیْرَۃً نُدْرِکُ بِہَا عِرْفَانَ الْقَدْرِ

ترجمہ:۔اورایسا پختہ ارادہ جو غالب آنے والا ہو نفس کی خواہشات پر۔اورایسی بصیرت کہ پہچان لیں ہم اس کے ساتھ مرتبے کی پہچان کو۔

تشریح:قولہ عَزِیْمَۃً:۔پختہ ارادہ۔اس کی جمع عزائمٌ آتی ہے۔عزم یعزِمُ عزْمًا ﴿ضرب﴾ بمعنی پختہ ارادہ کرنا۔جیسے فاذا عزمْت فتوکّلْ علی اللّٰہ۔

قولہ قَاہِرَۃً:۔قہر یقْہرُ قہْرًا ﴿فتح﴾ بمعنی غلبہ کرنا،انکارکرنا جیسے فامّا الْیتِیْم فلا تقْہر۔ایک لفظ قہّار ہے بمعنی بہت غلبہ پانے والا جیسے وھُوالْواحدُ الْقہّار

قولہ ہَوٰی:۔بمعنی خواہش،عشق،محبت،نفس کا کسی طرف مائل ہونا جیسے ولا تتّبعْ اھْوائہُمْ۔ھوٰی یھْوٰی ھوًی ﴿ضرب﴾ بمعنی خواہش کرنااور ھوی یھْوی ھویًّاوھُویًّا ﴿سمع﴾ بمعنی اوپر سے نیچے اترنااور نیچے سےاوپر چڑھنا بعض کا کہنا ہے جب مصدر ھویًّا ہوتو پھرمعنی ہوگا نیچے سےاوپر چڑھنااوراگرمصدر ھُویًّا ہوتو پھرمعنی ہوگااوپر سے نیچےاترنااورایک لفظ اھوٰی بمعنی گرانا ہے جیسے والْمؤْ تفکۃ اھْوٰی۔

قولہ اَلنَّفْسُ:۔نفس کے تین معنی آتے ہیں(۱)ذات جیسے ویُحذِّرُکُمُ اللّٰہُ نفْسہٗ (۲)روح جیسے اخْرِجُوْا انْفُسکُمْ (۳)خون۔نفستِ الْمرْأۃُ ینْفسُ نِفاسًا

Maktaba Tul Ishaat.com

﴿سمع﴾ بمعنی عورت کا نفاس والی ہونا۔ اور نَفُس یَنْفُسُ نفاسا ﴿کرم﴾ بمعنی کسی شئی کا مرغوب ہونا۔ نفس کی جمع نُفُوس آتی ہے اور ایک لفظ نفس (بفتح الفاء) بمعنی سانس ہے اس کی جمع انفاس آتی ہے۔

قوله بَصِیْرَة:۔ بصُر یبصُرُ بصَرا وبصیرة ﴿کرم﴾ اور بصر یبصرُ بَصیرة ﴿سمع﴾ بمعنی دیکھنا البتہ جب باب کا مصدر بصَرا ہو تو معنی ہوگا آنکھ سے دیکھنا اور اگر مصدر بصیرة وبصارة ہو تو معنی ہوگا دل سے دیکھنا بصر اور بصیرة میں بھی یہی فرق ہے بصَر آنکھ سے دیکھنے کا نام ہے اسکی جمع ابصارٌ آتی ہے جیسے لا تُدرِكُهُ الْاَبصار۔ بصیرت نام ہے دل سے دیکھنے کا جسکی جمع بصائر آتی ہے جیسے هذا بصائرُ مِنْ رَّبِّكُمْ۔ باب کَرُمَ کی مثال بصُرت بما لَمْ یبصُرُوا به۔

قوله تُدرِكُه:۔ ادرك یُدرِكُ ادراكا ﴿افعال﴾ بمعنی پانا، جاننا ایسا جاننا کہ شئی کی غایت اور انتہاء تک رسائی ہو جائے جیسے لاتُدرِكُهُ الْاَبْصار۔ تدارك یتدارك تدارُكا ﴿تفاعل﴾ بمعنی ایک شئی کو دوسری شئی کے ساتھ ملانا۔ التَّدارُك پالینا جیسے لَوْلا اَنْ تدارکهٗ نعمةٌ مِّنْ رَّبِّه۔ اسْتدرك یسْتدرِكُ اسْتِدراکا ﴿استفعال﴾ بمعنی ایک شئی کے ذریعے سے دوسری شئی کا ازالہ کرنا اور نحو میں اسْتِدراك کے معنی ہوتے ہیں دفعُ التَّوهُّم النَّاشِیْ مِنَ الْکلام السَّابِق اور مجرد سے اسکا باب مستعمل نہیں البتہ مجرد کے نمونہ پر کچھ الفاظ مستعمل ہیں ان میں سے ایک لفظ درکة بروزن درجة ہے اس کی جمع درکات آتی ہے معنی وہی درجہ والا ہے یعنی مرتبہ لیکن فرق یہ ہے کہ درکہ تنزل میں آتا ہے یعنی اوپر سے نیچے اور درجہ صعود میں آتا ہے یعنی نیچے سے اوپر کیلئے یہی وجہ ہے کہ قرآن اور حدیث میں صعود کے لئے درجات کا لفظ آیا ہے اور جہنم کے لئے حدیث میں درکات کا لفظ آیا ہے اور ایک لفظ ہے مدارك جو حواس خمسہ پر بولا جاتا ہے یعنی آنکھ، کان، ناک، زبان اور ہاتھ۔ اور ایک لفظ ہے درك جس کے دو معنی آتے ہیں (۱) تاوان،

Maktaba Tul Ishaat.com

چٹی (۲) گڑھا جیسے انَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ۔

قولہ عِرْفَان:۔ یہ مصدر ہے باب عرف یعرِفُ عِرْفانا ومعْرِفۃ ﴿ضرب﴾ کا بمعنی پہچاننا جیسے فلمّا جاء ہُمْ مَّا عرفُوْا کفرُوْابہ۔ اور عرَّف یُعرِّفُ تعْرِیْفا ﴿تفعیل﴾ بمعنی پہچان کرانا جیسے فعرَّف بعْضہٗ واعرض عن بعْض۔ اور تعارف یتعارفُ تعارُفا ﴿تفاعل﴾ بمعنی ایک دوسرے کو پہچان کرانا جیسے لِتعارفُوْا۔ اِعْترف یعْترِفُ اعْتِرافا ﴿افتعال﴾ بمعنی اقرار کرنا جیسے فاعْترفُوْا بِذنْبِہِمْ۔ ایک لفظ عرْف بمعنی ہوا ہے خوشبودار ہو یا بدبودار لیکن کثیر الاستعمال خوشبودار ہی میں ہے جیسے جنت کے بارے میں فرمایا عرَّفہا لہُمْ بمعنی اللہ نے ان کے لئے جنت کو خوشبو سے بسایا۔ ایک لفظ عُرْف ہے اس کے دو معنی آتے ہیں (۱) اچھی چیز (۲) مسلسل۔ عرف الفرس گھوڑے کی گردن کے مسلسل بال۔ قرآن مجید میں ایک لفظ آیا ہے والْمُرْسلٰتِ عُرْفا اس کا دونوں اعتبار سے معنی آتا ہے۔ اعتبار اول قسم ہے ان ہواؤں کی جو چلتی ہیں معروف ہو کر یعنی اچھی ہو کر۔ اعتبار ثانی۔ قسم ہے ان ہواؤں کی جو چلتی ہیں مسلسل۔ اعراف وہ دیوار ہے جو جنت اور دوزخ کے درمیان ہے جیسے وعلی الْاعْرافِ رِجالٌ۔ ایک لفظ عرفات ہے میدان عرفات کی وجہ تسمیہ بعض نے یہ بیان کی ہے کہ حضرت آدمؑ اور حضرت حواءؑ کا باہم دنیا میں ایک دوسرے سے تعارف اسی میدان میں ہوا تھا اس لئے اسکو میدان عرفات کہتے ہیں۔

قولہ اَلْقَدْر:۔ قدر کے چار معنی آتے ہیں (۱) قادر ہونا (۲) تنگی (۳) عزت وعظمت (۴) اندازہ کرنا۔ قدر یقْدِرُ قدْرا ﴿ضرب، نصر﴾ بمعنی قادر ہونا جیسے لا یقْدِرُوْن علٰی شیْئٍ مِّمّا کسبُوْا۔ قدرَاللّٰہُ یقْدِرُ قدْرا ﴿ضرب﴾ عزت کرنا جیسے وماقدرُوااللّٰہ حقَّ قدْرِہٖ۔ اور قدر علیْہِ یقْدِرُقدْرا ﴿ضرب﴾ تنگی کرنا جیسے

Maktaba Tul Ishaat.com

فقدر علیہ رزقہ۔قدر یقدر قدرا ﴿ضرب﴾بمعنی اندازہ کرنا جیسے قد جعل اللہ لکل شیئٍ قدرا ۔ایک لفظ قِدر بمعنی ہانڈی ہے کیونکہ ہرگھر کی ہانڈی بھی اندازے کے مطابق ہوتی ہے اس کی جمع قُدُور آتی ہے جیسے وقُدُور رّسیٰت۔

وَاَنْ تُسْعِدَنَا بِالْهِدَايَةِ إِلَى الدِّرَايَةِ وَتُعْضِدَنَا بِالْإِعَانَةِ عَلَى الْإِبَانَةِ وَتَعْصِمُنَا مِنَ الْغَوَايَةِ فِي الرِّوَايَةِ وَتُصْرِفُنَا عَنِ السَّفَاهَةِ فِي الْفُكَاهَةِ حَتّٰى نَأْمَنُ حَصَائِدَ الْاَلْسِنَةِ وَنُكْفِيْ غَوَائِلَ الزُّخْرُفَةِ.

ترجمہ:۔اور یہ کہ نیک بخت بنا تو ہم کو ھدایت کے ساتھ علم کی گہرائی کی طرف ۔اور تقویت دے تو ہم کو اعانت کے ساتھ اظہار مافی الضمیر پر۔اور بچا تو ہم کو گمراہی سے روایت کرنے میں اور پھیر دے تو ہم کو بیوقوفی سے خوش طبعی میں حتی کہ محفوظ (امن میں) رہیں ہم زبان کی تراشی ہوئی باتوں سے۔اور ہم کفایت کیے جائیں مزین جھوٹ کی مصیبت سے۔

تشریح:قولہ تُسْعِدَنَا:۔سعِد یسْعدُ سعادۃ ﴿سمع﴾بمعنی نیک بخت ہونا جیسے واَمّا الّذِین سُعِدُوا ففِی الْجنّۃ۔سعد یسْعدُ سعُودۃ ﴿فتح﴾ بمعنی برکت والا ہونا اور اسْعد یُسْعِدُ اِسْعادًا ﴿افعال﴾ بمعنی نیک بخت کرنا مرادی معنی امداد کرنا۔

قولہ بالْهِدَايَةِ:۔هدی یهدی هدایۃ ﴿ضرب﴾ رہنمائی کرنا جیسے ویھدیہ الی عذاب السّعیر۔ایک لفظ ھدیہ ہے بمعنی تحفہ اس کی جمع ھدایا آتی ہے کیونکہ ھدیہ بھی محبت اور دوستی کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔اور ایک لفظ ھدی ہے بمعنی اچھی سیرت جیسے خیرُ الْهدی ھدی مُحمّدٍ ﷺ کیونکہ اچھی سیرت بھی عبادت کی طرف راہنمائی کرتی ہے۔اهْتدی یهْتدِی اهْتِداء ﴿افتعال﴾ راہ پانا جیسے وما کُنّا لنهْتدِی لوْلا انْ هدانا اللّٰہ۔

Maktaba Tul Ishaat.com

قولہ اَلدِّرَایَۃُ:۔دری یدری درایۃ ﴿ضرب﴾ بمعنی تحصیل العلم بالمحنۃ والمشقۃ، اور جاننا جیسے ماکنت تدری ماالکتاب ۔اسی لئے اللہ تعالیٰ کو دار نہیں کہا جاتا کیونکہ اللہ تعالیٰ محنت اور مشقت سے پاک ہیں۔داری یداری مدارا ۃ ﴿مفاعلہ﴾ بمعنی نرمی کرنا۔

قولہ تَعْضُدَنَا:۔عضد یعضد عضدا ﴿کرم﴾ بمعنی تقویت دینا جیسے وماکنت متخذ المضلین عضدا بمعنی اور نہیں تھا گمراہ کرنے والوں کو میں مددگار بنانے والا اور عضد یعضد عضدا ﴿ضرب﴾ بمعنی کاٹنا۔ایک لفظ عضد بمعنی بازو ہے (یعنی کہنی سے لیکر مونڈھے تک کا حصہ)

قولہ بِالْاَعَانَۃِ:۔اعان یعین اعانۃ ﴿افعال﴾ بمعنی مدد کرنا جیسے فاعینونی بقوۃ ۔یہاں دو لفظ ہیں (۱) عوان بمعنی درمیان (۲) عون بمعنی مدد جسکی جمع اعوان آتی ہے پہلے مادہ سے باب آتا ہے عانت المرأۃ یعون عوانا ﴿نصر﴾ بمعنی عورت کا درمیانے قد والا ہونا۔

سوال:۔قرآن مجید میں ہے عوان بین ذلک جب عوان کا معنی درمیان ہے تو پھر لفظ بین کو کیوں ذکر کیا گیا؟

جواب:۔یہ تاکید کے طور پر ذکر کیا گیا ہے۔

دوسرے مادہ سے مجرد مستعمل نہیں ہے البتہ مزید سے آتا ہے تعاون یتعاون تعاونا ﴿تفاعل﴾ بمعنی مدد کرنا جیسے تعاونوا علی البر والتقوی ۔اور عاون یعاون معاونۃ ﴿مفاعلہ﴾ بمعنی ایک دوسرے کی مدد کرنا۔استعان یستعین استعانۃ ﴿استفعال﴾ بمعنی مدد طلب کرنا جیسے استعینوا بالصبر والصلوۃ

قولہ تَعْصِمُنَا:۔عصم یعصم عصما ﴿ضرب﴾ بمعنی بچانا جیسے

Maktaba Tul Ishaat.com

لا عاصم الیوم من امر اللہ ایک لفظ عصمت بمعنی عزت ہے اس کی جمع عصم آتی ہے جیسے ولا تمسکوا بعصم الکوافر۔ اغتصم یغتصم اغتصاما ﴿افتعال﴾ بچاؤ حاصل کرنا، کسی چیز کو مضبوطی سے تھام لینا جیسے واعتصموا بحبل اللہ جمیعا۔استغصم یستغصم استغصاما ﴿استفعال﴾ بمعنی بچاؤ طلب کرنا۔

قولہ الْغَوَایَةُ:۔غوی یغوی غیًّا وغوایۃ ﴿ضرب﴾ گمراہ ہونا جیسے ما ضلَّ صاحبُکُم وما غوی۔ اغوی یُغوِی اغواء ﴿افعال﴾ گمراہ کرنا جیسے ان کان اللہ یُرِیدُ ان یُغوِیکُم۔

غَوَایَة اور ضَلَالَة میں فرق:۔غوایۃ کا معنی ہے بالکل راستہ ہی نہ ملے اور ضلالۃ کے معنی ہیں کہ راستہ تو ملے لیکن ٹیڑھا ہو۔

قولہ الرِّوَایَةُ:۔روی یروِی روایۃ ﴿ضرب﴾ بمعنی کلام نقل کرنا اور روِی یروی ریًّا ﴿سمع﴾ بمعنی پانی سے سیراب ہونا اَروی یُروِی ارواء ﴿افعال﴾ بمعنی سیراب کرنا۔

قولہ تُصَرِّفُنَا: صرف یصرِف صرفا ﴿ضرب﴾ پھیرنا جیسے ثُمَّ انصرفوا صرف اللہُ قلوبہم صرَّف یُصرِّف تصریفا ﴿تفعیل﴾ پھیرنا جیسے تصریف الریاح۔تصرَّف یتصرَّف تصرُّفا ﴿تفعل﴾ خرچ کرنا۔ اَصرف یُصرِف اصرافا ﴿افعال﴾ روک دینا انصرف ینصرف انصرافا ﴿انفعال﴾ باز رہنا۔

قولہ السَّفَاهَة:۔ سفُہ یسفُہ سفاہۃ ﴿سمع، کرم﴾ بیوقوف ہونا جیسے اِلَّا من سفِہ نفسہ۔

Maktaba Tul Ishaat.com

سوال:۔ یہ باب تو لازمی ہے جیسا کہ معنی سے معلوم ہو رہا ہے تو پھر قرآن مجید میں اس کا مفعول کیوں ذکر کیا گیا ہے؟

جواب(۱):۔ سفِه سفَه کے معنی میں متعدی ہے۔

جواب(۲):۔ نفسه منصوب بنزع الخافض ہے اصل میں تھا اَلّا منْ سفه بنفسه۔

جواب(۳):۔ مولانا اعزاز علیؒ فرماتے ہیں سفاهة کا باب سمع متعدی ہے اور باب کرُم سے سفاهة لازمی ہے۔

قوله اَلـفُكَاهَة:۔ یہ ایک قسم کے مزاج کا نام ہے اس کی جمع فُکاهات آتی ہے فَكِهَ يَفْكَهُ فَكَهًا ﴿سمع﴾ فكُه يفكُهُ فكَاهَةً ﴿كرُم﴾ بمعنی مزیدار ہونا اور تفكَّه يتفكَّهُ تفكُّهًا ﴿تفعل﴾ بمعنی خوش ذائقہ پھل کھانا جیسے فظلْتُمْ تفكَّهُوْن۔ ایک لفظ فاكِهَةٌ ہے بمعنی خوش ذائقہ پھل جیسے وفواكِه ممَّا يشْتهُوْن۔

قوله نَأْمَنُ:۔ امِن يأمَنُ امنًا ﴿سمِع﴾ بمعنی امن والا ہونا جیسے منْ دخلهٗ كَانَ امِنًا اور امُن يأمُنُ امانَةً ﴿كرُم﴾ بمعنی امین ہونا آمن يُؤْمِنُ ايْمَانًا ﴿افعال﴾ بمعنی امان دینا اِسْتأمَن يَسْتأْمِنُ اِسْتِيْمَانًا ﴿استفعال﴾ امن طلب کرنا۔

قوله حَصَائِد:۔ یہ حَصِيْدَةٌ کی جمع ہے اور محْصُوْدَة کے معنی میں ہے بمعنی کاٹی ہوئی چیز۔ كما في الحديْث وهلْ يُكِبُّ النَّاس على مناخرِهِمْ في النَّارِ اِلّا حصائِدُ السنتِهِمْ حصد يحْصُدُ حصْدًا ﴿نصر﴾ بمعنی کاٹنا اسی سے لفظ مِحْصِدٌ ہے بمعنی کاٹنے کا آلہ جسکا دوسرا نام مِنْجل ہے۔

قوله غَوَائِل:۔ یہ غائلۃ کی جمع ہے بمعنی اچانک ہلاک کرنے والی مصیبت۔ غال

Maktaba Tul Ishaat.com

يغُوْلُ غوْلًا ﴿نصر﴾ بمعنی ہلاک کرنا اسی سے لفظ غوْل ہے بمعنی مختلف شکلیں بدلنے والا جن اس کی جمع اغوال آتی ہے۔

قولہ اَلزَّخْرَفَة :۔ یہ باب رباعی مجرد کا مصدر ہے زخرف یُزخرف زخرفۃ بمعنی مزین کرنا مرادی معنی ملمع سازی کرنا جیسے زخرف القول غرورا ۔ ملمع کی ہوئی باتیں اسی سے زخرف بمعنی سونا ہے۔

فَلا نَرِدُ مَوْرِدَ مَأْثَمَةٍ وَلَا نَقِفُ مَوْقِفَ مَنْدَمَةٍ وَلَا نُرْهَقُ بِتَبْعَةٍ وَ لَا مَعْتَبَةٍ وَلَانُلْجَأُ اِلٰى مَعْذِرَةٍ عَنْ بَادِرَةٍ اَللّٰهُمَّ فَحَقِّقْ لَنَا هٰذِهِ الْمُنْيَةَ وَاَنِلْنَا هٰذِهِ الْبُغْيَة

ترجمہ:۔ پس نہ وارد ہوں ہم گناہ کی جگہ میں اور نہ کھڑے ہوں ہم کسی پریشانی کی جگہ میں ۔ اور نہ ہم مؤاخذہ کیے جائیں کسی گناہ کے سبب اور نہ ہم عتاب دیے جائیں اور نہ ہم مجبور کیے جائیں معذرت کی طرف جلد بازی سے ۔ اے اللہ پس ثابت کر تو ہمارے لیے یہ آرزو اور دے تو ہم کو یہ مطلوب ۔

تشریح: قولہ فَلَا نَرِدُ :۔ ورد یرِدُ وُرُودا ﴿ضرب﴾ پانی پر آنا جیسے ولما ورد ماء مدین ۔اَوْرَدَ یُوْرِدُ ایرادا ﴿افعال﴾ بمعنی لانا جیسے فاوْردہُم النار ۔ توارد یتوارد توارُدا ﴿تفاعل﴾ یکے بعد دیگرے آنا ۔ اور تورَّد یتورَّدُ تورُّدا ﴿تفعل﴾ بمعنی زبردستی گھس جانا اسی سے ایک لفظ ورْد ہے بمعنی تالاب پر آنا ورد بمعنی وظیفہ کے بھی آتا ہے ۔ باب ضَرَبَ سے ایک لفظ مورد ہے بمعنی وارد ہونے کی جگہ یعنی گھاٹ جس کی جمع موارد آتی ہے۔

قولہ مَأْثَمَه :۔ اثم یأثم اثما و مأثمۃ ﴿سمع﴾ گناہ کرنا اور اثّم یُؤثّم تأثیما ﴿تفعیل﴾ گناہ کی طرف نسبت کرنا ۔

قولہ نَقِفُ :۔ وقف یقف وقفا ﴿ضرب﴾ ٹھہرنا جیسے وقفوہُم انہم مسئولون

Maktaba Tul Ishaat.com

اسی سے لفظ موقف ہے بمعنی ٹھہرنے کی جگہ اسکی جمع مواقف آتی ہے۔ توقف یتوقف توقفا (تفعل) ٹھہرنا۔ وقف یوقف توقیفا (تفعیل) واقف کرانا۔

قولہ مَنْدَمَةٌ:۔ بمعنی ہر باعث پریشانی چیز ندم یندم ندما وندامة (سمع) پریشان ہونا جیسے فاصبح من النّٰدِمين۔ اسی سے ایک لفظ ندیم ہے جس کا اصل معنی ہے شراب کا ساتھی استعمالی معنی مطلق ساتھی۔

قولہ تَرْهَقُ:۔ رهق یرهق رهقا (سمع) چھا جانا جیسے وترهقهم ذلّة اور ان پر ذلت چھا رہی ہوگی۔ ارهق یرهق ارهاقا (افعال) بمعنی تکلیف دینا جیسے سأرهقه صعودا۔ راهق الغلام یراهق مراهقة (مفاعلہ) بمعنی لڑکے کا قریب البلوغ ہونا۔

قولہ بَتَبْعَةٌ:۔ ہر پیچھے پڑ جانے والی مصیبت۔ اس کی جمع تبعات آتی ہے تبع یتبع تبعا (سمع) تابع ہونا جیسے فمن تبع هدای۔ اتّبع یتّبع اتّباعا (افتعال) تابع یتابع متابعة (مفاعلہ) تابع داری کرنا جیسے قال یقوم اتّبعوا المرسلین۔ تتابع یتتابع تتابعا (تفاعل) ایک دوسرے کی تابعداری کرنا۔

قولہ مَعْتَبَةٌ:۔ ہر موجب عتاب چیز۔ عتب یعتب عتبا (ضرب) ڈانٹنا۔ دروازہ کی چوکھٹ اور سیڑھی کو عتبہ کہا جاتا ہے جیسے حضرت ابراہیمؑ نے حضرت اسماعیلؑ کی بیوی کو کہا تھا قولی لزوجک غیر عتبة بابک یعنی اپنے خاوند کو کہنا اپنے دروازے کی چوکھٹ بدل دے۔

قولہ تَلْجأُ:۔ لجأ یلجأ لجأ (فتح) بمعنی اتنا مجبور کرنا کہ معافی مانگنی پڑے۔ الجأ یلجأ الجاء (افعال) دوسرے کو پناہ دینا التجأ یلتجأ التجاء (افتعال) درخواست کرنا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

قولہ مَعْذِرَة:۔عذرخواہی اسکی جمع معاذِر معاذیر آتی ہیں ایک لفظ عذِر ہے بمعنی گندگی اور اسی مادہ سے ایک لفظ عُذْرَةُ الصَّبِیّ ہے بمعنی بچہ کا وہ پلید چمڑا جو ختنہ کے وقت کاٹا جائے۔اور عُذْرَةُ الْمرْأة بمعنی عورت کا پردہ بکارت۔عذر یعْذِرُ عُذْرا ﴿ضرب﴾ بمعنی معذور سمجھنا۔اور اگر مصدر عذْرا ہو تو بمعنی کثیر العیوب ہونا اِعْتذر یعْتَذِرُ اِعْتِذارا اور عذَّر یُعذِّرُ تعْذِیرا ﴿افتعال،تفعیل﴾ بمعنی عذر بنانا جیسے یعْتذِرُوْن الَیکُمْ اور وجآء الْمُعذِّرُوْن۔اور تعذَّر یتعذَّرُ تعذُّرا ﴿تفعل﴾ بمعنی مشکل ہونا۔

فائدہ: عذر کی اقسام:۔عذر کی تین اقسام ہیں (۱) انکار کرنا (۲) اقرار کر کے حیلے اور بہانے کرنا (۳) غلطی کا اقرار کر کے معافی طلب کرنا یہ عذر محمود ہے جیسے لا تأکُلُوْھا اِسْرافا وَّ بِدارا اسی کو توبہ کہتے ہیں۔

قولہ بَادِرَة:۔بدر یبْدُرُ بُدُوْرا ﴿نصر﴾ جلدی کرنا تبادر یتبادرُ تبادُرا ﴿تفاعل﴾ بمعنی کسی شئی کا جلدی ذہن میں آنا۔بادر یُبادِرُ مُبادرة ﴿مفاعلہ﴾ بمعنی ایک دوسرے سے سبقت کرنا۔ایک لفظ بدْر ہے بمعنی چودھویں کا چاند کیونکہ چودھویں کا چاند بھی غروب آفتاب کے بعد طلوع ہونے میں جلدی کرتا ہے۔بدر مکہ اور مدینہ کے درمیان مشہور مقام کا نام ہے۔

قولہ اَلْمنیة:۔بمعنی آرزو،امید اسکی جمع منًا اور منآ ت ہے ایک لفظ اُمْنِیَّة ہے بمعنی آرزو اسکی جمع اَمانی آتی ہے ایک لفظ مُنْیَّة ہے بمعنی موت اسکی جمع منایا آتی ہے۔منی یمْنِیْ منْیًا ﴿ضرب﴾ اور منّی یُمنّیْ تمْنِیة ﴿تفعیل﴾ آرزو دلانا جیسے ولاُمنِّینَّھُمْ میں ان کو امیدیں دلاتا ہوں تمنّی یتمنّی تمنِّیا ﴿تفعل﴾ آرزو کرنا جیسے فتمنّوُا الْموْت موت کی آرزو کرو اسْتمْنی یسْتمْنِیْ

Maktaba Tul Ishaat.com

اِسْتِمْنَاء ﴿استفعال﴾ بمعنی منی طلب کرنا یعنی مشت زنی کرنا۔

قولہ اَنِلْنَا :۔ باب افعال سے صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل امر ہے بمعنی دینا نال ینُوْلُ نوْلا ﴿نصر﴾ عطیہ کرنا تناول یتناول تناوُلا ﴿تفاعل﴾ لقمہ منہ میں رکھنا ناول یُناوِلُ مُناولۃ ﴿مفاعلہ﴾ بمعنی لینا اور دینا۔ یہ تفصیل اجوف واوی کی صورت میں ہے اور اجوف یائی سے اس کا مجرد آتا ہے نال ینالُ نیْلا ﴿سمع﴾ مقصود کو حاصل کرنا اور پہنچنا جیسے لن تنالوا البرّ اجوف یائی سے مزیدات مستعمل نہیں ہیں۔

قولہ اَلْبُغْیَۃ:۔ یہ اجوف یائی ہے بمعنی مقصود و مطلوب بغی یبْغِیْ بغْیا ﴿ضرب﴾ بمعنی کسی چیز کی طلب میں حد سے تجاوز کرنا۔ جیسے و یبغون فی الارض بغیر الحق انْبغی ینْبغِیْ انْبغاء ﴿انفعال﴾ آسان ہونا مناسب ہونا جیسے وھبْ لی مُلْکا لّا ینْبغِیْ لاحد۔ اِبْتغی یبْتغِیْ ابْتغاء ﴿افتعال﴾ تلاش کرنا طلب کرنا جیسے الّا ابتغاء وجہ ربہ الاعلی۔ اجوف واوی سے بغا یبْغُوْا بغْوا ﴿نصر﴾ کسی شی کو غور سے دیکھنا بغی علیْہ یبْغُوْا بغْوا ﴿نصر﴾ ظلم کرنا بغاء بمعنی زنا جیسے ولا تُکْرِھُوْا فتیاتِکُمْ علی الْبغاء انْ ارذن تحصُّنا لِّتبْتغُوْا۔

وَلَاتُضْحِنَا عَنْ ظِلِّکَ السَّابِغِ وَلَا تَجْعَلْنَا مُضْغَۃً لِلْمَاضِغِ فَقَدْ مَدَدْنَا اِلَیْکَ یَدَالْمَسْئَلَۃِ وَبَخَعْنَا بِالْاِسْتِکَانَۃِ لَکَ وَالْمَسْکَنَۃِ وَاسْتَنْزَلْنَا کَرَمَکَ الْجَمَّ وَفَضْلَکَ الَّذِیْ عَمَّ بِضَرَاعَۃِ الطَّلَبِ وَبِضَاعَۃِ الْاَمَلِ

ترجمہ:۔ اور نہ محروم کر تو ہم کو اپنے لمبے چوڑے سائے سے۔ اور نہ بنا تو ہم کو لقمہ چبانے والے کے لئے۔ پس تحقیق پھیلا دیا ہم نے آپ کی طرف سوال کا ہاتھ، اور ہم اعتراف کرتے ہیں ذلت کا آپ کے لئے اور عاجزی کا اور ہم نزول طلب کرتے ہیں تیرے کرمِ کا جو کہ وسیع ہے اور تیرے فضل کا جو کہ عام ہے عاجزانہ طلب اور امید کی پونجی کے ساتھ۔

Maktaba Tul Ishaat.com

تشریح: قولہ لَاتُضحنا:۔ضحی یضحی ضُحاء ﴿سمع﴾ بمعنی دھوپ کے سامنے آنا جیسے لاتظمأ فیہا ولاتضحی ۔اور ضحا یضحُو ضحُوا۔ ضحی یَضحیُ ضُحاءً ﴿نصر۔ضرب﴾ دھوپ والا ہونا اضحی یُضحیُ اِضحاءً ﴿افعال﴾ بمعنی دھوپ میں ڈالنا ایک لفظ ضُحی ہے بمعنی چاشت۔ اور ایک لفظ اَضحیۃ ہے بمعنی قربان کیا ہوا جانور اسکی جمع اضاحِیُ آتی ہے۔

قولہ ظِلِّکَ:۔ بمعنی سایہ اسکی جمع ظلال آتی ہے جیسے ھُمْ وازواجُھُمْ فِیْ ظِلٰلٍ اور جمع الجمع ظُلُوْل اور اظلال آتی ہیں ظل یظلّ ظلًّا ﴿سمع﴾ بمعنی دن بھر کام کرنا، سایہ والا ہونا۔

فائدہ:۔ ظِل اور فَیْئ میں فرق: دونوں کا معنی سایہ ہے لیکن ظل وہ سایہ ہے جو گھٹتا بڑھتا رہتا ہے اور فئی وہ سایہ ہے جو عین استواء کے وقت ہوتا ہے گھٹتا بڑھتا نہیں۔

قولہ لَا تَجْعَلْنَا:۔ جعل یجعلُ جعْلًا ﴿فتح﴾ بمعنی بنانا۔ جیسے الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا اِجْتِعالًا ﴿افتعال﴾ گھڑنا۔ اِجعالًا ﴿افعال﴾ مزدوری پر مقرر کرنا۔ تَجعُّلًا ﴿تفعل﴾ رشوت دینا۔ مُجاعلۃ ﴿مفاعلہ﴾ باہم مل کر بنانا۔ جعْل دو قسم پر ہے (۱) جعل مرکب جو بمعنی صیر کے ہوتا ہے اور دو مفعولوں کا تقاضا کرتا ہے (۲) جعل بسیط جو بمعنی خلق کے ہوتا ہے اور ایک ہی مفعول کا مقتضی ہوتا ہے یہاں یہ جعل مرکب ہے۔

قولہ مُضْغَۃ:۔ اسکے اصل معنی ہیں گوشت کا وہ ٹکڑا جو چبایا جائے۔ جنین کی وہ حالت جو علقہ کے بعد ہوتی ہے اسے بھی مُضغہ کہا جاتا ہے جیسے فخلقنا العلقۃ مُضغۃ۔ استعمالی معنی ہے لقمہ۔ مضغ یمضغ مَضغًا ﴿فتح﴾ بمعنی چبانا۔

قولہ مَدَدْنَا:۔ مدَّ یمُدُّ مدًّا ﴿نصر﴾ بمعنی دراز ہونا جیسے الم تر الی

Maktaba Tul Ishaat.com

ربک کیف مد الظل ۔امدّ یمدّ امدادا ﴿افعال﴾ اصل معنی ہے دراز کرنا استعمالی معنی امداد کرنا جیسے یمددکم باموال وبنین امتدّ یمتدّ امتدادا ﴿افتعال﴾ دراز ہونا۔استمدّ یستمدّ استمدادا ﴿استفعال﴾ بمعنی مدد طلب کرنا۔

قولہ ید:۔ید اصل میں یدو تھا واؤ کی حرکت ماقبل کی طرف نقل کرکے واؤ کو خلاف قیاس حذف کردیا یہ اسمائے ستہ مکبرہ کی طرح اسمائے محذوفة الاعجاز میں سے ہے بمعنی ہاتھ اسکی جمع ایدی جیسے مما عملت ایدینا ۔اور جمع الجمع ایادی آتی ہے۔

قولہ اَلْمَسْئَلَةُ:۔یہ باب فتح کا مصدر ہے سأل یسأل سؤالا ومسئلة۔ مانگنا، سوال کرنا جیسے یسئلونک عن الانفال ۔تسائل یتسائل تسائلا ﴿تفاعل﴾ بمعنی ایک دوسرے سے سوال کرنا جیسے یتسائلون عن المجرمین۔

قولہ بَخَعْنَا:۔بخع یبخع بخعا اس کے دو معنے آتے ہیں(۱) گلہ گھونٹ کر خودکشی کرنا (۲)اقرار کرنا۔

قولہ بالْاِسْتِكَانَةِ:۔اس میں دو احتمال ہیں(۱)یہ باب افتعال کا مصدر ہے اس وقت یہ سکن یسکن سکونا ﴿نصر﴾ سے مشتق ہوگا بمعنی آرام کرنا(۲)یہ باب استفعال کا مصدر ہے اس وقت یہ مشتق ہوگا کان یکون کونا سے ہونا اس وقت اسکا لغوی معنی ہوگا ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف بدلنا مرادی معنی عاجزی کرنا۔

قولہ اِسْتَنْزَلْنَا:۔نزل ینزل نزولا ﴿ضرب﴾ اترنا جیسے نزل به الروح الامین اور نزل ینزل نزلة ﴿سمع﴾ نزلہ والا ہونا۔ انزل ینزل انزالا ﴿افعال﴾ یکبارگی اتارنا جیسے انا انزلناه فی لیلة القدر ۔نزّل ینزّل تنزیلا ﴿تفعیل﴾ تھوڑا تھوڑا اتارنا جیسے نزّلناه تنزیلا ۔تنزّل یتنزّل تنزّلا ﴿تفعل﴾ اترنا جیسے تنزّل الملائكة والروح ۔ایک لفظ نزل بمعنی مہمانی ہے جیسے نُزُلا

Maktaba Tul Ishaat.com

مِنْ عِندِ اللّٰہِ۔

قولہ کَرَمَکَ: کَرَمَ یَکْرُمُ کَرَامَۃً ﴿کرم﴾ بمعنی شریف ہونا جیسے اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِندَاللّٰہِ اَتْقٰکُمْ۔ اَکْرَمَ یُکْرِمُ اِکْرَامًا ﴿افعال﴾ اور کَرَّمَ یُکَرِّمُ تَکْرِیْمًا ﴿تفعیل﴾ بمعنی عزت کرنا ایک لفظ کَرْم ہے بمعنی انگور اسکی جمع کُرُوْم ہے ایک لفظ کریم بمعنی شریف ہے اسکی جمع کرام آتی ہے۔

قولہ الجم: جَمَّ یَجُمُّ جمًّا ﴿نصر﴾ کثیر ہونا جیسے وتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا۔ تم مال سے بہت زیادہ محبت رکھتے ہو اِسْتَجَمَّ یَسْتَجِمُّ اِسْتِجْمَامًا ﴿استفعال﴾ کثرت طلب کرنا ایک لفظ جَمّ غفیر ہے بمعنی وہ بڑی جماعت جو زمین کو چھپالیتی ہو۔

قولہ عَم: عَمَّ یَعُمُّ عمًّا ﴿نصر﴾ بمعنی شامل ہونا اسی سے عمامہ بھی ہے کیونکہ وہ بھی سرکو شامل ہوتا ہے اسکی جمع عمائم آتی ہے۔ اِعْتَمَّ یَعْتَمُّ اِعْتِمَامًا ﴿افتعال﴾ اور تَعَمَّمَ یَتَعَمَّمُ تَعَمُّمًا ﴿تفعل﴾ بمعنی پگڑی باندھنا۔ اور عَمَّمَ یُعَمِّمُ تَعْمِیْمًا ﴿تفعیل﴾ بمعنی عام کرنا۔

قولہ بضراعة: ضَرِعَ یَضْرَعُ ضَرْعًا ﴿فتح﴾ لغوی معنی بچے کا پستانوں سے دودھ پینا مرادی معنی عاجزی کرنا۔ ضَارَعَ یُضَارِعُ مُضَارَعَۃً ﴿مفاعلہ﴾ بچوں کا مل کر دودھ پینا۔ تَضَرَّعَ یَتَضَرَّعُ تَضَرُّعًا ﴿تفعل﴾ بمعنی عاجزی کرنا جیسے تَضَرُّعًا وَّخُفْیَۃً۔ ایک لفظ ضَرعة بمعنی سوکن ہے ایک لفظ ضَرِیْع ہے بمعنی خار دار درخت۔

قولہ اَلطَّلَبُ: طَلَبَ یَطْلُبُ طَلَبًا ﴿نصر﴾ بمعنی طلب کرنا، ڈھونڈنا جیسے ضَعُفَ الطَّالِبُ والْمَطْلُوْبُ۔ طَلِبَ یَطْلَبُ طَلَبًا ﴿سمع﴾ دور ہونا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

اطَّلب يطَّلِبُ اطّلابا .تطلّب يتطلّب تطلّبا ٭ افتعال ،تفعل ٭ بمعنی بار بار طلب کرنا۔ اطْلب يُطْلِبُ اطْلابا ٭ افعال ٭ بمعنی طلب کرنے میں کسی کو مجبور کرنا۔ طالب يُطالبُ مُطالبة ٭ مفاعله ٭ بمعنی اپنے حق کا مطالبہ کرنا۔

قولہ بُضَاعَة:۔ بمعنی سرمایہ جیسے ببضاعة مُزجة. بضع يبضع بضعا ٭ فتح ٭ بمعنی کاٹنا اور چیرنا بضّع يُبضّعُ تبْضيعا ٭ تفعيل ٭ بمعنی کاٹنا۔ فتح سے ایک لفظ بُضع بمعنی فرج ہے کیونکہ فرج بھی چیری ہوئی ہوتی ہے تبضّعا ٭ تفعل ٭ استبْضاعا ٭ استفعال ٭ بمعنی سرمایہ حاصل کرنا۔

قولہ الْاَمَل:۔ بمعنی امید جس کی جمع آمال آتی ہے أمـل يـأمُلُ أملا ٭ نصر ٭ أَمَّلَ يُأمّلُ تأميلا ٭ تفعيل ٭ امید کرنا۔ تأمُّلا ٭ تفعل ٭ غور وفکر کرنا۔

ثُمَّ بِالتَّوَسُّلِ بِمُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْبَشَرِ وَالشَّفِيعِ الْمُشَفَّعِ فِي الْمَحْشَرِ الَّذِي خَتَمْتَ بِهِ النَّبِيِّينَ وَاَعْلَيْتَ دَرَجَتَهُ فِي عِلِّيِّينَ .وَوَصَفْتَهُ فِي كِتَابِكَ الْمُبِينِ فَقُلْتَ وَاَنْتَ اَصْدَقُ الْقَائِلِينَ وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ

ترجمہ:۔ پھر محمد ﷺ کے وسیلہ کے ساتھ جو تمام انسانوں کے سردار ہیں اور سفارش کرنے والے ہیں۔ سفارش قبول کیے ہوئی ہیں محشر میں جس کے ساتھ ختم کیا ہے آپ نے انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کو اور بلند کیا ہے آپ نے اس کے درجات کو علیین میں اور وصف بیان کی ہے آپ نے محمد ﷺ کی اپنی کتاب مبین میں پس فرمایا آپ نے حال یہ کہ آپ سب سے زیادہ سچ ارشاد فرمانے والے ہیں اور نہیں بھیجا ہم نے آپ کو مگر رحمت بنا کر تمام جہانوں کے لئے۔

تشریح: قولہ بِالتَّوَسُّل:۔ وسل يسل وسيلة ٭ ضرب ٭ بمعنی نزدیکی اختیار کرنا جیسے وابْتغُوا اليه الْوسيلة. توسُّلا ٭ تفعل ٭ بمعنی قرب حاصل کرنا اور وسیلہ پکڑنا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

قولہ سَیِّد:۔ یہ اصل میں سیوِدٌ تھا بقاعدہ سَیِّدٌ ، سَیِّدٌ بنا بمعنی سردار جیسے سَیِّدًا وَّحصُوْرًا اسکی جمع سادۃ ہے جیسے انّا اطعنا سادتنا اور جمع الجمع سادات آتی ہے ساد یسُوْدُ سیادۃ وسیدُوْدۃ ﴿نصر﴾ سردار بنانا سوِد یسْوَدُ سوادا ﴿سمع﴾ سیاہ ہونا لفظ سواد بمعنی جماعت کے بھی آتا ہے اسْوَدَّ ﴿افعلال﴾ کسی چیز کا سیاہ ہونا جیسے یوم تبیضُ وُجُوْہٌ وَّ تسودُّ وُجُوْہٌ۔

قولہ اَلْبَشَر:۔ بشر اور بُشَرۃ بمعنی وہ چمڑا جو بالوں سے بالکل صاف ہو انسان کا چمڑا چونکہ بنسبت دوسرے حیوانات کے بالکل صاف ہوتا ہے اسلئے اسے بشر کہا جاتا ہے اور لفظ بشارت بُشْرٰی بشیر۔ بمعنی خوشخبری کے ہیں اور بشارت بمعنی حسن و جمال۔ بشر یبْشُرُ بُشرا ﴿نصر﴾ بمعنی چمڑے کا صاف ہونا۔ بُشُورا تبْشیْرا ﴿نصر و تفعیل﴾ خوشخبری دینا۔ جیسے فبشّرْہُ بمغفرۃ۔ بشرا ﴿سمع﴾ خوش ہونا

قولہ اَلشَّفِیْعُ:۔ شفع یشْفعُ شفعا ﴿فتح﴾ بمعنی ملانا۔ جمع کرنا۔ لفظ شُفْعۃ بھی اسی سے ہے کیونکہ شفعہ کرنے والا دوسرے کی زمین کو اپنی زمین کیساتھ ملاتا ہے اور لفظ شفاعت بھی اسی سے ہے کیونکہ شفاعت کے ذریعہ بھی گناہگاروں کو طاہرین کے ساتھ ملا دیا جائیگا۔ تشْفیْعا ﴿تفعیل﴾ بمعنی سفارش کرنا۔

قولہ فِی الْمَحْشَرِ:۔ حشر یحْشُرُ حشْرا ﴿نصر و ضرب﴾ بمعنی جمع کرنا جیسے فسیحْشُرُھُمْ الیْہِ جمیْعًا لفظ محشر یہ اسم ظرف ہے بمعنی جمع ہونیکی جگہ مراد یوم القیامۃ ہے۔

قولہ خَتَمْتُ:۔ ختم علی الشَّیْ یخْتِمُ ختْما ﴿ضرب﴾ بمعنی ختم کرنا مہر لگانا جیسے ختم اللّٰہ علی قُلُوْبِھِمْ۔ تخَتُّما ﴿تفعل﴾ بمعنی انگوٹھی پہننا۔ ایک لفظ خاتم ہے بمعنی انگوٹھی اور ایک لفظ خاتم ہے بمعنی آخری۔

Maktaba Tul Ishaat.com

قولہ اَلنَّبِیّن: یہ جمع ہے نبی کی اسکے ہفت اقسام میں دو احتمال ہیں (۱) مہموز اللام کہ اصل میں نبیئ تھا نبأ ینبأ نبأ ﴿فتح﴾ بمعنی بلند ہونا۔ دور ہونا۔ خبر دینا۔ قُلْ هُوَ نَبَأٌ عَظِيم نبی کو نبی اسلئے کہا جاتا ہے کہ وہ بھی مرتبہ کے اعتبار سے بلند ہوتا ہے اور خبر بھی دیتا ہے۔ (۲) ناقص واوی کہ اصل میں نبیو تھا بقاعدہ سیّد کے نبی بن گیا نبا ینبو نبوًا ﴿نصر﴾ بمعنی خبر دینا۔ اور انبآء ﴿افعال﴾ خبر دینا جیسے انبئونی باسماء۔ تنبئاً ﴿تفعیل﴾ خبر دینا جیسے فینبئکم بما کنتم تعملون یہ مہموز اللام سے ہیں۔

قولہ اُعْلِیت:۔ علا یعلو علوًا ﴿نصر﴾ بمعنی ظاہری بلندی جیسے الَّا تعلو علیَّ ۔ اور علی یعلی علاء وعلوًا بمعنی روحانی بلندی۔ لفظ علیّین بھی اسی سے ہے جو علیّۃ کی جمع ہے اور اعلاء ﴿افعال﴾ بمعنی بلند کرنا۔

قولہ دَرَجَتہ:۔ درجہ بمعنی سیڑھی ہوتو اسکی جمع درج آتی ہے اور اگر بمعنی مرتبہ ہو تو جمع درجات آتی ہے درج یدرُج درجا ﴿سمع﴾ بمعنی بلند ہونا اور درج یدرُج درجا ﴿نصر﴾ بمعنی سیڑھی پر چڑھنا تدریجا ﴿تفعیل﴾ آہستہ آہستہ سیڑھی پر چڑھنا استدراجا ﴿استفعال﴾ ایک درجہ سے دوسرے درجہ میں ترقی دینا۔ اندراجا ﴿انفعال﴾ بمعنی داخل ہونا ایک لفظ درّاجہ بمعنی سائیکل ہے۔

قولہ وَصَفتہ:۔ وصف یصف وصفا ﴿ضرب﴾ کسی کا حال بیان کرنا جیسے ربّ العزۃ عمّا یصفون۔ توصیفا ﴿تفعیل﴾ کسی حال کے ساتھ موصوف ہونا۔

فائدہ: **وصف اور صفت میں فرق**:۔ وصف وہ ہے جو واصف کے حال کے ساتھ قائم ہو اسکی جمع اوصاف آتی ہے اور صفت وہ ہے جو موصوف کے ساتھ قائم ہو۔

قولہ کِتَابَک:۔ کتابۃ ﴿نصر﴾ لغوی معنی جمع کرنا مرادی معنی لکھنا۔ جیسے لن یُصیبنا الّا ما کتب اللہ لنا۔ کتاب بمعنی مکتوب کے ہوتی ہے جسکی جمع

Maktaba Tul Ishaat.com

کُتُب ۔کتب آتی ہے ایک لفظ کتیبه ہے بمعنی فوج کا دستہ۔جسکی جمع کتائب آتی ہے۔

قولہ فَقُلْت :۔قال یقُولُ قوْلا قالا قِیْلا مقالا مقالةً ﴿ نصر ﴾ بولنا،کلام کرنا جیسے ویقولون متی هذا الوعد ۔نصر کا صلہ علی ہوتو پھر معنی ہوتا ہے بہتان باندھنا جیسے ویقولون علی الله الکذب ۔اگر صلہ فی ہوتو تصور کرنا۔خیال کرنا جیسے ویقُوْلُوْن فِیْ انفُسهِمْ.قال یقِیْلُ قیلُوْلةً ﴿ ضرب ﴾ دوپہر کے وقت سونا۔اسی سے ہے مَنْ قال قال اللّٰہفقد کفر ۔اقال یقیْلُ اقالةً اور قوّل یُقوّل تقْوِیْلا ﴿ افْعال تفعیل ﴾ بمعنی غلط بات کی طرف نسبت کرنااور مُقاولةً ﴿ مفاعله ﴾ بمعنی مباحثہ کرنااور تقوُّلا ﴿ تفعل ﴾ بمعنی جھوٹ گھڑنا۔تقاوُلا ﴿ تفاعل ﴾ بمعنی آپس میں گفت وشنید کرنا۔

قولہ اَرْسَلْنٰک:۔رسل البعیرُ یرْسلُ رسْلا ﴿ سمع ﴾ بمعنی اونٹ کا نرم چال چلنااور رسل الشعرُ یرْسلُ رسْلا ﴿ سمع ﴾ بمعنی بالوں کا لٹکا ہوا ہونا۔ ارْسالا ﴿ افعال ﴾ بمعنی بھیجنا۔جیسے انّا ارْسلْنٰک شاهدا وّ مُبشّرا وّ نذیْرا ۔ترْسیْلا ﴿ تفعیل ﴾ بمعنی لٹکانااور اسْترْسالا ﴿ استفعال ﴾ بمعنی چھوڑنا ترسُّلا ﴿ تفعل ﴾ بمعنی نرمی کرنا مُراسلةً ﴿ مفاعله ﴾ بمعنی پیغام بازی کرنا یعنی خط وکتابت کرنا۔

اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهِ الْهَادِیْنَ وَاَصْحَابِهِ الَّذِیْنَ شَادُوْا الدِّیْنَ وَاجْعَلْنَالِهَدْیِهٖ وَهَدْیِهِمْ مُتَّبِعِیْنَ.وَاَنْفَعْنَا بِمُحَبَّتِهٖ وَمُحَبَّتِهِمْ اَجْمَعِیْنَ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ وَبِالْاِجَابَةِ جَدِیْرٌ .

ترجمہ:۔اے اللہ پس رحمت بھیج محمد ﷺ پراوراس کی آل پر جو ھدایت کرنے والی ہےاوراس کے اصحاب پر جنہوں نے مضبوط کیا دین کو۔اور بنا تو ہم کو محمد ﷺ اور آل واصحاب کی سیرت کا

Maktaba Tul Ishaat.com

اتباع کرنے والا۔ اور نفع دے تو ہم کو حضور ﷺ کی محبت کے ساتھ۔ بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے اور تو ہی دعا قبول کرنے کے زیادہ لائق ہے۔

تشریح: قوله فَصَلِّ:۔ صلا يصلو صلوًا ﴿نصر﴾ بمعنی سرین کے قریب پیٹھ پر مارنا۔ اور صلى يصلى صليا ﴿سمع﴾ بمعنی آگ میں داخل ہونا جیسے اَلَّذِیْ یَصْلَی النَّارَ الْکُبْرٰی۔ اگر لفظ صلوۃ اس سے مشتق ہو تو صلوۃ کی وجہ تسمیہ یہ ہوگی کہ چونکہ اسمیں بھی انسان اپنے آپ کو عشق الٰہی کی آگ میں داخل کرتا ہے اور صلى يصلى صليا ﴿ضرب﴾ بمعنی لکڑی کو آگ پر سیدھا کرنا اگر لفظ صلوۃ اس سے مشتق ہو تو وجہ تسمیہ یہ ہوگی کہ اسمیں بھی انسان اپنے نفس کو سیدھا کرتا ہے تصلية ﴿تفعیل﴾ بمعنی نماز پڑھنا دعا کرنا جیسے فلا صدّق ولا صلّی۔

قوله الِهٖ:۔ بصریوں کی بیان کردہ اصل کے مطابق اس کا باب آئیگا أهل يأهل اهولا ﴿فتح﴾ بمعنی اهل والا ہونا نکاح کرنا اور کوفیین کی بیان کردہ اصل کے مطابق اسکا باب آئے گا آل يئول أولا ﴿نصر﴾ بمعنی رجوع کرنا

قوله اَصْحَابِهٖ:۔ عند البعض یہ صحبٌ کی جمع ہے اور صحب صاحب کی جمع ہے اور عند البعض صاحب ہی کی جمع ہے صحب يصحب صُحْبَةً ﴿سمع﴾ ساتھی ہونا جیسے اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اور صحبا ﴿فتح﴾ بمعنی چمڑا اتارنا اور اصحابا ﴿افعال﴾ ساتھی والا ہونا اور اصطحابا ﴿افتعال﴾ بمعنی حفاظت کرنا۔ اور استصحابا ﴿استفعال﴾ بمعنی ساتھی بنانا اور حال کو ماضی پر قیاس کر کے حکم لگانا کہ حال میں بھی اسی طرح ہے۔

فائدہ: صحابہ اور اصحاب میں فرق:۔ صحابہ حضور ﷺ کے اصحاب کے ساتھ مختص ہے جبکہ اصحاب عام ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

قولہ شَادُوا:۔شاد یشید شیدا ﴿ضرب﴾ مضبوط کرنا۔جیسے و قصر مُشید۔تشییدا ﴿تفعیل﴾ بمعنی مضبوط کرنا۔

قولہ اَلدِّیْنَ:۔دان یدین دینا ﴿ضرب﴾ بمعنی قرض دینااور دان ید ین دِینا ﴿ضرب﴾ بمعنی دین اختیار کرنا دِیانۃ ﴿ضرب﴾ بمعنی شرافت والا ہونا۔تذیینا ﴿تفعیل﴾ بمعنی کسی کو اپنے دین کے تابع بنانااور ادانۃ ﴿افعال﴾ کسی کو قرض دینااور لینا اسی سے کماتُدِینُ تُدانُ جیسے بدلہ دے گا بدلہ دیا جائے گا۔

قولہ اَنْفَعُنَا:۔نفع ینفع نفعا ﴿فتح﴾ نفع دینا جیسے لن یُّنفعکم ارحامُکم اور انفاعا ﴿افعال﴾ بمعنی نفع پہنچانا۔اِنْتِفاعا ﴿افتعال﴾ بمعنی نفع لینااور اسْتِنْفاعا ﴿استفعال﴾ بمعنی نفع طلب کرنا۔

قولہ بِمُحَبَّتِه:۔حبَّ یحبُّ حُبًّا و حُبَّۃً ﴿ضرب﴾ دوست بنانااور اِحْبابا ﴿افعال﴾ بمعنی دوست بنانا جیسے اِنّ اللّٰہ یُحِبُّ التَّوَّابِیْن ویُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ اور اسْتِحبابا ﴿استفعال﴾ بمعنی محبت کرنااور اچھا سمجھنا ایک لفظ مُحَبَّۃ ہے بمعنی خاص تعلق اور دوستی جیسے واَلْقَیْتُ علیک محبَّۃً مِنِّی۔

قولہ اَجْمَعِیْنَ:۔جمع یجمع جمعا ﴿فتح﴾ بمعنی جمع کرنا جیسے جمع مالًا وَّعدَّدہٗ اور اجتماعا ﴿افتعال﴾ بمعنی جمع ہونااور اسْتِجْماعا ﴿استفعال﴾ بمعنی جمع ہونے کو طلب کرنااور مُجامعۃ ﴿مفاعلہ﴾ بمعنی جماع کرنااور لفظ جماع بھی باب مفاعلہ کا مصدر ہے۔

قولہ شَیْئٍ:۔شآء یشآء شیئا ومشیئۃ ﴿فتح﴾ بمعنی چاہنا،ارادہ کرنا جیسے وماتشاءُوْن الّا ان یَّشاء اللّٰہ اور اللہ بھی شیئ ہے بمعنی شآء یعنی چاہنے والا اور غیر اللہ بھی شیئ ہے بمعنی مشیّ یعنی چاہی ہوئی اس تقریر سے ایک اعتراض دفع

Maktaba Tul Ishaat.com

ہو گیا وہ یہ ہے کہ قرآن مجید میں ہے انَّ اللّٰه عـلـى كُـلِّ شَيْئٍ قَدِيْر. قدیر کے معنی قَــادِرٌ عَـلـى كُلِّ شَيْئٍ اور آپ کہتے ہیں کہ اللّٰه شَيْئٍ ہے تو صغری کبری ملائیں یعنی اللّٰه شَيْـئٌ وكُـلُّ شَيْـئٍ مَقْدُوْرٌ تو نتیجہ نکلے گا اللّٰه مـقـدُوْرٌ اسی سے اور صغری کبری بنائیں اللّٰه مـقـدُوْرٌ وكُـلُّ مـقـدُوْرٍ مُمْكِنٌ فاللّٰه مُمْكِنٌ پھر اسی سے اور صغری کبری بنائیں یعنی اللّٰه مُمْكِنٌ وكُلُّ مُمْكِنٍ حادِثٌ فاللّٰه حادِثٌ اسی سے اور صغری کبری بنائیں اللّٰه حـادِثٌ وكُلُّ حادِثٍ لهٗ صانِعٌ فا للّٰه لهٗ صانِعٌ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ کیلئے صانع ہے یہ خرابی اس وجہ سے لازم آئی کہ آپ نے شَيْئٍ کا اطلاق اللہ تعالی پر کیا

جواب:۔ پہلے قیاس میں حد اوسط نہیں ہے کیونکہ صغریٰ میں شَيْـئٍ بـمـعـنـى شَآءٍ اور کبریٰ میں شَيْئٍ بمعنى مَشِيٌّ ہے اور جب پہلا قیاس باطل ہے تو باقی خود بخود باطل ہونگے۔

قولہ بـالَا جَابَةِ: ۔جـاب يـجُـوْبُ جـوْبـا ﴿ نـصـر ﴾ بمعنى کاٹنا اور اجابة ﴿افعال﴾ بمعنى قبولیت چاہنا جیسے فا ستجاب لَـهُـمْ رَبُّهُمْ۔

قولہ جَدِيْر: ۔بمعنی لائق جسکی جمع جديْرُوْن اور جُدرَاء آتی ہے۔جـدارة ﴿ كَرُم ﴾ بمعنى لائق ہونا اور جـدر الـرَّجُل يجْدُرُ جدْرًا ﴿ نصر ﴾ بمعنى مرد کا چیچک والا ہونا۔لفظ جِدار (دیوار) بھی اسی سے ہے جیسے وامّــا الْـغُلامُ فـكـان لِغُلامَيْن يتِيْمَيْن

وَبَـعْـدُفَـاِنَّهٗ قَدْ جَرٰى بِبَعْضِ اَنْدِيَةِ الْاَدَبِ الَّذِىْ رَكَدَتْ فِىْ هٰذَا الْعَصْرِ رِيْحُهٗ وَخَبَتْ مَصَابِيْحُهٗ ذِكْرُ الْمَقَامَاتِ الَّتِىْ اِبْتَدَعَهَا بَدِيْعُ الزَّمَان وَعَلَّامَةُ هَمْذَانَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى.

ترجمہ:۔ اور بعد حمد وصلوۃ کے پس تحقیق شان یہ ہے کہ تحقیق جاری ہوا ادب کی بعض مجلسوں میں وہ ادب کہ ٹھہر چکی ہے اس زمانے میں اسکی ہوا اور بجھ چکے ہیں اس کے چراغ، مقامات کا ذکر وہ

Maktaba Tul Ishaat.com

مقامات کہ جسکو ایجاد کیا بدیع الزمان نے جو علامہ ہے ہمذان کا رحمت کرے اس پر اللہ تعالی۔

تشریح: قولہ وَبَعْدُ:۔ بعد یبعد بعدا ﴿کرم﴾ بمعنی دور ہونا اور بعدا ﴿سمع﴾ بمعنی ہلاک ہونا جیسے الا بُعدا لمدین اور تباعدا ﴿تفاعل﴾ بمعنی ایک دوسرے سے دور ہونا اور استبعادا ﴿استفعال﴾ دور سمجھنا۔ ابعادا ﴿افعال﴾ بمعنی دور ہونا، دور کرنا۔

قولہ جَرٰی:۔ جری یجری جریا ﴿ضرب﴾ جاری ہونا جیسے جنت تجری من تحتها الانهار۔ اور اجراء ﴿افعال﴾ بمعنی نافذ کرنا۔ جاری کرنا۔

قولہ بِبَعْضِ:۔ یہ بمعنی حصہ۔ ٹکڑا جسکی جمع ابعاض آتی ہے۔ اسی سے ہے بعوض بمعنی مچھر جسکی جمع بعوض آتی ہے تبعیضا ﴿تفعیل﴾ بمعنی ٹکڑے ٹکڑے کرنا مجرد سے اسکا باب نہیں آتا البتہ ماضی مجہول سے ایک محاورہ مشہور ہے وہ یہ بُعض الرَّجُلُ بمعنی مرد کا مچھروں سے کھایا ہوا ہونا۔

قولہ اَنْدِیَۃ:۔ یہ ندی اور نادی کی جمع ہے بمعنی مجلس۔ ایک لفظ ندوۃ ہے بمعنی گھاٹ۔ ندا یندو ندوا ﴿نصر﴾ بمعنی جمع کرنا، بلانا۔ ندی یندی ندیا ﴿سمع﴾ بمعنی تر ہونا اور تندیۃ ﴿تفعیل﴾ تر کرنا۔ مناداۃ ﴿مفاعلہ﴾ پکارنا جیسے واذ نادی ربک۔ ایک لفظ نادیۃ ہے بمعنی قبیلہ جیسے فلیدع نادیہ۔

قولہ اَلْاَدَب:۔ بمعنی ایسا خلق ملکہ جو ناشائستہ حرکتوں سے باز رکھے جسکی جمع آداب آتی ہے ادب یأدب ادبا ﴿ضرب﴾ اور ایدابا ﴿افعال﴾ کھانے کیلئے بلانا۔ ادبا ﴿کرم﴾ ادیب ہونا۔ تادیبا ﴿تفعیل﴾ بمعنی ادب سکھانا اور تأدبا ﴿تفعل﴾ بمعنی ادب سیکھنا۔

قولہ رَکَدَتْ:۔ رکد یرکد رکودا ﴿نصر﴾ بمعنی ٹھہرنا اور ایک لفظ راکد ہے

Maktaba Tul Ishaat.com

بمعنی ٹھہرا ہوا پانی جیسے فیظللن رواکد علی ظهره۔

قولہ اَلْعَصْرُ:۔ بمعنی زمانہ جسکی جمع اعصار اور اَعْصُر اور عُصُور آتی ہیں۔ عصر یعصرُ عصرا ﴿ضرب﴾ بمعنی نچوڑنا جیسے انّی اَعْصِرُ خمرا۔ اور لفظ عصر (بمعنی صلوۃ عصر) بھی اسی سے ہے کیونکہ وہ بھی سارے دن کے اعمال کا نچوڑ ہے اور اعصارا ﴿افعال﴾ بمعنی عصر کے وقت میں داخل ہونا۔ اور ایک لفظ الاعصار بمعنی سخت آندھی ہے جیسے فاصابها اعصار جسکی جمع اعاصیر اور اعاصر آتی ہیں۔ تعصیرا ﴿تفعیل﴾ بمعنی بار بار نچوڑنا۔ تعصُّرا ﴿تفعل﴾ بمعنی نچڑنا اور اعتصارا ﴿افتعال﴾ نچوڑنا اور مُعاصرۃ ﴿مفاعلہ﴾ بمعنی ہم عصر ہونا۔

قولہ رِیْحَه:۔ بمعنی ہوا جسکی جمع ارواح اور ریاح آتی ہیں جیسے وارسلنا الرّیاح ایک لفظ رُوح ہے جسکی جمع فقط ارواح آتی ہے اور ریح کے معنی غلبہ کے بھی آتے ہیں جیسے وتذهب ریحکم۔ راح یرُوحُ روحا ﴿نصر﴾ بمعنی شام کے وقت چلنا اور راح یریحُ ریحا ﴿ضرب﴾ بمعنی ہوا کا سونگھنا اور اراحۃ ﴿افعال﴾ مرادی معنی آرام پہنچانا ترویحا ﴿تفعیل﴾ بمعنی شام کے وقت واپس جانا اور اراحۃ ﴿افعال﴾ بمعنی شام کے وقت جانوروں کو واپس لانا اور استراحۃ ﴿استفعال﴾ بمعنی آرام حاصل کرنا۔

قولہ خَبَتْ:۔ خبا یخبُو خبوا ﴿نصر﴾ بمعنی بجھنا جیسے کلّما خبت زدناهم سعیرا۔ بجھانا۔ مزید اس سے مستعمل نہیں ہے۔

قولہ مَصابِیْحَه:۔ یہ مصباح کی جمع ہے بمعنی چراغ جیسے مصباح فی زُجاجۃ۔ صبح یصبحُ صباحا ﴿فتح﴾ تصبیحا ﴿تفعیل﴾ بمعنی صبح کے وقت آنا اور صَبِحَ یصبَحُ صَبَحا ﴿سمع﴾ روشن ہونا چمکدار ہونا اور لفظ صبح

Maktaba Tul Ishaat.com

بھی اسی سے ہے جیسے الیس الصُبحُ بقریب اور اِصْبَاحًا ﴿افعال﴾ بمعنی صبح کے وقت میں داخل ہونا۔

قولہ ذکر:۔ ذکر یذکُرُ ذکرا ﴿نصر﴾ بمعنی یاد کرنا جیسے فاذکُرُوا اللّٰہ عند المشعرِ الحرام ۔اور اذکارا ﴿افعال﴾ تذکیرا ﴿تفعیل﴾ یاددلانا تذکُّرا ﴿تفعل﴾ بمعنی یادکرنا۔اور مُذاکرۃ ﴿مفاعلہ﴾ کسی باہمی معاملہ میں گفتگو کرنا ذکرٰی بمعنی نصیحت جیسے فانَّ الذکرٰی تنفعُ المُؤمنین۔ ایک لفظ ذکر ہے بمعنی ذکرلسانی اور ایک لفظ الذُکْر بمعنی ذکرقلبی اور ایک لفظ ذکر بمعنی نر ہے جسکی جمع ذُکُور اور ذُکُورۃ آتی ہیں اور اگر بمعنی عضوتناسل ہوتو پھراس کی جمع ذُکُور اور مذاکیرآئیں گی۔

قولہ اَلْمَقَامَات:۔ یہ مقام کی جمع ہے کھڑے ہونے کی جگہ اور مرتبہ قام یقُوْمُ قوْمًا و قیامًا ﴿نصر﴾ ٹھہرنا کھڑا ہونا جیسے یذکُرُوْن اللّٰہ قیامًا وقُعُوْدًا اور اقامۃ ﴿افعال﴾ بمعنی کھڑا کرنا تقویمًا ﴿تفعیل﴾ سیدھا کرنا۔اور تقوُّمًا ﴿تفعل﴾ اِسْتقامۃ ﴿استفعال﴾ سیدھا ہونا۔ اور اقْتام اقْتیامًا ﴿افتعال﴾ بمعنی کاٹنا۔

قولہ اِبْتَدَعَهَا:۔ بدع یبدعُ بدْعًا ﴿فتح﴾ بمعنی کسی نمونہ اور مادہ کے بغیر کوئی شئی پیدا کرنا اسی سے لفظ بدیع ہے جیسے بدیعُ السّمٰوٰت والْارْض ۔اور بدع بداعۃ ﴿کرم﴾ بےمثال ہونا اَبدع اِبْداعًا ﴿افعال﴾ اور اِبْتدع اِبْتداعًا ﴿افتعال﴾ بمعنی ایجاد کرنا اور بدَّع تبْدیعًا ﴿تفعیل﴾ بمعنی بدعت کی طرف نسبت کرنا تبدَّع تبدُّعًا ﴿تفعل﴾ بمعنی بدعتی ہونا۔

قولہ اَلزَّمَان:۔ بمعنی وقت خواہ قلیل ہو یا کثیر اور بعض نے کہا ہے کہ دو ماہ سے چھ ماہ کے وقت کو زمان کہا جاتا ہے ایک لفظ دھر ہے بمعنی ایساوقت جسکی کوئی حد نہیں ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

زمن زمنا ﴿سمع﴾ بمعنی لنگڑا ہونا زمانہ کو زمانہ اسلئے کہا جاتا ہے کہ وہ بھی لوگوں کی مرادیں پوری کرنے میں لنگڑا ہوتا ہے۔

تعارف علامہ بدیع الزمان ھمدانیؒ

بدیع الزمان ابوالفضل احمد بن حسین ھمدانی (ھمدان خراسان کا ایک شہر ہے) نہایت خوبصورت وخوب سیرت انسان تھا ذکی وذہین عالم متبحر تھا۔ پچاس پچاس اشعار سے زیادہ کا قصیدہ سن کر نہایت روانی سے بغیر کسی کمی وزیادتی کے پورا پورا دہرا دینا اسکے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا۔ ۳۹۳ھ میں انکی وفات ہوئی۔

وَعَزَیٰ اِلَی اَبِی الْفَتْحِ الْاَسْکَنْدرِیِّ نَشَأَتَهَا وَاِلٰی عِیْسَی بْنِ هِشَامٍ رِوَایَتَهَا وَکِلَاهُمَا مَجْهُوْلٌ لَا یُعْرَفُ وَنَکِرَةٌ لَا تُتَعَرَّفُ فَاَشَارَ مَنْ اِشَارَتُهٗ حُکْمٌ وَطَاعَتُهٗ غُنْمٌ اِلٰی اَنْ اُنْشِیٔ مَقَامَاتٍ اَتْلُوْ فِیْهَا تَلْوَ الْبَدِیْعِ وَاِنْ لَّمْ یُدْرِکِ الظَّالِعُ شَأْوَ الضَّلِیْعِ فَذَاکَرْتُهٗ بِمَا قِیْلَ فِیْمَنْ اَلَّفَ بَیْنَ کَلِمَتَیْنِ وَنَظَمَ بَیْتًا اَوْ بَیْتَیْنِ۔

ترجمہ:۔ اور نسبت کی ابوالفتحؒ اسکندری کی طرف اس کے لکھنے کی اور عیسیٰ بن ھشام کی طرف اس کے روایت کرنے کی۔ اور وہ دونوں مجھول ہیں وہ نہیں پہچانے جاتے اور اوپرے ہیں ان کو کوئی نہیں پہچانتا۔ پس اشارہ کیا اس شخص نے کہ اسکا اشارہ عین حکم ہے اور اسکی اطاعت عین غنیمت ہے اس بات کی طرف کہ لکھوں میں مقامات۔ چلوں میں اس میں بدیع الزمانؒ کے پیچھے اگرچہ نہیں پاسکتا لنگڑا بیل تیز رفتار گھوڑے کی چال کو۔ پس ذکر کیا میں نے اس کو جو کہا گیا ہے اس شخص کے بارے میں جو مرکب کرے دو کلموں کو اور نظم کرے ایک بیت یا دو بیتوں کو۔

تشریح: قولہ عَزٰی:۔ عزی عزوا ﴿نصر﴾ بمعنی نسبت کرنا اور عزی عزاء ﴿نصر﴾ بمعنی صبر کرنا اور عزّی تعزیۃ ﴿تفعیل﴾ بمعنی تسلی دینا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

قولہ اَبِی:۔ابی یأبی ابا ﴿فتح﴾ بمعنی انکار کرنا جیسے ابی واستکبر اور ابا یأبُوْ اباوۃ ﴿نصر﴾ بمعنی باپ ہونا اور ابّی تأبیۃ ﴿تفعیل﴾ بمعنی کسی کو یہ کہنا کہ میں اپنا باپ آپ پر قربان کرتا ہوں تأبّی تأبّیا ﴿تفعل﴾ بمعنی باپ بنانا۔

قولہ اَلْفَتْح:۔فتح فتحا ﴿فتح﴾ بمعنی کھولنا جیسے ولمّا فتحوْا متاعھم مرادی معنی کامیاب ہونا افتتح افتتاحا ﴿افتعال﴾ بمعنی شروع کرنا اور استفتاحا ﴿استفعال﴾ بمعنی کامیابی حاصل کرنا، چاھنا جیسے وکانُوْا مِنْ قبل یستفتحُوْن علی الّذیْن کفرُوْ۔

قولہ نَشأتُھا:۔نشأ نشأ ﴿فتح﴾ بمعنی بڑھنا۔ پیدا ہونا انشاء ﴿افعال﴾ بمعنی پیدا کرنا جیسے یُنْشِئُ السّحاب الثّقال ۔نشّأتنشئۃ تفعیل ﴿بمعنی پرورش کرنا جیسے اَومنْ یُنشّأ فی الْحلْیۃ کیا وہ جو زیور میں پرورش پاتی ہیں۔

قولہ عِیْسٰی:۔ عند البعض یہ سریانی لفظ ہے اور عند البعض عربی ہے۔

قولہ اِبْن:۔ بمعنی بیٹا اسکی جمع ابناء اور بنُوْن آتی ہیں اور تصغیر بُنیّ آتی ہے جیسے یا بُنیّ لا تُشرك باللّٰہ

قولہ ھَشّام:۔یہ مشتق ہے ھشم سے کاٹنا۔ ھشم ھشما ﴿ضرب﴾ کاٹنا۔ ھشّم تھشیما ﴿تفعیل﴾ بمعنی کاٹنے میں مبالغہ کرنا اور تھشّما ﴿تفعل﴾ بمعنی کٹنا۔

قولہ مَجْھُوْل:۔جھل جھلا ﴿سمع﴾ بے علم ہونا جیسے اعُوذُ باللّٰہ ان اکُوْن من الْجٰھلیْن۔جھّل تجھیلا ﴿تفعیل﴾ بمعنی دوسرے کو جاھل بنانا۔ تجھّلا ﴿تفعل﴾ جاھل بننا۔ اِسْتجھل اِسْتجھالا ﴿استفعال﴾ بمعنی

Maktaba Tul Ishaat.com

جاھل سمجھنا۔

قولہ نکرۃ:۔نکر نکیرا ﴿سمع﴾ بمعنی کسی لفظ کو نکرہ بنانا اور ناکر مناکرۃ ﴿مفاعلہ﴾ بمعنی مقابلہ کرنا۔انکارا ﴿افعال﴾ انکار کرنا جیسے فھم لہ منکرون

قولہ اشار:۔شار العسل شورا ﴿نصر﴾ بمعنی شہد کے چھتے سے شہد نکالنا اسی سے لفظ شوری ہے بمعنی مشورہ جیسے وامرھم شوری بینھم ۔اشار اشارۃ ﴿افعال﴾ اشارہ کرنا مشاورۃ ﴿مفاعلہ﴾ بمعنی مشورہ کرنا جیسے وشاورھم فی الامر۔

قولہ حُکم:۔حکم حکما ﴿نصر﴾ بمعنی لوٹنا اور حکم یحکم حکمۃ ﴿کرم﴾ بمعنی دانا ہونا۔اسی سے لفظ حکمت ہے بمعنی دانائی۔احکاما ﴿افعال﴾ بمعنی مضبوط کرنا جیسے ثُمَّ یُحکمُ اللّٰہ آیاتہ اور تحکیما ﴿تفعیل﴾ بمعنی دوسرے کو فیصل بنانا جیسے حتّی یحکموك فیما شجر بینھم ۔تحکما ﴿تفعل﴾ بمعنی زبردستی حکم کرنا اور محاکمۃ ﴿مفاعلہ﴾ بمعنی آپس میں فیصلہ کرنا اور استحکاما ﴿استفعال﴾ بمعنی مضبوط ہونا۔

قولہ طاعتہ :۔فرمانبرداری جسکی جمع طاعات آتی ہے۔طاع طوعا ﴿نصر﴾ بمعنی خوشی سے فرمانبرداری کرنا جیسے ائتیا طوعا او کرھا ۔اطاع اطاعۃ ﴿افعال﴾ بمعنی خوشی سے فرمانبرداری کرنا جیسے اطیعو اللّٰہ واطیعو الرّسول۔ تطوّع تطوّعا ﴿تفعل﴾ بمعنی بخوشی کسی چیز میں زیادتی کرنا نوافل کو تطوع اسلئے کہا جاتا ہے کہ وہ بھی خوشی سے زائد کی جاتی ہیں۔

قولہ غُنم:۔غنم غنما ﴿سمع﴾ بمعنی مفت میں حاصل کرنا جیسے واعلموا انّما غنمتم من شیئ ۔لفظ غنیمت بھی اسی سے ہے کیونکہ وہ بھی مفت میں حاصل ہوتی

Maktaba Tul Ishaat.com

ہے غـنـم تغنیما ﴿تفعیل﴾ بمعنی حصہ سے زائد دینا۔ اغـنـم اغناما ﴿افعال﴾ بمعنی غنیمت حاصل کرانا اور اغتـنـامـا تغنُّما اِستغناما ﴿افتعال، تفعل، استـفـعـال﴾ بمعنی غنیمت سمجھنا لفظ غنم اور شاة بکری اور بھیڑ دونوں میں مستعمل ہوتے ہیں لفظ مَعز بکری کے لئے خاص ہے اور لفظ ضأن بھیڑ کے لئے۔

قولہ اَتلُوْ:۔ تلا تُلُوًّا ﴿نصر﴾ بمعنی تابع ہونا پیچھے پیچھے چلنا جیسے والقمرِ اذا تلاھا چاند کی قسم جب سورج کی اتباع کرتا ہے اسی سے لفظ تلُوٌّ ہے بمعنی پیچھے پیچھے چلنا تِلاوۃ بمعنی مطلقا تلاوت کرنا لیکن اب قرآن مجید پڑھنے کے ساتھ خاص ہے جیسے اذا تُتلٰی علیہِمْ آیاتُنا۔

قولہ اَلظَّالِع:۔ ظلع یظلَعُ ظلْعا ﴿فتح﴾ بمعنی لنگڑا ہونا اسی سے لفظ ظالع ہے بمعنی لنگڑانے والا۔

قولہ شأو:۔ شأ یشنو شأوا ﴿نصر﴾ اور اشتأ یشتبیٔ اشتیاء ﴿افتعال﴾ لغوی معنی آگے بڑھنا اصطلاحی معنی کسی شئی کی انتہا کو پالینا۔

قولہ اَلضَّلِیْع:۔ ضلع ضلْعا ﴿فتح﴾ بمعنی ٹیڑھا ہونا اور ضلع ضلعا ﴿سمع﴾ بمعنی پیدائشی ٹیڑھا ہونا اور ضـلاعۃ ﴿کرم﴾ بمعنی مضبوط پسلی والا ہونا اسی سے لفظ ضلیع ہے بمعنی مظبوط پسلیوں والا آدمی اسی سے لفظ ضِلَع ہے بمعنی پسلی اضلع اِضلاعا ﴿افعال﴾ بمعنی جھکانا اور ضلَّع تضلیعا ﴿تفعیل﴾ بمعنی بوجھل کرنا۔

قولہ اَلِف:۔ اَلِف اُلفا ﴿سمع﴾ بمعنی مانوس ہونا اور اَلَّف تـألیـفـا ﴿تفعیل﴾ بمعنی مانوس کرنا جیسے فـألَّف بیْن قُلُوبکُمْ۔ الف اَلفا ﴿ضرب﴾ بمعنی ایک ہزار دینار دینا تـألَّف تـألُّفا ﴿تفعل﴾ بمعنی مرکب ہونا اور آلف اِیلافـا ﴿افعال﴾

Maktaba Tul Ishaat.com

بمعنی کسی کو کسی سے مانوس بنا دینا جیسے لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ۔

قولہ کَلِمَتَیْنِ:۔ یہ کلمۃ کا تثنیہ ہے اور کلم سے مشتق ہے بمعنی زخمی کرنا کلم کلما ﴿ضرب﴾ بمعنی زخمی کرنا کلّم تکلیما وتکلّم تکلّما ﴿تفعیل و تفعل﴾ بمعنی کلام کرنا جیسے لَوْ لَا یُکَلِّمُنَا اللّٰہُ اَوْ تَاْتِیْنَا آیۃ اور کالم مُکالمۃ ﴿مفاعلہ﴾ بمعنی باہمی گفتگو کرنا۔

قولہ نظم:۔ نظم نظما ﴿ضرب﴾ بمعنی موتیوں کو دھاگے میں پرونا اور ایک لفظ نظام ہے بمعنی وہ دھاگہ جسمیں موتی پروئے جائیں نظّم تنظیما ﴿تفعیل﴾ اور انتظم انتظاما ﴿افتعال﴾ شئی کو ترتیب وار رکھنا۔

قولہ بَیْتًا:۔ اسکے دو معنی آتے ہیں (۱) گھر جسکی جمع بُیُوت آتی ہے (۲) شعر جس کی جمع ابیات آتی ہے بات بیتوتۃ ﴿ضرب﴾ بمعنی رات گزارنا ابات اباتۃ ﴿افعال﴾ بمعنی رات گزروانا۔

وَاسْتَقَلْتُ مِنْ هٰذَا الْمَقَامِ الَّذِیْ یَحَارُ الْفَهْمُ وَیَفْرُطُ الْوَهْمُ وَیُسْبَرُ غَوْرُ الْعَقْلِ وَتَتَبَیَّنُ قِیْمَةُ الْمَرْءِ فِی الْفَضْلِ وَیَضْطَرُّ صَاحِبُهٗ اِلٰی اَنْ یَّکُوْنَ کَحَاطِبِ لَیْلٍ اَوْ جَالِبِ رِجْلٍ وَخَیْلٍ.

ترجمہ:۔ اور معذرت چاہی میں نے اس مقام سے کہ جس میں حیران رہ جاتا ہے فہم اور سبقت کر جاتا ہے وہم اور آزمائی جاتی ہے اس کے ساتھ عقل کی گہرائی اور ظاہر ہو جاتی ہے مرد کی قیمت فضیلت میں اور مجبور ہو جاتا ہے صاحب تالیف اس بات کی طرف کہ وہ ہو جائے رات کو لکڑی چننے والے کی طرح یا پیدل اور گھڑ سوار کو کھینچنے والے کی طرح۔

تشریح: قولہ استقلت:۔ اس میں دو احتمال ہیں (۱) اجوف واوی: قال یقول قولا سے مشتق ہے لغوی معنی قول طلب کرنا مرادی معنی معافی مانگنا (۲) اجوف یائی: قال

Maktaba Tul Ishaat.com

یقیل قیلولۃ سے مشتق ہے لغوی معنی آرام طلب کرنا مرادی معنی معافی مانگنا۔

قولہ یحار:۔حار حیرۃ ٭سمع٭ بمعنی حیران ہونا لفظ حیران بمعنی پریشانی ہے اسکی جمع حیاری آتی ہے حیّر تحییرا ٭تفعیل٭ بمعنی پریشان کرنا اور تحیّرا ٭تفعل٭ بمعنی پریشان ہونا۔

قولہ الفَهْم:۔فہم فہما ٭سمع٭ بمعنی سمجھنا۔افہم افہاما اور فہّم تفہیما ٭افعال و تفعیل٭ بمعنی سمجھانا جیسے ففہّمناھا سلیمن ۔تفہّم تفہّما ٭تفعل٭ بمعنی سمجھنا استفہم استفہاما ٭استفعال٭ بمعنی پوچھنا

قولہ یفرُط:۔فرط فیہ فرطا ٭نصر٭ بمعنی تصور کرنا۔کمی کرنا فرط علیہ فرطا ٭نصر٭ بمعنی زیادتی کرنا جیسے ان یفرط علینا اور فرط القوم فرطا ٭نصر٭ بمعنی آگے بڑھنا۔افرط افراطا ٭افعال٭ بمعنی زیادتی کرنا۔اور فرّط تفریطا ٭تفعیل٭ بمعنی کمی کرنا جیسے مافرّطنافی الکتب من شیئٍ۔

قولہ الوَھم:۔وھم وھما ٭ضرب٭ بمعنی خیال کرنا وھم وھما ٭سمع٭ بمعنی غلطی کرنا اوھم ایھاما ٭افعال٭ بمعنی وہم میں پڑنا وھّم توھیما ٭تفعیل٭ بمعنی وہم میں ڈالنا توھّم توھّما ٭تفعل٭ بمعنی خیال کرنا۔

قولہ یسْبُرُ:۔سبر سبرا ٭نصر٭ بمعنی آزمائش کرنا اسی سے ایک لفظ مسبار ہے بمعنی وہ آلہ جس کے ذریعے زخم کی گہرائی معلوم کی جائے۔

قولہ غور:۔بمعنی گہرائی غار غورا ٭نصر٭ بمعنی گہرائی معلوم کرنا اسی سے لفظ غار ہے جس کی جمع اغوار آتی ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

قولہ اَلْعَقْل :۔انسان میں اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی ذھانت رکھی ہے جس کی وجہ سے وہ سب اشیاء میں غور وفکر کرتا ہے اور یہی ذھانت مکلّف ہونے کا مدار ہے اور اسی کا نام عقل ہے عَقَل عَقْلاً ﴿ضرب﴾ بمعنی سمجھدار ہونا دوسرا معنی جاننا جیسے فَہُمْ لا یَعْقِلُوْن۔ اعْتقل اِعْتقالاً ﴿افعال﴾ بمعنی عقل مند پانا اور عَقَّل تَعْقِيلاً ﴿تفعیل﴾ اور تعقُّلاً ﴿تفعل﴾ بمعنی سمجھدار ہونا عاقل مُعاقلة ﴿مفاعله﴾ بمعنی دانائی میں مقابلہ کرنا ایک لفظ مَعْقَلَه بمعنی تاوان ہے اور ایک لفظ عِقال ہے بمعنی وہ رسی جس سے اونٹ کے اگلے پاؤں باندھے جائیں۔

قولہ قیمة :۔بمعنی شئ کا وہ نرخ جو بازار میں متعین ہو اس کے بالمقابل ثمن ہے بمعنی شئ کا وہ نرخ جو بائع اور مشتری کے درمیان متعین ہو جس کی جمع اثمان آتی ہے لفظ قیمۃ کی جمع قِیَم آتی ہے لفظ قیمۃ اسم نوع ہے باب قام کا۔

اسم نوع وہ ہے جو فعل کی ہیئت بتلائے اور اسم نوع کا وزن ثلاثی مجرد سے فِعْلَة کے وزن پر آتا ہے جیسے مشی مِشْيَة الْحال چلا دھوکہ باز کی چال۔

قولہ يَضْطَر :۔ضَرَّ ضَرًّا ﴿نصر﴾ بمعنی نقصان دینا اور اضرَّ اضرارًا ﴿افعال﴾ وضَرَّر تضريرًا ﴿تفعیل﴾ بمعنی نقصان پہنچانا اور تضرَّر تضرُّرًا ﴿تفعل﴾ واسْتَضَرَّ اسْتِضْرارًا ﴿استفعال﴾ بمعنی نقصان پہنچنا اور اضْطِرارًا ﴿افتعال﴾ بمعنی مجبور ہونا جیسے فَمَن اضْطُرَّ غَيْرَ باغٍ وَّلا عادٍ۔

قولہ حاطب :۔حَطَب حَطْبًا ﴿ضرب﴾ بمعنی لکڑیاں جمع کرنا اسی سے لفظ حطب بمعنی ایندھن ہے جیسے فَكانُوْا لِجَهنَّم حطبا۔اِحْتَطَبَ اِحْتِطابًا ﴿افتعال﴾ بمعنی لکڑیاں چننا۔

قولہ لیل:۔ بمعنی رات اسکی جمع لَیالِیْ ،لیائل اور لَیلات آتی ہیں اور ایک لفظ

Maktaba Tul Ishaat.com

لَیْل بمعنی رات ہے اس کی جمع صرف لَیالات آتی ہے۔

فائدہ:۔ لَیْل اور لَیْلَة میں فرق:۔ لَیْل نہار کا مقابل ہے اور لَیْلَة یوم کا مقابل ہے۔

قولہ جالب:۔ جَلَبَ جَلْبًا ﴿ضرب﴾ بمعنی کھینچنا اور اجْلَبَ اجْلَابًا ﴿افعال﴾ جَلَّبَ تجلیبا ﴿تفعیل﴾ بمعنی چیخنا، چلانا۔

قولہ رَجْل:۔ یہ راجل کی جمع ہے بمعنی پیدل چلنے والا رَجِلَ رَجْلًا ﴿سمع﴾ بمعنی پیدل چلنا اسی سے لفظ رِجْل بمعنی پاؤں ہے اور اسی سے لفظ رَجُل بمعنی مرد ہے کیونکہ اول چلنے کا ذریعہ اور دوسرا خود چلنے والا ہے مناسبت ظاہر ہے رَجِلَ رَجْلًا ﴿سمع﴾ بمعنی بالوں کو کھولنا اور رَجَّلَ تَرْجِیْلًا ﴿تفعیل﴾ بمعنی کنگھا کرنا

قولہ خَیْل:۔ بمعنی گھوڑوں کا گروہ جیسے وَمِنْ رِبَاطِ الْخَیْلِ اس کی جمع خُیُول اور اخیال آتی ہیں خَالَ خَیْلًا وخیالًا ﴿سمع﴾ بمعنی خیال کرنا اور خَیَّلَ تَخْیِیْلًا ﴿تفعیل﴾ بمعنی خیال کرنا اِخْتَالَ اِخْتِیَالًا ﴿افتعال﴾ بمعنی متکبر ہونا جیسے کُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ۔

وَقَلَّمَا سَلِمَ مِكْثَارٌ اَوْ اُقِيْلَ لَهٗ عِثَارٌ فَلَمَّا لَمْ يُسْعِفْ بِالْاِقَالَةِ وَلَا اَعْفٰى مِنَ الْمَقَالَةِ لَبَّيْتُ دَعْوَتَهٗ تَلْبِيَةَ الْمُطِيْعِ وَبَذَلْتُ فِيْ مُطَاوَعَتِهٖ جُهْدَ الْمُسْتَطِيْعِ وَاَنْشَاْتُ عَلٰى مَا اُعَانِيْهِ مِنْ قَرِيْحَةٍ جَامِدَةٍ وَفِطْنَةٍ خَامِدَةٍ وَرَوِيَّةٍ نَاضِبَةٍ وَهُمُوْمٍ نَاصِبَةٍ خَمْسِيْنَ مَقَامَةً

ترجمہ:۔ اور بہت کم محفوظ رہتا ہے زیادہ گفتگو کرنے والا یا بہت کم معاف کی جاتی ہیں اس کی لغزشیں پس جب نہیں پورا ہوا مقصود معافی کے ساتھ اور میں نہیں معاف کیا گیا مقالہ لکھنے سے تو میں نے لبیک کہا اس کی دعوت پر جیسا کہ لبیک کہتا ہے مطیع۔ اور خرچ کیا میں نے اس کی اطاعت میں طاقتور مرد کی کوشش کو اور لکھا میں نے اپنی مشقت کے باوجود جمی ہوئی طبیعت سے اور بجھی

Maktaba Tul Ishaat.com

ہوئی ذکاوت سے اور گئی ہوئی فکر سے اور رنجیدہ کرنے والے غموں سے (لکھے میں نے) پچاس مقامے۔

تشریح: قولہ قَلَّمَا:۔ ما کافہ ہے قلَّ مُلغی عنِ العمل ہے قلَّ قِلَّة ﴿ضرب﴾ بمعنی تھوڑا ہونا۔ اقلَّ اقلالًا ﴿افعال﴾ بمعنی اٹھانا تقلیلا ﴿تفعیل﴾ بمعنی کم کرنا۔

قولہ سلم:۔ سلِم سلاما و سلامة ﴿سمع﴾ بمعنی صحیح سالم ہونا جیسے بقلب سلیم۔ اسلم اسلاما ﴿افعال﴾ بمعنی فرمانبردار ہونا، دین اسلام اختیار کرنا جیسے قال اسلَمتُ لربّ العٰلمین۔ سلَّم تسلیما ﴿تفعیل﴾ بمعنی سلام کرنا جیسے فاذا دخلتُم بُیُوتا فسلِّمُوا علی انفُسکُم اور ماننا تسلَّم تسلُّما ﴿تفعل﴾ بمعنی مسلمان بننا۔

قولہ مِکثار:۔ یہ مبالغہ کا صیغہ ہے بمعنی بہت زیادہ بولنے والا کثُر کثرة ﴿کرم﴾ بمعنی کثیر ہونا کثَّر تکثیرا ﴿تفعیل﴾ بمعنی زیادہ کرنا اکثر اکثارا ﴿افعال﴾ بمعنی بہت لانا اِستکثر استکثارا ﴿استفعال﴾ بمعنی بہت طلب کرنا، بہت سمجھنا۔ تکاثر تکاثُرا ﴿تفاعل﴾ بمعنی بہت ہونا جیسے الْهٰکُمُ التَّکاثُر۔

قولہ عثار:۔ عثُر عثارة ﴿کرم﴾ اور عثر عُثُورا ﴿نصر﴾ اور عثر عثارا ﴿سمع﴾ بمعنی پھسلنا۔ اور عثر علیه عُثُورا ﴿نصر﴾ بمعنی کسی شئی پر مطلع ہونا جیسے فان عُثر علی انّہما استحقّا اِثما اور اعثر اِعثارا ﴿افعال﴾ بمعنی مطلع کرنا جیسے وکذلک اعثرنا علیہم اور عثَّر تعثیرا ﴿تفعیل﴾ بمعنی پھسلانا۔

قولہ لما:۔ لمَّ لمًّا ﴿ضرب﴾ بمعنی جمع کرنا جیسے وتأکُلُون التُّراث اکلا لَمًّا۔ اِلتمَّ اِلتِماما ﴿افتعال﴾ بمعنی زیارت کرنا۔ الَمَّ اِلماما ﴿افعال﴾

Maktaba Tul Ishaat.com

بمعنی چھوٹے گناہوں کا مرتکب ہونا۔

قولہ لم یسعف:۔ سعف سعفا ﴿فتح﴾ بمعنی حاجت پوری کرنا اسعف اسعافا ﴿افعال﴾ بمعنی موافقت کرنا۔

قولہ اعفی:۔ عفا عفوا ﴿نصر﴾ بمعنی مٹنا، مٹانا، بڑھنا، بڑھانا، بچنا، بچانا ۔معنی اول کی مثال عفت دیارُ العلم بمعنی علم کے گھر مٹ گئے معنی ثانی کی مثال قصّوا الشّوارب واعفوا اللّحی یعنی کٹاؤ مونچھوں کو اور بڑھاؤ داڑھیوں کو اور معنی ثالث کی مثال ویسئلونک ما ذا یُنفقون قل العفو بمعنی بچا ہوا مال اعفی اعفاء ﴿افعال﴾ بمعنی درگزر کرنا۔

قولہ لَبَّیتُ:۔ لبَّ بالمکان لبًّا ﴿نصر﴾ مقیم ہونا البَّ الباباً ﴿افعال﴾ بمعنی اقامت کرنا۔اور لَبّی تلبیۃ ﴿تفعیل﴾ بمعنی تلبیہ پڑھنا۔

قولہ دعوتہ:۔ دعا دُعاء ﴿نصر﴾ بمعنی بلانا۔

دَعوَۃ دُعوَۃ میں فرق:۔ دعوۃ بمعنی کھانے کے لئے بلانا دعوۃ بمعنی نسب کا دعوی کرنا اور دُعوۃ بمعنی جنگ کے لئے بلانا۔

قولہ بَذَلتُ:۔ بذل بذلا ﴿نصر﴾ بمعنی خرچ کرنا ابتذل ابتذالا ﴿افتعال﴾ بمعنی خشوع خضوع کرنا تبذّل تبذّلا ﴿تفعل﴾ بمعنی ترک زینت کرنا۔

قولہ جھد:۔ جھد جُھدا ﴿فتح﴾ بمعنی کوشش کرنا۔اجتھد اجتھادا ﴿افتعال﴾ کوشش کرنا۔اور جاھد مُجاھدۃ ﴿مفاعلہ﴾ بمعنی مجاھدہ کرنا جیسے وجاھدوا فی اللہ حق جھادہ۔

فائدہ: جَھد اور جُھد میں فرق:۔ جھد بمعنی کوشش کرنا جُھد بمعنی مشقت ۔

Maktaba Tul Ishaat.com

لیکن مولانا اعزازعلیؒ کے ہاں ان میں کوئی فرق نہیں۔

قولہ اعانیه :۔ عنی عناء ﴿سمع﴾ بمعنی مشقت والا ہونا اور عنا عنوا ﴿نصر﴾ بمعنی ذلیل ہونا جیسے وعنت الْوُجُوه للْحيّ الْقيُّوم اور عنا عناء ة ﴿ضرب﴾ بمعنی ارادہ کرنا عانی یعانی مُعاناة ﴿مفاعله﴾ بمعنی مشقت اٹھانا۔

قولہ قَرِيْحَة :۔ بمعنی طبیعت جسکی جمع قرائح آتی ہے قرح قرحا ﴿فتح﴾ بمعنی زخمی کرنا ایک لفظ قرحٌ بمعنی زخم ہے جیسے انْ يَمْسسْكُمْ قرحٌ اسکی جمع قروح آتی ہے۔

قولہ جامدة:۔ جمد جُمُوْدًا وانْجمد انْجمادًا ﴿نصر وانفعال﴾ بمعنی جم جانا

قولہ فطنة:۔ فطن فُطُوْنا ﴿نصر﴾ وفطُن فطانة ﴿كرم﴾ وفطن فطْنا ﴿سمع﴾ بمعنی تیز فہم ہونا

قولہ خامدة:۔ خمد خُمُوْدًا ﴿نصر﴾ بمعنی بجھنا، بجھانا جیسے فاذاهُمْ خامدُوْن۔ اچانک وہ بجھ کر رہ گئے۔

قولہ روية:۔ اسکی اصل میں دو احتمال ہیں (۱) اصل میں رأوية تھا ہمزہ کو الف کے ساتھ تبدیل کر کے واؤ سے تبدیل کر دیا رِوْوِية ہو گیا دوسری واؤ کی حرکت نقل کر کے پہلی واؤ کو دیکر واؤ کو یاء بنا دیا اور پھر یاء کا یا میں ادغام کر دیا۔ اس وقت باب آیگا رأی رأيا ﴿فتح﴾ بمعنی دیکھنا (۲) اصل میں رِوْيِية تھا یا کا یا میں ادغام کیا تو روِيّة بن گیا۔ اسوقت باب آیگا روی ريًّا اور روِی ريًّا ﴿ضرب وسمع﴾ بمعنی سیراب ہونا یہاں روِيّة بمعنی فکر ہے۔

قولہ ناضبة :۔ نضب نُضُوْبا ﴿نصر﴾ بمعنی خشک ہونا اور نضَّب

Maktaba Tul Ishaat.com

تنضیبا ﴿تفعیل﴾ بمعنی جذب ہونا۔

قولہ هموم:۔ یہ ہم کی جمع ہے بمعنی حزن وغم۔ ھَمَّ ھمّا ﴿نصر﴾ بمعنی غمگین کرنا اور اگر اسکا صلہ بہ ہوتو پھر معنی ہوگا ارادہ کرنا جیسے ولقد همّت به۔ اهتمّ اهتماما ﴿افتعال﴾ بمعنی قصد کرنا۔

قولہ خمسین:۔ خمس خمسا ﴿نصر﴾ بمعنی پانچواں ہونا اور خمّس تخمیسا ﴿تفعیل﴾ بمعنی پانچ بنانا اخمس اخماسا ﴿افعال﴾ بمعنی پانچ ہونا لفظ خُمُسْ اور خُمْسْ بمعنی پانچواں حصہ اسکی جمع خُمُوْس واخماس آتی ہیں

تَحْتَوِیْ عَلٰی جِدِّ الْقَوْلِ وَهَزْلِهٖ وَرَقِیْقِ اللَّفْظِ وَ جَزْلِهٖ وَغُرَرِ الْبَیَانِ وَدُرَرِهٖ وَمُلَحِ الْاَدَبِ وَنَوَادِرِهٖ اِلٰی مَاوَشَّحْتُهَا بِهٖ مِنَ الْاٰیَاتِ وَمَحَاسِنِ الْکِنَایَاتِ وَرَصَّعْتُهٗ فِیْهَا مِنَ الْاَمْثَالِ الْعَرَبِیَّةِ وَلَطَائِفِ الْاَدَبِیَّةِ وَ الْاَحَاجِی النَّحْوِیَّةِ وَالْفَتَاوٰی اللُّغَوِیَّةِ وَالرَّسَائِلِ الْمُبْتَکَرَةِ وَالْخُطَبِ الْمُحَبَّرَةِ وَالْمَوَاعِظِ الْمُبْکِیَةِ وَالْاَضَاحِیْکِ الْمُلْهِیَةِ مِمَّا اَمْلَیْتُ جَمِیْعَهٗ عَلٰی لِسَانِ اَبِیْ زَیْدِنِ السَّرُوْجِیْ۔

ترجمہ:۔ جو شامل ہیں یقینی باتوں پر اور مذاق والی باتوں پر، باریک اور موٹے الفاظ پر اور روشن بیانوں پر اور بیان کے موتیوں پر اور ادب کی نمکینیوں پر اور اس کے نوادرات پر یہاں تک کہ مزین کیا میں نے انکو قرآنی آیات کے ساتھ اور خوبصورت کنایوں کے ساتھ اور جوڑا میں نے اس کو اس مقامے میں عربی مثالوں سے اور ادبی نکتوں سے اور نحوی پہیلیوں سے اور لغوی مسائل سے اور جدید رسالوں سے اور مزین خطبوں سے اور رلا دینے والے وعظوں سے اور مزاحیہ لھو ولعب کی باتوں سے یہ سب کچھ ان سے ہے کہ لکھا میں نے اس سب کو ابوزید سروجی کی زبان پر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

تشریح: قولہ تحتوی:۔ حوی حوایة ﴿ضرب﴾ بمعنی شامل ہونا اور احتوی احتواء ﴿افتعال﴾ بمعنی شامل ہونا۔

قولہ جد:۔ جدّ جدًا ﴿ضرب﴾ بمعنی بزرگ ہونا اور اگر مصدر جدا ہو تو معنی ہوگا کوشش کرنا اور جدّة ﴿ضرب﴾ ہو تو معنی ہوگا نیا ہونا اور جدّد تجدیدا ﴿تفعیل﴾ اور اجدّ اجداداً ﴿افعال﴾ نیا کرنا اور تجدّدا ﴿تفعل﴾ اور استجدادا ﴿استفعال﴾ بمعنی نیا ہونا اور جدّ بمعنی دادا جسکی جمع اجداد آتی ہے ایک لفظ جدّة ہے بمعنی دادی جسکی جمع جدّاۃ آتی ہے ایک لفظ جدّ ہے بمعنی حصہ اور ایک لفظ جد ہے بمعنی کوشش اور یہاں جد بمعنی حق اور واقعی باتیں ہیں۔

قولہ ھزلہ:۔ ھزل ھزلا ﴿سمع﴾ بمعنی لاغر ہونا اور ھزل ھزلا ﴿ضرب﴾ بمعنی مذاق کرنا جیسے انّهٗ لقولٌ فصلٌ وما ھُو بالھزل۔

قولہ رقیق:۔ رقّ رقّة ﴿ضرب﴾ بمعنی باریک ہونا۔ پتلا ہونا اسی سے ایک لفظ رَق ہے بمعنی وہ پتلا چمڑا جس پر لکھا جائے جیسے فِی رقٍ مَّنشُور۔ رقّق ترقیقا اور ارقّ ارقاقا ﴿تفعیل، افعال﴾ بمعنی باریک کرنا ترقّقا اور استرقاقا ﴿تفعل﴾ اور ﴿استفعال﴾ بمعنی باریک ہونا۔

قولہ اللفظ:۔ لفظ لفظا ﴿ضرب﴾ بمعنی پھینکنا اور تلفّظ تلفّظا ﴿تفعل﴾ بمعنی بولنا۔

قولہ جزلہ:۔ جزُل جزالا وجزالة ﴿کرم﴾ بمعنی بڑا ہونا یہاں فصاحت کے معنی میں ہے اور اجزل اجزالا ﴿افعال﴾ بمعنی عطیہ دینا۔

قولہ غرر:۔ یہ غرّة کی جمع ہے لغوی معنی وہ سفیدی جو گھوڑے کی پیشانی میں ہوتی ہے اور

Maktaba Tul Ishaat.com

اب اسکو ہراچھی چیز کے لئے استعمال کیا جاتا ہے غَرَّ غُرُوْرا ﴿نصر﴾ بمعنی دھوکہ دینا جیسے ماغرَّك بربّک الکریم۔ اور غرَّ غرارا ﴿سمع﴾ بمعنی شریف ہونا غرَّ غرارۃ ﴿ضرب﴾ بمعنی ناتجربہ کار ہونا۔

قولہ درره:۔ عند البعض یہ دُرَّۃ کی جمع ہے اور عند البعض یہ دُرّ کی جمع ہے اور دُرّ دُرَّۃ کی جمع ہے بمعنی موتی۔ درَّ درًّا ﴿ضرب﴾ بمعنی بہہ پڑنا جیسے یُرسلُ السَّماء علیکُمْ مدرارا اور اسی سے ایک لفظ درّ ہے بمعنی دودھ اور خیر کثیر۔

قولہ ملح:۔ یہ مِلحۃ کی جمع ہے بمعنی نمک ملح ملحا ﴿فتح﴾ بمعنی نمک ڈالنا۔ ملُح ملاحۃ ﴿کرم﴾ نمکین ہونا جیسے ھذا مِلحٌ اُجاج۔

قولہ نوادره:۔ یہ نادِرۃ کی جمع ہے بمعنی قلیل الوقوع۔ ندر نُدُوْرا ﴿نصر﴾ بمعنی کم واقع ہونا۔

قولہ وشحتها:۔ وشَّح توشیحا ﴿تفعیل﴾ بمعنی مزین کرنا اور توشَّح توشُّحا ﴿تفعل﴾ بمعنی مزین ہونا اسکا مجرد مستعمل نہیں۔

قولہ الأیات:۔ یہ آیۃ کی جمع ہے بمعنی نشانی اسکا باب مستعمل نہیں۔

قولہ مَحَاسِن:۔ یہ خلاف قیاس حُسن کی جمع ہے حسُن حُسنا ﴿کرم، نصر﴾ بمعنی اچھا ہونا جیسے وانْ تُصبْهُمْ حسنۃ حسَّن تحسینا ﴿تفعیل﴾ اچھا کرنا احسن احسانا ﴿افعال﴾ کسی کو اچھی چیز دینا۔

قولہ الکنایات:۔ یہ کنایۃ کی جمع ہے بمعنی اشارہ کرنا کنا کنایۃ ﴿نصر﴾ اشارہ کرنا اور کنی کُنیَۃ ﴿ضرب﴾ کنیت کا ذکر کرنا اور کنّی تکنیۃ ﴿تفعیل﴾ بمعنی کنیت رکھنا۔ اکنی اکناءً ﴿افعال﴾ کنیت والا ہونا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

قولہ رصعتہ :۔ رصع رضعا ﴿فتح﴾ اقامت کرنا اور رصع بہ رضوعا ﴿سمع﴾ چپکنا۔ رصّع ترصیعا ﴿تفعیل﴾ موتیوں کا جڑنا۔

قولہ اَلْاَمْثَال :۔ جیسے وتلک الامثال نضربھا للناس لعلھم یتفکرون ۔ یہ مثل کی جمع ہے بمعنی نظیر مثل مثولا ﴿نصر﴾ مانند ہونا مثل مثالۃ ﴿کرم﴾ فضیلت والا ہونا امثل امثالا ﴿افعال﴾ کسی کی مانند بنانا مثّل تمثیلا ﴿تفعیل﴾ بمعنی بیان کرنا۔

قولہ اَلْعَرَبِیَّۃ :۔ یہ عرب کی طرف منسوب ہے عرب عربا عرابۃ ﴿کرم﴾ عربی میں کلام کرنا اور اعرب اعرابا ﴿افعال﴾ ظاہر کرنا اور تعرّب تعرّبا ﴿تفعل﴾ بمعنی عربوں کے اخلاق اختیار کرنا۔

قولہ اللطائف :۔ یہ لطیفۃ کی جمع ہے بمعنی عمدہ اور باریک بات یعنی نکتہ۔ لطف لطافۃ ﴿کرم﴾ بمعنی باریک ہونا لطف لطفا ﴿نصر﴾ مہربان ہونا لطّف تلطیفا ﴿تفعیل﴾ بمعنی نرمی کرنا الطف الطافا ﴿افعال﴾ مہربانی کرنا۔

قولہ اَلْاَحَاجِیُ :۔ یہ اُحجیۃ کی جمع ہے بمعنی پہیلی ۔ حجّ حجّا ﴿نصر﴾ ٹھہرنا۔ حجی حجا ﴿سمع﴾ بمعنی فریفتہ ہونا حاجی محاجاۃ ﴿مفاعلہ﴾ ایک دوسرے کو پہیلیاں دینا۔ ایک لفظ حجی بمعنی عقل اور کنارہ ہے اور ایک لفظ حجی بمعنی وادی کا موڑ ہے۔

قولہ النحویۃ :۔ یہ نحو کی طرف منسوب ہے نحا نحوا ﴿نصر﴾ ارادہ کرنا انحی انحاء ﴿افعال﴾ اعتماد کرنا اور نحّی تنحیۃ ﴿تفعیل﴾ جدا کرنا تنحّی تنحّیا ﴿تفعل﴾ دور ہونا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

قولہ الفتاوی:۔ یہ فتوی کی جمع ہے بمعنی وہ حکم جو مفتی صاحب صادر کریں فتا فتوا ﴿نصر﴾ جوانی میں بھر جانا فتی فتا ﴿سمع﴾ بمعنی جوان ہونا اسی سے ایک لفظ فتی بمعنی جوان ہے۔ جسکی جمع فتیۃ اور فتیان آتی ہیں جیسے اِذ اوی الفِتیۃُ اِلی الکہف۔ اور جیسے وقال لفتیانہ۔ افتی افتاء ﴿افعال﴾ فتوی دینا جیسے افتونی فی امری۔ اِستفتی اِستفتاء ﴿استفعال﴾ بمعنی فتوی پوچھنا جیسے ویستفتونک فی النساء۔

قولہ اللغویۃ:۔ یہ لغت کی طرف منسوب ہے بمعنی ہر قوم کی وہ کلام مصطلح جس سے اپنے مقاصد کو ظاہر کیا جائے لغا لغوا ﴿نصر﴾ بیکار ہونا جیسے لا یسمعُون فیہا لغوا وّلا کِذّابا۔ الغی الغاء ﴿افعال﴾ باطل کرنا۔

قولہ المبتکرۃ:۔ بکر بکورا وابکر اِبکارا و بکّر تبکیرا ﴿نصر، افعال، تفعیل﴾ بمعنی جلدی کرنا۔ ابتکر ابتکارا ﴿افتعال﴾ نیا ہونا۔

قولہ الخطب:۔ خطب خطابۃ ﴿نصر﴾ وعظ کرنا اور خطب خطبۃ ﴿نصر﴾ منگنی کرنا جیسے ولا جناح علیکم فیما عرّضتم بہ من خطبۃ النساء۔ خطُب خطابۃ ﴿کرم﴾ واعظ ہونا اور خطب خطبا ﴿سمع﴾ وھندلا ہونا

قولہ المحبرۃ:۔ حبر حبرا ﴿نصر﴾ مزین کرنا۔ حبر حبُورا ﴿سمع﴾ مزین ہونا حبّر تحبیرا ﴿تفعیل﴾ مزین کرنا۔

قولہ المواعظ:۔ یہ موعظۃ کی جمع ہے بمعنی نصیحت جیسے قد جاء تکم موعظۃ مّن رّبکم۔ وعظ وعظا ﴿ضرب﴾ نصیحت کرنا جیسے یعظکم لعلّکم تذکّرون۔ ایک لفظ وعظ بمعنی واعظ کا کلام ہے اسکی جمع واعظات آتی ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

قوله المبكية :۔ بكى بُكاء ﴿ضرب﴾ بمعنی رونا جیسے فَلْيَضْحَكُوا قَلِيلًا وَّلْيَبْكُوا كَثِيرًا۔ أبكى ابكاء ﴿افعال﴾ وبكّى تبكية ﴿تفعيل﴾ کسی کورلانا۔

قوله اَلْاَضَاحِيْك :۔ یہ اُضْحُوكَة کی جمع ہے بمعنی وہ چیز جس پر ہنسی آئے ضحك ضحكا ﴿سمع﴾ ہنسنا جیسے مِنْهُمْ تَضْحَكُونَ۔ اور اضحك اضحاكا ﴿افعال﴾ ہنسانا جیسے وانَّهُ هُوَ اَضْحَكَ وابكى۔

قوله الملهية :۔ لها لَهْوًا ﴿نصر﴾ کھیلنا جیسے وما الحيوة الدُّنيا اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ اور اَلْهى اِلْهاء ﴿افعال﴾ غافل ومشغول کرنا جیسے اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ۔

قوله امليت :۔ اَمْلٰى يُمْلِىْ اِمْلاء ﴿افعال﴾ بمعنی مہلت دینا جیسے وَاُمْلِىْ لَهُمْ اِنَّ كَيْدِىْ مَتِيْنٌ بول کر لکھوانا۔ مَلا مَلْوًا ﴿نصر﴾ تیز چلنا۔

وَاَسْنَدْتُ رِوَايَتَهٗ اِلَى الْحَارِثِ بْنِ هَمَّامِ نِ الْبَصْرِىّ وَمَا قَصَدْتُ بِالْاِحْمَاضِ فِيْهِ اِلَّا تَنْشِيْطَ قَارِئِيْهِ وَتَكْثِيْرَ سَوَادِ طَالِبِيْهِ وَلَمْ اُوْدِعْهُ مِنَ الْاَشْعَارِ الْاَجْنَبِيَّةِ اِلَّا بَيْتَيْنِ فَذَّيْنِ اَسَّسْتُ عَلَيْهِمَا بِنْيَةَ الْمَقَامَةِ الْحُلْوَانِيَّةِ وَاٰخَرَيْنِ تَوْأَمَيْنِ ضَمَّنْتُهُمَا خَوَاتِمَ الْمَقَامَةِ الْكَرْجِيَّةِ وَمَا ذَالِكَ فَخَاطِرِىْ اَبُوْ عُذْرِهٖ وَمُقْتَضِبُ حُلْوِهٖ وَمُرِّهٖ وَهٰذَا مَعَ اِعْتِرَافِىْ بِاَنَّ الْبَدِيْعَ رَحِمَهُ اللّٰهُ سَبَّاقُ غَايَاتٍ وَصَاحِبُ اٰيَاتٍ.

ترجمہ:۔ اور نسبت کی میں نے اس کی روایت کرنے کی حارث بن ہمام بصری کی طرف اور نہیں قصد کیا میں نے ایک طریقے سے دوسرے کی طرف منتقل ہونے سے اس میں مگر اس کے پڑھنے والوں میں نشاط (خوش کرنا) پیدا کرنا۔ اور اس کے طالب علموں کی جماعت کو زیادہ کرنا۔ اور نہیں ودیعت رکھا میں نے اس میں اشعار اجنبیہ سے مگر دو بیت جو جدا جدا ہیں بنیاد رکھی میں نے ان

دونوں پر مقامۂ حلوانیہ کی بنیاد رکھنا اور دو دوسرے بیست جو جزواں ہیں ملا یا میں نے ان دونوں کو مقامۂ کرجیہ کے آخر میں۔ اور جو کچھ اس کے سوا ہے پس میرا ذہن اس کا صانع ہے اور میرا ذہن کاٹنے والا ہے اس کے میٹھے اور اس کے کڑوے کو اور یہ بات باوجود میرے اعتراف کرنے کے کہ بیشک بدیع الزمان رحمت کرے اس پر اللہ تعالیٰ، انتہائی سبقت کرنے والا ہے اور بہت ایوارڈ حاصل کرنے والا ہے۔

تشریح: قوله أَسْنَدْتُ: سند يسند سندا ﴿نصر﴾ سَنَّد يُسَنِّدُ تسنيدا ﴿تفعيل﴾ إسْتَنَد إسْتِنادا ﴿افتعال﴾ بمعنی اعتماد کرنا اور أسند إسنادا ﴿افعال﴾ بمعنی نسبت کرنا۔

قوله قصدت: قصد قصدا ﴿ضرب﴾ ارادہ کرنا اور میانہ روی اختیار کرنا جیسے واقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ اور جیسے فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ۔ اقْتَصد اقْتِصادا ﴿افتعال﴾ میانہ روی اختیار کرنا۔

قوله بالاحماض: حمض حمضا ﴿ضرب﴾ حمضا ﴿سمع﴾ حمض حُمُوْضا ﴿نصر﴾ بمعنی کھٹا ہونا حمَّض تحميضا ﴿تفعيل﴾ کھٹا کرنا اور احمض إحْماضا ﴿افعال﴾ دلچسپ گفتگو یعنی مذاق کرنا۔

قوله تنشيط: نشط نشطا ﴿ضرب﴾ نکلنا اور گرہ کھولنا جیسے والنّٰشِطٰتِ نَشْطًا۔ نشِط نشَطا ﴿سمع﴾ خوش ہونا انشط انْشاطا ﴿افعال﴾ ونشّط تنشيطا ﴿تفعيل﴾ چست بنانا، خوش کرنا اور تنشّط تنشُّطا ﴿تفعل﴾ ہشاش بشاش ہونا۔

قوله قارئيه: قرأ قرأ ﴿فتح﴾ جمع کرنا اور قراءة قُرْانا ﴿فتح﴾ متن پڑھنا جیسے فاذا قرأناه فاتَّبِعْ قُرْانه۔

Maktaba Tul Ishaat.com

قولہ لم اودعہ:۔ ودع ودعا ﴿فتح﴾ چھوڑنا اودع ایداعا ﴿افعال﴾ امانت رکھنا اسی سے لفظ ودیعۃ بمعنی امانت ہے جسکی جمع ودائع آتی ہے ودّع تودیعا ﴿تفعیل﴾ الوداع کہنا، رخصت کرنا، چھوڑنا جیسے ما ودّعک ربُّک وماقلی۔

قولہ الاشعار:۔ یہ شعر، شعر دونوں کی جمع ہے شعر یشعُرُ شعُورا ﴿نصر﴾ کسی باریک بات کو معلوم کرنا جیسے وانتم لاتشعُرُون۔ اشعر اشعارا ﴿افعال﴾ معلوم کرانا، جتلانا۔

قولہ الاجنبیۃ:۔ یہ اَجنُب کی طرف منسوب ہے بمعنی بہت دور جنب جنبا ﴿نصر﴾ بمعنی دور کرنا جیسے واجنُبنی وبنیَّ ان نَّعبُد الاصنام جنب جنابۃ ﴿نصر، ضرب، سمع﴾ دور ہونا اور جنَّب تجنیبا ﴿تفعیل﴾ اور اجتنابا ﴿افتعال﴾ جیسے ان تجتنبوا کبائر ما تُنھون عنہُ اور تجنُّبا ﴿تفعل﴾ اور تجانُبا ﴿تفاعل﴾ بمعنی دور ہونا اور اِجنابا ﴿افعال﴾ دور کرنا

قولہ فَذَّین:۔ یہ فذّ کا تثنیہ ہے بمعنی اکیلا۔ اسکی جمع فُذُوذ اور افذاذ آتی ہیں فذّ فذًّا ﴿نصر﴾ اکیلا ہونا۔

قولہ اَسَّسْتُ:۔ أَسَّ أَسًّا ﴿نصر﴾ اور أَسَّس تأسیسا ﴿تفعیل﴾ بنیاد رکھنا جیسے افمنْ اسَّس بُنیانہٗ اور تأسَّس تأسُّسا ﴿تفعل﴾ بنیاد بن جانا۔

قولہ بنیۃ:۔ بمعنی بنیاد اسکی جمع بُنیٰ اور بِنیٰ آتی ہیں بنی بناءً وبُنیۃ ﴿ضرب﴾ تعمیر کرنا جیسے والسّماءِ وما بناھا۔

قولہ آخرین:۔ یہ آخر کا تثنیہ ہے جسکی جمع آخرُون اور مؤنث اُخریٰ جسکی جمع اُخریات آتی ہے اخَّر تأخیرا ﴿تفعیل﴾ مؤخر کرنا جیسے بما قدَّم واخَّر۔ تأخُّرا

Maktaba Tul Ishaat.com

﴿تفعل﴾ مؤخر ہونا جیسے ما تقدم من ذنبک وما تأخر اِستأخر اُستیخارا ﴿استفعال﴾ مؤخر سمجھنا۔

قولہ توأمین:۔ یہ توأم کا تثنیہ ہے جسکی جمع توائم آتی ہے توأمین ان دو بچوں کو کہا جاتا ہے جو ایک ہی حمل سے پیدا ہوئے ہوں اسکا باب مستعمل نہیں۔

قولہ ضمنتهما:۔ ضمن ضمانا ﴿سمع﴾ بمعنی ضامن ہونا۔ ضمّن تضمینا ﴿تفعیل﴾ ملانا اور تضمّنا ﴿تفعل﴾ کسی کو ضمن میں لینا۔

قولہ عدا:۔ عدا عدوا ﴿نصر﴾ اور تعدی تعدیا ﴿تفعل﴾ تجاوز کرنا جیسے ومن یّعص اللہ ورسولہ ویتعدَّ حُدُوده ۔ لفظ عدوّ باب نصر سے ہے بمعنی دشمن جسکی جمع اعداء آتی ہے اور عدی تعدیة ﴿تفعیل﴾ چھوڑ دینا، متعدی بنانا۔

قولہ فخاطری:۔ خطر خُطُورا ﴿نصر﴾ کھٹکنا۔ خطر خطرا ﴿ضرب﴾ حرکت دینا کرنا خطُر خُطُورة خطارة ﴿کرم﴾ عالی المرتبہ ہونا لفظ خاطر بمعنی قلب۔ اور قلب کو تینوں بابوں سے مناسبت ہے کیونکہ اس میں چیزیں کھٹکتی ہیں اور حرکت بھی کرتا ہے اور عالی المرتبہ بھی ہے اور یہاں خاطر مجاز اً ذہن کے معنی میں ہے۔

قولہ اَبُوْ عُذْرِه:۔ عورت کے اس خاوند کو کہا جاتا ہے جو اسکا پردۂ بکارت زائل کرے اور یہ صانع اول کے معنی میں بھی آتا ہے یہاں یہی معنی مراد ہے۔

قولہ مقتضب:۔ قضب قضبا ﴿ضرب﴾ کاٹنا کما فی الحدیث انّ النّبیَّ ﷺ کان اِذا رأی فی ثوب تصلیبا قضبهٗ۔ اِقتضابا ﴿افتعال﴾ کاٹنا اِقتضب الکلامُ اِقتضابا بمعنی فی البدیہ بولنا۔

قولہ حلوه:۔ حلِیَ حلا حُلُوٌّ حلاوة وحُلوا ﴿سمع، کرم، نصر﴾ میٹھا

Maktaba Tul Ishaat.com

ہونا۔ اخلی اخلاء ﴿افعال﴾ استخلاء ﴿استفعال﴾ میٹھا بنانا۔

قولہ مرہ:۔ مر مرارۃ ﴿سمع﴾ کڑوا ہونا مر مرورا ﴿نصر﴾ گزرنا جیسے واذا مرّوا باللغو مرّوا کراما

قولہ سباق:۔ سبق سبقا ﴿ضرب، نصر﴾ آگے بڑھ جانا جیسے فالسّبقت سبقا۔ اسبق اسباقا ﴿افعال﴾ سبقت کرنا۔ استباقا ﴿افتعال﴾ ایک دوسرے سے آگے بڑھنا جیسے انّا ذھبنا نستبق۔ سابق مسابقۃ ﴿مفاعلہ﴾ دوڑ میں مقابلہ کرنا۔ تسابقا ﴿تفاعل﴾ ایک دوسرے سے آگے بڑھنا۔ لفظ سبّاق اسم مبالغہ کا صیغہ ہے جسکے معنی ہیں بہت سبقت کرنے والا۔

قولہ غایات:۔ یہ غایۃ کی جمع ہے بمعنی شئی کی انتہاء اسکا باب مستعمل نہیں۔

وَاَنَّ الْمُتَصَدِّیْ بَعْدَهٗ لِاِنْشَاءِ مَقَامَةٍ وَلَوْ اُوْتِیَ بَلَاغَةَ قُدَامَةَ لَايَغْتَرِفُ اِلَّامِنْ فُضَالَتِهٖ وَلَا يَسْرِیْ ذَالِکَ الْمَسْرٰی اِلَّا بِدَلَالَتِهٖ وَلِلّٰهِ دَرُّ الْقَائِلِ۔

فَلَوْ قَبْلَ مَبْكَاهَا بَكَيْتُ صَبَابَةً ۔۔۔ بِسُعْدٰی شَفَيْتُ النَّفْسَ قَبْلَ التَّنَدُّمِ

وَلٰكِنْ بَكَتْ قَبْلِیْ فَهَيَّجَ لِیَ الْبُكَا ۔۔۔ بُكَاهَا فَقُلْتُ الْفَضْلَ لِلْمُتَقَدِّمِ

وَاَرْجُوْ اَنْ لَّا اَكُوْنَ فِیْ هٰذِهِ الْهَذْرِ الَّذِیْ اَوْرَدْتُهٗ وَالْمَوْرِدِ الَّذِیْ تَوَرَّدْتُهٗ كَالْبَاحِثِ عَنْ حَتْفِهٖ بِظِلْفِهٖ.

ترجمہ:۔ اور تحقیق درپے ہونے والا اس کے بعد کسی مقامہ کے لکھنے کے، اگرچہ دیا گیا ہو قدامہ جیسی فصاحت و بلاغت، نہیں چلو بھر سکتا مگر بدیع الزمان کے بچے ہوئے پانی سے اور نہیں چل سکتا اس راستے پر مگر اس کی دلالت وراہنمائی کے ساتھ۔ اور اللہ کے لئے بھلائی ہو کہنے والے کے لئے (کیا ہی خوب کہا ہے کہنے والے نے) ۔

پس اگر اس کے رونے سے پہلے میں رو پڑتا از روئ عشق کے

سعدی کے ساتھ تو شفا دیتا میں اپنے نفس کو ندامت سے پہلے پہلے

لیکن رو پڑی وہ مجھ سے پہلے پس برانگیختہ کیا میرے لئے رونے کو

اس کے رونے نے پس میں نے کہا فضیلت پہلے کے لئے ہے

اور میں امید کرتا ہوں یہ کہ نہیں ہونگا میں اس فضول گوئی میں جسمیں میں پڑ چکا ہوں اور اس گھاٹ میں جسمیں میں اتر چکا ہوں، مثل کرید نے والے کے اپنی موت کو اپنے کھروں کے ساتھ۔

تشریح:قوله المتصدی:۔ اس میں دو احتمال ہیں (۱) ناقص یائی صدیا سے مشتق ہے صدی صدیا ﴿سمع﴾ سخت پیاسا ہونا تصدّیا ﴿تفعل﴾ بمعنی درپے ہونا جیسے فانت له تصدّی۔

(۲) مضاعف ثلاثی صدّد سے مشتق ہے یعنی اصل میں مُتصدِّدٌ تھا تو دوسری دال کو یاء سے تبدیل کر دیا جیسا کہ تقضّی اور تضنّی میں جو اصل میں تقضّض اور تضنّن تھے تو یہاں بھی دوسرے حرف کو یاء سے تبدیل کر کے الف سے بدل دیا بمعنی قریب ہونا اور تفعل بمعنی قرب اختیار کرنا یہ معنی اس مادے سے مجرد میں مستعمل نہیں البتہ دوسرے معانی میں اسی مادہ کا مجرد مستعمل ہے صدّ صُدُوْدا ﴿نصر﴾ روکنا جیسے وصدّہُمْ عن السّبیل اور صدّ صدًّا ﴿ضرب﴾ چیخنا، پکارنا۔

قوله اوتی:۔ اتی اتْیا واتی اُتْوة ﴿ضرب، نصر﴾ لانا، آنا۔

قوله بلاغة:۔ بُلُوْغا ﴿نصر﴾ پہنچنا جیسے فلمّا بلغ معهُ السّعْی۔ بلاغة ﴿کرم﴾ بمعنی فصیح ہونا۔ اِبلاغا ﴿افعال﴾ وتبْلیْغا ﴿تفعیل﴾ پہنچانا جیسے یاایُّهاالرّسُوْلُ بلّغ ماانُزل الیک مِنْ رّبّک۔

قوله قدامة:۔ فائدہ:۔ اسکا نام ابوالولید جعفر ہے اور یہ عرب کا ایک فصیح شاعر تھا جو اپنی بلاغت

Maktaba Tul Ishaat.com

میں تنہا اور ضرب المثل تھا۔ اور اس کی ایک کتاب بھی ہے جس کا نام سر البلاغہ ہے اور یہ فن بلاغت میں ضرب المثل ہے

قوله لا يغترف:۔ غرفا ﴿ضرب﴾ بمعنی کاٹنا اغترافا ﴿افتعال﴾ چلو بھرنا جیسے الّامن اغترف غرفة بيده۔

قوله يسرى:۔ سرى سريا ﴿ضرب﴾ رات کیوقت چلنا اسراء ﴿افعال﴾ رات کے وقت سیر کرانا جیسے سُبحٰن الّذیٓ اسرى بعبده ليلا۔ مسرى اسم ظرف بمعنی رات کو چلنے کی جگہ۔

قوله بدلالته:۔ دلّ دلالة ﴿نصر﴾ راہنمائی کرنا جیسے مادلّهم على موته الّا دابّة الارض۔

قوله صبابة:۔ صبّ صبًا ﴿نصر﴾ بمعنی پانی انڈیلنا جیسے انّا صببنا الماء صبًّا۔ صبّ صبابة ﴿سمع﴾ کسی کی طرف میلان کرنا مرادی معنی عشق لڑانا۔

قوله شفيت:۔ شفى شِفاءً ﴿ضرب﴾ شفاء دینا جیسے ويشف صدور قوم مؤمنين اشفى اشفاءً ﴿افعال﴾ واستشفى استشفاءً ﴿استفعال﴾ شفاء مانگنا۔

قوله فهيّج:۔ هاج هياجا ﴿ضرب﴾ برانگیختہ کرنا هيّج تهييجا ﴿تفعيل﴾ برانگیختہ کرنا۔

قوله المتقدم:۔ قدم قدوما ﴿نصر﴾ آگے چلنا۔ قدم قدوما ﴿سمع﴾ سفر سے واپس آنا۔ قدم قدامة ﴿كرم﴾ پرانا ہونا۔ قدّم تقديما ﴿تفعيل﴾ آگے کرنا۔ جیسے لا تقدّموا بين يدى الرّسول۔ اقداما ﴿افعال﴾ تقدّما ﴿تفعل﴾

7

Maktaba Tul Ishaat.com

واستِقداما ﴿استفعال﴾ بمعنی آگے بڑھنا جیسے لا یستأخرُون ساعة وّلا یستقدمُون۔

قولہ ارجو:۔ رجا رُجُوًّا ﴿نصر﴾ امید کرنا، خوف کرنا جیسے وترجُون من اللّٰه ما لا یرجُون۔ رجی رجا ﴿سمع﴾ کلام سے رک جانا۔ ارجی ارجاء ﴿افعال﴾ مؤخر کرنا ترجیة ﴿تفعیل﴾ وترجّیا ﴿تفعل﴾ وارتجاء ﴿افتعال﴾ بمعنی امید کرنا۔

قولہ کالباحث:۔ بحث بحثا ﴿فتح﴾ کھود کرید کرنا جیسے فبعث اللّٰه غرابا یّبحث فی الأرض ۔خدا نے کوا بھیجا جو زمین کو کریدنے لگا۔ ابحث ابحاثا ﴿افعال﴾ وتبحیثا ﴿تفعیل﴾ ومُباحثة ﴿مفاعله﴾ بمعنی باہم گفتگو کرنا، بحث کرنا۔ تباحُثا ﴿تفاعل﴾ ایک دوسرے سے بحث کرنا تبحُّثا ﴿تفعل﴾ وابتحاثا ﴿افتعال﴾ واستبحاثا ﴿استفعال﴾ بمعنی تفتیش کرنا۔

قولہ حتفه:۔ بمعنی موت جسکی جمع حُتُوف آتی ہے یہ اسم جامد ہے۔

قولہ بِظِلْفِه:۔ بمعنی کھر بھینس گائے بکری ہرن جسکا بھی ہو اسکی جمع اظلاف آتی ہے اور اونٹ اور گدھے اور خچر کے کھروں کو خف کہا جاتا ہے اور فرس کے کھر کو حافر کہا جاتا ہے جسکی جمع حوافر آتی ہے اور پرندوں کے ناخنوں کو مخلب کہا جاتا ہے ظلف ظلْفا ﴿ضرب﴾ کھر مارنا۔ اظلافا ﴿افعال﴾ وتظلیفا ﴿تفعیل﴾ بمعنی دور کرنا۔

فائدہ:۔ کالباحث عن حتفه بظلفه: مثل اس جانور کے جو کھودنے والا ہوا اپنی موت کو خود اپنے کھر (پیر) سے۔ یہ ضرب المثل ہے یعنی وہ شخص جو اپنی تئیں موت کی گھاٹ اترے۔ جسکا پس منظر یوں ہے کہ ایک آدمی بکری کو ذبح کرنا چاہتا تھا مگر اس کے پاس چھری موجود نہ تھی

Maktaba Tul Ishaat.com

اتفاقاً بکری نے اپنے کھروں سے زمین کریدنا شروع کی تو نیچے سے ایک چھری نکلی چنانچہ اسی چھری سے وہ بکری ذبح کردی گئی جس سے یہ محاورہ بن گیا۔ اسی معنی میں ہے کالباحث عن المدیۃ۔ مدیہ اسکا اردو میں معنی چھری ہے۔ اور اردو میں بھی مشہور ہے کہ اپنے پاؤں میں کلہاڑی مارنا یہ مثال اس وقت دیتے ہیں جب آدمی اپنی ھلاکت کا خود سبب بنا ہو۔

وَالْجَادِعَ مَارِنَ اَنْفِهٖ بِكَفِّهٖ فَالْحَقُ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَ هُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا

ترجمہ:۔ اور مثل کاٹنے والے کے اپنے ناک کے بانسے کو اپنے ہاتھ کے ساتھ۔ پس میں لاحق کیا جاؤں ان لوگوں کے ساتھ جو خسارے میں ہیں از روئے اعمال کے وہ لوگ کہ ضائع ہوگئی ہے انکی کوشش دنیاوی زندگی میں حالانکہ وہ لوگ گمان کررہے ہیں کہ وہ اچھا کام کررہے ہیں۔

تشریح: قولہ اَلْجَادِعَ:۔ جذعا ﴿فتح﴾ کاٹنا۔ تجذیعا ﴿تفعیل﴾ بمعنی عیب دار کرنا۔ مُجادعۃ ﴿مفاعلہ﴾ جھگڑا کرنا۔ تجادُعا ﴿تفاعل﴾ ایک دوسرے کو گالی گلوچ کرنا۔

قولہ مَارِن:۔ ناک کا نرم حصہ اس کی جمع موارن آتی ہے۔ مُرُوْنا ﴿نصر﴾ نرم ہونا اگر صلہ علی ہو تو بمعنی عادی ہونا۔ تمرینا ﴿تفعیل﴾ نرم کرنا۔ اور بصلہ علی عادی بنانا۔

قولہ انفه:۔ بمعنی ناک اسکی جمع اناف، اُنُوف آتی ہیں انفا ﴿ضرب﴾ ناک پر مارنا انفا ﴿سمع﴾ ناک چڑھانا

قولہ بکفه:۔ بمعنی ہتھیلی اسکی جمع اَکُفّ آتی ہے۔ کَفّ کفًا ﴿نصر﴾ رکنا، روکنا۔ تکففًا ﴿تفعل﴾ ہاتھ پھیلا کر مانگنا۔

فائدہ:۔ وَالْجَادِعُ مَارِنَ اَنْفِهٖ بِكَفِّهٖ مانند اس شخص کے جو خود کاٹنے والا تھا اپنے ناک

Maktaba Tul Ishaat.com

کے نرمے کو اپنے ہاتھ کیساتھ۔ اس ضرب المثل کا اطلاق اس وقت ہوتا ہے جب کوئی شخص بامید کامرانی وفیروزی اپنے نفس کو مشقت میں ڈالے۔

اسکا پس منظر یہ ہے کہ جذیمۃ الابرش بادشاہ نے مسماۃ زباء کے باپ کو قتل کروادیا تھا زباء نے پیغام بھیجا کہ میں اپنے باپ کا قتل معاف کرتی ہوں بشرطیکہ تو مجھ سے نکاح کرنا قبول کرلے اسکے ایک وزیر یا آزاد شدہ غلام جسکا نام قیصر تھا اس نے بادشاہ کو روکا مگر بادشاہ نہ مانا تو پھر قیصر نے نشانی بتلائی کہ اگر استقبال کے لئے بہت سے لوگ بمع ہتھیار آئیں تو اسوقت خطرہ ہوگا ورنہ نہیں اور قیصر کو ایک تیز رفتار گھوڑا دیا کہ مجھے دینا میں اس پر بھاگ آؤں گا۔ مگر باہر استقبال کے لئے چند لوگ تھے البتہ زباء کے محل کے قریب کافی لوگ مسلح تھے بادشاہ بھاگ نہ سکا زباء نے قتل کروادیا قیصر اپنا گھوڑا بھگا کر اسکے بھائی یا بھانجے عمرو بن عدی کے پاس آیا اور اسے قتل کی خبر دی۔

اور قیصر نے بدلہ لینے کے لئے یہ چالاکی کی کہ اپنے ہاتھ سے اپنی ناک کاٹ ڈالی اور زباء سے آکر یہ گڑھ دیا کہ جذیمہ کے بھانجے عمرو بن عدی نے مجھ پر الزام لگا کر کہ تو نے میرے ماموں جذیمہ کی نمک حرامی کی ہے (یعنی قتل کی سازش میں تو شریک تھا) میری ناک کاٹ ڈالی ہے اس منگھڑت افسانے کی وجہ سے قیصر زباء کا معتمد بن گیا خوب گل چھرے اڑاتا رہا حتی کہ زباء نے اس کو چند بار عراق کی طرف ساز وسامان دیکر بھیجا وہاں سے وہ نوادرات لاکر دیتا رہا۔ زباء کا گھر دو پہاڑوں کے بیچ راستہ عبور کرنے کے بعد تھا وہاں پر کسی آدمی کا جاکر قتل کرنا مشکل ترین تھا اسلئے آخری بار قیصر عراق سے چند اشخاص کو صندوق میں بند کرکے اپنے ہمراہ لایا اور زباء کو قتل کرنے میں کامیاب ہوگیا اور اس طرح سے زباء سے اپنے آقا کا قصاص لے لیا۔

قولہ الحق: لحقا ولحاقا ﴿سمع﴾ ملنا جیسے وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ۔ اَلْحَاقًا ﴿افعال﴾ ملانا۔ مُلاحقۃ، تلاحُقا ﴿مفاعلہ، تفاعل﴾ بمعنی ایک دوسرے کے پیچھے آنا اور اِلْتِحَاقًا ﴿افتعال﴾ ملنا

Maktaba Tul Ishaat.com

قولہ الاخرین :۔ یہ اخسر کی جمع ہے بمعنی نفع نقصان اٹھانے والا خسرانا ﴿سمع﴾ گمراہ ہونا نقصان برداشت کرنا جیسے الَّذِیْنَ خَسِرُوْا اَنْفُسَھُمْ ۔خُسْرانا اِخْسارًا وتَخْسِیْرًا ﴿ضرب ،افعال ،تفعیل﴾ کمی کرنا جیسے ولا تُخْسِرُوا الْمِیْزَان

قولہ اعمالا :۔ یہ عمل کی جمع ہے بمعنی کام عملا ﴿سمع﴾ کام کرنا تعْمِیْلا ﴿تفعیل﴾ کام کی اجرت دینا اِعْمَالًا ﴿افعال﴾ حاکم بنانا تعامُلا مُعاملۃ ﴿تفاعل ،مفاعلہ﴾ ایک دوسرے سے معاملہ کرنا اِسْتِعْمالًا ﴿استفعال﴾ کام کرنے کو کہنا

فائدہ: عمل اور فعل میں فرق :۔ عمل وہ کام جو بالقصد ہو اور فعل عام ہے بالقصد ہو یا بلا قصد ہو

قولہ ضل :۔ ضَلالۃ ﴿ضرب﴾ برلغت بنی تمیم اور ضَلالۃ ﴿سمع﴾ برلغت اہل حجاز بمعنی گمراہ ہونا جیسے ما ضلَّ صاحِبُکُمْ وما غوٰی ۔نیست ونابود ہونا ۔ بے خبر ہونا ۔ اَضَلَّ اضْلالًا ﴿افعال﴾ تضْلِیْلا ﴿تفعیل﴾ گمراہ کرنا جیسے واضلُّوْ کثِیْرا ۔

قولہ سعیھم :۔ سعْیًا ﴿فتح﴾ کوشش کرنا جیسے وانْ لَّیْس لِلْانْسانِ اِلَّا ما سعٰی ۔ دوڑنا جیسے فلَمَّا بلغ معہُ السَّعْی اِسْعاءً ﴿افعال﴾ کوشش کرنا مُساعاۃ ﴿مفاعلہ﴾ کوشش میں مقابلہ کرنا ۔

قولہ الحیوۃ :۔ حیوۃ ﴿سمع﴾ زندہ ہونا ۔ اِحْیاءً ﴿افعال﴾ جیسے انَّ اللّٰہ یُحْیِ الْاَرْض بعْد موْتِھا اور تحِیَّۃ ﴿تفعیل﴾ زندہ کرنا ۔ لفظ حیوۃ کا اطلاق چند معنوں پر ہوتا ہے (۱) قوت نامیہ (بڑھنے والی) جیسے انَّ اللّٰہ یُحْیِ الْاَرْض بعْد موْتِھا (۲) قوت حساسہ جیسے وما یسْتوِی الْاَحْیاءُ ولا الْاَمْوات (۳) قوت عقلیہ جیسے اومنْ کان میْتًا فاحْییْناہُ (۴) ارتفاع غم جیسے بلْ احْیاءٌ (۵) حیات

Maktaba Tul Ishaat.com

اخروی جیسے قَدَّمْتُ لِحَیَاتِیْ۔

قولہ الدنیا:۔ بمعنی موجودہ زندگی جسکی جمع دنی آتی ہے اسکے اشتقاق میں دو احتمال ہیں (۱) دنا دُنُوًّا ﴿نصر﴾ سے مشتق ہے بمعنی قریب ہونا جیسے ثم دنی فتدلّٰی۔ علٰی ھٰذا التَّقْدِیْر دنیا کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ یہ بھی قریب الفنا ہے (۲) دنأ دُنُوْءً ﴿فتح﴾ سے مشتق ہے بمعنی ذلیل ہونا علٰی ھذا التقدیر دنیا کی وجہ تسمیہ یہ ہوگی کہ یہ بھی خسیس اور ذلیل ہے۔

قولہ یحسبون:۔ حُسْبَانًا ﴿سمع حسب﴾ گمان کرنا جیسے احسب النَّاسُ اور حسابا ﴿نصر﴾ شمار کرنا جیسے والشَّمْسُ والقمر حُسْبانًا اور حسابۃ ﴿کرُم﴾ شریف النسب ہونا۔ اِحْتِسَابًا ﴿افتعال﴾ گمان کرنا۔ شمار کرنا مُحاسبۃ ﴿مفاعلہ﴾ تحاسُبًا ﴿تفاعل﴾ ایک دوسرے کے حساب کی جانچ پڑتال کرنا۔

قولہ صنعا:۔ صُنْعًا ﴿فتح﴾ کام کرنا جیسے بما کانُوْ یصْنعُوْن تصْنیعا ﴿تفعیل﴾ کاری گری کے ساتھ خوبصورت بنانا۔ اِصْطناعا ﴿افعال﴾ مضبوط بنانا۔ مُصانعۃ ﴿مفاعلہ﴾ نرمی کرنا۔

عَلٰی اَنِّیْ وَاِنْ اَغْمَضَ لِیَ الْفَطِنُ الْمُتَغَابِیْ وَنَضَحَ عَنِّیَ الْمُحِبُّ الْمُحَابِیْ لَا اَکَادُ اَخْلَصُ مِنْ غُمْرٍ جَاهِلٍ اَوْ ذِیْ غِمْرٍ مُتَجَاهِلٍ یَضَعُ مِنِّیْ لِهٰذَا الْوَضْعِ وَیُنَدِّدُ بِاَنَّهٗ مِنْ مَنَاهِی الشَّرْعِ وَمَنْ نَقَدَ الْاَشْیَاءَ بِعَیْنِ الْمَعْقُوْلِ وَاَنْعَمَ النَّظَرَ فِیْ مَبَانِی الْاُصُوْلِ۔

ترجمہ:۔ باوجود اسکے میں جانتا ہوں اگر چہ چشم پوشی کریگا میرے لئے ذہین آدمی جو زبردستی غبی بننے والا ہے اور دفع کریگا مجھ سے میرا محبوب جو مجھے عطیہ دینے والا ہے نہیں ہے قریب کہ میں چھوٹ جاؤں نا تجربہ کار جاہل سے یا کینہ رکھنے والے سے جاہلانہ طور پر گھٹائے گا وہ میرا

Maktaba Tul Ishaat.com

مرتبہ اس لکھنے کی وجہ سے اور چیخ و پکار کر کے کہے گا کہ یہ کتاب شریعت کے مناہیات سے ہے اور جو شخص پرکھے اشیا کو عقل کی آنکھ کے ساتھ اور گہرا کرے گا نظر کو کلام کی بنیادوں میں۔

تشریح: قولہ اغمض:۔ غُمُوْضا ، اغماضا ، تغمیضا ﴿نصر ، افعال ، تفعیل﴾ بمعنی چشم پوشی کرنا جیسے اَلَّا اَنْ تُغْمِضُوْا فیہ۔

قولہ المتغابی:۔ غبی غبایۃ ﴿سمع﴾ غبی ہونا تغابی تغابیا ﴿تفاعل﴾ خود بخود کند ذہن بنا۔ تغبی تغبّیا ﴿تفعل﴾ واستغبی استغباء ﴿استفعال﴾ غبی سمجھنا۔

قولہ نضح:۔ نضح نضحا ﴿فتح﴾ چھینٹے مارنا۔ نضح عنہ نضحا ﴿فتح﴾ دفع کرنا۔

قولہ المحب:۔ حبّ حُبًّا ﴿ضرب﴾ محبت کرنا حبّ حُبًّا ﴿سمع، کرم﴾ محبوب ہونا تحبیبا ﴿تفعیل﴾ محبوب بنانا جیسے ولکن حبّب الیکُمُ الْاِیمان۔ احبابا ﴿افعال﴾ محبت کرنا جیسے واُخری تُحبُّونہا۔ تحابی تحابیا ﴿تفاعل﴾ ومُحاباۃ ﴿مفاعلہ﴾ ایک دوسرے سے محبت کرنا۔

قولہ المحابی:۔ حبا حباء ﴿نصر﴾ روکنا حبا حبوا ﴿نصر﴾ سرین کے بل چلنا حابی مُحاباۃ ﴿مفاعلہ﴾ عطیہ دینا۔

قولہ اکاد:۔ کاد یکادُ کوْدا ﴿سمع﴾ قریب ہونا جیسے یکادُ الْبرْقُ یخْطفُ ابْصارہُمْ۔ کاد کیْدا ﴿ضرب﴾ تدبیر کرنا، مکر کرنا جیسے انّہُمْ یکیْدُوْن کیْدا واکیْدُ کیْدا۔

قولہ اخلص:۔ خلص خُلُوْصا ﴿نصر﴾ خالص ہونا۔ خلص عنْہ منْہ

Maktaba Tul Ishaat.com

خُلُوصا ﴿نصر﴾ نجات پانا اور خلص الیہ خُلُوصا ﴿نصر﴾ پہنچنا۔ اخلص اِخلاصا ﴿افعال﴾ مخلص ہونا جیسے انہ من عبادنا الْمُخلصین۔ خلّص تخلیصا ﴿تفعیل﴾ نجات دینا۔ تخالص تخالُصا ﴿تفاعل﴾ وخالص مُخالصۃ ﴿مفاعلہ﴾ ایک دوسرے سے سچی دوستی رکھنا۔ اِستخلاصا ﴿استفعال﴾ چھٹکارا طلب کرنا۔

قولہ غمر:۔ بمعنی ناتجربہ کار جسکی جمع اغمار آتی ہے ایک لفظ غمر بمعنی کینہ ہے جسکی جمع غُموز آتی ہے ایک لفظ غمرۃ بمعنی شدت وسختی ہے جسکی جمع غمارات آتی ہے غمر غمارۃ ﴿نصر﴾ ناتجربہ کار ہونا۔ غمر غمرا ﴿سمع﴾ کینہ والا ہونا۔ غمر غمرًا ﴿نصر﴾ چھپنا۔ انغمر انغمارا ﴿انفعال﴾ ڈوب جانا۔ غمّر تغمیرا ﴿تفعیل﴾ دفع کرنا۔

قولہ یضع:۔ وضع وضعا ﴿فتح﴾ رکھنا جیسے واکواب مّوضُوعۃ وضع وضاعۃ ﴿کرم﴾ خسیس ہونا

قولہ یندد:۔ ندّ نُدُودا ﴿ضرب﴾ بھاگنا۔ ندّد تندیدا ﴿تفعیل﴾ بھگانا مراد معنی مشہور کرنا ایک لفظ ندّ بمعنی باغی اور شریک ہے جسکی جمع انداد آتی ہے جیسے ولا تجعلُوا للّٰہ اندادا۔

قولہ مناہی:۔ یہ منھیٰ کی جمع ہے جو منھی کا مخفف ہے بمعنی ممنوع چیز نھی نھیا ﴿فتح﴾ منع کرنا جیسے ارأیت الّذی ینھی ۔انھی انھاء ﴿افعال﴾ ونھّی تنھیۃ ﴿تفعیل﴾ بمعنی روکنا۔ انتھی انتھاء ﴿افتعال﴾ کسی شیٔ کی انتہاء کو پہنچنا، رکنا جیسے لئن لّم تنتہ لارجمنّک ۔تنھّی تنھّیا ﴿تفعل﴾ رکنا۔ ایک لفظ نُھیۃ بمعنی عقل ہے جسکی جمع نُھی آتی ہے جیسے انّ فی ذلک لایات

Maktaba Tul Ishaat.com

لِأُولی النُّھٰی۔ نَھُوَ نَھَاوۃ ﴿کرم﴾ کامل عقل والا ہونا۔

قولہ الشرع:۔ شرع شرعا ﴿فتح﴾ ظاہر کرنا۔ شرع فی الامر شُرُوعا ﴿فتح﴾ بمعنی شروع ہونا۔ اشراعا ﴿افعال﴾ ظاہر کرنا، شروع کرنا۔ تشریعا ﴿تفعیل﴾ ظاہر کرنا۔

قولہ نقد:۔ نقد نقدا ﴿نصر﴾ نقد ادا کرنا، کھرا کرنا۔ نقّد تنقیدا ﴿تفعیل﴾ کسی کے عیوب کو ظاہر کرنا۔ ناقد مُناقدۃ ﴿مفاعلہ﴾ کسی سے کسی معاملہ میں جھگڑا کرنا۔

قولہ بعین:۔ اسکے کئی معانی آتے ہیں (۱) آنکھ جیسے والعینُ بالعینِ (۲) گھٹنا۔ (۳) سورج کی ٹکیہ (۴) ذات۔ (۵) چشمہ۔ جیسے عینًا فیھا تُسمّٰی سلسبیلا۔ (۶) سونا۔ عین عینا ﴿سمع﴾ موٹی آنکھ والا ہونا جیسے وحُورٌ عِیْنٌ۔ عان عینا ﴿ضرب﴾ نظر بدلگانا۔ اعانۃ ﴿افعال﴾ مدد کرنا۔ عیّن تعیینا ﴿تفعیل﴾ متعین کرنا۔ تعیّن تعیُّنا ﴿تفعل﴾ متعین ہونا۔ عاین مُعاینۃ ﴿مفاعلہ﴾ خود آنکھوں سے دیکھنا۔

قولہ المعقول:۔ بمعنی عقل یہ ان مصادر میں سے ہے جو مفعول کے وزن پر آتے ہیں جیسے میسُور معسُور۔

قولہ انعم:۔ نعِم نعْما ﴿سمع﴾ خوش حال ہونا نعُم نُعُومۃ ﴿کرم﴾ نرم ونازک ہونا انعم اِنعاما ﴿افعال﴾ خوش حال کرنا جیسے انعمت علیھم یہاں اسکا معنی ہے گہرا کرنا نعّم تنعیما ﴿تفعیل﴾ نرم ونازک بنانا جیسے فاکرمہٗ ونعّمہٗ۔ ایک لفظ نِعم بمعنی چوپایہ ہے اسکی جمع انعام آتی ہے۔

قولہ النظر:۔ نظرا ﴿نصر﴾ دیکھنا جیسے افلا ینظُرُون الی الابل۔ اِنظارا ﴿افعال﴾ مہلت دینا جیسے قال انظِرْنی الی یوم یُبْعثُون۔ ناظر مُناظرۃ

Maktaba Tul Ishaat.com

﴿مفاعلہ﴾ بحث ومباحثہ کرنا استنظارا ﴿استفعال﴾ مہلت طلب کرنا اور انتظارا ﴿افتعال﴾ انتظار کرنا جیسے وانتظروا انا منتظرون۔

قولہ مَبَانِي:۔ یہ مبنی کی جمع ہے جومبنی کا مخفف ہے بمعنی بنیاد۔

قولہ الاصول:۔ یہ اصل کی جمع ہے بمعنی جڑ۔ جیسے اصلہا ثابت وّفرعہا فی السّماء۔ اصُل اصالۃ ﴿کرم﴾ جڑ والا ہونا۔ اصّل تأصیلا ﴿تفعیل﴾ جڑ والا بنانا۔ اٰصل ایصالا ﴿افعال﴾ شام کے وقت آنا۔ تأصّل تأصّلا ﴿تفعل﴾ جڑ والا ہونا اور استیصالا ﴿استفعال﴾ جڑ سے اکھاڑنا۔

نَظَمَ هٰذِهِ الْمَقَامَاتِ فِيْ سِلْكِ الْاِفَادَاتِ وَسَلَكَهَا مَسْلَكَ الْمَوْضُوْعَاتِ عَنِ الْعَجْمَاوَاتِ وَالْجَمَادَاتِ وَلَمْ يُسْمَعْ بِمَنْ نَبَا سَمْعُهٗ عَنْ تِلْكَ الْحِكَايَاتِ اَوْ اَثَّمَ رُوَاتَهَا فِيْ وَقْتٍ مِّنَ الْاَوْقَاتِ ثُمَّ اِذَا كَانَتِ الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَبِهَا انْعِقَادُ الْعُقُوْدِ الدِّيْنِيَّاتِ فَاَيُّ حَرَجٍ عَلٰى مَنْ اَنْشَأَ مُلَحًا لِلتَّنْبِيْهِ لَا لِلتَّمْوِيْهِ وَنَحَا بِهَا مَنْحَى التَّهْذِيْبِ لَا الْاَكَاذِيْبِ وَهَلْ هُوَ فِيْ ذٰلِكَ اِلَّا بِمَنْزِلَةِ مَنِ انْتَدَبَ لِتَعْلِيْمٍ اَوْ هَدٰى اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ.

ترجمہ:۔ پروئے گا وہ اس مقامات کو افادات کے دھاگے میں۔ اور شمار کرے گا اس مقامات کو ان گھڑی ہوئی کہانیوں کی جگہ (جو گھڑی گئی ہیں) جانوروں کے ساتھ اور پتھروں کے ساتھ۔ اور نہیں سنا گیا کسی شخص کے بارے میں کہ ہٹ گئے ہوں اسکے کان ان حکایات سے یا گنہگار ٹھہرایا ہو ان کہانیوں کے راویوں کو اوقات میں سے کسی وقت میں پھر جب ہیں اعمال نیات کے ساتھ اور انہی یعنی نیات کے ساتھ منعقد ہوتے ہیں دینی اعمال۔ پس کیا حرج ہے اس شخص پر جو لکھے چٹ پٹی باتیں انسانوں کو تنبیہ کرنے کے لئے نہ محض آرائش کلام کیلئے اور جس نے ارادہ کیا ہو اس کے ساتھ ارادہ کرنا تھذیب اخلاق کا نہ کہ محض جھوٹی باتوں کا۔ اور نہیں ہے وہ اس کے لکھنے میں مگر

Maktaba Tul Ishaat.com

بمنزل اس شخص کے جس نے برانگیختہ کیا ہو لوگوں کو تعلیم کیلئے یا راہنمائی کی ہو سیدھے راستے کی طرف۔

تشریح: قولہ سلک: سلک سُلُوکا ﴿نصر﴾ چلنا، چلانا، داخل ہونا، داخل کرنا جیسے ماسلککُم فِیْ سقر۔ اسلک اِسْلاکا ﴿افعال﴾ داخل کرنا انسلاکا ﴿انفعال﴾ داخل ہونا۔

فائدہ: نَظام، خَیط، سِلک اور سِمط میں فرق: ان چاروں کا معنی دھاگہ ہے لیکن ان میں کچھ کچھ فرق بھی ہے جسکی تفصیل یہ ہے کہ نظام وہ دھاگہ ہے جسمیں ہر قسم کے ہار پروئے جائیں اور خیط مطلق دھاگہ ہے اس میں کوئی چیز پروئی گئی ہو یا نہ۔ سلک وہ دھاگہ جس میں موتی اور جواہرات پروئے جائیں بالفعل یا بالقوۃ۔ سمط وہ دھاگہ جسمیں جواہرات پرودیے گئے ہوں یہ سلک سے اخص ہے۔

قولہ الافادات: یہ اِفادۃ کی جمع ہے بمعنی فائدہ یعنی وہ زیادتی جو انسان کو حاصل ہو۔ فاد فیدا ﴿ضرب﴾ افاد افادۃ ﴿افعال﴾ فائدہ پہنچانا تفاید تفایدا ﴿تفاعل﴾ ایک دوسرے کو فائدہ پہنچانا۔ تفیّد تفیُّدا ﴿تفعل﴾ نازسے چلنا۔ استفادۃ ﴿استفعال﴾ فائدہ طلب کرنا۔

قولہ العجماوات: یہ عجماء کی جمع ہے بمعنی جانور۔ عجم عجما ﴿نصر﴾ لکڑی کو چبا کر نرم کرنا۔ عجم عجامۃ ﴿کرم﴾ زبان کی بندش (لکنت) والا ہونا عجّم تعجیما ﴿تفعیل﴾ و اعجم اعجاما ﴿افعال﴾ نقطہ لگانا۔

قولہ الجمادات: یہ جماد کی جمع ہے وہ شئی جس میں حیات اور نشو و نما کا شائبہ بھی نہ ہو جیسے پتھر۔

قولہ الحکایات: یہ حکایۃ کی جمع ہے بمعنی واقعہ۔ حکی عنہ حکایۃ

﴿ضرب﴾ نقل کرنا۔ حکی حکایة ﴿ضرب﴾ مشابہ ہونا۔ اِحتکی اِحتکاءً ﴿افتعال﴾ مضبوط ہونا اَحکی اِحکاءً ﴿افعال﴾ باندھنا۔ حاکی مُحاکاۃً ﴿مفاعلہ﴾ مشابہ ہونا۔

قولہ وقت:۔ وقت وَقتاً ﴿ضرب﴾ ووقّت توقیتاً ﴿تفعیل﴾ وقت متعین کرنا جیسے اِنَّ الصّلٰوۃ کانت علی الْمُؤمنین کِتابا مّوقوتاً۔ وقت کی مشہور جمع اَوقات ہے اور غیر مشہور جمع وُقُوت ہے۔

قولہ کانت:۔ کان کونا ﴿نصر﴾ ہونا جیسے وکان الانسانُ کفُورا۔ کوّن تکوِیناً ﴿تفعیل﴾ ایجاد کرنا تکوّن یتکوّنُ تکوُّناً ﴿تفعل﴾ پیدا ہونا۔ اِکتان اِکتِیاناً ﴿افتعال﴾ ضامن ہونا۔ اِستَکان اِستِکانۃً ﴿استفعال﴾ عاجزی ظاہر کرنا جیسے فما استکانُوا لربہم تو بھی انہوں نے خدا کے سامنے عاجزی ظاہر نہ کی۔

قولہ بالنیات:۔ یہ نِیّۃ کی جمع ہے بمعنی ارادہ۔ نوی نواۃ ونیّۃً ونیۃ ﴿ضرب﴾ ارادہ کرنا۔ نوّی تنویۃ ﴿تفعیل﴾ حاجت پوری کرنا اَنوی اِنواءً ﴿افعال﴾ دور ہونا تنوّی تنوّیاً، اِنتوی اِنتواءً ﴿تفعل افتعال﴾ ارادہ کرنا اِستنوی اِستِنواءً ﴿استفعال﴾ پھینکنا۔

قولہ انعقاد:۔ عقد عقداً ﴿ضرب﴾ گرہ لگانا۔ انعقد اِنعِقاداً ﴿انفعال﴾ گرہ لگنا، کسی شی کا پختہ ہونا۔ عاقد مُعاقدۃً ﴿مفاعلہ﴾ معاہدہ کرنا جیسے عاقدت ایمانکم۔ اِعتقد اِعتِقاداً ﴿افتعال﴾ پختہ یقین رکھنا۔ ایک لفظ عِقدُ الدُّرر بمعنی موتیوں کا ہار ہے۔ ایک لفظ عَقد بمعنی معاہدہ ہے جس کی جمع عُقُود آتی ہے ایک لفظ عُقدۃ بمعنی مشکل بات ہے جس کی جمع عُقد آتی ہے۔

قولہ الدینیات:۔ یہ دینیّۃ کی جمع ہے اور دین کی طرف منسوب ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

قولہ حرج:۔حرج حرجا ﴿سمع﴾ تنگ ہونا جیسے ثُمَّ لایجدُوا فِیْ انفُسِهِم حرجا۔ تخریجا ﴿تفعیل﴾ بمعنی تنگ کرنا۔احرج احراجا ﴿افعال﴾ تنگی میں ڈالنا

قولہ للتنبیه:۔نبه نبها ﴿سمع﴾ وانتبه انتباها ﴿افتعال﴾ بیدار ہونا ۔نبّه تنبیها ﴿تفعیل﴾ وانبه انباها ﴿افعال﴾ بیدار کرنا۔

قولہ للتمویه:۔ماه موها ﴿نصر﴾ بہت پانی والا ہونا اسی سے ماء بمعنی پانی ہے اسکی اصل میں دو احتمال ہیں (۱) موۃ۔(۲) میۃ۔ واؤ یا یاء کو الف سے تبدیل کر کے ھاء کو خلاف قیاس ہمزہ سے تبدیل کر دیا تو ماء ہو گیا اسکی جمع امواہ اور میاۃ آتی ہیں موّہ تمویها ﴿تفعیل﴾ کسی شی پر سونے کا پانی چڑھانا مرادی معنی ملمع سازی کرنا۔

قولہ التهذیب:۔هذب هذبا ﴿ضرب﴾ وهذّب تهذیبا ﴿تفعیل﴾ پاکیزہ کرنا درست کرنا۔تهذّب تهذّبا ﴿تفعل﴾ پاکیزہ ہونا۔

قولہ الاکاذیب:۔یہ اکذوبة کی جمع ہے بمعنی جھوٹ۔کذب کذبا کذبا ﴿ضرب﴾ جھوٹ بولنا جیسے انَّ المُنفقین لکذبُون۔کذّب تکذیبا ﴿تفعیل﴾ جھٹلانا جیسے کذّبت ثمُود وعاد بالقارعة۔اکذب اکذابا ﴿افعال﴾ جھوٹ پر آمادہ کرنا۔تکاذب تکاذُبا ﴿تفاعل﴾ ایک دوسرے کو جھوٹ کہنا۔

قولہ انتدب:۔ندب نُدبا ﴿نصر﴾ بلانا۔انتدب انتدابا ﴿افتعال﴾ بلاوے کا جواب دینا۔

قولہ صراط:۔اس میں تین لغتیں ہیں۔(۱) الصراط۔(۲) الزراط۔(۳) السّراط تینوں کا معنی راستہ ہے۔ صرط صرطا ﴿نصر﴾ نگلنا۔

فائدہ: طریق، صراط اور سبیل میں فرق:۔طریق وہ راستہ جس پر عادۃ چلا

Maktaba Tul Ishaat.com

جاتا ہو یا نہ۔ سبیل وہ راستہ جس پر عادۃ چلا جاتا ہو۔ صراط بالکل سیدھا راستہ۔

شعر:۔

عَلٰی اَنَّنِیْ رَاضٍ بِاَنْ اَحْمِلَ الْھَوٰی   وَاَخْلُصَ مِنْہُ لَا عَلَیَّ وَلَا لِیَا

وَبِاللّٰہِ اَعْتَضِدُ فِیْمَا اَعْتَمِدُ وَاَعْتَصِمُ مِمَّا یَصِمُ وَاَسْتَرْشِدُ اِلٰی مَا یُرْشِدُ فَمَا الْمَفْزَعُ اِلَّا اِلَیْہِ وَلَا الْاِسْتِعَانَۃُ اِلَّا بِہٖ وَلَا التَّوْفِیْقُ اِلَّا مِنْہُ وَلَا الْمَوْئِلُ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْہِ اُنِیْبُ وَبِہٖ نَسْتَعِیْنُ وَھُوَ نِعْمَ الْمُعِیْنُ۔

اس کے باوجود میں راضی ہوں اس بات پر کہ برداشت کروں میں خواہشات کے الزام کو اور چھوٹ جاؤں میں اس لکھنے سے نہ مجھ پر اس کا نقصان ہو اور نہ مجھے نفع حاصل ہو

اور اللہ تعالیٰ ہی کے ساتھ میں مدد چاہتا ہوں اس چیز میں جس کا میں ارادہ کر چکا ہوں اور میں پناہ طلب کرتا ہوں اس چیز سے جو عیب دار کر دیتی ہے اور رشد وھدایت طلب کرتا ہوں اس ذات کی طرف جو ھدایت دینے والی ہے پس نہیں کوئی جائے پناہ مگر اسی کی طرف اور نہیں کوئی مدد چاہنا مگر اسی سے اور نہیں کوئی توفیق مگر اسی کی طرف سے اور نہیں کوئی پناہ دینے والا مگر وہی اسی پر میں بھروسہ کرتا ہوں اور اسی کی طرف میں رجوع کرتا ہوں اور اسی کے ساتھ ہم مدد چاہتے ہیں اور وہی بہترین مدد کرنے والا ہے۔

تشریح: قولہ راض:۔ رضی رضا ﴿سمع﴾ راضی ہونا جیسے رضی اللّٰہ عنہم ورضوا عنہ۔ ارضی ارضاء۔ رضّی ترضیۃ ﴿افعال، تفعیل﴾ راضی کرنا جیسے یُرضونہم بافواہہم۔ تراضی تراضیا ﴿تفاعل﴾ ایک دوسرے کی رضا طلب کرنا۔

قولہ احمل:۔ حمل حملا وحملا ﴿ضرب﴾ بوجھ اٹھانا جیسے ولیحملنّ اثقالہم۔ حمّل تحمیلا اور احمل احمالا ﴿تفعیل، افعال﴾ اٹھوانا جیسے

Maktaba Tul Ishaat.com

الَّذِیْن حُمِّلُوا التَّوْرَاۃَاور تحمَّل تحمُّلاً ﴿تفعل﴾ بوجھ اٹھانا، برداشت کرنا۔

قولہ اعتضد:۔عضد عضدا ﴿نصر﴾ عاضد مُعاضدۃ ﴿مفاعلہ﴾ مدد کرنا جیسے وما کُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّیْنَ عَضُدًا ۔تعاضد تعاضُدا ﴿تفاعل﴾ ایک دوسرے کی مدد کرنا۔اِعْتضد اعتضادا ﴿افتعال﴾ مدد مانگنا۔

قولہ اعتمد:۔عمد عمدا ﴿ضرب﴾ قصد کرنا اِعْتمد اعتمادا ﴿افتعال﴾ اعتماد کرنا تعمَّد تعمُّدا ﴿تفعل﴾ قصداً کسی کام کو کرنا جیسے ومَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا

قولہ اعتصم:۔عصم عصْمۃ ﴿ضرب﴾ بچانا جیسے لا عاصِمَ الْیَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰہِ۔ اِعْتصم اعتصاما ﴿افتعال﴾ بچنا، کسی چیز کو مضبوطی سے پکڑنا جیسے واعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا۔

قولہ یصم:۔ وصم وصْما ﴿ضرب﴾ عیب لگانا ۔توصَّم توصُّما ﴿تفعل﴾ تکلیف اٹھانا واصم مُواصمۃ ﴿مفاعلہ﴾ و تواصم تواصُما ﴿تفاعل﴾ ایک دوسرے کو عیب لگانا۔

قولہ المفزع:۔فزع فزْعا ﴿فتح﴾ خوف کرنا فزِع فزَعا ﴿سمع﴾ گھبراہٹ والا ہونا جیسے ففَزِعَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ ۔افْزع افزاعا ﴿افعال﴾ فزَّع تفْزِیْعا ﴿تفعیل﴾ خوف دلانا اگر صلہ عن ہو تو معنی ہوگا گھبراہٹ دور کرنا جیسے حَتّٰی اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِھِمْ۔

قولہ الموئل:۔وئل وألا ﴿ضرب﴾ پناہ دینا۔

قولہ توکلت:۔وکل وُکُوْلا ﴿ضرب﴾ اوْکل اِیکالا ﴿افعال﴾ سپرد کرنا ۔وکَّل توْکِیْلا ﴿تفعیل﴾ وکیل بنانا توکَّل توکُّلا ﴿تفعل﴾ بھروسہ کرنا جیسے

Maktaba Tul Ishaat.com

ومن یّتوکّل علی اللّٰہ فھو حسبُہٗ۔

قولہ انیب:۔ناب نوبا ﴿نصر﴾ بار بار آنا اناب انابۃ ﴿افعال﴾ رجوع کرنا جیسے ویھدی الیہ من یُنیب ۔متوجہ ہونا توبہ کرنا۔نوّب تنویبا ﴿تفعیل﴾ باری مقرر کرنا تناوب تناوبا ﴿تفاعل﴾ باری باری کرنا استناب استنابۃ ﴿استفعال﴾ نائب بنانا اور انتاب انتیابا ﴿افتعال﴾ پے در پے آنا ایک لفظ نائب بمعنی قائم مقام ہے اور ایک لفظ نائبۃ بمعنی مصیبت ہے جسکی جمع نوائبؔ آتی ہے۔

تمت المقدمۃ

Maktaba Tul Ishaat.com

اَلْمَقَامَۃُ الْاُوْلٰی الصَّنْعَانِیَّۃُ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

علامہ حریریؒ کی عادت ہے کہ مقامہ کو کسی شہر سے منسوب کرتے ہیں اس پہلے مقامے کو صنعاء کی طرف منسوب کیا ہے۔ صنعاء نامی ایک بستی دمشق کے قریب بھی واقع ہے لیکن یہاں وہ صنعاء مراد ہے جو یمن میں ہے اور یہ بڑا مردم خیز شہر ہے محدث عبدالرزاق بن حمام (جن کی مصنف حال ہی میں ۲۰ جلدوں میں چھپی ہے) جیسے یگانہ روزگار محدث اس شہر کے رہائشی تھے حدیث میں بھی اس شہر کے زرخیز ہونے کی الحکمۃ یمان کے الفاظ سے پیشین گوئی کی گئی ہے۔ شاید اسی وجہ سے ابوزید سروجی نے بھی اس شہر کے لوگوں کے اپنے دام میں پھنسانے کے لئے وعظ ونصیحت کی راہ اختیار کی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Maktaba Tul Ishaat.com

حارث بن ہمام (مصنف کتاب) ایک دفعہ معاشی تنگدستیوں اور مصائب زمانہ سے دل برداشتہ ہو کر اپنے وطن سے دور مختلف علاقوں میں حیران و سرگردان گھوم رہے تھے کہ کوئی فیاض طبع شخص ملے جو اپنی فیاضیوں سے انہیں معاشی لحاظ سے خوشحال کردے ۔ یا کوئی ادیب ملے جو ذہنی اطمینان کا سبب بنے چلتے چلتے ایک بڑی مجلس میں پہنچے جہاں ایک آتش فشاں خطیب خطاب کرر ہے تھے اور نہایت ہی دل سوزی کے ساتھ سامعین کو سامان دنیا سے نفرت اور اعمال صالحہ کا شوق دلا رہے تھے نیز دنیاوی دھندوں میں لوگوں کے انہماک پر تعجب کا اظہار کر ہے تھے اور گناہوں سے وعیدیں سنا کر خوف دلا رہے تھے ۔الغرض عجیب وغریب انداز میں دنیا کی بے ثباتی بیان کرتے ہوئے سامعین کے جذبات بھڑ کا کر انہیں آخرت کی رغبت دلا رہے تھے جب خطبہ ختم کر چکے تو لوگوں نے عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے ان پر گراں مایہ عطیات کی ہن برسادی۔ خطیب صاحب یہ سب کچھ سمیٹتے ہوئے جانے لگے تو لوگوں نے فرط محبت میں انکی مشایعت بھی کرنا چاہی لیکن انہوں نے شکریہ کے ساتھ واپس کر دیا۔

حارث بن ہمام تو اس گوہر بے بہا سے جدا نہیں ہو سکتے تھے چھپتے چھپاتے اس کے گھر تک پہنچ گئے مگر وہاں تو ،،خود بیمار ہیں اور دوسروں کی مسیحائی کرنے چلے ہیں ،، کا معاملہ تھا جن چیزوں سے لوگوں کو منع فرمار ہے تھے وہ سب کچھ ان کے آگے دھرا تھا ان کا علم وفن تو مال بٹورنے کا محض جال تھا لیکن بجائے شرمندگی کے غصہ سے آگ بگولہ ہو کر اپنے عقیدت کیش پر برس پڑے۔

حارث بن ہمام نے اپنا سا منہ بنا کر واپسی کا راستہ لیا ہاں اس سب کے باوجود وہ خطیب چھوڑنے کے لائق نہیں تھے جاتے جاتے ان کے شاگرد سے انکا اتا پتا معلوم کیا تو اس نے بتایا یہ تاج الادباء اور سراج الغرباء ابوزید سروجی ہیں۔

Maktaba Tul Ishaat.com

حَدَّثَ الْحٰرِثُ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ لَمَّا اِقْتَعَدْتُ غَارِبَ الْاِغْتِرَابِ وَ اَنْاَتْنِی الْمَتْرَبَۃُ عَنِ الْاَتْرَابِ طَوَّحَتْ بِیْ طَوَائِحُ الزَّمَنِ اِلٰی صَنْعَاءِ الْیَمَنِ فَدَخَلْتُھَا خَاوِیَ الْوِفَاضِ بَادِیَ الْاِنْفَاضِ لَا اَمْلِکُ بُلْغَۃً وَلَا اَجِدُ فِیْ جِرَابِیْ مُضْغَۃً فَطَفِقْتُ اَجُوْبُ طُرُقَاتِھَا مِثْلَ الْھَائِمِ وَاَجُوْلُ فِیْ حَوْمَاتِھَا جَوْلَانَ الْحَائِمِ.

ترجمہ:۔ بیان کیا حارث بن ہمام نے ۔کہا جب سوار ہوا میں سفر کی کوہان پر اور دور پھینک دیا مجھے فقر و فاقہ نے ہم عمروں سے ۔اور پھینک دیا مجھے زمانے کے حوادثات نے ۔صنعاء کی طرف جو یمن کے قریب ہے ۔پس داخل ہوا میں اس میں دراں حالیکہ خالی کرنے والا تھا توشہ دان کو اور اسکے جھاڑنے کا وقت ظاہر ہونے والا تھا ۔نہیں مالک تھا میں قوت لا یموت کا ۔اور نہیں پایا میں نے اپنے تھیلے میں ایک لقمہ ۔پس شروع ہوا میں کاٹ رہا تھا اس (صنعاء) کے راستوں کو مثل حیران سرگردان عاشق کے ۔اور میں گھوم رہا تھا اسکی گلیوں میں مثل گھومنے پیاسے جانور کے۔

تشریح: قولہ الصنعانیۃ:۔ اس میں نون خلاف قیاس ہمزہ سے مبدل ہے۔

قولہ حدث :۔ حُدُوْثًا ﴿نصر﴾ واقع ہونا حدث حداثۃ ﴿نصر﴾ نیا ہونا اَحْدَثَ اِحْدَاثًا ﴿افعال﴾ ایجاد کرنا جیسے لَعَلَّ اللّٰہَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِکَ اَمْرًا شاید اللہ تعالیٰ اس کے بعد کوئی سبیل نکال دے ۔حَدَّثَ تَحْدِیْثًا ﴿تفعیل﴾ بیان کرنا اور حَادَثَ مُحَادَثَۃً ﴿مفاعلہ﴾ وتحادث تحادثا ﴿تفاعل﴾ ایک دوسرے سے گفتگو کرنا ۔تحدث تحدثا ﴿تفعل﴾ گفتگو کرنا ایک لفظ حادث بمعنی نیا ہے جو قدیم کی ضد ہے۔

قولہ الحارث:۔ حرث حرثا ﴿ضرب﴾ اگر اسکا مفعول ارض ہو تو اس کا معنی ہے کھیتی اور اگر مطلق شئی ہو تو اسکا معنی ہے کسب کرنا ۔اخترث اختراثا ﴿افتعال﴾ کسب کرنا

Maktaba Tul Ishaat.com

قولہ ھمام:۔یہ ھَمّ سے مشتق ہے باب نَصَرَ کا مصدر ہے بمعنی ارادہ کرنے والا۔

قولہ اقتعدت:۔قعد قُعُوْدًا ﴿نصر﴾ بیٹھنا جیسے اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا۔اِقْعد اِقْعادًا ﴿افعال﴾ بٹھانا قعّد تَقْعِیْدًا ﴿تفعیل﴾ خدمت کرنا تَقَعَّد تَقَعُّدًا ﴿تفعل﴾ توقف کرنا۔اِقْتَعَد اِقْتعادًا ﴿افتعال﴾ سواری پر بیٹھنا

فائدہ:لفظ قعود اور جلوس میں فرق:۔دونوں کا معنی بیٹھنا ہے لیکن ان میں دو طرح کا فرق ہے۔

(۱) جُلُوْس میں انتقال سفل سے علو کی طرف ہوتا ہے یعنی سوئے ہوئے کو بٹھانا یا نیچے بیٹھنے والے کو اوپر بٹھانا مقصود ہو تو اِجْلِسْ کہا جائیگا۔اور لفظ قعود میں انتقال علو سے سفل کی جانب ہوتا ہے یعنی اگر کھڑے ہونے والے یا اوپر والے کو نیچے بٹھانا مقصود ہو تو اُقْعُدْ کہا جائیگا

(۲) جلوس میں مکث (ٹھہراؤ) ضروری نہیں ہے جبکہ قعود میں مکث ضروری ہے اسلئے اللہ تعالی نے قَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ کہا جوالس مِنَ الْبَیْتِ نہیں کہا۔

قولہ غارب الاغتراب:۔غرب غُرُوْبًا ﴿نصر﴾ چھپنا غَرُب غرابۃ ﴿کرُم﴾ عجیب ہونا اِغْتَرب اِغْتِرَابًا ﴿افتعال﴾ لغوی معنی ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونا مرادی معنی سفر کرنا۔

قولہ انأتنی:۔ناء نَیْأً ﴿فتح﴾ دور ہونا جیسے ونا بجانبہ۔اِنْنَاء ﴿افعال﴾ دور کرنا۔

قولہ المتربۃ:۔بمعنی بھوک اور غربت جیسے اَوْ مِسْکِیْنًا ذَامَتْرَبَۃ۔ترب تربًا ﴿سمع﴾ خاک آلود ہونا۔اَتْرب اِتْرَابًا ﴿افعال﴾ ترّب تَتْرِیْبًا ﴿تفعیل﴾ خاک آلود کرنا۔تارب مُتَارَبَۃً ﴿مفاعلہ﴾ ہم عمر ہونا جیسے عُرُبًا اَتْرَابًا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

قولہ جرابه :۔بمعنی تھیلا جسکی جمع اَجْرِبَه ، جُرُب ،جرب آتی ہیں۔جَرَبًا ﴿سَمِعَ﴾ خارش والا ہونا۔ اِجْرَابًا ﴿افعال﴾ خارش کا پھیلنا۔تَجرِبَة وَتجرِيبًا ﴿تفعیل﴾ تجربہ کرنا۔

قولہ طفقت :۔طَفقًا ﴿سمع﴾شروع ہونا جیسے فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوقِ و الاَعْنَاقِ۔اِطْفَاقًا ﴿افعال﴾ کامیاب کرانا۔

قولہ اجوب:۔ جَابَ جَوْبًا ﴿نَصَرَ﴾کاٹنا جیسے جَابُواالصَّخْرَ بِالْوَادِ۔اِجابَةً ﴿افعال﴾جواب دینا،قبول کرنا جیسے اَجِيْبُوا دَاعِيَ اللّٰهِ۔

قولہ طرقات :۔یہ طَرِيْق(راستہ) کی جمع الجمع ہےاورطَرِيْق کی جمع اَطْرُقَة، اطرقاء اور طُرُق آتی ہیں۔طَرَقَ الرَّجُلُ طَرْقًا ﴿نَصَرَ﴾ پاؤں مارنا۔طُرُوْقًا ﴿نَصَرَ﴾ رات کےوقت آنا جیسے وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ وَمَااَدْرٰكَ مَاالطَّارِقُ۔ اِطْرَاقًا ﴿افعال﴾خاموش ہونا،سر جھکانا۔تَطَارُقًا ﴿تفاعل﴾ پےدرپے ہونا۔

قولہ الھائم:۔هَامَ هَيْمًا ﴿ضَرَبَ﴾حیران ہونا جیسے فِيْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ ۔ اسی سے هَائِم ہے پانی کی پیاس کی وجہ سےحیران پھرنے والا اس کی جمع هِيَم آتی ہے۔ هَيَّمَ تَهْيِيْمًا ﴿تفعیل﴾ پاگل کردینا۔تَهَيُّمًا ﴿تفعل﴾ پاگل ہونا اِهْتِيَامًا ﴿افتعال﴾حیلہ کرنا۔

قولہ اجول:۔جَالَ جَوْلًا ﴿نَصَرَ﴾ چکرلگانا۔اِجَالَة ﴿افعال﴾گھمانا۔اِجْتِيَالًا ﴿افتعال﴾ گھومنا مُجَاوَلَة ﴿مفاعله﴾ ایک دوسرے کوہٹانا۔تَجَاوُلًا ﴿تفاعل﴾ ایک دوسرے کے مقابلے میں چکر لگانا۔

قولہ حوماتها:۔ہرچیز کی چوٹی مراد ی معنی ٹیلہ۔ حَامَ حَوْمًا ﴿نَصَرَ﴾کسی چیز کی

Maktaba Tul Ishaat.com

تلاش میں چکر لگانا اسی سے حائم ہے بمعنی پانی کی تلاش میں چکر لگانے والا۔ جسکی جمع حوم آتی ہے۔ تحویما ﴿تفعیل﴾ مشغول رہنا۔

وَاَرُوْدُ فِیْ مَسَارِحِ لَمُحَاتِیْ وَمَسَایِحِ غَدَوَاتِیْ وَرَوُحَاتِیْ کَرِیْمًا اُخْلِقُ لَهٗ دِیْبَاجَتِیْ وَاَبُوْحُ اِلَیْهِ بِحَاجَتِیْ اَوْاَدِیْبًا تُفَرِّجُ رُؤْیَتُهٗ غُمَّتِیْ وَتُرْوِیْ رِوَایَتُهٗ غُلَّتِیْ حَتّٰی اَدَّتْنِیْ خَاتِمَةُ الْمَطَافِ وَهَدَتْنِیْ فَاتِحَةُ الْاَلْطَافِ اِلٰی نَادٍ رَحِیْبٍ مُحْتَوٍ عَلٰی زِحَامٍ وَنَحِیْبٍ .

ترجمہ:۔ اور میں طلب کر رہا تھا اپنی نظر کی چراگاہوں اور اپنی رات اور دن کی سیاحت میں ایک سخی کو۔ کہ ذلیل کروں میں اس کے سامنے اپنے چہرے کو۔ اور ظاہر کروں میں اس کی طرف اپنی حاجت کو دیا کسی ادیب کو کہ کھول دے اس کا دیکھنا میرے غموں کو اور بجھا دے اس کی گفتگو میری پیاس کو یہاں تک کہ پہنچا دیا مجھے میرے آخری چکر نے اور راہنمائی کی میری اللہ تعالی کی مہربانی کی ابتداء نے ایک وسیع مجلس کی طرف جو مشتمل تھی بھیڑ پر اور زار و قطار رونے پر۔

تشریح: قولہ ارود:۔ راد رودا ﴿نصر﴾ کسی شی کی تلاش میں گھومنا اسی سے رائد بمعنی جاسوس ہے۔ اراد ارادۃ ﴿افعال﴾ خواہش کرنا، ارادہ کرنا جیسے یُرِیْدُ اللّٰهُ بِکُمُ الْیُسْرَ .راود مراودۃ ﴿مفاعلہ﴾ چاہنا اور اگر اسکا صلہ عن یا علی ہو تو معنی ہوگا فریب دینا، برائی کی ترغیب دینا، پھسلانا جیسے قال ھی راودتنی عن نفسی۔ روّد ترویدا ﴿تفعیل﴾ طلب اور جستجو پر آمادہ کرنا۔ ارتاد ارتیادا ﴿افتعال﴾ طلب کرنا۔

قولہ مسارح:۔ یہ مسرح کی جمع ہے بمعنی چراگاہ سرح سرحا ﴿فتح﴾ چرانا، چرنا جیسے وحین تسرحون اور تسریحا ﴿تفعیل﴾ چھوڑنا جیسے وسرحوھن سراحا جمیلا۔

قولہ لمحاتی:۔ یہ لمحۃ کی جمع ہے بمعنی ایک نظر۔ لمح لمحا ﴿نصر﴾

Maktaba Tul Ishaat.com

جلدی کرنا اچانک دیکھنا جیسے کَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ۔ لَمَّحَ تَلْمِيحًا ﴿تفعیل﴾ آنکھ سے اشارہ کرنا۔

قولہ مسايح:۔ یہ مسيحة کی جمع ہے بمعنی سیر کرنے کی جگہ۔ ساح الماءُ سَيْحًا ﴿ضرب﴾ پانی کا جاری ہونا۔ سياحة ﴿ضرب﴾ سیر کرنا جیسے فَسِيحُوْا فِي الْاَرْضِ چونکہ سیر کرنے والے کو بھی پانی اور کھانا کم میسر آتا ہے جس کی وجہ سے وہ بھی صائم ہی کی طرح ہوجاتا ہے اسلئے مسائح بمعنی صائم آتا ہے جیسے سائحات ای صائمات اور لفظ مسيح بھی اسی سے ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مسيح اسلئے کہا جاتا ہے کہ وہ بھی سیاح تھے اور دجال کو بھی مسيح اسلئے کہا گیا ہے کہ وہ بھی سیاح ہوگا۔

قولہ غداوتی:۔ یہ غداة کی جمع ہے بمعنی صبح۔ غدا غدوًا ﴿نصر﴾ صبح کے وقت آنا جیسے ان اغدُوا علٰی حرثکم غدی غدا ﴿سمع﴾ تغدّیا ﴿تفعل﴾ صبح کے وقت کھانا کھانا غدّی تغدية ﴿تفعیل﴾ صبح کا کھانا کھلانا

قولہ روحاتی:۔ یہ روحة (شام) کی جمع ہے۔

قولہ کریما:۔ اسکے دو معنی آتے ہیں (۱) شریف (۲) ایسا غنی جو سوال کے بغیر دے نیز اس میں اسکا اپنا نفع نہ ہو۔ کریم کی جمع کرماء و کرام آتی ہیں۔

قولہ اخلق:۔ خلق خلقا ﴿ضرب﴾ پیدا کرنا نئی بات بنانا جیسے خلق السّمٰوٰت والْاَرْض۔ خلق خلقا خلاقة ﴿سمع، کرم﴾ بوسیدہ ہونا پرانا ہونا۔ اخلاقا ﴿افعال﴾ بوسیدہ کرنا مرادی معنی ذلیل کرنا۔

قولہ دیباجتی:۔ دیباجة بمعنی رخسار اس کی جمع دیابج، دیابیج آتی ہیں۔ اس کا باب مستعمل نہیں۔

Maktaba Tul Ishaat.com

قولہ ابوح :۔ بوحا ﴿نصر﴾ ظاہر کرنا۔ اباحۃ ﴿افعال﴾ جائز کرنا استباحۃ ﴿استفعال﴾ جائز سمجھنا۔

قولہ بحاجتی :۔ضرورت اس کی جمع حاجات اور حوائج آتی ہیں حاج حوجا ﴿نصر﴾ محتاج ہونا۔ اِحتیاجا ﴿افتعال﴾ محتاج ہونا تحوُّجا ﴿تفعل﴾ حاجت طلب کرنا۔

قولہ تفرج :۔ فرجا ﴿ضرب﴾ وفرّج تفریجا ﴿تفعیل﴾ کھولنا، کشادہ کرنا۔ اِفراجا ﴿افعال﴾ وانفراجا ﴿انفعال﴾ وتفرُّجا ﴿تفعل﴾ کھلنا۔ لفظ فرج کا اصل معنی دو چیزوں کا درمیانی سوراخ ہے اب اس کا اطلاق مابین الفخذین پر کیا جاتا ہے جیسے وَالَّتیٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَھا اور ایک لفظ فرَج بمعنی کشادگی ہے۔

قولہ غمتی :۔غم اور حزن اس کی جمع غُمم آتی ہے۔ غمَّ غمًّا ﴿نصر﴾ چھپانا غمگین کرنا۔ اسی سے لفظ غمام بمعنی بادل ہے کیونکہ وہ بھی آسمان اور ستاروں کو چھپا دیتا ہے جیسے فِیْ ظُلَلٍ مِنَ الْغَمَامِ ۔اغماما ﴿افعال﴾ غمگین کرنا۔ مُغامۃ ﴿مفاعلہ﴾ ایک دوسرے کو غمگین کرنا۔

قولہ غلتی :۔ بمعنی سخت پیاس جس کی جمع غُلَلٌ آتی ہے غلَّ غلًا وغُلّۃ ﴿سمع﴾ پیاسا ہونا۔ غلَّ غلُوْلًا ﴿نصر﴾ مال غنیمت میں خیانت کرنا جیسے وما کان لنبیٍّ ان یَّغُلّ ایک لفظ غل بمعنی کھوٹ اور فریب ہے۔ ایک لفظ غلّۃ بمعنی پیداوار ہے جس کی جمع غلّات آتی ہے۔

قولہ ادتنی :۔ ادی ادیًا ﴿ضرب﴾ پہنچانا۔ ادّی تأدیۃ ﴿تفعیل﴾ اور تأدّیا ﴿تفعل﴾ ادا کرنا، پہنچانا جیسے فَلْیُؤَدِّ الَّذِی اؤْتُمِنَ امانتہٗ۔

Maktaba Tul Ishaat.com

قولہ المطاف :طاف طوفا طوافا مطافا ﴿نصر﴾تطویفا ﴿تفعیل﴾ چکر لگانا جیسے یطوف علیہم ولدان مخلدون ۔

قولہ فاتحۃ:۔فتحا ﴿فتح﴾کھولنا جیسے ففتحنا علیہم ابواب کل شیٔ کامیاب ہونا۔لفظ فاتحہ کا معنی ہے ہر شی کی ابتداء۔

قولہ الالطاف:۔لطفا ﴿نصر﴾مہربانی کرنا جیسے اللہ لطیف بعبادہ۔ لطافۃ ﴿کرم﴾ باریک ہونا۔

قولہ رحیب:۔رحب رحبا ﴿سمع﴾رحابۃ ﴿کرم﴾فراخ ہونا جیسے وضاقت علیہم الارض بما رحبت۔ارحابا ﴿افعال﴾فراخ کرنا ترحیبا ﴿تفعیل﴾ وسیع کرنا ایک لفظ مرحبا ہے بمعنی فراخ جگہ۔

قولہ زحام:۔زحم زحما زحاما ﴿فتح﴾تنگی کرنا بھیڑ کرنا ۔ازدحاما ﴿افتعال﴾ بھیڑ کرنا۔ تزاحما ﴿تفاعل﴾ ایک دوسرے پر تنگی کرنا۔

قولہ نحیب:۔یہ باب ضرب کا مصدر ہے بمعنی چیخنا چلانا نحبا ﴿نصر﴾ نذر ماننا جیسے فمنہم من قضی نحبہ۔

فَوَلَجْتُ غَابَةَ الْجَمْعِ لَاَسْبُرَ مَجْلَبَةَ الدَّمْعِ فَرَأَيْتُ فِيْ بُهْرَةِ الْحَلْقَةِ شَخْصًا شَخْتَ الْخِلْقَةِ عَلَيْهِ اُهْبَةُ السِّيَاحَةِ وَلَهُ رَنَّةُ النِّيَاحَةِ وَهُوَ يَطْبَعُ الْاَسْجَاعَ بِجَوَاهِرِ لَفْظِهِ وَيَقْرَعُ الْاَسْمَاعَ بِزَوَاجِرِ وَعْظِهِ وَقَدْ اَحَاطَتْ بِهِ اَخْلَاطُ الزُّمَرِ اِحَاطَةَ الْهَالَةِ بِالْقَمَرِ وَالْاَكْمَامِ بِالثَّمَرِ فَدَلَفْتُ اِلَيْهِ لِاَقْتَبِسَ مِنْ فَوَائِدِهِ وَاَلْتَقِطَ بَعْضَ فَرَائِدِهِ.

ترجمہ:۔پس داخل ہوا میں لوگوں کے بیچ میں تا کہ آزماؤں میں آنسوؤں کے بہنے کے سبب کو۔

Maktaba Tul Ishaat.com

پس دیکھا میں نے حلقہ (گول دائرہ) کے درمیان میں ایک شخص کو جو کمزور خلقت والا تھا اس پر سیاحت کا ساز وسامان تھا اس کے لئے رونے کی آواز تھی مثل نوحہ کرنے والے کے اور وہ حال یہ ہے کہ بنا رہا تھا مسجع بندی کو اپنے موتیوں جیسے نفیس الفاظ کے ساتھ۔ اور کھٹکھٹا رہا تھا لوگوں کے کانوں کو اپنے وعظ کی ڈانٹ ڈپٹ کے ساتھ۔ اور تحقیق احاطہ کر چکے تھے اس حضرت صاحب کا مختلف جماعتوں کے لوگ مثل احاطہ کرنے ہالہ کے چاند کے ساتھ۔ اور مثل احاطہ کرنے چھلکے کے پھلوں کے ساتھ۔ پس آہستہ آہستہ چلا میں اس کی طرف تاکہ حاصل کروں میں اس کے کچھ فوائد۔ اور تاکہ میں چن لوں اسکے یکتا موتیوں میں سے کچھ۔

تشریح: قولہ ولجت :۔ ولجا ؤلوجا ﴿ضرب﴾ داخل ہونا جیسے حتّی یلج الْجملُ فیْ سمِّ الْخیاط ۔ ایلاجا ﴿افعال﴾ داخل کرنا۔

قولہ غابّة :۔ وہ وسط جس میں چیز چھپ جائے اس کی جمع غابات آتی ہے۔ غیْبا ﴿ضرب﴾ چھپنا جیسے امْ کان من الْغائبیْن ایک لفظ غِیابة ہے بمعنی زمین کا گہرا حصہ، کنواں جیسے فیْ غیابة الْجُبِّ۔

قولہ الجمع :۔ لوگوں کی جماعت جس کی جمع جُمُوْع آتی ہے۔ جمْعا ﴿فتح﴾ جمع کرنا جیسے وجُمع الشمْسُ والْقمرُ تجْمیْعا ﴿تفعیل﴾ جمع کرنا۔ اِجْماعا ﴿افعال﴾ اتفاق کرنا، اکٹھا کرنا جیسے فاجْمعُوْا کیْدکُمْ اجْتماعا ﴿افتعال﴾ جمع ہونا جیسے قُلْ لّئن اجْتمعت الانْسُ والْجِنُّ۔

قولہ مجلبة :۔ کسی چیز کے حاصل کرنے کا سبب۔

قولہ الدمع :۔ آنسو اس کی جمع ادْمُع اور دُمُوْع آتی ہیں۔ دمْعا ﴿فتح، سمع﴾ آنسو بہانا: جیسے تری اعْیُنهُمْ تفیْضُ من الدّمْع۔

قولہ بهرة :۔ بمعنی وسط جس کی جمع بُهر آتی ہے جیسے ظُلْمة کی جمع ظُلم آتی ہے۔ بهر

Maktaba Tul Ishaat.com

بَھْرًا ﴿فتح﴾ غالب ہونا۔ مُبَاھَرَۃ ﴿مفاعلہ﴾ فتح کرنے میں مقابلہ کرنا۔ اِبْتِھَارًا ﴿افتعال﴾ کسی کام میں پوری کوشش کرنا۔

قولہ الحلقہ:۔ بمعنی ھر گول چیز اسکی جمع حَلَق حِلَاق حَلَقات آتی ہیں۔ حَلَقًا ﴿سمع﴾ حلق کے درد والا ہونا۔ تَحْلِيْقًا ﴿تفعیل﴾ اِحْتِلَاقًا ﴿افتعال﴾ منڈوانا جیسے مُحَلِّقِيْنَ رُؤُسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ ایک لفظ حلق ہے بمعنی گلا جسکی جمع اَحلاق آتی ہے۔

قولہ شخص:۔ بمعنی دور سے نظر آنے والا انسانی جسم جمع اَشْخُص اشخاص شُخُوص و شِخَاص آتی ہیں۔ شُخُوصًا ﴿فتح﴾ اونچا ہونا شَخَاصَۃ ﴿کرم﴾ موٹا ہونا تَشْخِيْصًا ﴿تفعیل﴾ متعین کرنا۔ تَشَخُّصًا ﴿تفعل﴾ متعین ہونا۔

قولہ شخت:۔ بمعنی کمزور جسم والا جسکی جمع شِخَاۃ آتی ہے شُخُوتًا ﴿کرم﴾ کمزور جسم والا ہونا۔

قولہ اھبۃ:۔ سامان سفر جسکی جمع اُھَب آتی ہے اسکا مجرد مستعمل نہیں ہے البتہ مزید سے ابواب آتے ہیں تَأْهِيْبًا ﴿تفعیل﴾ تَأَهُّبًا ﴿تفعل﴾ تیار ہونا۔

قولہ رنۃ:۔ رَنِیْنًا ﴿ضرب﴾ آواز رونا، فریاد کرنا۔

قولہ النیاحۃ:۔ ناح نَوْحًا ونِیَاحًا ونِیَاحَۃ ﴿نصر﴾ نوحہ کرنا۔

قولہ یطبع:۔ طبع طَبْعًا ﴿فتح﴾ مرتب کرنا اور اگر صلہ علیٰ ہو تو معنی ہوگا مہر لگانا جیسے فطبع علی قُلُوبِھِمْ طبع طبعًا ﴿سمع﴾ میل کچیل والا ہونا عیب دار ہونا۔

قولہ اسجاع:۔ یہ سجع کی جمع ہے بمعنی وہ کلام جو ہم وزن ہو۔ سجع سجعًا ﴿فتح﴾ ایسی کلام کرنا جسکا اختتام ایک ہی نمونہ پر ہو۔

Maktaba Tul Ishaat.com

قولہ بجواهر:۔ یہ جوْهر کی جمع ہے اور وہ جوْهرةٌ کی جمع ہے بمعنی موتی۔

قولہ یقرع:۔ قَرَعَ قَرْعًا ﴿فتح﴾ کھٹکھٹانا جیسے الْقَارِعَةُ مَا الْقَارِعَةُ. تَقْرِيْعًا ﴿تفعیل﴾ جھڑکنا مُقَارَعَة ﴿مفاعله﴾ باہمی قرعہ اندازی کرنا۔ اس مادہ سے ایک لفظ قَرِيْعٌ ہے بمعنی سردار۔

قولہ الاسماع:۔ یہ سمْعٌ کی جمع ہے بمعنی کان۔ سَمِعَ سَمْعًا ﴿سمع﴾ سننا جیسے سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا. اِسْمَاعًا تَسْمِيْعًا ﴿افعال وتفعیل﴾ سنانا جیسے لَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا. اِسْتِمَاعًا ﴿افتعال﴾ کان لگا کر سننا جیسے فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا۔

قولہ زواجر:۔ یہ زاجِرَةٌ کی جمع ہے بمعنی ڈانٹ زَجْرًا ﴿نصر﴾ اِزْدِجَارًا ﴿افتعال﴾ ڈانٹنا جیسے مَا فِيْهِ مُزْدَجَر۔

قولہ احاطت:۔ حَوْطًا ﴿نصر﴾ اِحَاطَةً ﴿افعال﴾ احاطہ کرنا جیسے اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْئٍ مُحِيْطٌ۔

قولہ اخلاط:۔ یہ خَلْط کی جمع ہے بمعنی ملی ہوئی چیز۔ خَلْطًا ﴿نصر﴾ اِخْلَاطًا ﴿افعال﴾ ملانا۔ اِخْتِلَاطًا ﴿افتعال﴾ ملنا جیسے فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ۔

قولہ الزمر:۔ یہ زُمْرَةٌ کی جمع ہے بمعنی لوگوں کی جماعت جیسے وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا. زَمْرًا ﴿نصر، ضرب﴾ بانسری بجانا ایک لفظ مِزْمَار ہے بانسری جس کی جمع مَزَامِيْر آتی ہے۔

قولہ الهالة:۔ بمعنی چاند کا دائرہ جس کی جمع هالات آتی ہے۔ هَالَ هَوْلًا ﴿نصر﴾ خوفناک کرنا۔ تَهْوِيْلًا ﴿تفعیل﴾ خوف دلانا۔ تَهَوُّلًا ﴿تفعل﴾ خوفناک ہونا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

قولہ بالقمر:۔بمعنی چاندجسکی جمع اَقمار آتی ہے۔ قمْرا ﴿سمع﴾ بہت سفید ہونا قمْرًا ﴿نصر﴾ جوئے میں غالب آنا۔ قمْرًا ﴿ضرب﴾ جواکھیلناایک لفظ قمار ہے بمعنی جوا۔

قولہ الاکمام:۔یہ کمّ کی جمع ہے بمعنی غلاف ثمرجیسے وَالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَکْمَامِ۔ کَمَّ کَمًّا ﴿نصر﴾ چھپاناایک لفظ کَمْ بمعنی مقدار ہےاورایک لفظ کُمْ بمعنی آستین ہے

قولہ الثمر:۔یہ ثمرۃ کی جمع ہے بمعنی پھل۔ ثُمُوْرًا ﴿نصر﴾ پھل والا ہونا۔

قولہ دلفت :۔دلْفًا ﴿ضرب﴾ آہستہ آہستہ چلنا۔

قولہ اقتبس:۔قبسًا ﴿ضرب﴾ آگ سے آگ لینااقتباسًا ﴿افتعال﴾ حاصل کرناجیسےاُنْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُوْرِکُمْ۔

قولہ التقط :۔ لُقْطًا ﴿نصر﴾ اِلْتِقَاطًا ﴿افتعال﴾ زمین سے کسی شی کواٹھانا مرادی معنی حاصل کرنااورجمع کرناایک لفظ لُقْطَۃ ہے۔زمین پرگری پڑی شی۔ایک لفظ لقیط بمعنی کسی جاندارشی کازمین سےاٹھانااورایک لفظ لقط ہے بمعنی غیرجاندارشی جو زمین سےاٹھائی جائے۔

قولہ فرائدہ:۔یہ فَرِیْدَۃ کی جمع ہے بمعنی یگانہ موتی۔فَرَادَۃ ﴿نصر﴾ وفرْدًا ﴿ضرب﴾ اکیلا ہونا۔

فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ حِيْنَ خَبَّ فِیْ مَجَالِهٖ وَهَدَرَتْ شَقَاشِقُ اِرْتِجَالِهٖ اَيُّهَا السَّادِرُ فِیْ غُلَوَائِهٖ اَلسَّادِلُ ثَوْبَ خُيَلَائِهٖ اَلْجَامِحُ فِیْ جَهَالَاتِهٖ اَلْجَانِحُ اِلٰی خُزَعْبِلَاتِهٖ اِلَامَ تَسْتَمِرُّ عَلٰی غَيِّكَ وَتَسْتَمْرِئُ مَرْعٰی بَغْيِكَ وَحَتَّامَ تَتَنَاهٰی فِیْ زَهْوِكَ وَلَا تَنْتَهِیْ عَنْ لَهْوِكَ تُبَارِزُ بِمَعْصِيَتِكَ مَالِكَ

Maktaba Tul Ishaat.com

نَاصِیَتِکَ وَتَجْتَرِئُ بِقُبْحِ سِیْرَتِکَ عَلٰی عَالِمِ سَرِیْرَتِکَ وَتَتَوَارٰی عَنْ قَرِیْبِکَ وَاَنْتَ بِمَرْاٰی رَقِیْبِکَ .

ترجمہ:۔ پس سنا میں نے اس کو کہہ رہا تھا جب گھوم رہا تھا اپنے چکر لگانے کی جگہ میں اور آواز کر رہے تھے اس کے فی البدیہ کہنے کے تھوک۔ اے نذر جرأت مند حد سے بڑھنے میں، اے لٹکا نے والے تکبر کی چادر کو، اے سرکشی کرنے والے اپنی جہالت میں، اے مائل ہونے والے باطل اور جھوٹی باتوں کی طرف۔ کب تک ڈٹا رہیگا تو اپنی گمراہی پر، اور کب تک چرتا رہیگا تو اپنی ظلم کی چراگاہ میں، اور کب تک تو رکے گا اپنے تکبر میں، اور کب تک نہیں باز آئیگا تو اپنے لہو ولعب سے، اور مقابلہ کرتا ہے تو اپنی معصیت کے ساتھ اپنی پیشانی کے مالک کا۔ اور جرأت کرتا ہے تو اپنی بری عادات کے ساتھ اپنے رازدان پر۔ اور چھپتا ہے تو اپنے قریبی رشتہ دار سے دراں حالیکہ تو اپنے نگہبان کے سامنے ہے۔

تشریح: قولہ خبب:۔ خَبَّ خَبًّا ﴿نصر﴾ تیز دوڑنا اور خَبَّ خَبًّا ﴿سمع﴾ دھوکہ باز ہونا۔

قولہ مجالہ:۔ یہ جَالَ جَوْلًا باب نَصَرَ (چکر لگانا) سے اسم ظرف ہے۔

قولہ ھدرت:۔ ھدرا ﴿ضرب﴾ بلبلانا ھدرا ﴿نصر﴾ ضائع کرنا، ضائع ہونا، گرانا۔

قولہ شقاشق:۔ یہ شقشقۃ کی جمع ہے بمعنی وہ جھاگ جس کو اونٹ مستی کے وقت نکالے

قولہ ارتجالہ:۔ ارتجالا ﴿افتعال﴾ فی البدیہ کلام کرنا اور یہ رجل سے مشتق ہے یعنی پاؤں پر کھڑے کھڑے کلام کرنا۔

قولہ السادر:۔ سدر سذرا ﴿ضرب﴾ لٹکانا سدرا ﴿سمع﴾ غافل ہونا، لاپرواہ ہونا۔ ایک لفظ سدرۃ ہے بمعنی بیری کا درخت جس کی جمع سُدَرٌ آتی ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

قولہ غلوائه :۔حد سے تجاوز کرنا۔غُلُوًّا ﴿نصر﴾ زیادتی کرنا جیسے لاتَغلُوْا فِیْ دِیْنِکُمْ۔

قولہ السادل :۔سدْلاً ﴿نصر،ضرب﴾ لٹکانا۔

قولہ ثوب:۔بمعنی کپڑا اسکی جمع اثوابٌ ثیابٌ و اثوبٌ آتی ہیں۔ثوْبا ﴿نصر﴾ رجوع کرنا اور کپڑے کو اس لئے ثــوب کہا جاتا ہے کہ وہ بھی فنا کی طرف رجوع کرجاتا ہے اور ایک لفظ ثواب ہے بمعنی وہ بدلہ جو کسی فعل حسن پر دیا جائے بدلہ کو ثواب اس لئے کہتے ہیں کہ وہ بھی عبد کی طرف لوٹ آتا ہے۔

قولہ خیلائه :۔تکبر اور غرور۔

قولہ الجامح:۔جمْحا ﴿فتح﴾ لغوی معنی سرکشی کرنا مرادی معنی دوڑنا چھوڑنا

قولہ جهالاته:۔یہ جهالَةٌ (نادانی) کی جمع ہے۔

قولہ الجانح :۔جُنُوْحا ﴿نصر،فتح﴾ مائل ہونا جیسے ان جنحُوا للسَّلْم فاجْنَحْ لَـهَا۔

قولہ خزعبلاته:۔یہ خُزعبلَة کی جمع ہے بمعنی منگھڑت باتیں۔

قولہ الام:۔یہ الی حرف جار اور ما استفہامیہ سے مرکب ہے کیونکہ قاعدہ ہے کہ جب حرف جار مـــا استفہامیہ پر داخل ہوتا ہے تو الف کو حذف کردیا جاتا ہے اس کی مثالیں قرآن کریم میں بہت ہیں جیسے فیم انت اصل میں فیمـا تھا اور بم یرْجعُ ،لم تقُولُوْن،عمَّ یتسائلُوْن اصل میں بما لما اور عمَّا تھے۔

قولہ تستمر:۔مُرُوْرًا ﴿نصر﴾ گزرنا جیسے واذا مرُّوْا بہم یتغامزُوْن۔ مرارَةٌ ﴿نصر،سمع﴾ کڑوا ہونا اِسْتمرَّ اِسْتمْرارًا ﴿استفعال﴾ ہمیشگی کرنا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

قولہ غیک:۔یہ غیًا ﴿ضرب﴾ کا مصدر ہے بمعنی گمراہ ہونا۔

قولہ تستمرئ:۔مرء مراءۃ ﴿کرم﴾ بمعنی کسی چیز کو آسانی سے نگل لینا۔اگر مصدر مَرْؤءۃ ہو تو معنی ہوگا صاحب مروت ہونا۔اِسْتِمْراء ﴿استفعال﴾ خوشگوار سمجھنا۔

قولہ مرعی:۔رَعْیًا ﴿فتح﴾ سے اسم ظرف ہے بمعنی چراگاہ۔

قولہ بغیک:۔زیادتی اور ظلم۔

قولہ حتام:۔یہ حتی جار اور ما استفہامیہ سے مرکب ہے۔

قولہ زھوک:۔زھا زھوا ﴿نصر﴾ متکبر ہونا۔اِزْھاء ﴿افعال﴾ تکبر کرنا۔

قولہ لھوک:۔لَھْوًا ﴿نصر﴾ کھیلنا جیسے اِنَّما الْحَیٰوۃُ الدُّنْیا لَعِبٌ وَّلَھْو۔لَھا ﴿سمع﴾ مشغول ہونا۔لَھّٰی تَلْھِیَۃ ﴿تفعیل﴾ اِلْھاءً ﴿افعال﴾ مشغول کرنا جیسے اَلْھٰکُمُ التَّکاثُر۔اور غافل کرنا۔

قولہ تبارز:۔برز بُرُوْزا ﴿نصر﴾ ظاہر ہونا جیسے لَبَرَزَ الَّذِیْن کُتِبَ عَلَیْھِمُ الْقَتْلُ۔برزا ﴿سمع﴾ گمشدگی کے بعد ظاہر ہونا۔اِبْرازا ﴿افعال﴾ ظاہر کرنا تَبْرِیْزا ﴿تفعیل﴾ پاخانہ کرنا، نکالنا مُبارزۃ ﴿مفاعلہ﴾ تبارُزا ﴿تفاعل﴾ ایک دوسرے سے مقابلہ کرنا۔

قولہ بمعصیتک:۔نافرمانی گناہ اس کی جمع معاصِیْ آتی ہے۔عصا عصیٰ ﴿ضرب﴾ نافرمانی کرنا جیسے وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ ۔عصا عصوًا ﴿نصر﴾ لاٹھی مارنا۔

قولہ ناصیتک:۔پیشانی جیسے ھُوَ اٰخِذٌ بِنا صِیَتِھا۔اس کی جمع ناصیات وَنَواصِیْ آتی ہیں۔نصا نصوًا ﴿نصر﴾ پیشانی کے بال پکڑنا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

مُناصاۃ ﴿مفاعلہ﴾ تناصُیا ﴿تفاعل﴾ لڑائی کے وقت ایک دوسرے کی پیشانی کے بال پکڑنا۔

قولہ تجترئ:۔ جرء جراءۃ ﴿کرم﴾ جرأت کرنا دلیری کرنا۔ تجریئا ﴿تفعیل﴾ جرأت دلانا۔ اِجتراء ﴿افتعال﴾ دلیر ہونا۔

قولہ قبح:۔ قبحا قباحۃ ﴿کرم﴾ بدصورت ہونا جیسے ھُمْ مِن الْمقبُوحِین۔ قبّح تقبیحا ﴿تفعیل﴾ اقبح اِقباحا ﴿افعال﴾ قبیح بنانا۔

قولہ سیرتک:۔ بمعنی عادت اور طریقہ اسکی جمع سیر آتی ہے سار سیْرا ﴿ضرب﴾ چلنا سیَّر تسییرا ﴿تفعیل﴾ اسار اِسارۃ ﴿افعال﴾ چلانا۔ ایک لفظ سیر بمعنی تسمہ ہے جس کی جمع سُیُور و اَسیار آتی ہیں۔

قولہ سریرتک:۔ بمعنی راز اس کی جمع سرائر آتی ہے سرَّ سرًّا ﴿نصر﴾ خوش ہونا جیسے تسُرُّ النّاظِرِین تسریرا ﴿تفعیل﴾ خوش کرنا۔ اِسرارا ﴿افعال﴾ چھپانا جیسے یعْلمُ ما یُسِرُّون و ما یُعْلِنُون۔ ایک لفظ سِرّ بمعنی راز ہے اس کی جمع اَسرار آتی ہے۔

قولہ تتواری:۔ وری وریا ﴿ضرب﴾ چھپانا۔ مُواراۃ ﴿مفاعلہ﴾ جیسے لباسا یُواری سوْاٰتِکُم۔ توارُیا ﴿تفاعل﴾ چھپنا جیسے توارت بالْحجاب۔

قولہ قریبک:۔ قرُب قرابۃ ﴿کرم﴾ رشتہ دار ہونا۔ قُربا ﴿سمع، کرم﴾ قریب ہونا جیسے ولا تقربا ھذہ الشّجرۃ۔ تقریبا ﴿تفعیل﴾ قریب کرنا۔ جیسے ولا الْملٰئکۃُ الْمُقرَّبُون۔ تقارُبا، مُقاربۃ ﴿تفاعل، مفاعلۃ﴾ ایک دوسرے کے قریب ہونا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

قولہ بمرای:۔ یہ اسم ظرف ہے۔ رأیا و رُؤیۃ ﴿فتح﴾ دیکھنا جیسے ارأیت الَّذِیْ یَنْھٰی۔

قولہ رقیبک:۔ نگہبان، محافظ، منتظر، دشمن، جمع رُقباء۔ رُقُوبا ﴿نصر﴾ نگہبانی اور انتظار کرنا جیسے لَا یَرْقُبُوْنَ فِیْ مُؤمِن۔ مُراقبۃ تراقُبا ﴿مفاعلہ، تفاعل﴾ ایک دوسرے کی نگہبانی کرنا۔

وَتَسْتَخْفِیْ مِنْ مَمْلُوْکِکَ وَمَا تَخْفٰی خَافِیَۃٌ عَلٰی مَلِیْکِکَ اَتَظُنُّ اَنْ سَتَنْفَعُکَ حَالُکَ اِذْ اَنْ اِرْتِحَالُکَ اَوْ یُنْقِذُکَ مَالُکَ حِیْنَ تُوْبِقُکَ اَعْمَالُکَ اَوْ یُغْنِیْ عَنْکَ نَدَمُکَ اِذَا زَلَّتْ قَدَمُکَ اَوْ یَعْطِفُ عَلَیْکَ مَعْشَرُکَ یَوْمَ یَضُمُّکَ مَحْشَرُکَ .

ترجمہ:۔ اور چھپتا ہے تو اپنے مملوک سے حالانکہ نہیں چھپ سکتی کوئی چھپنے والی شی تیرے مالک سے۔ کیا گمان کرتا ہے تو کہ نفع دے گی تجھ کو تیری ظاہری حالت (عزت و مال وغیرہ) جس وقت قریب ہوگا تیری موت کا وقت، یا چھڑائیگا تجھ کو تیرا مال جس وقت ہلاک کر دیں گے تجھ کو تیرے اعمال، یا بے پرواہ کر دیگی تجھ کو تیری ندامت جب پھسلیں گے تیرے قدم۔ یا مہربانی کریگا تجھ پر تیرا قبیلہ جس دن ملیگا تجھ کو تیرا محشر۔

تشریح: قولہ تستخفی:۔ خفی خُفیۃ ﴿سمع﴾ پوشیدہ ہونا۔ اخفاء ﴿افعال﴾ پوشیدہ کرنا جیسے اِنِّی اَعْلَمُ بِمَا اُخْفِیْتُمْ وَمَا اُعْلِنْتُمْ۔ اِسْتِخْفَاء ﴿استفعال﴾ چھپنا پوشیدہ ہونا جیسے یَسْتَخْفُوْا مِنْہ۔ ایک لفظ خافیۃ ہے بمعنی پوشیدگی جیسے لا تخفی منکم خافیۃ اس کی جمع خوافی آتی ہے۔

قولہ مملوکک:۔ ملکا ﴿ضرب﴾ مالک ہونا جیسے مالِکِ یَوْمِ الدِّیْن

Maktaba Tul Ishaat.com

اِمْلاکًا ﴿افعال﴾ تَمْلِیْکًا ﴿تفعیل﴾ مالک بنانا۔ تَمَلُّکًا ﴿تفعل﴾ مالک بننا۔

قولہ ملیکک:۔ بمعنی بادشاہ اس کی جمع مُلَکَاء آتی ہے اور یہ اسمائے حسنیٰ میں سے ہے کَمَا فِی الْقُرْآن عِنْدَ مَلِیْکٍ مُّقْتَدِر۔

قولہ الظن:۔ یہ ظَنّ سے مشتق ہے بمعنی گمان، شک، تہمت، ظَنّ کی جمع ظُنُوْن آتی ہے کَمَا فِی الْقُرْآن وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰہِ الظُّنُوْنَا۔ ظَنًّا ﴿نصر﴾ گمان کرنا کبھی یہ ظن یقین کے معنی میں بھی آتا ہے کَمَا فِی الْقُرْآن اِنِّیْ ظَنَنْتُ اَنِّیْ مُلَاقٍ حِسَابِیَهْ۔ وَظَنُّوْا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا۔

قولہ ستنفعک: نَفْعًا ﴿فتح﴾ نفع دینا اِنْفَاعًا ﴿افعال﴾ نفع پہنچانا اسی سے نَافِع ہے جو اسماء حسنیٰ میں سے ہے۔

قولہ حالک:۔ اس کی جمع اَحْوَالٌ آتی ہے۔ حَوْلًا ﴿نصر﴾ ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف پھرنا جیسے لَا یَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا۔ تَحَوُّلًا ﴿تفعل﴾ پھرنا۔ تَحْوِیْلًا ﴿تفعیل﴾ پھیرنا اِحْتِیَالًا ﴿افتعال﴾ حیلہ کرنا۔

اَلْفَرْقُ بَیْنَ الْحَالِ وَالشَّانِ:۔ شان امور کبیرہ پر بولا جاتا ہے کَمَا فِی الْقرآن کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِیْ شَأْنٍ اور حال امور صغیرہ پر بولا جاتا ہے۔

قولہ آن:۔ آنَ یَئِیْنُ اَیْنًا ﴿ضرب﴾ قریب ہونا۔

قولہ ارتحالا:۔ رَحْلًا ﴿فتح﴾ اِرْتِحَالًا ﴿افتعال﴾ کوچ کرنا، رحلت کرنا۔ تَرْحِیْلًا ﴿تفعیل﴾ کوچ کرانا۔

قولہ ینقذک:۔ نَقْذًا ﴿نصر﴾ چھڑانا جیسے وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا۔ اِنْقَاذًا ﴿افعال﴾ چھڑانا، نجات دلانا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

قولہ مالک :۔ بمعنی دولت اس کی جمع اموال آتی ہے۔ مـوْلا ﴿نـصر، سمع﴾ مالدار ہونا۔ تموُّلا ﴿تفعل﴾ مالدار ہونا۔تمويلا ﴿تفعیل﴾ مالدار بنانا یا اس صورت میں ہے جب مال اجوف واوی سے ہو اور اگر اجوف یائی ہو تو میْلا ﴿ضرب﴾ مائل ہونا۔

قولہ حین :۔ بمعنی دھر، وقت مبہم، چالیس سال، چھ ماہ۔ اس کی جمع اَحیان آتی ہے اور جمع الجمع احاییـن۔ حِینا ﴿ضرب﴾ وقت کا آنا کما فی القرآن هَلْ اتی علی الانسانِ حِیْنٌ من الدَّهرِ۔

قولہ توبقک :۔ وَبْقا ﴿ضرب،حسب﴾ ہلاک ہونا کما فی القرآن و جعلنا بیْنَهُمْ مُوْبِقا۔ اِباقۃ ﴿افعال﴾ ہلاک کرنا جیسے اوْ یُوْبِقْهُنَّ بما کسبُوْا

قولہ یغنی :۔ غِنی وغُنیۃ ﴿ضرب،سمع﴾ بے نیاز ہونا جیسے واِنَّ اللّٰہ لَهُوَ الغنیُّ الحمید۔ اغناء ﴿افعال﴾ بے نیاز کرنا جیسے ووجدك عائلا فاغنی۔تغنِیۃ ﴿تفعیل﴾ مالدار کرنا، گانا گانا۔

قولہ زلت :۔ زِلَّۃ ﴿سمع،ضرب﴾ پھسلنا جیسے فاِنْ زلَلْتُمْ مِنْ بعْدِ ما جاء تْكُمُ البیِّنٰت لڑکھڑانا۔ اِزلالا ﴿افعال﴾ پھسلانا۔ کما فی القرآن فازلّهُما الشَّیطٰن۔

قولہ قدمک :۔ قدم کی جمع اَقدام آتی ہے کما فی القرآن بالنَّواصِیْ والاقدام۔قُدُوْما ،قدْما ﴿نصر﴾ قدما ﴿کرم﴾ آنا، آگے بڑھنا۔

قولہ یعطف :۔ عطفا ﴿ضرب﴾ مہربانی کرنا اگر صلہ عن ہو تو اعراض کرنا الی ہو تو مائل ہونا تعطُّفا ﴿تفعل﴾ مہربان ہونا۔ تعطِیفا ﴿تفعیل﴾ منہ پھیرنا۔

قولہ معشرک :۔ بمعنی قبیلہ اس کی جمع معاشر آتی ہے۔ عشْرا

Maktaba Tul Ishaat.com

﴿نصر﴾ تعْشِيرًا ﴿تفعيل﴾ دسواں حصہ لینا۔ اِعْشَارًا ﴿افعال﴾ دس حصے بنانا۔ مُعَاشَرَةً ﴿مفاعله﴾ مل جل کر زندگی بسر کرنا جیسے وعاشِرُوهُنَّ بالمَعْرُوف۔

قوله يضمك:۔ ضَمًّا ﴿نصر﴾ ملانا جیسے واضْمُمْ يدك الى جناحك۔ وكما فى الحديث لاتضامُّون فى رُؤيته۔ تَضمِيمًا ﴿تفعيل﴾ ملانا۔ تَضَمُّمًا ﴿تفعل﴾ اِنْضِمامًا ﴿انفعال﴾ ملنا۔

هَلَّا انْتَهَجْتَ مَحَجَّةَ اهْتِدَائِكَ وَعَجَّلْتَ مُعَالَجَةَ دَائِكَ وَفَلَلْتَ شَبَاةَ اعْتِدَائِكَ وَقَدَعْتَ نَفْسَكَ فَهِيَ اَكْبَرُ اَعْدَائِكَ اَمَا الْحِمَامُ مِيْعَادُكَ فَمَا اِعْدَادُكَ وَبِالْمَشِيْبِ اِنْذَارُكَ فَمَا اِعْذَارُكَ وَفِي اللَّحْدِ مَقِيْلُكَ فَمَا قِيْلُكَ وَاِلَى اللهِ مَصِيْرُكَ فَمَنْ نَصِيْرُكَ طَالَمَا اَيْقَظَكَ الدَّهْرُ فَتَنَاعَسْتَ وَجَذَبَكَ الْوَعْظُ فَتَقَاعَسْتَ۔

ترجمہ:۔ کیوں نہیں چلتا تو اپنی ہدایت کے سیدھے راستے پر۔ اور کیوں نہیں جلدی کرتا تو اپنی بیماری کے علاج میں۔ اور کیوں نہیں کند کرتا تو اپنے ظلم کی تیز دھار کو۔ اور کیوں نہیں روکتا تو اپنے نفس کو حالانکہ وہ تیرے دشمنوں میں سے سب سے بڑا دشمن ہے۔ کیا نہیں ہے موت وعدہ تیرا پس کیا ہے تیاری تیری۔ اور کیا نہیں ڈرایا تجھ کو تیرے بڑھاپے نے پس کیا عذر ہوگا تیرا۔ کیا نہیں ہے لحد تیرے سونے کی جگہ پس کیا جواب ہوگا تیرا۔ اور کیا نہیں ہے اللہ کی طرف لوٹنا تیرا پس کون مددگار ہوگا تیرا۔ بہت دفعہ جگایا تجھ کو زمانے نے پس تو اونگھتا رہا اور بہت دفعہ کھینچا تجھے وعظ ونصیحت نے پس تو زبردستی پیچھے ہٹتا رہا۔

تشریح: قوله انتهجت:۔ ﴿فتح﴾ نَهْجًا ونُهُوجًا واضح ہونا۔ انفعال اِنْتِهَاجًا واضح راستے پر چلنا۔ النَّهْجُ والْمِنْهَاج واضح راستہ کما فى القرآن وَلِكُلٍّ جعلنا منكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا۔ اس کی جمع مناهِج آتی ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

قولہ عجلت:۔ ﴿سمع﴾ عجلا ﴿تفعیل﴾ تعجیلا جلدی کرنا کما فی القرآن وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْآنِ

فائدہ: عجلت اور سرعت میں فرق:۔ عجلت کا معنی ہے تقدیم الشئ قبل وقتہ کسی کام کو اس کے وقت سے پہلے کرنا اور یہ مذموم ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے ولا تعجل بالقرآن اور سرعت کا معنی ہے تقدیم الشیئ الی اقرب اوقاتہ کسی کام کو اس کے وقت کے پہلے حصہ میں کرنا اور یہ محمود ہے کما فی القرآن وَسَارِعُوْا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِنْ رَّبِّكُمْ ۔

قولہ معالجۃ:۔ ﴿نصر﴾ علجا۔ علاج میں غالب آنا۔ مُعَالَجَۃ ﴿مفاعلہ﴾ علاج کرانا۔

قولہ دائک:۔ اسْمٌ جَامِعٌ لِکُلِّ عَیْبٍ وَمَرَضٍ فِی الرِّجَالِ ظَاهِرًا اَوْ بَاطِنًا اس کی جمع اَدْوَاء آتی ہے داءً ﴿سمع﴾ بیمار ہونا۔

قولہ فللت:۔ فَلًّا ﴿نصر﴾ کند کرنا توڑنا کما فی حدیث اُمّ زرع شجک اَوْ فلک اَوْ جمع کُلًّا لَکَ ۔ اِفْلَالًا ﴿افعال﴾ ظاہر کرنا۔

قولہ شباۃ:۔ تیز دھار اس کی جمع شَبَوَات آتی ہے ﴿نصر﴾ شُبُوْبًا دھار تیز کرنا۔

قولہ اعتدائک:۔ یہ العداء سے مشتق ہے عَدْوًا ﴿نصر﴾ حملہ کرنا، دشمنی کرنا، حد سے تجاوز کرنا۔ اِعْتِدَاءً ﴿افتعال﴾ ظلم میں حد سے تجاوز کرنا کما فی القرآن اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ اسی سے عدوا بمعنی دشمن ہے اس کی جمع اعداء آتی ہے

قولہ قدعت:۔ ﴿فتح﴾ قدعا۔ روکنا۔ کما فی الحدیث قدعوا النُّفُوْسَ فَاِنَّہَا طَلِعَۃٌ۔

Maktaba Tul Ishaat.com

قولہ اکبر:۔ کَبارۃ ﴿کرم﴾ بڑا ہونا جیسے کَبُر مقتا عند اللہ ﴿سمع﴾ کِبَرا۔ عمر میں بڑا ہونا ﴿تفعیل﴾ تکبیرا اللہ اکبر کہنا جیسے ولتکبروا اللہ علی ما ھداکم ﴿تفعل﴾ تکبُّرا اپنے تئیں بڑا سمجھنا ﴿مفاعلہ﴾ مُکابرۃ دشمنی کرنا۔

قولہ الحمام:۔ حَمَّ حمًّا ﴿نصر﴾ گرم کرنا۔ حَمَّ حمما ﴿سمع﴾ سیاہ ہونا۔ تحمیما ﴿تفعیل﴾ سیاہ کرنا۔ تحمّم تحمُّما ﴿تفعل﴾ سیاہ ہونا ایک لفظ حمّام بمعنی غسل خانہ ہے اس کی جمع حمامات آتی ہے اور ایک لفظ حمام بمعنی کبوتر ہے ایک لفظ حُمَّۃ ہے کوئلہ جس کی جمع حمم آتی ہے۔

قولہ میعادك:۔ وَعدا عِدۃ مِیعادا ﴿ضرب﴾ وعدہ کرنا جیسے وعد اللہ الذین آمنوا منکم اِیعادا ﴿افعال﴾ وعدہ کرنا مُواعدۃ ﴿مفاعلہ﴾ تواعُدا ﴿تفاعل﴾ ایک دوسرے سے وعدہ کرنا جیسے لو تواعدتم لاختلفتم فی المیعاد

قولہ اعدادك:۔ عدًّا ﴿نصر﴾ شمار کرنا جیسے وعدھم عدًّا۔ اِعدادا ﴿افعال﴾ تیار کرنا جیسے لاعدوا لہ عدۃ۔

قولہ المشیب:۔ شاب شَیبا ومَشیبا ﴿ضرب﴾ بوڑھا ہونا، بالوں کا سفید ہونا جیسے واشتعل الرأس شیبا۔ تشییبا ﴿تفعیل﴾ واشابۃ ﴿افعال﴾ بوڑھا کرنا

قولہ انذارك:۔ نذر نَذرا ﴿نصر، ضرب﴾ منت ماننا جیسے انی نذرت للرحمن صوما۔ نذر نذرا ﴿سمع﴾ ڈرنا۔ اِنذارا ﴿افعال﴾ ڈرانا جیسے فانذرتکم نارا تلظّی۔

قولہ اعذارك:۔ یہ عُذر کی جمع ہے باب افعال کا مصدر ہے بمعنی اظہار کرنا۔ عُذرا ﴿نصر﴾ معذرت کرنا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

قولہ اللحد:۔قبر کی ایک جانب میت کے رکھنے کی جگہ۔اسکی جمع لُحُود والحاد آتی ہیں اور ایک لفظ شق ہے بمعنی قبر کے درمیان میت رکھنے کی جگہ۔لَحَدَ لحْدًا ﴿فتح﴾ قبر میں دفن کرنا۔

قولہ مقیلک:۔یہ اسم ظرف ہے قَیْلُوْلَۃً سے بمعنی قیلولہ کرنے کی جگہ۔

قولہ مصیرك:۔لوٹنے کی جگہ جیسے وَاِلَیْہِ الْمَصِیْر ۔صار صَیْرًا مَصِیْرًا وَصَیْرُوْرَۃً ﴿ضرب﴾ لوٹنا تَصْیِیْرًا ﴿تفعیل﴾ اصارۃ ﴿افعال﴾ لوٹانا۔

قولہ نصیرك:۔نَصْرًا ﴿نصر﴾ مدد کرنا جیسے فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ تَنْصِیْرًا ﴿تفعیل﴾ نصرانی بنانا۔تَنَصُّرًا ﴿تفعل﴾ نصرانی ہونا مُنَاصَرَۃً ﴿مفاعلہ﴾ تَنَاصُرًا ﴿تفاعل﴾ ایک دوسرے کی مدد کرنا جیسے مَالَکُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ۔

قولہ طالما:۔ما کافہ ہے طَالَ طَوْلًا ﴿نصر﴾ لمبا ہونا جیسے فَطَالَ عَلَیْھِمُ الْاَمَدُ ۔اِطَالَۃً ﴿افعال﴾ تَطْوِیْلًا ﴿تفعیل﴾ لمبا کرنا یہاں طالما بہت دفعہ،بسا اوقات کے معنی میں ہے۔

قولہ ایقظک:۔یَقِظَ یَقْظًا ﴿سمع﴾ بیدار ہونا اِیْقَاظًا ﴿افعال﴾ بیدار کرنا۔

قولہ تناعست:۔نَعِسَ نَعْسًا ﴿سمع﴾ اور نَعْسًا ﴿نصر﴾ نیند کرنا تَنَاعُسًا ﴿تفاعل﴾ خود بخود(بتکلف)نیند کرنا ایک لفظ نُعَاس ہے بمعنی اونگھ جیسے اِذْ یُغَشِّیْکُمُ النُّعَاسُ۔

قولہ جذبک:۔جَذَبَ جَذْبًا ﴿ضرب﴾ اِجْتِذَابًا ﴿افتعال﴾ کھینچنا۔

قولہ تقاعست:۔قَعِسَ قَعْسًا ﴿سمع﴾ سینے کا باہر نکلنا اور کمر کا اندر ہو جانا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

تقاعسا ﴿تفاعل﴾ سینے کا نکالنا مرادی معنی بتکلف تکبر کرنا۔

وَتَجَلَّتْ لَکَ الْعِبَرُ فَتَعَامَیْتَ وَحَصْحَصَ لَکَ الْحَقُّ فَتَمَارَیْتَ وَاَذْکَرَکَ الْمَوْتُ فَتَنَاسَیْتَ وَاَمْکَنَکَ اَنْ تُوَاسِیَ فَمَا اٰسَیْتَ تُؤْثِرُ فَلْسًا تُوْعِیْهِ عَلٰی ذِکْرٍ تَعِیْهِ وَتَخْتَارُ قَصْرًا تُعْلِیْهِ عَلٰی بِرٍّ تُوْلِیْهِ وَتَرْغَبُ عَنْ هَادٍ تَسْتَهْدِیْهِ اِلٰی زَادٍ تَسْتَهْدِیْهِ وَتُغَلِّبُ حُبَّ ثَوْبٍ تَشْتَهِیْهِ عَلٰی ثَوَابٍ تَشْتَرِیْهِ یَوَاقِیْتُ الصِّلَاتِ اَعْلَقُ بِقَلْبِکَ مِنْ مَوَاقِیْتِ الصَّلٰوةِ وَمُغَالَاةُ الصُّدُقَاتِ اٰثَرُ عِنْدَکَ مِنْ مُوَالَاةِ الصَّدَقَاتِ.

ترجمہ:۔ اور ظاہر ہوگئی تھی تیرے لیے عبرت پس تو زبردستی اندھا بنتا رہا۔ اور ظاہر ہوگیا تھا تیرے لئے حق پس تو شک کرتا رہا۔ اور یاد کرایا تجھ کو موت نے پس تو زبردستی بھولتا رہا۔ اور ممکن تھا تیرے لئے کہ تو غم خواری کرتا پس تو نے غم خواری نہیں کی۔ ترجیح دیتا ہے تو ایسے پیسوں کو جنکو تو خزانہ کرتا ہے ایسی نصیحت پر جس پر کان دھرنے چاہئیں۔ اور پسند کرتا ہے تو بلند بلند محل کو ایسی نیکی پر جسکو تجھے سرانجام دینا چاہیے اور اعراض کرتا ہے تو ایسے ھادی سے جس سے تو ھدایت یاب ہوسکتا ہے ایسے کھانے کی طرف جسکو تو ھدیہ کے طور پر طلب کرتا ہے۔ اور غالب ہے تجھ کو ایسے کپڑوں کی محبت جن کی تو خواہش کرتا ہے ایسے ثواب پر جسکو تو خرید سکتا ہے۔ قیمتی ھدیے زیادہ چمٹے ہوئے ہیں تیرے دل کے ساتھ نمازوں کے اوقات سے۔ اور گراں مہریں زیادہ افضل ہیں تیرے نزدیک پے در پے صدقہ کرنے سے۔

تشریح: قولہ تجلت: جلا جلاء ﴿نصر﴾ واضح ہونا روشن ہونا۔ تجلّیا ﴿تفعل﴾ روشن ہونا جیسے والنھار اذا تجلّی۔ تجلیۃ ﴿تفعیل﴾ روشن کرنا۔

قولہ العبر:۔ یہ عبرۃ کی جمع ہے بمعنی گزری ہوئی شی میں غور کرکے تعجب کرنا۔ عبر عُبُوْرا ﴿نصر﴾ گزرنا جیسے اَلْعَابِرُ سَبِیْل۔ تعبیرا ﴿تفعیل﴾ بولنا، خوابوں

Maktaba Tul Ishaat.com

کی تعبیر بیان کرنا۔

قولہ تعامیت: عمی عمًی ﴿سمع﴾ اندھا ہونا جیسے فعمُوْ وصمُّوْ تعمیۃ ﴿تفعیل﴾ اندھا کرنا تعامُیا ﴿تفاعل﴾ بتکلف اندھا بننا۔

قولہ حصحص: حصحصۃ ﴿فعللہ﴾ بمعنی ظاہر ہونا۔ حصّ حصًّا ﴿نصر﴾ ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔ حصّص تخصیصًا ﴿تفعیل﴾ ظاہر ہونا۔

قولہ فتماریت: مری مرْیا ﴿ضرب﴾ شک کرنا جیسے فلاتکُنْ فیْ مِرْیۃٍ مِّنْ لِّقائہ۔ تمارُیا ﴿تفاعل﴾ بتکلف شک کرنا جیسے افتُمارُوْنہٗ علی ما یری

قولہ الموت: مات موْتًا اور مات میتًا ﴿نصر ضرب﴾ مرنا جیسے یلَیْتنِیْ مِتُّ قبْل ھذا، تموِیتًا ﴿تفعیل﴾ اور اِماتۃً ﴿افعال﴾ مارنا جیسے اماتہُ اللّٰہ ایک لفظ میّت ہے جو حیات کی ضد ہے اسکی جمع اموات موتی اور میتون آتی ہیں ایک لفظ میت ہے بمعنی مردہ اسکی جمع میتون آتی ہے۔

قولہ تناسیت: نسی نِسْیًا نِسْیانًا ﴿سمع﴾ بھولنا جیسے فانِّیْ نسِیتُ الْحُوْت۔ اِنْساءً ﴿افعال﴾ بھلانا جیسے وما انْسٰنِیْہُ اِلَّا الشَّیْطٰن۔ تناسُیا ﴿تفاعل﴾ بتکلف بھولنا۔

قولہ امکنک: مکُن مکانۃً ﴿کرُم﴾ مرتبہ والا ہونا۔ اِمْکانًا ﴿افعال﴾ تمکِینًا ﴿تفعیل﴾ قدرت دینا جیسے ولقدْ مکَّنّٰکُمْ فی الْاَرْضِ۔

قولہ تواسی: اسی اسْوًا ﴿نصر﴾ علاج کرنا۔ اسی اسًا ﴿سمع﴾ غمگین ہونا جیسے فلاتاْس علی الْقوْمِ الْکٰفِرِیْن۔ مُواساۃ ﴿مفاعلہ﴾ غم خواری کرنا۔

قولہ توثر: اثر اثرًا ﴿نصر، ضرب﴾ نقل کرنا۔ ایْثارًا ﴿افعال﴾ ترجیح دینا

Maktaba Tul Ishaat.com

جیسے بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا۔ایک لفظ اثر ہے بمعنی نشان،حدیث،سنت، مدت اسکی جمع آثار آتی ہے جیسے عَلٰی آثَارِهِمْ یُهْرَعُوْن

قولہ فلسا:۔بمعنی پیسہ اسکی جمع فُلُوْس، اَفْلُس اور اَفلَاس آتی ہیں۔ اِفْلَاسًا ﴿افعال﴾ مفلس ہونا۔ تَفْلِیْسًا ﴿تفعیل﴾ قاضی کا کسی کو مفلس قرار دینا۔

قولہ توعیہ:۔وَعٰی وَعْیًا ﴿ضرب﴾ جمع کرنا،یاد کرنا جیسے تَعِیَهَا اُذُنٌ وَّاعِیَۃٌ. اِیْعَاءٌ ﴿افعال﴾ جمع کرنا حفاظت کرنا جیسے جَمَعَ فَاَوْعٰی۔

قولہ تختار:۔ خَارَ خَیْرًا ﴿ضرب﴾ صاحب خیر ہونا۔تَخْیِیْرًا ﴿تفعیل﴾ اختیار دینا۔تَخَیُّرًا اور اِخْتِیَارًا ﴿تفعل،افتعال﴾ اختیار کرنا جیسے وَلَقَدِ اخْتَرْنَاهُمْ عَلٰی عِلْمٍ۔

قولہ قصرا:۔بمعنی محل جیسے وَقَصْرٍ مُشَیَّدٍ اسکی جمع قُصُوْر آتی ہے قَصَر قَصْرًا ﴿نصر، ضرب﴾ بند کرنا جیسے حُوْرٌ مَقْصُوْرَاتٌ فِی الْخِیَامِ قُصُوْرًا ﴿نصر﴾ کوتاہی کرنا قَصَارَۃً ﴿کرم﴾ چھوٹا ہونا۔ تَقْصِیْرًا ﴿تفعیل﴾ جیسے مُحَلِّقِیْنَ رُؤُسَکُمْ وَمُقَصِّرِیْنَ. اِقْتِصَارًا ﴿افتعال﴾ چھوٹا کرنا۔

قولہ تعلیہ:۔عَلَا عُلُوًّا ﴿نصر﴾ بلند ہونا جیسے اَلَّا تَعْلُوْا عَلَیَّ. اِعْلَاءٌ ﴿افعال﴾ بلند کرنا۔

قولہ بر:۔بمعنی نیکی جیسے لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَکُمْ ایک لفظ بر ہے گندم اور بر جنگل بِرًّا ﴿سمع﴾ نیکی کرنا جیسے وَبَرًّا بِوَالِدَیْہِ۔

قولہ تولیہ:۔وَلِیَ وَلْیًا ﴿حسب﴾ والی ہونا،نزدیک ہونا جیسے اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ آمَنُوْا تَوْلِیَۃً ﴿تفعیل﴾ والی بنانا۔ اِیْلَاءٌ ﴿افعال﴾ حاکم بنانا۔مُوَالَاۃً ﴿مفاعلہ﴾

Maktaba Tul Ishaat.com

پے در پے ہونا۔

قولہ ترغب:۔ رَغِبَ رَغْبًا رَغْبَةً ﴿سمع﴾ اگر صلہ فی ہو تو خواہش کرنا جیسے یَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَرَهَبًا رغبت کرنا اور اگر صلہ الی ہو تو مائل ہونا اور اگر صلہ عن ہو تو اعراض کرنا وَمَنْ یَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرَاهِيْمَ۔

قولہ زاد:۔ توشہ جس کی جمع اَزْوَاد آتی ہے زَادَ زَوْدًا ﴿نصر﴾ توشہ لینا تَزْوِيْدًا ﴿تفعیل﴾ اِزَادَةً ﴿افعال﴾ توشہ دینا۔ تَزَوُّدًا ﴿تفعل﴾ توشہ لینا جیسے وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى۔ اِسْتِزَادَةً ﴿استفعال﴾ توشہ مانگنا۔

قولہ تغلب:۔ غَلَبَ غَلَبَةً ﴿ضرب﴾ غالب ہونا جیسے غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا۔ تَغْلِيْبًا ﴿تفعیل﴾ غالب بنانا۔ تَغَلُّبًا ﴿تفعل﴾ غالب ہونا۔

قولہ تشتهيه:۔ شَهَا شَهْوَةً اور شَهِيَ شَهْوَةً ﴿نصر، سمع﴾ اور اِشْتِهَاءً ﴿افتعال﴾ خواہش کرنا جیسے وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْ اَنْفُسُكُمْ۔

قولہ تشترية:۔ شَرٰى شِرَاءً ﴿ضرب﴾ جیسے وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ، اِشْتِرَاءً ﴿افتعال﴾ جیسے اِشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا خریدنا۔ بیچنا۔

قولہ يواقيت:۔ یہ يَاقُوْت کی جمع ہے بمعنی رنگ برنگ قیمتی پتھر۔

قولہ الصلات:۔ یہ صِلَة کی جمع ہے بمعنی تحفہ، انعام۔ وَصَلَ وَصْلًا صِلَةً ﴿ضرب﴾ پہنچنا جیسے اِلَّا الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ اِلٰى قَوْمٍ ملنا۔ اَوْصَلَ اِيْصَالًا ﴿افعال﴾ ملانا جیسے وَيَقْطَعُوْنَ مَا اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ اَنْ يُّوْصَلَ تَوَصُّلًا ﴿تفعل﴾ پہنچنا۔

قولہ اعلق:۔ عَلِقَ عَلَقًا ﴿سمع﴾ بمعنی لٹکنا۔ تَعْلِيْقًا ﴿تفعیل﴾ تَعَلُّقًا

Maktaba Tul Ishaat.com

﴿تفعل﴾ لٹکانا۔

قولہ مواقیت:۔ یہ میقات کی جمع ہے بمعنی وقت۔ وَقَتَ وقتا ﴿ضرب﴾ جیسے کِتَابًا مَّوْقُوْتًا۔ تَوْقِیْتًا ﴿تفعیل﴾ وقت متعین کرنا۔

قولہ مغالاۃ:۔ غَلَا غُلُوًّا ﴿نصر﴾ تجاوز کرنا جیسے لَا تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِکُمْ۔ مُغَالَاۃً ﴿مفاعلہ﴾ گراں ہونا۔

قولہ الصدقات:۔ یہ صدقۃ کی جمع ہے بمعنی مہر۔ خیرات صَدَقَ صِدْقًا ﴿نصر﴾ سچ بولنا جیسے رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَیْهِ صدقۃ ﴿نصر﴾ تَصَدُّقًا ﴿تفعل﴾ خیرات کرنا جیسے وَالْمُتَصَدِّقِیْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ تَصْدِیْقًا ﴿تفعیل﴾ سچا جاننا جیسے مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ مُصَادَقَۃً ﴿مفاعلہ﴾ سچی دوستی قائم کرنا

وَصِحَافُ الْاَلْوَانِ اَشْهٰی اِلَیْکَ مِنْ صَحَائِفِ الْاَدْیَانِ وَدُعَابَۃُ الْاَقْرَانِ آنَسُ لَکَ مِنْ تِلَاوَۃِ الْقُرْآنِ تَاْمُرُ بِالْعُرْفِ وَتَنْتَهِکُ حِمَاهُ وَتَحْمِیْ عَنِ النُّکْرِ وَلَا تَتَحَامَاهُ وَتُزَحْزِحُ عَنِ الظُّلْمِ ثُمَّ تَغْشَاهُ وَتَخْشَی النَّاسَ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَاهُ ثُمَّ اَنْشَدَ.

ترجمہ:۔ اور رنگ برنگے پیالے زیادہ مرغوب ہیں تیری طرف دینی کتابوں سے اور خوش گپیاں ہم عمروں سے زیادہ مانوس کرنے والی ہیں تجھے (زیادہ محبوب ہیں تجھے) تلاوت قران سے۔ حکم کرتا ہے تو اچھی باتوں کا اور پردہ دری کرتا ہے تو اچھی باتوں کی حدود کی۔ اور روکتا ہے تو برے کاموں سے اور خود نہیں بچتا تو۔ اور دور رکھتا ہے دوسروں کو ظلم سے پھر ڈھانپ لیتا ہے تو اس ظلم کو۔ اور ڈرتا ہے تو لوگوں سے اور اللہ تعالیٰ زیادہ حقدار ہے کہ تو اس سے ڈرے پھر شعر کہا

تشریح: قولہ صحاف:۔ یہ صحفۃ کی جمع ہے بمعنی وہ پیالہ جس سے پانچ آدمی سیر

Maktaba Tul Ishaat.com

ہوسکیں اسکی تصغیر صُحَیفۃ آتی ہے بمعنی وہ پیالہ جس سے ایک ہی آدمی سیر ہو سکے۔ ایک لفظ مِکْلَلَۃ ہے بمعنی وہ پیالہ جس سے دو تین آدمی سیر ہوسکیں۔ ایک لفظ جَفْنَۃ ہے وہ پیالہ جس سے ان گنت آدمی سیر ہوسکیں تصحِیفًا ﴿تفعیل﴾ تصَفُّحًا ﴿تفعل﴾ غلطی کرنا۔ اِصحافًا ﴿افعال﴾ صحیفے جمع کرنا۔ ایک لفظ صَحِیْفَۃ ہے وہ چیز جس پہ لکھا جائے اسکی جمع صَحائِف اور صُحُف آتی ہیں جیسے صُحُفُ اِبْرَاهِیْم و مُوْسیٰ۔ ایک لفظ مُصْحَف ہے ما جُمِعَتْ فِیْهِ الصَّحائِف۔

قولہ دعابۃ:۔ بمعنی ہنسی اور مذاق دَعَبَ دَعْبًا ﴿فتح﴾ خوش طبعی کرنا مُداعبۃ ﴿مفاعلہ﴾ تَداعُبًا ﴿تفاعل﴾ ایک دوسرے سے خوش طبعی کرنا۔

قولہ الاقران:۔ یہ قِرْن کی جمع ہے بمعنی ہم عمر ساتھی۔ قَرَنَ قَرْنًا ﴿ضرب﴾ ملانا۔ قَرِنَ قَرَنًا ﴿سمع﴾ بڑے سینگوں والا ہونا۔ مُقارَنَۃ ﴿مفاعلہ﴾ اِقْتِرَانًا ﴿افتعال﴾ ملنا جیسے مَعَهُ الْمَلٰئِکَۃُ مُقْتَرِنِیْن۔ ایک لفظ قَرْن بمعنی سینگ ہے جس کی جمع قُرُوْن آتی ہے۔

قولہ تأمر:۔ اَمَرَ اَمْرًا ﴿نصر﴾ حکم کرنا جیسے قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ کُلَّهُ لِلّٰهِ۔ اِیمارًا ﴿افعال﴾ حکم کرنا۔ تأمِیْرًا ﴿تفعیل﴾ امیر بنانا، حاکم بنانا۔ مُوامرۃ ﴿مفاعلہ﴾ مشورہ کرنا۔

قولہ تنتهک:۔ نَهَکَ نَهْکًا ﴿فتح﴾ غالب ہونا۔ نَهُکَ نَهاکَۃً ﴿کرم﴾ دلیر ہونا اِنْتِهاکًا ﴿افتعال﴾ توہین کرنا، پردہ دری کرنا۔

قولہ حماہ:۔ بمعنی چراگاہ۔ حَمیٰ حَمْیًا ﴿ضرب﴾ روکنا، حفاظت کرنا۔ حَمِیَ حَمًا و اِحْمَاءً ﴿سمع، افعال﴾ گرم کرنا جیسے یوم یُحْمیٰ علیها فی نار جهنم۔ تَحامُیًا ﴿تفاعل﴾ تَحَمِّیًا ﴿تفعل﴾ اِحْتِماءً ﴿افتعال﴾، روکنا بچنا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

قولہ تَزَحْزَح:۔ زحزح زحزحة ﴿فعللہ﴾ دور کرنا۔

قولہ الظلم:۔ ظلم ظُلْما ﴿ضرب﴾ ظلم کرنا جیسے فقد ظلم نفسه۔ ظلم ظلما ﴿سمع﴾ اظلاما ﴿افعال﴾ تاریک ہونا جیسے فاذا هم مُظلِمون۔ تظليما ﴿تفعیل﴾ ظلم کی طرف نسبت کرنا۔

قولہ تغشاه:۔ غشی غشيا ﴿سمع﴾ تغشية ﴿تفعیل﴾ تغشّيا ﴿تفعل﴾ ڈھانپنا جیسے واذا غشيهم موج ۔اغشاء ﴿افعال﴾ ڈھکوانا۔

قولہ تخشی:۔ خشی خشيا خشيّة ﴿سمع﴾ ڈرنا جیسے انّما يخشى اللّٰه من عبادِه العُلمآء۔ تخشية ﴿تفعیل﴾ ڈرانا۔

قولہ انشد:۔ نشد نشدا ﴿نصر﴾ گم شدہ چیز تلاش کرنا۔ انشادا ﴿افعال﴾ گم شدہ چیز کی پوچھ گچھ کرنا۔ شعر پڑھنا۔

تبًّا لطالب دُنْيا	ثنى اليها انصبابه
ما يستفيق غراما بها	وفرط صبابه
ولو درى لكفاه	ممّا يروم صُبابه

ثمّ انّه لبّد عجاجته وغيّض مُجاجته واعتضد شكوته وتأبّط هراوته فلمّا رنت الجماعة الى تحفّزه ورأت تأهّبه لمزايلة مركزه ادخل كُلٌّ منهم يده في جيبه فافعم له سجلا من سيبه وقال اصرف هذا في نفقتك او فرّقه على رفقتك فقبله منهم مغضيا وانثنى عنهم مثنيا وجعل يُودّع من يُشيّعه ليخفى عليه مهيعه ويسرّب من يتبعه لكى يجهل مربعه

ترجمہ:۔

ہلاکت ہو دنیا طلب کرنے والے کیلئے جس نے پھیر دیا دنیا کی طرف اپنے میلان کو

نہیں ہوش میں آتا از روئے محبت کے اسکے ساتھ اور انتہائی سخت قسم کے عشق کے

اور کاش جان لیتا دنیا کی حقیقت کو البتہ کافی ہو جاتا اس کو

اس چیز سے جسکا انسان قصد کرتا ہے سابہ کا (بچی ہوئی بقیہ چیز)

پھر حضرت صاحب نے صاف کیا اپنے غبار کو اور خشک کیا اپنے تھوک کو اور کندھے پر رکھا اپنے مشکیزے کو اور بغل میں لیا اپنے ڈنڈے کو۔ پس جب محسوس کیا جماعت نے اس کی تیاری کو اور دیکھا اسکی تیاری کو اپنی جگہ سے جدا ہونے کے لئے تو داخل کیا ان میں سے ہر ایک نے اپنے ہاتھ کو اپنی جیب میں۔ پس بھر دیا اس کا ڈول عطایا سے اور کہا خرچ کر اس کو اپنے خرچے میں یا تقسیم کر اس کو اپنے ساتھیوں میں۔ پس قبول کر لیا اس نے انکے پیسوں کو ان سے چشم پوشی کرتے ہوئے اور لوٹا ان سے تعریف کرتے ہوئے اور شروع ہوا کہ الوداع کہتا تھا اس شخص کو جو ساتھ ساتھ چلتا اس کے تاکہ مخفی رہے اس پر اس کا راز اور جدا کر دیتا تھا اس شخص کو جو پیچھے چلتا اس کے تاکہ مجہول رہے اس کا گھر۔

تشریح۔قولہ تبًا:۔ تبَّ تبًا ﴿ضرب﴾ ھلاک ہونا جیسے تبّت یدا ابی لھب وتبّ۔ تتبیبا ﴿تفعیل﴾ ھلاک کرنا جیسے ما زادوھم غیر تتبیب ایک لفظ تباب ہے بمعنی ھلاکت۔

قولہ ثنی:۔ ثنی ثنیا ﴿ضرب﴾ موڑنا جیسے الا انھم یثنون صدورھم۔ ثناء ﴿ضرب﴾ تعریف کرنا اثناء ﴿افعال﴾ پھیرنا تعریف کرنا انثناء ﴿انفعال﴾ مڑنا

قولہ انصبابہ:صبّ صبًا ﴿نصر﴾ پلٹنا، ڈالنا جیسے انّا صببنا الماء صبًا تصبیبا ﴿تفعیل﴾ گرانا صبابۃ ﴿سمع﴾ فریفتہ ہونا۔ انصبابا ﴿انفعال﴾

Maktaba Tul Ishaat.com

گرنا مرادی معنی قائل ہونا۔

قولہ یستفیق:۔فاق فوقا ﴿نصر﴾ بلند ہونا جیسے ورفعنا فوقکم الطور۔ تفویقا ﴿تفعیل﴾ فضیلت دینا۔ افاقۃ ﴿افعال﴾ صحت یاب ہونا۔ اشتفاقۃ ﴿استفعال﴾ ہوش میں آنا۔

قولہ غراما:۔بمعنی اشتیاق، ایسی محبت جو دل کو مصیبت میں مبتلا کر دے نقصان، ہلاکت عرم عزما ﴿سمع﴾ چمٹنا۔ ایک لفظ مغرم بمعنی تاوان ہے جیسے یتخذ ما ینفق مغرما جسکی جمع مغارم آتی ہے۔

قولہ یروم:۔ رام روما ﴿نصر﴾ قصد کرنا۔ تزویما ﴿تفعیل﴾ ٹھہرنا۔

قولہ صبابہ:۔ وہ دودھ یا پانی جو برتن میں باقی رہ جائے مراد اس سے کوئی بھی تھوڑی چیز ہے اسکی جمع صبابات آتی ہے

قولہ لبد:۔لبد لبدا ﴿نصر،سمع﴾ ٹھہرنا۔تلبیدا ﴿تفعیل﴾ ٹھہرانا۔

قولہ عجاجتہ:۔بمعنی وہ غبار جسکو ہوا اڑائے۔عج عجا وعجیجا ﴿نصر﴾ آواز بلند کرنا تعجیجا ﴿تفعیل﴾ غبار اڑانا۔

قولہ غیض:۔غاض غیضا ﴿ضرب﴾ انغیاضا ﴿انفعال﴾ خشک ہونا جیسے وغیض الماء۔ تغییضا ﴿تفعیل﴾ کم کرنا۔

قولہ مجاجتہ:۔بمعنی تھوک۔مج مجا ﴿نصر﴾ تھوکنا۔

قولہ شکوتہ:۔بمعنی چھوٹا مشکیزہ۔اسکی جمع شکوات آتی ہے شکا شکوا وشکایۃ ﴿نصر، ضرب﴾ شکایت کرنا جیسے انما اشکو بثی وحزنی الی اللہ

قولہ تأبط:۔تأبطا ﴿تفعل﴾ بغل میں لینا یہ ابط سے ماخوذ ہے جسکی جمع اباط آتی ہے

10

Maktaba Tul Ishaat.com

قولہ ھراوتہ:۔ بمعنی موٹا ڈنڈا جسکی جمع ھراوات و ھری آتی ہیں۔ھراھروًا ﴿نصر﴾ لاٹھی مارنا۔

قولہ رنت:۔رنّا رنوًا ﴿نصر﴾ بھول کر دیکھنا تاکنا۔

قولہ تحفزہ:۔حفز حفزًا ﴿ضرب﴾ کسی کو اٹھانے کیلئے دھکا دینا، جلدی کرنا۔ تحفُّزًا ﴿تفعل﴾ جلدی کرنا۔

قولہ مزایلۃ:۔زوالًا ﴿نصر﴾ جدا ہونا۔ زیلًا ﴿ضرب﴾ ازالۃ تزییلًا ﴿افعال،تفعیل﴾ جدا کرنا جیسے فزیّلنا بینھم. زایل مُزایلۃً ﴿مفاعلہ﴾ جدا ہونا

قولہ مرکزہ:۔بمعنی گاڑنے کی جگہ اسی سے رِکاز بمعنی مدفون خزانہ ہے کمافی الحدیث وَفِی الرِّکَازِ الْخُمسُ .رکز رُکُوزًا ﴿نصر﴾ گاڑنا۔

قولہ جیبہ:۔بمعنی گریبان مجازاً سینہ بھی مراد ہوتا ہے جیسے وَلْیضرِبنَّ بِخُمُرِھِنَّ علٰی جُیُوبِھِنَّ جاب جیْبًا ﴿ضرب﴾ گریبان لگانا، جیب لگانا۔ تجییبًا ﴿تفعیل﴾ گریبان لگانا۔جَیْب بمعنی جیب جسکی جمع جُیُوب آتی ہے۔

قولہ افعم:۔فعُم فعامۃً ﴿کرُم﴾ بھرجانا۔ فعمًا ﴿فتح﴾ افعم افعامًا ﴿افعال﴾ پُر کرنا۔

قولہ سجلًا:۔بمعنی ڈول اسکی جمع سِجال اور سُجُول آتی ہیں سجل سجْلًا ﴿نصر﴾ پلٹنا۔

قولہ سیبہ:۔بمعنی عطیہ جمع سُیُوب. ساب سَیْبًا۔بلاروک ٹوک چلنا مرادی معنی عطیہ دینا اسی سے سائبۃ ہے وہ اونٹنی جسے مشرکین بتوں کے نام پر چھوڑ دیا کرتے تھے۔

قولہ نفقتک:۔نفق نفاقًا ﴿نصر،سمع﴾ خرچ ہونا، ختم ہونا، کم ہونا۔ انفاقًا

Maktaba Tul Ishaat.com

﴿افعال﴾خرچ کرنا جیسے وَ اَنۡفِقُوۡ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ۔

قولہ فرقہ: ۔فَرَق فَرۡقًا﴿نصر﴾ جدا کرنا جیسے فَافۡرُق بَیۡنَنَا وَبَیۡنَ الۡقَوۡمِ الۡفٰسِقِیۡنَ۔ تَفَرُّقًا﴿تفعل﴾ اِفۡتِرَاقًا﴿افتعال﴾ تفارُقًامُفارقۃ ﴿تفاعل، مفاعلہ﴾جدا ہونا۔ تَفۡرِیۡقًا﴿تفعیل﴾جدا کرنا جیسے لَا نُفَرِّقُ بَیۡنَ اَحَدٍ مِّنۡہُمۡ۔

قولہ رفقتک: ۔یہ رَفِیۡق (ساتھی) کی جمع ہے رَفَق رِفۡقًا ﴿نصر﴾نفع دینا۔ رِفۡقًا﴿نصر،سمع،کرم﴾ مہربانی کرنا۔ رفاقۃ﴿کرم﴾ ساتھی ہونا۔اِرۡفَاقًا ﴿افعال﴾مہربانی کرنا،نفع پہنچانا۔

قولہ مغضیا: ۔غضا غضوا ﴿نصر﴾اغضاء ﴿افعال﴾چشم پوشی کرنا۔

قولہ یشیعہ: ۔شیعا﴿ضرب﴾ پھیلنا۔تشییعا ﴿تفعیل﴾کسی کو رخصت کرنے کیلئے جانا مرادی معنی پیچھے لگنا

قولہ مھیعہ: ۔بمعنی کشادہ اور کھلا راستہ جمع مھایع آتی ہے۔ ھاع ھیعا ﴿ضرب﴾ پھیلنا۔

قولہ یسرب: ۔سرب سُرُوۡبًا ﴿نصر﴾ظاہر ہونا، بہنا، چلنا۔ تسریبا ﴿تفعیل﴾ چھوڑنا ایک لفظ سَرَب ہے بمعنی تہہ خانہ۔

قولہ مربعہ: ۔وہ منزل جہاں موسم بہار گزارا جائے مراد مطلق منزل ہے ایک لفظ رَبۡعٌ ہے منزل جمع اَرۡبُع ،رُبُوۡع آتی ہیں۔ ربع رَبۡعًا ﴿فتح﴾ٹھہرنا۔ رُبُوۡعًا موسم بہار کا آنا۔

قَالَ الۡحَارِثُ بۡنُ هَمَّامٍ فَاتَّبَعۡتُهٗ مُوَارِيًا عَنۡهُ عَيَانِيۡ وَقَفَوۡتُ اِثۡرَهٗ مِنۡ حَيۡثُ لَا يَرَانِيۡ حَتّٰى اِنۡتَهٰى اِلٰى مَغَارَةٍ فَانۡسَابَ فِيۡهَا عَلٰى غَرَارَةٍ فَاَمۡهَلۡتُهٗ رَيۡثَمَا خَلَعَ نَعۡلَيۡهِ وَغَسَلَ رِجۡلَيۡهِ ثُمَّ هَجَمۡتُ عَلَيۡهِ فَوَجَدۡتُهٗ مُثَافِنًا

Maktaba-Tul-Ishaat.com

لِتِلْمِيْذٍ عَلٰى خُبْزِ سَمِيْذٍ وَجَدْيٍ حَنِيْذٍ وَقُبَالَتُهُمَا خَابِيَةُ نَبِيْذٍ فَقُلْتُ لَهُ يَا هٰذَا اَيَكُوْنُ ذَاكَ خَبَرُكَ وَهٰذَا مُخْبَرُكَ فَزَفَرَ زَفْرَةَ الْقَيْظِ وَكَادَ يَتَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ وَلَمْ يَزَلْ يُحَمْلِقُ اِلَيَّ حَتّٰى خِفْتُ اَنْ يَسْطُوَ عَلَيَّ فَلَمَّا اَنْ خَبَتْ نَارُهُ وَتَوَارٰى اُوَارُهُ اَنْشَدَ

لَبِسْتُ الْخَمِيْصَةَ اَبْغِي الْخَبِيْصَةَ وَاَنْشَبْتُ شِصِّيْ فِيْ كُلِّ شِيْصَهْ

ترجمہ:۔ کہا حارث بن ہمام نے پس پیچھے ہوا میں اس کے دراں حالیکہ چھپانے والا تھا میں اس سے اپنے جسم کو، اور چلا میں اس کے قدموں کے نشانات پر اس حیثیت سے کہ وہ مجھے نہ دیکھے حتی کہ پہنچا وہ ایک غار کی طرف۔ پس داخل ہوا وہ غار میں غفلت کے ساتھ۔ پس مہلت دی میں نے اس کو اتنی دیر کہ وہ اتار لے اپنے جوتوں کو اور دھو لے اپنے پاؤں کو۔ پھر اچانک داخل ہوا میں اس پر پس پایا میں نے اس کو اس حال میں کہ بیٹھا ہوا تھا تلمیذ کے ساتھ خالص سفید آٹے (میدہ) کی روٹی پر اور بھنے ہوئے بکرے پر اور ان دونوں کے سامنے انگور کی شراب کا مٹکا تھا۔ پس میں نے کہا اس کو اے بد بخت کیا وہ تیرا ظاہر ہے اور یہ تیرا باطن ہے پس اس نے جوش مارا مثل جوش مارنے آگ کے (آگ بگولہ ہو گیا) اور قریب تھا وہ پھٹ جاتا غصہ کی وجہ سے ہمیشہ گھورتا رہا میری طرف حتی کہ میں نے خوف کیا کہ وہ مجھ پر حملہ کر دے پس جب بجھ گئی اس کے غصہ کی آگ اور مخفی ہو گیا اس کا غصہ تو شعر کہا

پہنتا ہوں میں منقش چادر اور طلب کرتا ہوں میں مزین حلوہ ☆ اور لگایا ہوا ہے میں نے اپنا جال ہر شکار کے لئے ☆

تشریح: قولہ عیانی:۔ بمعنی شخص، ذات جمع عین اور اعینۃ آتی ہیں۔

قولہ قفوت:۔ قفا قفوا ﴿نصر﴾ پیچھے لگنا جیسے لَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۔ تابعداری کرنا۔ تقفیۃ ﴿تفعیل﴾ آنا، پیچھے چلانا جیسے وَقَفَّيْنَا مِنْ بَعْدِهٖ

Maktaba Tul Ishaat.com

بالرُّسُل۔ تقفُّيا ﴿تفعل﴾ پیچھا کرنا۔

قولہ مغارۃ:۔ بمعنی گڑھا کھودنے کی جگہ یہاں مراد غار ہے اسکی جمع مغارات آتی ہے۔

قولہ انساب:۔ ساب سيْبا ﴿ضرب﴾ تیز چلنا، جلدی چلنا۔ انسيابا ﴿انفعال﴾ کھسکنا۔

قولہ غرارۃ:۔ غُرُوْرًا ﴿نصر﴾ دھوکہ دینا جیسے ماغرّك بربّك الكريم۔ غرارۃ ﴿سمع﴾ نا تجربہ کار ہونا شریف ہونا، غافل ہونا۔

قولہ امهلته:۔ مهل مهْلا ﴿فتح﴾ امْهالا ﴿افعال﴾ مہلت دینا جیسے اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا۔

قولہ ريثما:۔ ما مصدریہ ہے راث رَيْثا ﴿ضرب﴾ دیر کرنا۔ تَرْيِيْثا ﴿تفعيل﴾ تھکنا۔ اراثة ﴿افعال﴾ دیر کرانا۔

قولہ خلع:۔ خلْعا ﴿فتح﴾ اتارنا جیسے فاخلع نعليك۔

قولہ نعليه:۔ یہ نعْلٌ (جوتی) کا تثنیہ ہے۔ اسکی جمع نعال آتی ہے نعلا ﴿سمع﴾ انْتِعالا ﴿افتعال﴾ تنعُّلا ﴿تفعل﴾ جوتی پہننا۔ نعْلا ﴿فتح﴾ جوتی دینا۔

قولہ غسل:۔ غسْلا ﴿ضرب﴾ دھونا جیسے فاغسلوا وجوهكم ایک لفظ غُسْل ہے بمعنی نہانا غسل بمعنی آلہ غسل۔ اغتسالا ﴿افتعال﴾ جیسے حتّى تغتسلوا تغسيلا ﴿تفعيل﴾ نہانے میں مبالغہ کرنا۔

قولہ هجمت:۔ هجم هُجُوْما ﴿نصر﴾ داخل ہونا، کرنا۔

قولہ مثاقفنا:۔ ثقِف ثقْفا ﴿ضرب﴾ لازم پکڑنا مُثاقفة ﴿مفاعلہ﴾ گھٹنے سے گھٹنا ملانا مرادی معنی مصاحب و مجالس ہونا۔ قولہ تلميذ:۔ بمعنی شاگرد جمع تلاميذ اور

Maktaba Tul Ishaat.com

تلامُذ آتی ہیں اسکا باب مستعمل نہیں۔

قولہ خبز:۔روٹی اسکی جمع اَخْبَاز آتی ہے خبز خُبْزًا ﴿ضرب﴾ اختباز ﴿افتعال﴾ روٹی پکانا۔ خبّاز روٹی پکانے والا۔

قولہ سمیذ:۔باریک آٹا میدہ یہ اسم جامد ہے۔

قولہ جدی:۔بکری کا بچہ جمع جداء آتی ہے جدی جَدْیًا ﴿ضرب﴾ عطیہ لینا جذوًا ﴿نصر﴾ عطیہ دینا۔ اجْتِداءٌ ﴿افتعال﴾ اِسْتِجْداءٌ ﴿استفعال﴾ عطیہ مانگنا۔

قولہ حنیذ: یہ مَحْنُوْذٌ کے معنی میں ہے یعنی بھنا ہوا گوشت حَنَذَ حَنْذًا ﴿ضرب﴾ بھونا

قولہ قبا لتهما:۔بمعنی سامنے۔

قولہ خابیۃ:۔بمعنی مٹکا اسکی جمع خَوابیٌ ہے خَبَأَ خَبْأً ﴿فتح﴾ چھپانا جیسے اَلَّذِیْ یُخْرِجُ الْخَبْأَ ۔اِخْتِباءٌ ﴿افتعال﴾ چھپنا۔

قولہ نبیذ:۔کھجور یا انگور کا نچوڑا ہوا پانی اسکی جمع اَنْبِذَۃٌ ہے نَبْذًا ﴿ضرب﴾ پھینکنا جیسے فَنَبَذُوْهُ وَرَاءَ ظُهُوْرِهِمْ تَنْبِیْذًا ﴿تفعیل﴾ اِنْبَاذًا ﴿افعال﴾ اِنْتِبَاذًا ﴿افتعال﴾ نبیذ بنانا۔

قولہ خبرك:۔بمعنی خبر مرادی معنی ظاہر جمع اَخْبُرٌ اور اَخابِیْر آتی ہیں۔خَبْرًا، خَبْرَۃً، خِبْرًا ﴿نصر﴾ آزمانا، جاننا جیسے وَاللّٰهُ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْلَمُوْنَ ۔خِبْرًا ﴿سمع کرم﴾ حقیقت حال سے واقف ہونا۔اِخْبَارًا تَخْبِیْرًا ﴿افعال،تفعیل﴾ خبر دینا آگاہ کرنا اِخْتِبَارًا ﴿افتعال﴾ آزمانا ایک لفظ مَخْبَرٌ ہے لغوی معنی خبر کی جگہ مرادی معنی باطن۔

قولہ فزفر:۔زفر زَفْرًا وَزَفْرَۃً ﴿ضرب﴾ لمبی لمبی سانس لینا اسی سے لفظ زَفِیْر ہے

Maktaba Tul Ishaat.com

بمعنی گدھے کی آواز کا ابتدائی حصہ جیسے لَھُمْ فِیْھَا زَفِیْرٌ وَّشَھِیْق۔

قولہ القیظ:۔قَاظَ قَیْظًا ﴿ضرب﴾ سخت گرم ہونا۔

قولہ یتمیز:۔مَازَ مَیْزًا ﴿ضرب﴾ تَمْیِیْزًا ﴿تفعیل﴾ اِمَازَۃ ﴿افعال﴾ جدا کرنا۔تَمَیُّزًا ﴿تفعل﴾ اِمْتِیَازًا ﴿افتعال﴾ چھٹنا جدا ہونا۔

قولہ الغیظ:۔ غَیْظًا ﴿ضرب﴾ غصہ دلانا جیسے لِیَغِیْظَ بِھِمُ الْکُفَّار۔

قولہ یحملق:۔حَمْلَقَ حَمْلَقَۃً ﴿فعللہ﴾۔گھور گھور کر دیکھنا۔

قولہ یسطو:۔سَطَا سَطْوًا ﴿نصر﴾ حملہ کرنا۔

قولہ خبت:۔خَبَا خَبْوًا ﴿نصر﴾ بجھنا جیسے کُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰھُمْ سَعِیْرًا۔ تَخْبِیَۃً ﴿تفعیل﴾ اِخْبَاء ﴿افعال﴾ بجھانا۔

قولہ نارہ:۔آگ اس کی جمع نِیْرَان ہے۔نُوْرًا ﴿نصر﴾ روشن ہونا۔تَنْوِیْرًا ﴿تفعیل﴾ اِنَارَۃً ﴿افعال﴾ روشن کرنا ایک لفظ نُوْر بمعنی روشنی ہے اس کی جمع اَنْوَار آتی ہے۔

قولہ اوارہ:۔شعلہ جمع اُوَرٌ ہے۔

قولہ لبست:۔لَبَسَ لَبْسًا ﴿ضرب﴾ ملانا جیسے وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ لُبْسًا ﴿سمع﴾ پہننا جیسے وَیَلْبَسُوْنَ ثِیَابًا خُضْرًا۔ اِلْبَاسًا ﴿افعال﴾ چھپانا۔تَلْبِیْسًا ﴿تفعیل﴾ پہنانا۔

قولہ الخمیصۃ:۔سیاہ اونی کمبل اس کی جمع خَمَائِص آتی ہے خَمَصَ خَمْصًا ﴿نصر﴾ لاغر کرنا۔خُمُوْصًا ﴿کرم﴾ لاغر ہونا۔

قولہ الخبیصہ:۔کھجور اور گھی سے بنا ہوا حلوہ۔خَبَصَ خَبْصًا ﴿ضرب﴾ ملانا،

Maktaba Tul Ishaat.com

خلط ملط کرنا۔

قولہ انشبت :۔نَشِبَ نُشُوبًا ﴿سمع﴾ لٹکنا، گڑنا۔اِنشابًا ﴿افعال﴾ تنشیبًا ﴿تفعیل﴾ گاڑنا لٹکانا۔

قولہ شصبی:۔وہ کانٹا جس کے ساتھ مچھلی کا شکار کیا جائے۔

قولہ شیصہ:۔شکار۔اس کا باب مستعمل نہیں۔

وَصَيَّرْتُ وَعْظِي أُحْبُوْلَةً أُرِيْغُ الْقَنِيْصَ بِهَا وَالْقَنِيْصَهْ

وَالْجَانِيَ الدَّهْرُ حَتّٰى وَلَجْتُ بِلُطْفِ احْتِيَالِيْ عَلَى اللَّيْثِ عِيْصَهْ

عَلٰى أَنَّنِيْ لَمْ أَهَبْ صَرْفَهٗ وَلَا نَبَضَتْ لِيَ مِنْهُ فَرِيْصَهْ

وَلَا شَرَعَتْ بِيْ عَلٰى مَوْرِدٍ يُدَنِّسُ عِرْضِيْ نَفْسٌ حَرِيْصَهْ

وَلَوْ أَنْصَفَ الدَّهْرُ فِيْ حُكْمِهٖ لَمَا مَلَّكَ الْحُكْمَ أَهْلَ النَّقِيْصَهْ

ثُمَّ قَالَ لِيْ اُدْنُ فَكُلْ وَإِنْ شِئْتَ فَقُمْ وَقُلْ فَالْتَفَتُّ إِلٰى تِلْمِيْذِهٖ وَقُلْتُ عَزَمْتُ عَلَيْكَ بِمَنْ يُسْتَدْفَعُ بِهِ الْاَذٰى لِتُخْبِرَنِيْ مَنْ ذَا فَقَالَ هٰذَا أَبُوْ زَيْدِنِ السُّرُوْجِيُّ سِرَاجُ الْغُرَبَاءِ وَتَاجُ الْاُدَبَاءِ فَانْصَرَفْتُ مِنْ حَيْثُ أَتَيْتُ وَقَضَيْتُ الْعَجَبَ مِمَّا رَأَيْتُ.

ترجمہ:۔اور بنایا ہے میں نے اپنے وعظ و نصیحت کو شکار کا آلہ ☆ اور تلاش کرتا ہوں میں نر شکار اس کے ذریعے اور مادہ شکار ☆ اور مجبور کر دیا ہے مجھے زمانے نے حتی کہ داخل ہوتا ہوں میں ☆ اپنے عمدہ قسم کے حیلوں کے ساتھ شیر پر اس کے گھر میں ☆ اس کے باوجود میں نہیں ڈرا زمانے کے حوادثات سے ☆ اور نہیں حرکت کی میرے لئے زمانے کے حوادثات سے میرے شانہ کے گوشت نے ☆ اور نہیں داخل کیا مجھے کسی ایسے مورد (گھاٹ) پر ☆ جو میلا کر دے میری عزت کو

Maktaba Tul Ishaat.com

میری حریص طبیعت نے ☆ اور اگر انصاف کرتا زمانہ اپنے فیصلہ میں ☆ البتہ نہ مالک بناتا قیصہ کا کمینے شخص کو ☆

پھر کہا مجھے قریب ہوجا اور کھالے اور اگر چاہتا ہے تو پس کھڑا ہو اور کہہ دے۔ پس متوجہ ہوا میں اس کے تلمیذ کی طرف اور کہا میں نے قسم دیتا ہوں میں تجھ پر اس ذات کی کہ جس کے ساتھ دفع کی جاتی ہیں تکلیفیں تاکہ بتائے تو مجھے کون ہے یہ شخص پس کہا اس نے یہ ابوزید سروجی ہے غرباء کا چراغ ہے اور ادباء کا تاج ہے پس لوٹا میں جہاں سے آیا تھا اور پورا کیا میں نے تعجب کو اس سے جو میں نے دیکھا۔

تشریح: قولہ احبولة: ۔ بمعنی جال حبل حبلا ﴿نصر﴾ رسی باندھنا حَبَلا ﴿سمع﴾ حاملہ ہونا تحبیلا ﴿تفعیل﴾ إحبالا ﴿افعال﴾ حاملہ کرنا۔ ایک لفظ حبْلٌ بمعنی رسی ہے جیسے واعتصموا بحبل الله جميعا اسکی جمع حبالٌ آتی ہے ایک لفظ حابُولٌ بمعنی پھانسی ہے۔

قولہ اریغ: ۔ راغ روغا ﴿نصر﴾ کسی چیز کو خفیہ طریقے سے تلاش کرنا اراغة ﴿افعال﴾ مکر وفریب سے طلب کرنا مرادی معنی مطلقا تلاش کرنا۔

قولہ القنیص: ۔ مذکر شکار اور قنیصةٌ مؤنث شکار۔ قنصا ﴿ضرب﴾ اقتناصا ﴿افتعال﴾ شکار کرنا۔

قولہ الجانی: ۔ لجأ لجأ ﴿فتح﴾ إلتجاء ﴿افتعال﴾ مجبور ہو محتاج ہونا الجاء ﴿افعال﴾ تلجية ﴿تفعیل﴾ مجبور کرنا۔

قولہ اللیث: ۔ شیر جمع لُیُوث اور مَلْیثةٌ آتی ہیں۔ تلییثا ﴿تفعیل﴾ شیر کی مانند ہونا۔ لاث لوثا ﴿نصر﴾ بھیگنا۔ تلویثا ﴿تفعیل﴾ بھگونا، ملوث کرنا۔

قولہ عیصہ: ۔ ہر شئی کا ٹھکانا اسکی جمع عیصان اور اغیاص آتی ہیں۔

Maktaba Tul Ishaat.com

قولہ لم اھب:۔ ھاب ھَیْبَۃً ﴿سمع﴾ خوف کرنا تھییبا ﴿تفعیل﴾ خطرناک بنانا اھابۃً ﴿افعال﴾ ڈانٹنا۔

قولہ صرفہ:۔ بمعنی حادثہ اس کی جمع صُرُوف آتی ہے۔

قولہ نبضت:۔ نَبَضَ نبضا ﴿ضرب﴾ حرکت کرنا ایک لفظ نبض ہے وہ رگ جس سے انسان کی صحت اور بیماری معلوم کی جاتی ہے۔

قولہ فریصہ:۔ خوف کے وقت کندھے کے گوشت کا حرکت کرنا۔ اس کی جمع فرائص آتی ہے فَرَصَ فرصا ﴿ضرب﴾ شانے کے گوشت کا حرکت کرنا۔

قولہ یدنس:۔ دَنِسَ دَنَسا ﴿سمع﴾ میلا کچیلا ہونا، عیب دار ہونا۔ تدنیسا ﴿تفعیل﴾ عیب دار کرنا، میلا کرنا۔

قولہ عرضی:۔ بمعنی عزت اس کی جمع اَعْراض آتی ہے عَرَضَ عَرْضا ﴿ضرب﴾ پیش کرنا جیسے ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلائِكَةِ ۔ عَراضۃً ﴿کرم﴾ چوڑا ہونا۔ تعریضا ﴿تفعیل﴾ کسی پر ڈھال کے بات کرنا جیسے فلا جُناحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهِ ۔ اِعْراضا ﴿افعال﴾ منہ پھیرنا جیسے وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِی

قولہ حریصہ:۔ بمعنی حرص، لالچ، شِدَّۃُ الْاِرادۃ اِلَى الْمَطْلُوبِ حَرِصَ حَرْصا ﴿سمع، ضرب﴾ جیسے وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِيْنَ وَاحْتِراصا ﴿افتعال﴾ لالچ کرنا۔

قولہ انصف:۔ نَصَفا ﴿نصر﴾ آدھا لینا تَنْصِیْفا ﴿تفعیل﴾ آدھا کرنا۔ اِنْصافا ﴿افعال﴾ انصاف کرنا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

قولہ النقیصہ:۔ نَقَصَ نَقْصًا ﴿نصر﴾ کم ہونا جیسے وَنَقْصٍ مِنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ ۔ تَنْقِیْصًا ﴿تفعیل﴾ اِنْقَاصًا ﴿افعال﴾ کم کرنا۔

قولہ فالتفت:۔ لَفَتَ لَفْتًا ﴿ضرب﴾ جیسے اَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا۔ تَلْفِیْتًا ﴿تفعیل﴾ پھیرنا، موڑنا اِلْتِفَاتًا ﴿افتعال﴾ متوجہ ہونا۔

قولہ الاذی:۔ اَذًی ﴿سمع﴾ تکلیف والا ہونا تَاْذِیَۃً ﴿تفعیل﴾، اِیْذَاءً ﴿افعال﴾ تکلیف پہنچانا جیسے اَلَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ النَّبِیَّ۔

قولہ سراج:۔ چراغ اس کی جمع سُرُج ہے جیسے وَجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا سَرِجَ سَرَجًا ﴿سمع﴾ جھوٹ بولنا، خوبصورت ہونا تَسْرِیْجًا ﴿تفعیل﴾ مزین کرنا اِسْرَاجًا ﴿افعال﴾ زین کسنا، چراغ جلانا۔

قولہ تاج:۔ شاہی ٹوپی اس کی جمع اَتْوَاج وتِیْجَان آتی ہیں تَاجَ تَیْجًا ﴿نصر﴾ تَتَوُّجًا ﴿تفعل﴾ تاج پہننا تَتْوِیْجًا ﴿تفعیل﴾ تاج پہنانا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

پہلا مقامہ ایک نظر میں

مقامات کی ہر دہائی کا پہلا مقامہ زہدیہ (وعظ ونصیحت پر مشتمل) ہے تو اس مقامہ میں ایک خطیب کی زبانی زہد بیان کیا گیا ہے جو آپ بالتفصیل پڑھ چکے مقامات کے خطیب کی خطابت کے جوہر سمجھنے سے پہلے عرب میں رائج خطابت کا سمجھنا ضروری ہے چنانچہ خطباءعرب سجع بندی کے ساتھ متضاد چیزیں بیان کر کے سامعین کو برانگیختہ کیا کرتے ہیں۔

حارث بن ہمام نے اپنے خطیب کا تعارف کراتے ہوئے وھو یطبع الاسجاع بجواھر لفظہ الخ نثر میں شاعری کی کیا عمدہ مثال قائم کی ہے حتی کہ علامہ تفتازانی نے مختصر المعانی میں صنعت ارصاد کی مثال میں اسی کو پیش کیا ہے آمدم برسر مطلب۔

ابوزید سروجی نے ایھا السادر فی غلوائہ وما تخفی خافیۃ علی ملیکک۔ کتنے بہترین انداز میں انسان کی غفلت بیان کر کے ہلا انتجعت فہی اکبراعدائک ہلا حرف تحضیض سے سامعین کو بھڑکاتے ہوئے فکر آخرت کی رغبت دلائی ہے۔

نیز اما الحمام میعادک فمن نصیرک استفہامیہ جملوں سے کس طرح دنیا میں انہمام سے خوف اور آخرت کی رغبت دلائی مزید برآں توثر فلسا توعیہ علی ثواب تشتریہ سے دنیا طلبی اور طول امل پر کس اندوہ ناک انداز میں ندامت دلاتے ہوئے دار آخرت کی طرف راغب کیا ہے اگر ساری تقریر پر مجموعی نظر ڈالی جائے تو بلاشبہ عباسی عہد کے فن خطابت کا ایک نادر نمونہ ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

المَقَامَةُ الثَّانِيَةُ الحُلْوَانِيَّةُ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یہ مقامہ حلوانیہ شہر کی طرف منسوب ہے حلوان بغداد اور ہمدان کے درمیان واقع ایک شہر کا نام ہے جسے حلوان بن علی نے بسایا تھا حضرت جریر بن عبداللہ نے ۱۹ھ میں فاروقی دور کے اندر اسے فتح کیا حلوان نامی ایک بستی مصر میں اور ایک حلوان نیشاپور میں بھی ہے مگر مشہور حلوان بغداد ہی ہے۔ امام بخاری و امام مسلم کے شیخ حسن بن علی حلوانی اسی حلوان کے تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Maktaba Tul Ishaat.com

حارث بن ہمام کو بچپن ہی سے علوم ادبیہ سے دل بستگی تھی۔ عمر کے بڑھنے کیساتھ ساتھ یہ شوق بھی بڑھتا گیا جوانی میں تو ان کی تمام تر کوششوں کا میدان ہی یہی تھا چنانچہ اس کی دھن میں طلوان پہنچے وہاں ان کی ملاقات ایک عجیب شخص سے ہوئی جو اپنے نسب میں مختلف قسم کی ڈینگیں مار رہا تھا کبھی اپنا نسب شاہان فارس سے جاملاتا اور گاہے اپنے تیئں ملوک شام سے منسوب کرتا اس سب کے باوجود وسعت علم ،فصاحت وبلاغت اور حسن اخلاق اس کی ایسی خوبیاں تھیں جو اس کے تمام عیوب پر پردہ ڈال کر لوگوں کے دل موہ لیتی تھیں۔ حارث بن ہمام نے بھی اس کا دامن تھام لیا اب خوب مجلسیں ،ادبی مذاکرے اور مشاعرے ہوتے مگر مصائب وحوادث نے اسے بزم یاراں سے جلدی ہی جدا کر دیا یہ جدائی حارث بن ہمام پر کس قدر شاق گذری اسے وہ خود بیان کرتے ہیں

فمار افنی من لاقنی بعد بعده ولا شافنی من سافنی لوصاله

ولالاح مذند ند لفضله ولا ذرخلال حاز مثل خلاله

Maktaba Tul Ishaat.com

حَكَى الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ كَلِفْتُ مُذْ مِيطَتْ عَنِّيَ التَّمَائِمُ وَنِيطَتْ بِيَ الْعَمَائِمُ بِاَنْ اَغْشٰى مَعَانَ الْاَدَبِ وَاُنْضِيَ اِلَيْهِ رِكَابَ الطَّلَبِ لِاَعْلَقَ مِنْهُ بِمَا يَكُوْنُ لِيْ زِيْنَةً بَيْنَ الْاَنَامِ وَمُزْنَةً عِنْدَالْعُوَامِ وَكُنْتُ لِفَرْطِ اللَّهَجِ بِاقْتِبَاسِهٖ وَالطَّمَعِ فِيْ تَقَمُّصِ لِبَاسِهٖ اُبَاحِثُ كُلَّ مَنْ جَلَّ وَقَلَّ وَاسْتَسْقِي الْوَبْلَ وَالطَّلَّ وَاَتَعَلَّلُ بِعَسٰى وَلَعَلَّ.

ترجمہ:۔ حکایت کی حارث بن ھمام نے کہا مجھے پسند ہے جس وقت دور کئے گئے مجھ سے تعویذات اور باندھ دی گئیں مجھ پر پگڑیاں ۔ یہ کہ ڈھانپ لوں میں ادب کی مجلسیں اور لاغر کردوں میں اس کی طرف طلب کی سواریوں کو تاکہ حاصل کروں میں ان مجلسوں سے وہ چیز جو ہو میرے لیے زینت لوگوں میں اور از روئے بارش کے شدت پیاس کے وقت۔ اور میں انتہائی عشق کی وجہ سے اس کے حاصل کرنے کے ساتھ اور انتہائی طمع کی وجہ سے اس کا لباس پہننے میں مناظرہ کرتا تھا ہر بڑے اور چھوٹے آدمی سے اور پانی طلب کرتا تھا ہر بڑی بڑی اور چھوٹی چھوٹی بارش سے اور میں مشغول رہتا تھا امید اور طمع کے ساتھ

تشریح: قولہ کلفت:۔ کَلِفَ کَلَفًا ﴿سمع﴾ عاشق ہونا محبت کرنا تَکْلِیْفًا ﴿تفعیل﴾ دشوار کام کا حکم دینا جیسے لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا تکلیف دینا تَکَلُّفًا ﴿تفعل﴾ بناوٹی محبت کرنا جیسے وَمَا اَنَا مِنَ الْمُتَکَلِّفِیْنَ مشقت برداشت کرنا۔

قولہ میطت: مَاطَ مَیْطًا مِیَاطًا ﴿ضرب﴾ اِمَاطَۃً ﴿افعال﴾ زائل کرنا جدا کرنا تَمْیِیْطًا ﴿تفعیل﴾ ہٹوانا، زائل کرنا۔

قولہ التمائم:۔ یہ تَمِیْمَۃٌ کی جمع ہے بمعنی تعویذ۔ تَمَّ تَمًّا تَمَامًا ﴿ضرب﴾ پورا ہونا جیسے وَتَمَّتْ کَلِمَۃُ رَبِّکَ۔ تَتْمِیْمًا ﴿تفعیل﴾ اِتْمَامًا ﴿افعال﴾ پورا کرنا

Maktaba Tul Ishaat.com

قولہ نیطت:۔ ناط نوطا ﴿نصر﴾ تنویطا ﴿تفعیل﴾ اناطة ﴿افعال﴾ لٹکانا۔ انتیاطا ﴿افتعال﴾ لٹکانا

قولہ العمآئم:۔ یہ عمامۃ (پگڑی) کی جمع ہے عمّ عُمُوما ﴿نصر﴾ عام ہونا عمًّا ﴿نصر﴾ شامل ہونا غُمُومة ﴿نصر﴾ چچا ہونا۔ تعمیما ﴿تفعیل﴾ پگڑی بندھوانا، عام کرنا۔ اعماما ﴿افعال﴾ پگڑی بندھوانا، چچاوالا ہونا اعتماما۔ تعمما استعماما ﴿افتعال، تفعل، استفعال﴾ پگڑی باندھنا۔

قولہ اغشی:۔ غشی غشیا ﴿سمع﴾ ڈھانپنا جیسے واذا غشیهُم موجٌ مرادی معنی داخل ہونا۔

قولہ معان:۔ مکان، منزل معن مغنا ﴿فتح﴾ آہستہ آہستہ بہنا مغنا ﴿سمع﴾ سیراب ہونا امعانا ﴿افعال﴾ کسی چیز کی طلب میں مبالغہ کرنا۔

قولہ انضی:۔ نضی نضوا ﴿نصر﴾ اتارنا۔ انضاء ﴿افعال﴾ تنضیا ﴿تفعل﴾ لاغر کرنا۔ تنضیة ﴿تفعیل﴾ اتارنا۔

قولہ رکاب:۔ اصل میں اونٹ کی سواری کو کہا جاتا تھا لیکن بعد میں مطلق سواری کیلئے استعمال ہونے لگا رکب رُکُوبا ﴿سمع﴾ سوار ہونا جیسے فاذا رکبُوا فی الفُلک ارکابا ﴿افعال﴾ سوار کرنا۔ ترکیبا ﴿تفعیل﴾ ملانا ترکیب دینا۔

قولہ لاعلق:۔ علق علقا ﴿سمع﴾ لٹکنا مرادی معنی حاصل کرنا۔

قولہ زینة:۔ مُایُزیَّن بہ جمع ازیان آتی ہے زان زینا ﴿ضرب﴾ تزیینا ﴿تفعیل﴾ ازانة ﴿افعال﴾ مزین کرنا جیسے زُیّن للنّاس حُبُّ الشّهوات۔ تزیّنا ﴿تفعل﴾ مزین ہونا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

قولہ مزنۃ:۔ سفید بادل بارش جمع مُزن آتی ہے جیسے ءانتُم انزَلْتُمُوہُ مِنَ الْمُزْنِ مَزَن مَزْنًا ﴿نصر﴾ چلا جانا

قولہ الاوام:۔ پیاس کی شدت۔ أم اوْمًا ﴿نصر﴾ سخت پیاسا ہونا۔

قولہ الھج:۔ لھج لَھْجًا ﴿سمع﴾ فریفتہ ہونا، حریص ہونا۔

قولہ الطمع:۔ طَمْعًا ﴿سمع﴾ طَعامۃ ﴿کرم﴾ لالچ کرنا جیسے انَّا نطْمعُ ان یّغْفِرَلنا ربُّنا خطایانا۔ تطْمِیْعًا ﴿تفعیل﴾ لالچ پر برانگیختہ کرنا۔ اِطْماعًا ﴿افعال﴾ طمع دلانا۔

قولہ تقمص:۔ قَمَص قمْصًا ﴿نصر﴾ پاؤں اٹھا کر دوڑنا تقْمیْصًا ﴿تفعیل﴾ قمیص پہنانا تَقَمُّصًا ﴿تفعل﴾ قمیص پہننا۔ ایک لفظ قمیص ہے بمعنی کرتہ جیسے ان کان قَمِیصُہٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ جسکی جمع اقْمِصَۃ آتی ہے۔

قولہ جل:۔ جَلَّ جلالَۃً وجلالًا ﴿ضرب﴾ بڑے مرتبے والا ہونا جیسے ذُوالْجلالِ وَالْاکْرام اجْلالًا ﴿افعال﴾ تعظیم کرنا۔

قولہ استسقی:۔ سَقْیًا ﴿سمع﴾ اِسْقاء ﴿افعال﴾ پلانا جیسے نُسْقِیْکُمْ مِمَّا فِیْ بُطُوْنِھا اِسْتِسْقاءَ ﴿استفعال﴾ پانی طلب کرنا جیسے واِذاسْتَسْقٰی مُوْسٰی لِقَوْمِہٖ۔

قولہ الوبل:۔ بمعنی موٹے موٹے قطرات والی بارش (موسلا دھار) جیسے اصابَھا وابلٌ۔ وَبَل السَّماءُ وبل۔ وبْلًا ﴿ضرب﴾ آسمان کا موسلا دھار بارش والا ہونا۔

قولہ الطل:۔ شبنم اسکی جمع طلال آتی ہے طَلَّتِ الْارْضُ طلًّا ﴿ضرب﴾ زمین کا شبنم والا ہونا جیسے فَاِنْ لَّمْ یُصِبْھا وابِلٌ فطَلٌّ۔

Maktaba Tul Ishaat.com

قولہ اتعلل:۔ علۃ ﴿ضرب ،نصر﴾ بیمار ہونا۔ علاً ﴿ضرب ،نصر﴾ دوسری دفعہ کوئی کام کرنا تعلیلا ﴿تفعیل﴾ اعلالا ﴿افعال﴾ علت بیان کرنا مشغول کرنا۔ تعلّلا ﴿تفعل﴾ مشغول ہونا مرادی معنی دل بہلانا۔

قولہ بعسی:۔ امید جیسے عسی ربّکم ان یّھلک عدوّکم ۔ یہ افعال مقاربہ میں سے ہے کبھی شک کیلئے آتا ہے کبھی یقین کیلئے اور جب اسکی نسبت اللہ تعالی کی طرف ہو تو ایجاب اورلزوم کے معنی میں آتا ہے۔

قولہ لعل:۔ یہ توقع اور امید کیلئے آتا ہے جیسے فلعلّک باخعٌ نفسک اور جب اسکی نسبت اللہ تعالی کی طرف ہو تو ان کے معنی میں ہوتا ہے۔

فَلَمَّا حَلَلْتُ حُلْوَانَ وَقَدْ بَلَوْتُ الْاِخْوَانَ وَسَبَرْتُ الْاَوْزَانَ وَخَبَرْتُ مَاشَانَ وَزَانَ اَلْفَيْتُ بِهَا اَبَا زَيْدِ السَّرُوْجِيَّ يَتَقَلَّبُ فِيْ قَوَالِبِ الْاِنْتِسَابِ وَيَخْبِطُ فِيْ اَسَالِيْبِ الْاِكْتِسَابِ فَيَدَّعِيْ تَارَةً اَنَّهٗ مِنْ آلِ سَاسَانَ وَيَعْتَزِيْ مَرَّةً اِلَى اَقْيَالِ غَسَّانَ وَيَبْرُزُ طَوْرًا فِيْ شِعَارِ الشُّعَرَاءِ وَيَلْبَسُ حِيْنًا كِبَرَ الْكُبَرَاءِ بَيْدَ اَنَّهٗ مَعَ تَلَوُّنِ حَالِهٖ وَتَبَيُّنِ مُحَالِهٖ يَتَحَلّٰى بِرُوَآءٍ وَرِوَايَةٍ وَمُدَارَةٍ وَدِرَايَةٍ وَبَلَاغَةٍ رَائِعَةٍ وَبَدِيْهَةٍ مُطَاوِعَةٍ وَاٰدَابٍ بَارِعَةٍ وَقَدَمٍ لِاَعْلَامِ الْعُلُوْمِ فَارِعَةٍ وَكَانَ لِمَحَاسِنِ اٰلَاتِهٖ يُلْبَسُ عَلٰى عِلَّاتِهٖ وَلِسَعَةِ رِوَايَتِهٖ يُصْبٰى اِلٰى رُؤْيَتِهٖ وَلِخَلَابَةِ عَارِضَتِهٖ يُرْغَبُ عَنْ مُعَارَضَتِهٖ وَلِعُذُوْبَةِ اِيْرَادِهٖ يُسْعَفُ بِمُرَادِهٖ.

ترجمہ:۔ پس جب داخل ہوا میں حلوان شہر میں اس حال میں کہ میں آزما چکا تھا دوستوں کو اور میں امتحان لے چکا تھا لوگوں کے مرتبے کا اور میں پہچان چکا تھا اس چیز کو جو عیب دار کر دیتی ہے

Maktaba Tul Ishaat.com

اور جو مزین کرتی ہے ملا میں حلوان شہر میں ابوزید سروجی سے پھرتا تھا وہ نسب کے سانچوں میں اور لڑکھڑاتا تھا وہ کمائی کے طریقوں میں۔ پس دعوی کرتا تھا کبھی کہ وہ ساسان کی آل (ملوک فارس) سے ہے اور نسبت کرتا تھا کبھی غسان کے سرداروں (ملوک شام) کی طرف۔ اور ظاہر ہوتا تھا کبھی شعراء کے لباس میں، اور پہنتا تھا کبھی بزرگوں کا لباس، باوجود اس کے رنگ برنگے حال کے اور ظاہر ہونے جھوٹ کے مزین تھا خوبصورتی کے ساتھ اور نقل احادیث کے ساتھ اور حسن اخلاق کے ساتھ اور علم کی گہرائی کے ساتھ اور ایسی بلاغت کے ساتھ جو تعجب میں ڈالنے والی تھی اور ایسی بداہت کے ساتھ جو اس کے حکم کے تابع تھی اور بزرگ آداب کیساتھ اور ایسے قدموں کیساتھ جو علوم کے پہاڑوں کی طرف چڑھنے والے تھے۔ پس اس کے آلات کی خوبصورتی کی وجہ سے پردہ ڈالا جاتا تھا اس کے عیوب پر اور اس کی روایات کی کثرت کی وجہ سے میلان کیا جاتا تھا اس کے دیکھنے کی طرف اور اس کی قوت کلام کے دھوکہ کی وجہ سے اعراض کیا جاتا تھا اس کے مقابلہ سے اور اس کے لطائف کی مٹھاس کی وجہ سے پورا کیا جاتا تھا اس کا مطلوب۔

تشریح: قولہ حللت :۔ حَلَّ حُلُوْلًا ﴿نصر، ضرب﴾ داخل ہونا حُلَّۃً ﴿ضرب، نصر﴾ کھولنا جیسے واحْلُلْ عُقْدَۃً مِّنْ لِّسَانِیْ حلال ہونا۔ تحلیلًا ﴿تفعیل﴾ حلال کرنا احلالًا ﴿افعال﴾ احرام سے نکلنا، حلال کرنا جیسے اَحَلَّ اللّٰہُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰو۔

قولہ بلوت :۔ بَلَا بَلْوًا ﴿نصر﴾ آزمانا جیسے ولَنَبْلُوَنَّکُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ۔ بَلِیَ بَلَاءً ﴿سمع﴾ بوسیدہ ہونا۔ تَبْلِیَۃً ﴿تفعیل﴾ ابلاءً ﴿افعال﴾ بوسیدہ کرنا۔

قولہ الاخوان :۔ جیسے وَقَالُوْا لِاِخْوَانِھِمْ۔ یہ اخ کی جمع ہے بمعنی بھائی اخا اخوًا ﴿نصر﴾ بھائی ہونا مُؤَاخَاۃً ﴿مفاعلہ﴾ بھائی چارگی کرنا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

تأخية ﴿تفعیل﴾ بھائی بنانا۔

قولہ الاوزان:۔ یہ وزن کی جمع ہے بمعنی مقدار وزن وزنا ﴿ضرب﴾ تولنا جیسے وزنُو بالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ توازُنا ﴿تفاعل﴾ وزن میں برابری کرنا۔

قولہ شان:۔شان شینا ﴿ضرب﴾ عیب لگانا۔

قولہ الفیت:۔لفا لفوا ﴿نصر﴾ کم کرنا۔الفاء ﴿افعال﴾ پانا۔

قولہ قوالب:۔ یہ قالب کی جمع ہے بمعنی سانچہ۔

قولہ الانتساب:۔نسب نسبا ﴿ضرب﴾ نسب بیان کرنا۔انتسابا ﴿افتعال﴾ نسب ظاہر کرنا۔

قولہ یخبط:۔خبطا ﴿ضرب﴾ ٹیڑھا چلنا، دیوانہ بنانا، روندنا۔تخبُّطا ﴿تفعل﴾ دیوانہ بنانا جیسے يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ۔

قولہ اسالیب:۔ یہ اُسْلُوب کی جمع ہے بمعنی فن، طریقہ، راستہ، روش۔سلب سلْبا ﴿نصر﴾ چھیننا جیسے وان يَسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ نفی کرنا۔

قولہ الاکتساب:۔کسْبا ﴿ضرب﴾ جیسے وانْفِقُو مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ اِکْتِسَابا ﴿افتعال﴾ حاصل کرنا تکسِیْبا ﴿تفعیل﴾ اکسابا ﴿افعال﴾ حاصل کرانا۔

قولہ فیدعی:۔دعا دُعاءً ﴿نصر﴾ پکارنا جیسے اغیر اللّٰہ تدعُوْن ادّعاء ﴿افتعال﴾ دعوی کرنا تمنا کرنا جیسے ولَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ۔

قولہ تارۃ:۔بمعنی کبھی ایک مرتبہ اسکی جمع تارات آتی ہے۔

قولہ ساسان:۔ یہ فارس کے بادشاھوں کا لقب ہوتا تھا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

قولہ یعتزی:۔ عزی عزیا ﴿ضرب﴾نسبت کرنا۔ عزاء ﴿سمع﴾ مصیبت پر صبر کرنا۔ تعزیۃ ﴿تفعیل﴾تسلی دینا۔ تعازیا ﴿تفاعل﴾ایک دوسرے کوتسلی دینا۔ اعتزاء ﴿افتعال﴾ منسوب ہونا، دعوی کرنا۔

قولہ مرۃ:۔ کبھی، ایک باراسکی جمع مرات آتی ہے۔

قولہ اقیال:۔ یہ قیل (سردار) کی جمع ہےاور سردار کوقیل اسلئے کہا جاتا کہ وہ بولتا بہت ہے یا قیلولہ بہت کرتا ہے۔

قولہ غسان:۔ شام کےقریب واقع ایک گھاٹ جہاں قوم سبا سیل عرم سے بھاگ کرآباد ہوئی تھی۔

قولہ طورا:۔ بمعنی کبھی جمع اطوار۔ طار طورا ﴿نصر﴾ قریب ہونا۔

قولہ بید:۔ باد بیدا ﴿ضرب﴾ھلاک ہونا جیسے اَن تبید ھذہ ابدا۔ ابادۃ ﴿افعال﴾ ھلاک کرنا یہاں بید غیر کے معنی میں ہےاور اسکی اضافت ہمیشہ ایسے جملہ کی طرف ہوتی ہے جسکے شروع میں ان ہو۔

قولہ محالہ:۔ احال احالۃ ﴿افعال﴾ پھیرنا۔ مُحال باب افعال سے اسم مفعول ہے بمعنی پھیرا ہوا۔ مرادی معنی جھوٹ ہے۔

قولہ بر واء:۔ اچھا منظر اسکی جمع ارویۃ آتی ہے۔

قولہ مدارۃ:۔ دری دریا ﴿ضرب﴾ دھوکہ دینا۔ درایۃ ﴿ضرب﴾ جاننا جیسے ما کنت تدری ما الکتب مُداراۃ ﴿مفاعلہ﴾ حسن سلوک کرنا۔

قولہ رائعۃ:۔ روعا ﴿نصر﴾گھبراہٹ میں ڈالنا، تعجب میں ڈالنا۔ ترویعا ﴿تفعیل﴾ اراعۃ ﴿افعال﴾ ڈرانا

Maktaba Tul Ishaat.com

قولہ بارعة: برع براعة ﴿فتح، سمع، کرم﴾ فائق ہونا، بلند ہونا۔

قولہ لاعلام: یہ علم کی جمع ہے جھنڈا، علامت، پہاڑ کی چوٹی۔

قولہ فارعة: فرع فُرُوعا ﴿فتح﴾ چڑھنا۔

قولہ آلاته: یہ آلۃ کی جمع ہے بمعنی ہتھیار مرادی معنی علم۔

قولہ لسعة: وسع وسْعا وُسْعةً ﴿سمع﴾ فراخ ہونا جیسے انَّ اَرْضِیْ واسعةٌ

قولہ یصبی: صَبا صبوًا صُبُوًّا ﴿نصر﴾ مشتاق ہونا، مائل ہونا۔

قولہ لخلابته: خلب خلْبًا ﴿نصر﴾ نرم کلامی سے دھوکہ دینا۔

قولہ عارضته: لغوی معنی پیش آنے والی چیز مرادی معنی قوت کلام۔

قولہ لعذوبته: عذب عذُوبة ﴿کرم﴾ میٹھا اور خوش گوار ہونا جیسے هذا عذْبٌ فُراتٌ۔ عذْبًا ﴿ضرب﴾ شدت پیاس سے کھانا چھوڑ دینا۔ اِعْذابًا ﴿افعال﴾ میٹھا کرنا۔ تعْذِیبًا ﴿تفعیل﴾ عذاب دینا جیسے لَاُعذِّبنَّهٗ عذابًا شدِیْدًا۔ اِسْتِعْذابًا ﴿استفعال﴾ میٹھا سمجھنا، میٹھا پانا۔

قولہ یسعف: سَعَفَ سعْفًا ﴿فتح﴾ اِسْعافًا ﴿افعال﴾ حاجت پوری کرنا مُساعفةً ﴿مفاعلہ﴾ مدد کرنا

فَتَعَلَّقْتُ بِاهْدَابِهٖ لِخَصَائِصِ آدَابِهٖ وَنَافَسْتُ فِیْ مُصَافَاتِهٖ لِنَفَائِسِ صِفَاتِهٖ شعر

فَکُنْتُ بِهٖ اَجْلُوْهُمُوْمِیْ وَاَجْتَلِیْ	زَمَانِیَ طَلْقَ الْوَجْهِ مُلْتَمِعَ الضِّیَا
اَرٰی قُرْبَهٗ قُرْبٰی وَمَغْنَاهُ غُنْیَةً	وَرُؤْیَتَهٗ رَیًّا وَمُحَیَّاهُ لِیْ حَیًّا
وَلَبِثْنَا عَلٰی ذَالِکَ بُرْهَةً	یُنْشِیُ لِیْ کُلَّ یَوْمٍ نُزْهَةً

Maktaba Tul Ishaat.com

وَیَـدْرَأُ عَـنْ قَلْبِیْ شُبْهَةً

اِلٰی اَنْ جَذَحَتْ لَهٗ یَدُ الْاِمْلَاقِ كَأْسَ الْفِرَاقِ وَاَغْرَاهُ عَدَمُ الْعُرَاقِ بِتَطْلِیْقِ الْعِرَاقِ وَلَفَظَتْهُ مَعَاوِزُ الْاِرْفَاقِ اِلٰی مَفَاوِزِ الْاٰفَاقِ وَنَظَمَهٗ فِیْ سِلْكِ الرِّفَاقِ خُفُوْقُ رَاْیَةِ الْاِخْفَاقِ.

ترجمہ:۔ پس چمٹ گیا میں اس کے دامن کے ساتھ اسکے آداب کی خصوصیات کی وجہ سے اور فخر کرتا تھا میں اس کے ملنے میں اس کی اچھی نفیس صفات کی وجہ سے۔ شعر پس میں اس سروجی کی وجہ سے دور کرتا تھا اپنے غموں کو اور دیکھتا تھا میں ☆ اپنے زمانے کو خوش چہرے والا خوب روشن (چمکدار) ☆ گمان کرتا تھا میں اس کے قریب رہنے کو رشتہ داری اور اس کے گھر کو بے پرواہی ☆ اور اس کے دیکھنے کو سیرابی اور اس کی زندگی کو اپنے لیے آب حیات (بارش) ☆ اور ٹھہرے ہم اس پر ایک مدت (یعنی ایک زمانہ) ☆ پیدا کرتا تھا میرے لیے ہر دن تروتازگی ☆ اور دور کرتا تھا میرے دل سے شبہات کو ☆

یہاں تک کہ حرکت دی اس کو بھوک کے ہاتھ نے فراق کے پیالے کی طرف اور بر انگیختہ کیا اس کو ہڈی کے نہ ہونے نے عراق کے چھوڑنے کے ساتھ اور پھینکا اس کو سہولت اور نرمی کے نہ ہونے نے زمانے کے اطراف کی طرف اور پرو دیا اس کو مسافروں کے دھاگے میں تنگی کے جھنڈے کی حرکت نے۔

تشریح: قولہ باھدابہ :۔ یہ ھدب کی جمع ہے بمعنی پلکیں ،طرف ثوب ھذبا ﴿سمع﴾ لمبی پلکوں والا ہونا۔

قولہ خصائص :۔ یہ خاصۃ کی جمع ہے وہ چیز جو کسی کے ساتھ خاص ہو۔ خصّ خُصُوْصًا ﴿نصر﴾ تخصیصًا ﴿تفعیل﴾ خاص کرنا۔ خصاصۃ ﴿ضرب، نصر﴾ محتاج ہونا اختصاصا ﴿افتعال﴾ کسی کو کسی چیز کے ساتھ مختص کرنا

Maktaba Tul Ishaat.com

جیسے یختص برحمته من یشاء۔

قولہ نافست:۔نفس نفاسة ﴿کرم،سمع﴾مرغوب ہونا مُنافسة ﴿مفاعلہ﴾ رغبت کرنا ایک لفظ نفیس ہے بمعنی مرغوب چیز اسکی جمع نفائس آتی ہے۔

قولہ مصافاته:۔صفوا صُفُوًا ﴿نصر﴾ صاف ہونا تصفیة ﴿تفعیل﴾ صاف کرنا مُصافاة ﴿مفاعلہ﴾ اصفاء ﴿افعال﴾ خالص محبت کرنا،دوستی کرنا۔

قولہ طلق:۔خندہ پیشانی اسکی جمع اطلاق آتی ہے یہ عبس کی ضد ہے۔طلُق طلاقة ﴿کرم﴾ چھوڑنا،کشادہ پیشانی والا ہونا۔

قولہ ملتمع:۔لمع لمعا ﴿فتح﴾ روشن ہونا،چمکنا۔تلمیعا ﴿تفعیل﴾ الماعا ﴿افعال﴾ روشن کرنا۔

قولہ ضیاء:۔روشنی اسکی جمع اضواء آتی ہے ضاء ضوءً ﴿نصر﴾ روشن ہونا تضوية ﴿تفعیل﴾ اضاءة ﴿افعال﴾ روشن کرنا جیسے فلمّا اضاءت ما حوله

قولہ قربی:۔رشتہ داری۔ قولہ مغناه:۔بمعنی منزل۔

قولہ غنية:۔بے پرواہی۔

قولہ لبثنا:۔لبث لبثا ﴿سمع﴾ ٹھہرنا جیسے قال کم لبثتم تلبیثا ﴿تفعیل﴾ الباثا ﴿افعال﴾ ٹھہرانا

قولہ برهة:۔کچھ زمانہ برہ برها ﴿فتح﴾ کاٹنا۔ برها ﴿سمع﴾ سفید ہونا۔

قولہ نزهة:۔سیر وتفریح نزہ نزاهة ﴿کرم﴾ برائی سے دور ہونا تروتازہ ہونا تنزیها ﴿تفعیل﴾ برائی سے دور کرنا

قولہ یدرأ:۔درء درأ ﴿فتح﴾ اِدراء ﴿افعال﴾ دفع کرنا،دور کرنا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

قولہ جدحت:۔ جدح جدحا ﴿فتح﴾ خلط ملط کرنا حرکت دینا۔ تجدیحا ﴿تفعیل﴾ ملانا۔

قولہ الاملاق:۔ ملق ملقا ﴿سمع﴾ چاپلوسی کرنا۔ املاقا ﴿افعال﴾ محتاج ہونا

قولہ کأس:۔ جیسے وکأس من معین بمعنی پیالہ اسکی جمع اکأس کؤوس و کئاس آتی ہیں۔

قولہ اغراء:۔ غری غرارۃ ﴿سمع﴾ چمٹنا، لازم ہونا۔ اغراء ﴿افعال﴾ برانگیختہ کرنا

قولہ عدم:۔ عدم عدما ﴿سمع﴾ نیست ونابود ہونا، معدوم ہونا۔ اعداما ﴿افعال﴾ معدوم کرنا۔

قولہ العراق:۔ یہ عرق کی جمع ہے چوسی ہوئی ہڈی۔ عرق عرقا ﴿سمع﴾ پسینے والا ہونا۔

قولہ معاوز:۔ یہ معوز کی جمع ہے لغوی معنی پرانا کپڑا۔ مرادی معنی تنگدستی۔ عاز عوزا ﴿نصر﴾ عوز عوزا ﴿سمع﴾ محتاج ہونا۔

قولہ مفاوز: یہ مفازۃ (نجات، کامیابی، ھلاکت، بیاباں) کی جمع ہے۔ فاز فوزا ﴿نصر﴾ کامیاب ہونا جیسے اولئک ھم الفائزون۔ افاز افازۃ ﴿افعال﴾ کامیاب کرنا۔

قولہ الافاق:۔ یہ افق کی جمع ہے بمعنی اطراف جیسے سنریھم آیاتنا فی الآفاق۔ افق افقا ﴿سمع، کرم﴾ علم میں انتہا کو پہنچنا۔

قولہ الرفاق:۔ یہ رفقۃ کی جمع ہے بمعنی دوست۔

قولہ خفوق:۔ خفق خفقا خفوقا ﴿ضرب﴾ حرکت دینا۔ اخفاقا ﴿افعال﴾

Maktaba Tul Ishaat.com

محروم ہونا، نا کام ہونا۔

قولہ رأیۃ:۔ بمعنی جھنڈا اسکی جمع رایات آتی ہے۔

فَشَحَذَ لِلرِّحْلَةِ غِرَارَ عَزْمَتِهٖ وَظَعَنَ يَقْتَادُ الْقَلْبَ بِاَزِمَّتِهٖ۔

فَمَا رَاقَنِیْ مَنْ لَّا قِنِیْ بَعْدَ بُعْدِهٖ ۔۔۔ وَلَاشَاقَنِیْ مَنْ سَاقَنِیْ لِوِصَالِهٖ

وَلَالَاحَ مُذْنَدَّ نِدٌّ لِفَضْلِهٖ ۔۔۔ وَلَاذُوْخِلَالٍ حَازَ مِثْلَ خِلَالِهٖ

وَاسْتَسَرَّ عَنِّیْ حِيْنًا لَااَعْرِفُ لَهٗ عَرِيْنًا وَلَا اَجِدُ عَنْهُ مُبِيْنًا فَلَمَّا اُبْتُ مِنْ غُرْبَتِیْ اِلٰی مَنْبَتِ شُعْبَتِیْ حَضَرْتُ دَارَ كُتُبِهَا الَّتِیْ هِیَ مُنْتَدَی الْمُتَاَدِّبِيْنَ وَمُلْتَقَی الْقَاطِنِيْنَ مِنْهُمْ وَالْمُتَغَرِّبِيْنَ فَدَخَلَ ذُوْلِحْيَةٍ كَثَّةٍ وَهَيْئَةٍ رَثَّةٍ فَسَلَّمَ عَلَی الْجُلَّاسِ وَجَلَسَ فِیْ اُخْرَيَاتِ النَّاسِ ثُمَّ اَخَذَ يُبْدِیْ مَافِیْ وِطَابِهٖ وَيُعْجِبُ الْحَاضِرِيْنَ بِفَصْلِ خِطَابِهٖ فَقَالَ لِمَنْ يَلِيْهِ مَاالْكِتَابُ الَّذِیْ تَنْظُرُ فِيْهِ فَقَالَ دِيْوَانُ اَبِیْ عُبَادَةَ الْمَشْهُوْدِ لَهٗ بِالْاِجَادَةِ فَقَالَ هَلْ عَثَرْتَ لَهٗ فِيْمَا لَمَحْتَهٗ عَلٰی بَدِيْعٍ اِسْتَمْلَحْتَهٗ فَقَالَ نَعَمْ قَوْلَهٗ .

ترجمہ:۔ پس تیز کیا اس نے کوچ کرنے کے لئے اپنے ارادے کی دھار کو اور چلا اس حال میں کہ کھینچ رہا تھا دل کو اپنی نکیلوں (لگام) کے ساتھ

پس نہیں اچھا لگا مجھے وہ شخص جو ملا مجھے اس کی جدائی کے بعد ☆ اور نہیں شوق دلایا مجھے اس شخص نے جو برانگیختہ کرتا مجھے اپنے ملنے کی طرف ☆ اور نہیں ظاہر ہوا جب سے وہ غائب ہوا کوئی ہم مثل اس کی فضیلت جیسا ☆ اور نہ کوئی اچھی عادات والا جو جمع کرے مثل اس کی عادات کے۔

اور پوشیدہ رہا مجھ سے ایک زمانہ نہیں جانتا تھا میں اس کے گھر کو اور نہیں پایا میں نے اس کے بارہ میں کوئی مخبر (خبر دینے والا) پس جب لوٹا میں اپنے سفر سے اپنے قبیلے کے اگنے کی جگہ (وطن) کی طرف۔ حاضر ہوا میں اپنے دارالکتب میں وہ جو ادیبوں کے بیٹھنے کی جگہ تھی اور مقیم

Maktaba Tul Ishaat.com

لوگوں کے ملنے کی جگہ تھی ان میں سے اور مسافروں کے ملنے کی جگہ تھی۔ پس داخل ہوا ایک گھنی داڑھی والا اور پراگندہ شکل والا۔ پس سلام کیا اس نے بیٹھنے والوں پر اور بیٹھ گیا لوگوں کے آخر میں پھر شروع ہوا کہ ظاہر کرتا تھا جو کچھ اس کے برتن میں ہے (مافی الضمیر کو) اور اس نے تعجب میں ڈال دیا حاضرین کو اپنے عمدہ خطاب کے ساتھ۔ پس کہا اس نے اس شخص کو جو اس کے متصل تھا کون سی کتاب ہے جس میں تو دیکھ رہا ہے پس اس شخص نے کہا یہ دیوان ابی عبادہ ہے گواہی دی گئی ہے اس کے لئے کھرے ہونے کی پس کہا سروجی نے کیا مطلع ہوا ہے تو اس کے لئے اس میں جو دیکھی ہے تو نے کسی اچھائی پر جس کو تو نے نمکین سمجھا ہو۔ پس اس نے کہا ہاں یہ اس کا قول۔

تشریح: قولہ فشحذ:۔ شَحَذَ شَحْذًا ﴿نصر﴾ تَشْحِیْذًا اِشْحَاذًا ﴿تفعیل، افعال﴾ تیز کرنا۔

قولہ ظعن:۔ ظَعَنَ ظَعْنًا ﴿فتح﴾ کوچ کرنا جیسے یَوْمَ ظَعْنِکُمْ وَیَوْمَ اِقَامَتِکُمْ۔

قولہ بازمته:۔ یہ زمام (لگام) کی جمع ہے۔ زَمَّ زَمًّا ﴿نصر﴾ باندھنا۔

قولہ راقنی:۔ رَاقَ رَوْقًا ﴿نصر﴾ تعجب میں ڈالنا۔ تَرْوِیْقًا ﴿تفعیل﴾ صاف کرنا۔ اِرَاقَةً ﴿افعال﴾ بہانا۔

قولہ لاقنی:۔ اسمیں دو احتمال ہیں (۱) یہ ناقص ہے اور صیغوی لحاظ سے باب مفاعلہ سے ماضی ہے اور ضرورت شعری کی وجہ سے آخری حرف الف کو حذف کر دیا گیا ہے۔ لَاقٰی مُلَاقَاةً ﴿مفاعلہ﴾ ملاقات کرنا۔

(۲) یہ اجوف یائی ہے۔ لَاقَ لَیْقًا لَیَاقًا ﴿ضرب﴾ چمٹنا اور یہی احتمال راجح ہے۔

قولہ شاقنی:۔ شَاقَ شَوْقًا ﴿نصر﴾ شوق دلانا۔ تَشْوِیْقًا ﴿تفعیل﴾ شوق پر برانگیختہ کرنا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

قولہ ساقنی:۔ساق سوقا ﴿نصر﴾ چلانا، ھانکنا مرادی معنی برانگیختہ کرنا۔

قولہ لاح:۔لَاحَ لَوْحًا ﴿نصر﴾ ظاھر ہونا۔ لَوَّحَ تلْوِیْحًا ﴿تفعیل﴾ دور سے اشارہ کرنا۔

قولہ خلال:۔یہ خُلَّۃ (دوستی) اور خُلَّۃ (خصلت) کی جمع ہے۔خَلَّ خَلًّا ﴿نصر﴾ کم ہونا۔

قولہ حاز:۔حازَ حوْزًا ﴿نصر﴾ جمع کرنا۔

قولہ استسر:۔اِسْتِسْرارًا ﴿استفعال﴾ چھپنا۔

قولہ عرینا:۔لغوی معنی شیر کے رہنے کی جگہ۔مرادی معنی مطلق مکان جمع عرن ہے۔

قولہ ابت:۔اب اوْبًا ﴿نصر﴾ تأوِیْبًا ﴿تفعیل﴾ رجوع کرنا، لوٹنا جیسے انَّ اِلَیْنا ایابھُمْ۔

قولہ غربتی:۔غرب غرْبًا ﴿نصر﴾ جانا مرادی معنی مسافر ہونا غُرْبۃً ﴿کرم﴾ پردیسی ہونا غرابۃً ﴿کرم﴾ پوشیدہ ہونا۔تغرُّبًا ﴿تفعل﴾ سفر سے آنا۔

قولہ منبت:۔یہ اسم ظرف ہے نبت نبْتًا ﴿ضرب﴾ اگنا۔ تنْبِیْتًا اِنْباتًا ﴿تفعیل، افعال﴾ اگانا جیسے فانْبتْنا فِیْھا حبًّا۔

قولہ شعبتی:۔قبیلہ، فرقہ، شاخ اسکی جمع شُعُب شعاب آتی ہیں۔شعب شعْبًا ﴿فتح﴾ جمع کرنا۔

قولہ منتدی:۔ندا ندْوًا ﴿نصر﴾ اِنْتِداءً ﴿افتعال﴾ مجلس میں حاضر ہونا۔

قولہ مُلْتَقٰی:۔اِلْتقاءً ﴿افتعال﴾ ملنا یہ اسم ظرف ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

قولہ القاطنین:۔ یہ قاطن (ٹھہرنے والا، مقیم) کی جمع ہے۔ قطن قطونا ﴿نصر﴾ ٹھہرنا، مقیم ہونا۔

قولہ لحیۃ:۔ بمعنی داڑھی اسکی جمع لُحی آتی ہے۔ لَحا لِحْیًا ﴿فتح﴾ ملامت کرنا۔ اِلْحاء ﴿افعال﴾ قابل ملامت کام کرنا۔ اِلْتحاء ﴿افتعال﴾ داڑھی کا اگنا۔

قولہ کثۃ:۔ کثّ کثاثۃ کثُوثۃ ﴿ضرب﴾ کثثا ﴿سمع﴾ کسی شے کا گھنا اور گنجان ہونا

قولہ ھیئۃ:۔ ﴿ضرب، سمع، کرم﴾ ھیئۃ اچھی صورت والا ہونا۔

قولہ رثۃ:۔ رَثُوثَۃ ﴿ضرب﴾ ارْثاثًا ﴿افعال﴾ پرانا ہونا مرادی معنی پراگندہ ہونا۔

قولہ وطابہ:۔ یہ وَطْبٌ کی جمع ہے بمعنی دودھ کا مشکیزہ مراد مطلق مشکیزہ اس کی جمع اَوْطب اور اَوطاب آتی ہیں اس کا باب مستعمل نہیں۔

قولہ دیــــــوان:۔ وہ کتاب جس میں کسی خاص آدمی کے اشعار و قصائد جمع کے گئے ہوں دُوْنا ﴿نصر﴾ کم مرتبے والا ہونا

قولہ المشھود:۔ شَھِدَ شُھُوْدًا ﴿نصر﴾ حاضر ہونا۔ شَھادَۃً ﴿سمع﴾ گواہی دینا جیسے وَاَنْتُمْ تَشْھَدُوْنَ۔ اشْھاد ﴿افعال﴾ گواہ بنانا۔

قولہ الاجادۃ:۔ جاد جوْدًا جوْدَۃً ﴿نصر﴾ عمدہ ہونا جوْدًا جوْدَۃً ﴿نصر﴾ سخاوت کرنا اِجادۃ ﴿افعال﴾ عمدہ بنانا، کھرا کرنا۔

قولہ عثرت:۔ عَثِرَ عَثْرًا ﴿سمع، نصر، کرم﴾ پھسلنا، مطلع ہونا جیسے فَاِنْ عُثِرَ عَلٰی اَنَّھُمَا اسْتَحَقَّا اِثْمًا۔ تَعْثِیْرًا ﴿تفعیل﴾ اِعْثار ﴿افعال﴾ پھسلانا۔

؎ کَاَنَّمَا تَبْسِمُ عَنْ لُؤْلُؤٍ مُنَضَّدٍ اَوْ بَرَدٍ اَوْ اَقَاحِ

فَاِنَّہُ اَبْدَعَ فِی التَّشْبِیْہِ الْمُوْدَعِ فِیْہِ فَقَالَ لَہُ یَا لَلْعَجَبِ

Maktaba Tul Ishaat.com

وَلِضَيْعَةِ الْاَدَبِ لَقَدِ اسْتَسْمَنْتَ يَاهٰذَا ذَا وَرَمٍ وَنَفَخْتَ فِيْ غَيْرِ ضَرَمٍ اَيْنَ اَنْتَ عَنِ الْبَيْتِ النَّدَرِ الْجَامِعِ مُشَبَّهَاتِ الثَّغْرِ وَاَنْشَدَ

نَفْسِي الْفِدَاءُ لِثَغْرٍ رَاقَ مَبْسَمُهٗ ۔ وَزَانَهٗ شَنَبٌ نَاهِيْكَ مِنْ شَنَبٍ

يَفْتَرُّ عَنْ لُؤْلُؤٍ رَطْبٍ وَعَنْ بَرَدٍ ۔ وَعَنْ اَقَاحٍ وَعَنْ طَلْعٍ وَعَنْ حَبَبٍ

فَاسْتَجَادَهٗ مَنْ حَضَرَ وَاسْتَحْلَاهُ وَاسْتَعَادَهٗ مِنْهُ وَاسْتَمْلَاهُ وَسُئِلَ لِمَنْ هٰذَا الْبَيْتُ وَهَلْ حَيٌّ قَائِلُهٗ اَوْ مَيْتٌ. فَقَالَ اَيْمُ اللّٰهِ لَلْحَقُّ اَحَقُّ اَنْ يُّتَّبَعَ وَلِلصِّدْقِ حَقِيْقٌ بِاَنْ يُّسْتَمَعَ اَنَّهٗ يَاقَوْمُ لَنَجِيْكُمْ مُذِ الْيَوْمِ قَالَ فَكَاَنَّ الْجَمَاعَةَ ارْتَابَ بِعَزْوَتِهٖ وَاَبَتْ تَصْدِيْقَ دَعْوَتِهٖ فَتَوَجَّسَ مَا هَجَسَ فِيْ اَفْكَارِهِمْ وَفَطِنَ لِمَا بَطَنَ مِنْ اِسْتِنْكَارِهِمْ .

ترجمہ:۔ پس اس نے کہا ہاں اس کا یہ قول۔

گویا کہ محبوبہ ہنستی ہے موتیوں سے ☆ تہہ بتہہ یا اولوں سے یا گل بابونہ سے ☆

پس تحقیق اس نے ظاہر کیا ہے تشبیہ کو جو اس بیت میں ودیعت رکھی گئی ہے (اس نے عجیب بنایا ہے تشبیہ کو جو اس میں رکھی گئی ہے) پس کہا سروجی نے اس کو ہائے افسوس اور اے ادب کو ہلاک کرنے والے البتہ تحقیق موٹا سمجھا ہے تو نے اے کمینے ورم والی چیز کو۔ اور پھونکا ہے تو نے نہ جلنے والی لکڑی میں کہاں ہے تو بیت سے (دور ہے تو شعر سے) جو نادر ہے جمع کرنے والا ہے دانتوں کی تشبیہات کو اور شعر پڑھا

ے میری جان قربان ہو محبوبہ کے دانت پر جس نے حسین بنایا ہے موضع تبسم کو ☆ اور زینت دیتی ہے اس کو چمک کافی ہے تجھ کو وہ چمک ☆ ہنستی ہے تر و تازہ موتیوں سے اور اولوں سے ☆ اور گل بابونہ سے اور شگوفہ (کلی) سے اور پانی کے بلبلوں سے ☆

پس اچھا سمجھا اس کو لوگوں نے جو حاضر تھے اور میٹھا سمجھا اس کو اور قابل اعادہ سمجھا اسکو

Maktaba Tul Ishaat.com

اوراس کے لکھوانے کا مطالبہ کیا اور سوال کیا گیا اس بیت والے کے بارے میں اور کیا زندہ ہے اس کا کہنے والا یا مر گیا ہے پس کہا اس نے اللہ کی قسم حق زیادہ لائق ہے کہ اس کی اتباع کی جائے اور البتہ صدق زیادہ لائق ہے کہ اس کو سنا جائے تحقیق وہ اے قوم سرگوشی کر رہا ہے تم سے ابھی آج کے دن۔ راوی نے کہا پس گویا کہ جماعت نے شک کیا اپنی طرف نسبت کرنے کا اور انکار کیا اس کے دعوی کی تصدیق کرنے کا پس محسوس کر لیا سروجی نے اس بات کو جو کھٹک رہی تھی ان کی فکروں میں اور سمجھ گیا جو مخفی تھا ان کے انکار سے۔

تشریح: قولہ تبسم:۔ بسم بسما ﴿ضرب﴾ تبسما ﴿تفعل﴾ جیسے فتبسَّم ضاحِكا مِنْ قولِها، ابتِسامًا ﴿افتعال﴾ مسکرانا۔

قولہ منضد:۔ نضدا ﴿ضرب﴾ تنضيدًا ﴿تفعيل﴾ تہہ بہ تہہ رکھنا اوپر نیچے رکھنا جیسے وطلح مَّنضُود

قولہ برد:۔ اولہ برد بردا ﴿نصر﴾ تبريدا ﴿تفعيل﴾ ٹھنڈا کرنا برودة ﴿كرم﴾ ٹھنڈا ہونا بردت الأرضُ برُوْدة ﴿كرم﴾ زمین کا اولے والا ہونا۔

قولہ اقاح :۔ یہ اقحوان کی جمع ہے اور وہ اقحوانة کی جمع ہے ایک قسم کی بوٹی جس کے پھول سفید ہوتے ہیں۔ اردو میں اسے بابونہ کہا جاتا ہے۔

قولہ استسمنت :۔ سمنا ﴿سمع﴾ موٹا ہونا۔ سمنا ﴿نصر﴾ گھی والا ہونا۔ استِسمانا ﴿استفعال﴾ موٹا سمجھنا۔ اسمانا ﴿افعال﴾ موٹا کرنا جیسے لا يُسمِنُ ولا يُغنِي مِنْ جُوع۔

قولہ ورم:۔ سوج جمع اَوْرام آتی ہے۔ ورم ورما ﴿سمع﴾ سوجنا۔ تورِيما ﴿تفعيل﴾ ورم کرنا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

قولہ نفخت:۔ نفخ نفخا ﴿نصر﴾ پھونکنا جیسے وَنُفِخَ فِی الصُّورِ۔

قولہ ضرم:۔ ضرمًا ﴿سمع﴾ تضرُمًا ﴿تفعل﴾ اضطِرامًا ﴿افتعال﴾ بھڑکنا۔

قولہ الثغر:۔ دانت اس کی جمع ثُغُور آتی ہے۔ ثغر ثغرا ﴿فتح﴾ دانت توڑنا۔

قولہ افدی:۔ فِداءً ﴿ضرب﴾ قربان کرنا جیسے وفدیناہُ بذبحٍ عظیم۔

قولہ راق:۔ رَوْقًا ﴿نصر﴾ صاف ہونا تعجب میں ڈالنا۔

قولہ شنب:۔ شنب شنبا ﴿سمع﴾ چمکدار ہونا۔

قولہ ناھیک:۔ نہی نہی ﴿سمع﴾ چھوڑنا مرادی معنی کافی ہونا۔

قولہ یفتر:۔ فرَّ فرًّا ﴿نصر﴾ عمر معلوم کرنے کیلئے جانور کے دانت کھولنا۔ فِرارًا ﴿ضرب﴾ بھاگنا جیسے فررت منکم۔ افترارا ﴿افتعال﴾ آہستہ آہستہ ہنسنا۔

قولہ رطب:۔ رَطِبَ رُطُوبَةً ﴿سمع﴾ رَطابَةً ﴿کرم﴾ تر ہونا مراد تر و تازہ ہونا جیسے وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِی کِتَابٍ مُّبِیْنٍ۔

قولہ طلع:۔ پھول کی کلی، شگوفہ۔ طُلُوْعًا ﴿نصر﴾ شگوفہ نکلنا طلوع ہونا جیسے وَجَدَھَا تَطْلُعُ عَلٰی قَوْمٍ۔

قولہ حبب:۔ بلبلہ۔

قولہ استحلاہ:۔ حلو حلًا حلی حلاوۃً ﴿کرم، نصر، سمع﴾ میٹھا ہونا۔ اِسْتِحْلَاءً ﴿استفعال﴾ میٹھا پانا، میٹھا سمجھنا۔

قولہ ایم:۔ اسکی اصل اَیْمُن ہے یہ مشتق ہے یُمْن سے بمعنی برکت یا یمین سے

Maktaba Tul Ishaat.com

بمعنی دایاں ہاتھ مراد اللہ کی قدرت ہے۔اور یہ ہمیشہ مبتداء محذوف قسمی کی خبر ہوتی ہے یُمْنًا ﴿نصر﴾ برکت والا بنانا۔یمِیْنًا ﴿ضرب﴾ دائیں طرف سے لانا۔

قولہ لنجیکم:۔سرگوشی اس کی جمع انجیۃ آتی ہے۔

قولہ ارتابت:۔راب رَیْبًا ﴿ضرب﴾ جیسے فِیْ رَیْبٍ مِمَّا نَزَّلْنَا ،ارابۃ ﴿افعال﴾ شک میں ڈالنا کما فی الحدیث دع ما یُرِیْبُکَ اِلٰی ما لایُرِیْبُکَ ۔ارْتِیَابًا ﴿افتعال﴾ شک کرنا۔

قولہ فتوجس:۔وجس وجْسًا ﴿ضرب﴾ گھبرانا۔اِیْجاسًا ﴿افعال﴾ خوف محسوس کرنا جیسے فَاَوْجَسَ فِیْ نَفْسِهٖ خِیْفَةً مُوْسٰی ۔توجُّسًا ﴿تفعل﴾ محسوس کرنا

قولہ ھجس:۔ھجْسًا ﴿نصر،ضرب﴾ کھٹکنا

قولہ افکارہم:۔یہ فکر بمعنی سوچ غور،کی جمع ہے فکر فَکْرًا ﴿نصر، ضرب﴾ تفکیرًا ﴿تفعیل﴾ تفکُّرًا ﴿تفعل﴾ سوچ وبچار کرنا جیسے اولم یتفکَّرُوْا فِیْ انفُسِہِمْ۔

قولہ فطن:۔فطِن فطْنَةً فُطُوْنًا ﴿سمع،نصر﴾ جاننا۔فطانۃً ﴿کرم﴾ سمجھدار ہونا۔

قولہ بطن:۔بُطُوْنًا بطْنًا ﴿نصر﴾ پوشیدہ ہونا جیسے وماظھر منھا وما بطن۔

وَحَاذَرَ اَنْ یَّفْرُطَ اِلَیْهِ ذَمٌّ فَقَرَءَ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ ثُمَّ قَالَ یَا رُوَاةَ الْقَرِیْضِ وَاُسَاةَ الْقَوْلِ الْمَرِیْضِ اِنَّ خُلَاصَةَ الْجَوْهَرِ تَظْهَرُ بِالسَّبْکِ وَیَدُ الْحَقِّ تَصْدَعُ رِدَاءَ الشَّکِّ وَقَدْ قِیْلَ فِیْمَا غَبَرَ مِنَ الزَّمَانِ عِنْدَ الْاِمْتِحَانِ

Maktaba Tul Ishaat.com

يُكْرَمُ الرَّجُلُ اَوْ يُهَانُ وَهَا اَنَا قَدْ عَرَضْتُ خَبِيْئَتِي لِلْاِخْتِبَارِ وَعَرَضْتُ حَقِيْبَتِيْ عَلَى الْاِعْتِبَارِ فَابْتَدَرَ اَحَدٌ مَّنْ حَضَرَ وَقَالَ اَعْرِفُ بَيْتًا لَمْ يُنْسَجْ عَلٰى مِنْوَالِهٖ وَلَا سَمَحَتْ قَرِيْحَةٌ بِمِثَالِهٖ فَاِنْ آثَرْتَ اِخْتِلَابَ الْقُلُوْبِ فَانْظِمْ عَلٰى هٰذَا الْاُسْلُوْبِ وَاَنْشَدَ

فَاَمْطَرَتْ لُؤْلُؤًا مِنْ نَرْجِسٍ وَسَقَتْ ۔۔۔ وَرْدًا وَعَضَّتْ عَلَى الْعُنَّابِ بِالْبَرَدِ

فَلَمْ يَكُنْ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ حَتّٰى اَنْشَدَ فَاَغْرَبَ

ترجمہ:۔ اور ڈرا وہ اس بات سے کہ بڑھے اس کی طرف مذمت پس پڑھا اس نے ان بعض الظن اثم پھر کہا اس نے اے شعر کے راویو اور اے مریض باتوں کے طبیبو تحقیق جوہر کا خلاصہ ظاہر ہوتا ہے پگھلانے کے ساتھ اور حق کا ہاتھ پھاڑ دیتا ہے شک کی چادر کو اور تحقیق کہا گیا ہے گذشتہ زمانے میں کہ امتحان کے وقت آدمی کی عزت کی جاتی ہے یا توہین کی جاتی ہے اور خوب سن لو میں پیش کر چکا ہوں اپنے علم کو امتحان کے لئے اور پیش کر چکا ہوں اپنے دماغ کو آزمائش کیلئے۔

پس جلدی کی حاضرین میں سے ایک نے اور کہا میں جانتا ہوں ایک ایسا بیت کہ نہیں بنا گیا آج تک اس کی لکڑی پر اور نہیں جرأت کی کسی طبیعت نے اس جیسا شعر کہنے کی پس اگر تو پسند کرتا ہے لوگوں کے دلوں کے مائل کرنے کو پس شعر کہہ اس طریقے پر اور شعر کہا۔

☆برساتی ہے محبوبہ موتیوں (آنسوؤں) کو نرجس (آنکھ) سے اور سیراب کرتی ہے☆ رخساروں کو اور کاٹتی ہے عناب (پوروں) کو اولوں (دانتوں جو اولوں کی طرح سفید ہوتے ہیں) کے ساتھ☆

پس نہیں ٹھہرا مگر آنکھ جھپکنے کی مقدار یا اس سے بھی کم حتی کہ نادر شعر کہا۔

تشریح: قولہ حاذر:۔ حذر حذرا ﴿سمع﴾ ڈرنا جیسے یحذر الآخرۃ۔

Maktaba Tul Ishaat.com

قولہ ذم :۔ذمّ ذمًّا ﴿نصر﴾ برائی بیان کرنا جیسے مذمُوما مَدْحُورا۔

قولہ القریض:۔اصل میں یہ مقروض کے معنی ہے(کاٹا ہوا) لیکن اب شعر کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے کیونکہ شعر بھی کاٹا ہوا ہوتا ہے۔ قرْضا ﴿ضرب﴾ بدلہ دینا، قرضہ دینا جب شعر مفعول ہوتو بمعنی پڑھنا۔

قولہ اساۃ:۔یہ آسی کی جمع ہے بمعنی معالج۔ اسا اُسْوا ﴿نصر﴾ علاج کرنا۔

قولہ خلاصۃ:۔نچوڑ، لب لباب۔

قولہ بالسبک:۔سبک سبْکا ﴿نصر، ضرب﴾ پگھلانا۔

قولہ تصدع:۔صدع صدْعا ﴿فتح﴾ چیرنا پھاڑنا اگر صلہ با ہوتو بمعنی ظاہر کرنا جیسے فاصْدعْ بِما تُؤمر

قولہ ردآء:۔وہ چادر جس سے نصف اسفل چھپایا جاتا ہے اسکی جمع اردیۃ آتی ہے۔ ردی ردْیا ﴿ضرب﴾ توڑنا۔ ردْیا ﴿سمع﴾ ھلاک ہونا جیسے واتّبع ھواہُ فتَردی۔

قولہ غبر:۔غبر غبُوْرا ﴿نصر﴾ گردآلود ہونا جیسے وُجُوْہٌ یّوْمئذٍ علیْھا غبرۃ۔

قولہ خبئیتی:۔بمعنی پوشیدگی اسکی جمع خبایا آتی ہے۔

قولہ حقیبتی:۔بمعنی وہ تھیلا جس میں توشہ ڈالا جائے اسکی جمع حقائب آتی ہے۔ حقب حقْبا ﴿سمع﴾ روکنا، بند کرنا۔

قولہ ابتدر:۔بُدُوْرا ﴿نصر﴾ اِبْتِدارا ﴿افتعال﴾ مُبادرۃ وبِدارا ﴿مفاعلہ﴾ جلدی کرنا جیسے لا تاْکُلُوھا إسْرافا وّبِدارا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

قولہ لم ینسج:۔نسج نسجا ﴿ضرب﴾ بننا۔

قولہ منواله:۔وہ لکڑی جس پر جولاھا کپڑا لپیٹتا ہے اسکی جمع مناوِیل آتی ہے یہاں مراد طریقہ ہے۔

قولہ سمحت:۔سمح سماحا بخشش کرنا۔

قولہ اختلاب:۔خلب خلبا ﴿نصر﴾ اختلابا ﴿افتعال﴾ نرم کلامی سے دھوکہ دینا اور فریفتہ کرنا۔

قولہ امطرت:۔مطر مطرا ﴿نصر﴾ برسنا۔ امطارا ﴿افعال﴾ برسانا جیسے وامطرنا علیهم حجارة من السماء۔

قولہ نرجس:۔یہ نرگس کا معرب ہے بمعنی چنبیلی کا پھول یہاں آنکھ سے کنایہ ہے۔

قولہ وردا:۔یہ وردۃ کی جمع ہے (گلاب کا پھول) یہاں رخسار سے کنایہ ہے۔

قولہ عضت:۔عضّ عضًّا ﴿سمع﴾ کاٹنا جیسے عضّوا علیکمُ الانامل۔

قولہ العناب:۔یہ ایک سرخ رنگ کی بوٹی ہے یہاں پوروں یا ہونٹوں سے کنایہ ہے۔

قولہ فاغرب:۔اغرابا ﴿افعال﴾ عجیب چیز لانا۔

سَأَلْتُهَا حِيْنَ زَارَتْ نَضْوَ بُرْقُعِهَا ‌‌ ‌ اَلْقَانِيْ وَاِيْدَاعَ سَمْعِيْ اَطْيَبَ الْخَبَرْ

فَزَحْزَحَتْ شَفَقًا غَشّٰى سَنَا قَمَرٍ ‌‌ ‌ وَ سَاقَطَتْ لُؤْلُؤًا مِنْ خَاتَمٍ عَطِرْ

فَحَارَ الْحَاضِرُوْنَ لِبَدَاهَتِهٖ وَاعْتَرَفُوْا بِنَزَاهَتِهٖ فَلَمَّا آنَسَ اِسْتِئْنَاسَهُمْ بِكَلَامِهٖ وَانْصِبَابَهُمْ اِلٰى شِعْبِ اِكْرَامِهٖ اَطْرَقَ كَطَرْفَةِ الْعَيْنِ ثُمَّ قَالَ دُوْنَكُمْ بَيْتَيْنِ اٰخَرَيْنِ وَاَنْشَدَ۔

وَاَقْبَلَتْ يَوْمَ جَدَّ الْبَيْنُ فِيْ حُلَلٍ ‌‌ ‌ سُوْدٍ تَعَضُّ بَنَانَ النَّادِمِ الْحَصِرِ

Maktaba Tul Ishaat.com

فَلَاحَ لَيْلٌ عَلٰى صُبْحٍ اَقَلَّهُمَا غُصْنٌ وَضَرَّسَتِ الْبَلُّوْرَ بِالدُّرَرِ

فَحِيْنَئِذٍ اِسْتَسْنَى الْقَوْمُ قِيْمَتَهٗ وَاسْتَغْزَرُوْا دِيْمَتَهٗ وَاَجْمَلُوْا عِشْرَتَهٗ وَجَمَّلُوْا قِشْرَتَهٗ

ے سوال کیا میں نے محبوبہ سے جس وقت زیارت ہوئی اس کے برقع اتارنے کا ☆ سرخ اور ودیعت رکھنے کا میرے کان میں اچھی بات کو ☆ پس ہٹایا اس نے نقاب کو جس نے ڈھانپ رکھا تھا چاند جیسے چہرے کو ☆ اور گرایا موتیوں کو معطر انگوٹھی (انگوٹھی جیسے گول چہرے) سے ☆

پس حیران ہو گئے حاضرین اس کی بداہت کی وجہ سے اور اعتراف کیا انہوں نے اس کی براءت (پاکیزگی کلام) کا۔ پس جب معلوم کر لیا سروجی نے ان کے مانوس ہونے کو اپنی کلام کی طرف اور ان کے میلان کو اپنے اعزاز کے طریقے کی طرف گردن جھکائی مثل جھپکنے آنکھ کے یعنی تھوڑی دیر پھر کہا لو دو اور بیت سن لو اور شعر پڑھا

ے اور سامنے آئی محبوبہ جس دن جدائی یقینی ہوئی لباس میں ☆ جو سیاہ تھا کاٹ رہی تھی پوروں کو پشیمان آدمی کی طرح خاموشی سے (یعنی جو بات نہ کر سکے) ☆ پس چھا چکی تھی رات صبح پر اٹھا رکھا تھا ان دونوں کو ☆ نرم و نازک ٹہنی نے اور کاٹ رہی تھی بلور (بلور جیسے پوروں) کو موتیوں (موتیوں جیسے دانتوں) کے ساتھ ☆

پس اس وقت بڑا سمجھا قوم نے اسکی قیمت کو اور زیادہ سمجھا اسکی بارش کو اور اچھا کیا اسکے رہنے سہنے کو اور خوبصورت بنایا اسکے لباس کو۔

تشریح: قولہ زارت:۔ زار زورا ﴿نصر﴾ زیارت کرنا۔

قولہ نضو:۔ نضا نضوا ﴿نصر﴾ اتارنا، کھولنا۔

قولہ برقعها:۔ بمعنی نقاب۔ بُرْقع برْقعة ﴿فعللة﴾ برقع اوڑھنا۔

قولہ القانی:۔ قنا قنوا ﴿نصر﴾ (سرخ رنگ والا ہونا) سے اسم فاعل ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

قولہ شفقا:۔ وہ سرخی جو غروب آفتاب کے بعد ظاہر ہوتی ہے یہاں سرخ نقاب سے کنایہ ہے

قولہ سنا:۔ سنا سنوا (نصر) چمکدار ہونا جیسے یکاد سنا برقه یذهب بالابصار۔

قولہ ساقطت:۔ سقط سقوطا (نصر) گرنا جیسے وان یروا کسفا من السماء ساقطا۔ اسقاطا (افعال) جیسے فاسقط علینا کسفا من السماء مساقطة (مفاعلہ) گرانا۔

قولہ عطر:۔ بمعنی معطر۔ خاتم عطر سے مراد چہرہ ہے عطر عطرا (سمع) خوشبودار ہونا۔

قولہ شعب:۔ پہاڑی راستہ مراد مطلق راستہ اسکی جمع شعاب آتی ہے۔

قولہ اطرق:۔ طروقا (نصر) رات کے وقت آنا جیسے والسماء والطارق اطراقا (افعال) خاموش ہونا سر جھکانا نظر نیچی رکھنا۔

قولہ کطرفۃ:۔ آنکھ کی جھپک۔ طرف طرفا (نصر) جھپکانا جیسے قبل ان یرتد الیک طرفک۔

قولہ جد:۔ جد جدًا (ضرب) کوشش کرنا، متحقق ہونا۔

قولہ حلل:۔ یہ حلۃ کی جمع ہے (ازار، چادر) مراد پوشاک ۔

قولہ سود:۔ یہ اسود (کالا) کی جمع ہے۔

قولہ بنان:۔ انگلیوں کے پورے۔ بن بنًا (ضرب) اقامت کرنا ٹھہرنا۔

قولہ اقلھما:۔ اقلالا (افعال) کم کرنا مراد اٹھانا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

قولہ غصن: ۔شاخ جمع اغصان اور غصون آتی ہیں۔ غصن غصنا ﴿ضرب﴾ ٹہنی کاٹنا۔

قولہ ضرست: ۔ضرسا ﴿ضرب﴾ تضریسا ﴿تفعیل﴾ داڑھ سے کاٹنا۔

قولہ البلور: ۔شیشہ مراد پورے

قولہ استسنی: ۔سنی سناء ﴿سمع﴾ بلند ہونا۔ استسناء ﴿افتعال﴾ بلند سمجھنا۔

قولہ استغزروا: ۔غزر غزارۃ ﴿کرم﴾ کثیر ہونا۔ استغزارا ﴿استفعال﴾ بہت سمجھنا۔

قولہ دیمتہ: ۔وہ بارش جس میں نہ کڑک ہو نہ بجلی ہو مگر ایک دن مسلسل برتی رہے اس کی جمع دیم آتی ہے بعض کے نزدیک وہ بارش جو پانچ دن تک برتی رہے اور عند البعض وہ بارش جو ایک دن یا ایک رات یا اس سے زیادہ مسلسل برتی رہے والاول اصح ۔دام دوما ﴿نصر﴾ ہمیشہ رہنا۔

قولہ اجملوا: ۔ جمالا ﴿کرم﴾ حسین وجمیل ہونا کما فِی الْحدیث انّ اللّٰہ جمِیلٌ یُحِبُّ الْجمال ۔تجمیلا ﴿تفعیل﴾ اجمالا ﴿افعال﴾ حسین بنانا۔

قولہ قشرتہ: ۔چھلکا۔قشر قشرا ﴿ضرب،نصر﴾ تقشیرا ﴿تفعیل﴾ چھلکا اتارنا۔یہاں قشر لباس سے کنایہ ہے۔

(قَالَ الْمُخْبِرُ بِهٰذِهِ الْحِكَايَةِ) فَلَمَّا رَأَيْتُ تَلَهُّبَ جَذْوَتِهِ وَتَأَلُّقَ جَلْوَتِهِ اَمْعَنْتُ النَّظَرَ فِيْ تَوَسُّمِهِ وَسَرَّحْتُ الطَّرْفَ فِيْ مِيْسَمِهِ فَاِذَا هُوَ شَيْخُنَا السُّرُوْجِيُّ وَقَدْ اَقْمَرَ لَيْلُهُ الدُّجُوْجِيُّ فَهَنَّأْتُ نَفْسِيْ بِمَوْرِدِهِ

Maktaba Tul Ishaat.com

وَابْتَدَرْتُ اِسْتِلَامَ يَدِهٖ وَقُلْتُ لَهٗ مَا الَّذِيْ اَحَالَ صِفَتَكَ حَتّٰى جَهِلْتُ مَعْرِفَتَكَ وَاَيُّ شَيْئٍ شَيَّبَ لِحْيَتَكَ حَتّٰى اَنْكَرْتُ حِلْيَتَكَ فَاَنْشَاَ يَقُوْلُ

وَقْعُ الشَّوَائِبِ شَيَّبْ ۔ وَالدَّهْرُ بِالنَّاسِ قُلَّبْ

اِنْ دَانَ يَوْمًا لِشَخْصٍ ۔ فَفِيْ غَدٍ يَتَغَلَّبْ

فَلَاتَثِقْ بِوَمِيْضٍ ۔ مِنْ بَرْقِهٖ فَهُوَ خُلَّبْ

وَاصْبِرْ اِذَا هُوَ اَضْرٰى ۔ بِكَ الْخُطُوْبَ وَاَلَّبْ

فَمَا عَلَى التِّبْرِ عَارٌ ۔ فِى النَّارِ حِيْنَ يُقَلَّبْ

ثُمَّ نَهَضَ مُفَارِقًا مَوْضِعَهٗ وَمُسْتَصْحِبًا الْقُلُوْبَ مَعَهٗ.

ترجمہ:۔ (فرمایا اس حکایت کو نقل کرنے والے یعنی حارث بن ہمام نے) جب دیکھا میں نے اسکے چنگاری کے بھڑکتے ہوئے شعلے کو اور اس کے چہرے کی چمک کو گہرا کیا میں نے نظر کو اس کے سمجھنے میں۔ اور چھوڑا میں نے آنکھ کو اس کی علامات میں پس وہ ہمارا شیخ ابوزید سروجی تھا اور تحقیق سفید ہو چکی تھی اس کی سیاہ رات۔ پس مبارک بادی میں نے اپنے آپ کو اس کے آنے کے ساتھ اور جلدی کی میں نے اس کے ہاتھ کے چومنے کے ساتھ اور کہا میں نے اس کو کس چیز نے بدل دیا تیری حالت کو یہاں تک کہ جاھل رہا میں تیرے پہچاننے سے اور کس چیز نے سفید کر دیا ہے تیری داڑھی کو حتی کہ میں اوپرا رہا ہوں تیری شکل پہچاننے سے پس اس نے شعر کہا

مصائب کا واقع ہونا بوڑھا کر دیتا ہے☆ اور زمانہ لوگوں کے ساتھ پھرتا رہتا ہے☆ اگر جھکتا ایک دن کسی شخص کے لئے☆ پس کل میں وہ غالب آ جاتا ہے☆ پس نہ اعتماد کیجئے چمک کے ساتھ☆ بجلی سے کیونکہ یہ دھوکہ باز ہے☆ اور صبر کیجئے جب زمانہ چمٹ دے☆ ساتھ مصائب کو اور جمع کر دے☆ پس نہیں ہے سونے پر عار☆ آگ میں جس وقت الٹ پٹ کیا جاتا ہے☆

پھر کھڑا ہوا اپنی جگہ سے جدا ہونے کیلئے اس حال میں کہ لے جانے والا تھا لوگوں کے

Maktaba Tul Ishaat.com

دلوں کو اپنے ساتھ۔

تشریح: قولہ تلهب: ۔لهب لهبا ﴿سمع﴾ جیسے سیصلی نارًا ذات لهب تلهّبا ﴿تفعل﴾ بھڑکنا تلهيبا ﴿تفعیل﴾ الهابا ﴿افعال﴾ بھڑکانا۔

قولہ جذوته: ۔اس کی جیم پر تینوں حرکتیں جائز ہیں بمعنی بھڑکتا ہوا انگارہ جیسے وَجذوةٌ مِنَ النَّارِ. جذا جذوا ﴿نصر﴾ سیدھا کھڑا ہونا۔

قولہ تألق: ۔الق القا ﴿سمع﴾ تألُّقا ﴿تفعل﴾ ائتلاقا ﴿افعال﴾ چمکنا۔

قولہ جلوته: ۔بمعنی روشنی یہاں چہرے سے کنایہ ہے۔

قولہ توسمه: ۔وسْمًا ﴿ضرب﴾ داغ لگانا جیسے سنسمُهٗ علی الخُرطوم۔ توسُّما ﴿تفعل﴾ علامت طلب کرنا ایک لفظ میسم ہے علامت، حسن و جمال اس کی جمع میاسم آتی ہے۔

قولہ الطرف: ۔نظر اس کی جمع اطراف آتی ہے۔

قولہ الدجوجی: ۔تاریک رات اس کی جمع دیاجیج آتی ہے۔ دجّ دجیجا ﴿ضرب﴾ آہستہ چلنا دجًّا ﴿ضرب﴾ لٹکانا۔

قولہ الشوائب: ۔یہ شائبۃ کی جمع ہے بمعنی عیب یہاں مراد مصیبت ہے۔ شاب شوْبا ﴿نصر﴾ خلط ملط کرنا، ملانا جیسے لشوبا مّن حميم گرم پانی ملا کر۔ اشيابا ﴿افعال﴾ اشتیابا ﴿افتعال﴾ ملنا۔

قولہ قلب: ۔یہ اسم مبالغہ کا صیغہ ہے بہت پلٹنے والا۔

قولہ تثق: ۔وثق وثقا وثوقا ﴿حسب﴾ اعتماد بھروسہ کرنا۔ توثیقا ﴿تفعیل﴾ مضبوط کرنا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

قولہ بومیض:۔چمک۔ومض ومضا ﴿ضرب﴾ چمکنا۔

قولہ برقه:۔بجلی اس کی جمع بُرُوق آتی ہے۔ برقا ﴿نصر﴾ چمکنا روشن ہونا جیسے فیه ظُلُمٰتٌ وَّرَعْدٌ وَّبَرْقٌ

قولہ خلب:۔یہ اسم مبالغہ ہے بمعنی بہت دھوکہ دینے والا۔

قولہ واصبر:۔صبر صبْرًا ﴿ضرب﴾ روکنا صبر کرنا جیسے والصّٰبرین فی البأساء والضّرّاء اگر صلہ علی ہوتو بمعنی بہادری کرنا اور اگر عن ہوتو ترک جانا۔ تضبیرا ﴿تفعیل﴾ اِصْبارا ﴿افعال﴾ صبر دلانا۔

قولہ اضری:۔ضری ضری ﴿سمع﴾ حملہ کرنا۔اضراء ﴿افعال﴾ بھڑکانا۔

قولہ الخطوب:۔یہ خطب کی جمع ہے بمعنی امر شدید،ھلاکت،مصیبت۔

قولہ الب:۔الب الْبا ﴿نصر،ضرب﴾ تألیبا ﴿تفعیل﴾ جمع کرنا۔

قولہ التبر:۔یہ تبرۃ کی جمع ہے وہ سونا جس پر مہر نہ لگی ہو اور جس پر مہر لگی ہو اسے عین کہا جاتا ہے۔ تبر تبْرًا ﴿نصر﴾ ھلاک ہونا۔تبرا تتبیرا ﴿ضرب،تفعیل﴾ ھلاک کرنا جیسے وکُلًّا تبّرنا تتبیرا۔

قولہ عار:۔اس کی جمع اعیار آتی ہے۔عار عیْرا ﴿ضرب﴾ عیب لگانا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

دوسرا مقامہ ایک نظر میں

اس مقامہ میں فنی حیثیت سے یہی کافی ہے کہ مقامات کے ہیرو ابوزید سروجی نے ابوعبادہ بحتری جیسے نادر روزگار شاعر (جن کے بارے صاحب دیوان حماسہ ابوتمام نے کہا تھا (انت واللہ یا بنی امیر الشعراء غدا بعدی) کا مقابلہ کیا ہے۔

ابوعبادہ نے تو محبوبہ کے دانتوں کی تعریف پر ہی اکتفا کیا تھا وہ بھی تشبیہ الجمع سے نیز حرف تشبیہ بھی کان اختیار کیا جو تشبیہ میں تشکیک پیدا کرتا ہے۔ مگر ابوزید سروجی کے شعر ایک دفعہ پھر پڑھئے تفسی الفداء راق مبسمه الخ کہ محبوبہ کے منہ کی بھی تعریف کر دی وہ بھی تشبیہ سے نہیں بلکہ استعارہ سے جس سے شعر کی لذت دو چند ہو جاتی ہے مقصد اس سارے ہیے پانچے کا یہ ہے کہ طالب علم محنت کر کے بڑے بڑوں سے سبقت لے سکتا ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

المقامة الثالثة الدينارية

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اس مقامہ میں دینار کی مدح کے نہایت عمدہ پل باندھے گئے ہیں۔اور مذمت بھی نہایت دلچسپ انداز میں کی گئی ہے جس کی نظیر ادب کی کتابوں میں بمشکل آپ کو ملے گی شاید اسی لیے علامہ حریری نے اپنی عادت سے ہٹ کر اسے دینار کی طرف منسوب کیا ہے۔

ایک دفعہ حارث بن ہمام اپنے چند رفقاء کے درمیان فروکش تھے اور سب اپنا اپنا کلام پیش کر رہے تھے ناگاہ ایک پراگندہ حالت بوڑھا وارد ہوا اس نے نازک اور لطیف تشبیہوں سے بھرپور اپنا کلام سنایا تو۔

صحن چمن کو اپنی بہاروں پہ ناز تھا　　　　وہ آئے تو سب بہاروں پہ چھا گئے

کا سماں بندھ گیا حارث بن ہمام نے تعجب سے دیکھا تو وہی خطیب (ابوزید سروجی) آج ایک شاعر کے لباس میں تھے شاید اب عمر ڈھل جانے کی وجہ سے خطابت چھوڑ کر اس جال کو اپنا چکے ہوں مگر زیادہ ٹھہرے نہیں بلکہ چند نصیحتیں کر کے تمام مجمع اپنا مداح بناتے ہوئے چل دیے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Maktaba Tul Ishaat.com

ایک دن حارث بن ہمام چند مخلص دوستوں کے ہمراہ بزم طرب سجائے نادر واقعات اور اشعار کا مذاکرہ کر رہے تھے تو اچانک ایک شخص پھٹے پرانے لباس میں ملبوس لنگڑاتا ہوا آیا اور نہایت فصاحت کے ساتھ اپنی سابقہ خوشحالی کی تفصیل بیان کرنے لگا تاکہ اہل مجلس اپنا ہی بھائی بندگمان کرتے ہوئے کرم کا معاملہ کریں تمام اہل مجلس فصیح و بلیغ کلام سے متاثر ہوئے اور مزید بھی کچھ سننا چاہا۔ حارث بن ہمام نے جیب سے ایک دینار نکال کر کہا کہ اسکی منظوم مدح کردے تو یہ تیرا ہے تو نوارد نے فی البدیہ ایک نظم کہی جس کا خلاصہ یہ ہے

دنیا کی چہل پہل، چمن کی شادابی، رنج وغم کا ہنگامہ، اور ویرانی دشت سب اسی کے دم سے ہے حتی کہ شرک کا ڈر نہ ہوتا تو کہتا سب سے بڑھ کر قادر یہی ہے۔ حارث بن ہمام نے وہ دینار اس کے ہاتھ تھمایا اور دوسرا اللکار کر کہنے لگا اس کی مذمت کردے تو یہ بھی تیرا ہے اسے تو دینار سے کام تھا فوراً تمام برائیوں کا منبع اسی دینار کو قرار دیا حارث بن ہمام تاڑ گیا کہ یہ حضرت ابوزید سروجی ہی ہو سکتے ہیں اور یہ ساری ان کی ملمع سازی ہے اس نے بھی اقرار کر لیا اور عذر لنگ میں حوادث زمانہ کا حوالہ دیا۔

ے کہ ہر قدم پر نت نئے سانچے میں ڈھل جاتے ہیں میری مثل کے لوگ

Maktaba Tul Ishaat.com

رَوَى الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ نَظَمَنِيْ وَاَخْدَانًا لِيْ نَادٍ لَمْ يَخِبْ فِيْهِ مُنَادٍ وَلَا كَبَا قَدْحُ زَنَادٍ وَلَا ذَكَتْ نَارُ عِنَادٍ فَبَيْنَا نَحْنُ نَتَجَاذَبُ اَطْرَافَ الْاَنَاشِيْدِ وَنَتَوَارَدُ طُرَفَ الْاَسَانِيْدِ اِذْ وَقَفَ بِنَا شَخْصٌ عَلَيْهِ سَمَلٌ وَفِيْ مَشْيَتِهٖ قَزَلٌ فَقَالَ يَا اَخَائِرَ الذَّخَائِرِ وَبَشَائِرَ الْعَشَائِرِ عِمُوْا صَبَاحًا وَاَنْعِمُوْا اِصْطِبَاحًا وَانْظُرُوْا اِلٰى مَنْ كَانَ ذَا نَدِيٍّ وَنَدًى وَجِدَةٍ وَجَدًى وَعَقَارٍ وَقُرًى وَمَقَارٍ وَقِرًى.

ترجمہ:۔ روایت کی حارث بن ہمام نے کہا جمع کیا مجھے اور میرے دوستوں کو ایک مجلس نے کہ نہیں خالی لوٹا اس مجلس میں کوئی سائل اور نہیں بے آگ رہی چقماق کی رگڑ، اور نہیں بلند ہوئی حسد اور کینہ کی آگ۔ اسی اثناء میں کہ ہم بحث کر رہے تھے مختلف قسم کے اشعار میں اور ہم وارد ہو رہے تھے (یعنی غور و فکر کر رہے تھے) نادر واقعات میں کہ اچانک کھڑا تھا ہمارے ساتھ ایک شخص کہ اس کے اوپر ایک پھٹا پرانا کمبل تھا اور اس کے چلنے میں لنگڑا پن تھا پس کہا اس نے اے ذخیرہ کرنے والے سخیو! اور اے اپنے خاندان کو خوش خبری دینے والو تمہیں صبح مبارک ہو اور صبح کی شراب غنیمت ہو اور دیکھو اس شخص کی طرف جو ایک دن مجلس والا تھا اور سخاوت والا تھا اور غنی تھا اور عطیہ والا تھا اور زمین والا تھا اور بستیوں والا تھا اور مواضع والا تھا اور مہمان نواز تھا۔

تشریح: قوله الدينارية:۔ مالک بن دینارؒ سے کسی نے پوچھا کہ دینار کی حقیقت کیا ہے جواب دیا کی وہ دین اور نار ہے یعنی اگر صحیح راستہ میں خرچ ہو تو دین ہے اور اگر غلط صرف کیا جائے تو آگ ہے۔

قوله اخدانا :۔ جیسے ولا مُتَّخِذَاتِ اَخْدَانٍ یہ خدن کی جمع ہے بمعنی دوست۔ خَدِنَ خَدْنًا ﴿سمع﴾ خفیہ دوست ہونا۔ مُخَادَنَة ﴿مفاعله﴾ دوست بنانا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

قولہ لم یخب :۔ خیبة ﴿ضرب﴾ محروم ہونا، نا کام ہونا جیسے وقد خاب من دسھا تخییبا ﴿تفعیل﴾ اخابة ﴿افعال﴾ محروم کرنا۔

قولہ کبا:۔ کبا کبوا ﴿نصر﴾ بے آگ ہونا مراد بے فائدہ ہونا۔

قولہ زناد:۔ یہ زند کی جمع ہے بمعنی چقماق کی اوپر والی لکڑی یا پتھر اور نچلی لکڑی کو زندة کہتے ہیں یہاں زناد سے مراد چقماق ہے۔ زند زندا ﴿سمع﴾ پیاسا ہونا۔ تزنیدا ﴿تفعیل﴾ چقماق سے آگ نکالنا۔

قولہ ذکت:۔ ذکا ذکوا ﴿نصر﴾ بھڑکنا شعلہ مارنا ذکاء ﴿نصر﴾ سریع الفہم اور ذھین ہونا ذکاة ﴿نصر﴾ ذبح کرنا۔

قولہ عناد:۔ حسد، بغض، دشمنی۔ عند عُنُوْدا ﴿نصر﴾ عندا ﴿ضرب﴾ عندا ﴿سمع﴾ تجاوز کرنا جیسے کُلُّ کُفَّار عنید حق سے باطل کی طرف مائل ہونا۔ مُعاندة ﴿مفاعلہ﴾ مخالفت کرنا۔

قولہ الاناشید :۔ یہ اُنشُودة کی جمع ہے وہ شعر جو ایک دوسرے کے سامنے پڑھے جائیں مراد مطلق اشعار۔

قولہ طرف:۔ یہ طرفة کی جمع ہے عجیب چیز۔

قولہ الاسانید:۔ یہ اسناد کی جمع ہے مراد وہ اخبار ہیں جو اپنے اہل کی طرف منسوب ہوں

قولہ سمل:۔ پرانا کپڑا جمع اسمال ہے۔ سمل سُمُوْلا ﴿سمع﴾ سمالة ﴿کرم﴾ کپڑے کا پرانا ہونا۔

قولہ قزل :۔ قزل قزْلا ﴿ضرب﴾ لنگڑے کی طرح چلنا۔ قزل قزلا ﴿سمع﴾ لنگڑا ہونا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

قولہ اخائر:۔ یہ اخیریٰ کی جمع ہے بمعنی بہت اچھی چیز۔ خار خیرة ﴿ضرب﴾ پسند کرنا۔

قولہ الذخائر:۔ یہ ذخیرة کی جمع ہے وہ شی جسے آئندہ کی ضرورت کیلئے محفوظ کیا جائے ذُخرا ﴿فتح﴾ محفوظ کرنا

قولہ بشائر:۔ یہ بشارة کی جمع ہے خوش خبری۔

قولہ العشائر:۔ یہ عشیرة کی جمع ہے بمعنی قبیلہ۔

قولہ عموا:۔ وعم وغما ﴿ضرب، حسب﴾ خوش حال رہنا۔

قولہ انعموا:۔ نعم نعْما ﴿نصر، ضرب، سمع﴾ إنعاما ﴿افعال﴾ خوش حال ہونا۔ اچھا کرنا۔

قولہ اصطباحا:۔ ﴿افتعال﴾ صبح کے وقت شراب پینا، چراغ جلانا یہاں مراد معنی اول ہے۔

قولہ ندِیّ:۔ بمعنی مجلس۔ قولہ نَدٰی:۔ سخاوت۔

قولہ جِدَة:۔ مالداری، تونگری۔ قولہ جدٰی:۔ عطیہ۔

قولہ عقار:۔ زمین، گھر کا سامان، غیر منقولی جائیداد اس کی جمع عقارات آتی ہے۔ عقر عقْرا ﴿ضرب﴾ زخمی کرنا جیسے فکذّبُوْہُ فعقرُوْها. عقر عقارة ﴿سمع، کرم﴾ بانجھ ہونا جیسے وامْرأتیْ عاقِر۔

قولہ قرٰی:۔ جیسے وماکان ربُّک لیُهْلِک القُرٰی۔ یہ قریة(بستی) کی جمع ہے جیسے واسْئلِ القریة ۔ قری قرْوا ﴿نصر﴾ جمع کرنا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

قولہ مقار:۔ یہ مقراۃ کی جمع ہے وہ پیالہ یا دیگ جس میں مہمان کیلئے طعام لایا جائے۔

قولہ قری:۔قری قری از ضرب بمعنی میزبانی کرنا۔

فَمَازَالَ بِهِ قُطُوْبُ الْخُطُوْبِ وَحُرُوْبُ الْكُرُوْبِ وَشَرَرُ شَرِّ الْحَسُوْدِ وَانْتِيَابُ النُّوَبِ السُّوْدِ حَتّٰى صَفِرَتِ الرَّاحَةُ وَقَرِعَتِ السَّاحَةُ وَغَارَ الْمَنْبَعُ وَنَبَا الْمَرْبَعُ وَاَقْوَى الْمَجْمَعُ وَاَقَضَّ الْمَضْجَعُ وَاسْتَحَالَتِ الْحَالُ وَاَعْوَلَ الْعِيَالُ وَخَلَتِ الْمَرَابِطُ وَرَحِمَ الْغَابِطُ وَاَوْدَى النَّاطِقُ وَالصَّامِتُ وَرَثٰى لَنَا الْحَاسِدُ وَالشَّامِتُ وَآلَ بِنَا الدَّهْرُ الْمُوْقِعُ وَالْفَقْرُ الْمُدْقِعُ اِلٰى اَنِ احْتَذَيْنَا الْوَجٰى وَاغْتَذَيْنَا الشَّجٰى وَاسْتَبْطَنَّا الْجَوٰى وَطَوَيْنَا الْاَحْشَاءَ عَلَى الطَّوٰى۔

ترجمہ:۔ پس ہمیشہ رہی اس کے ساتھ مصائب کی ترش روئی اور غموں کے حملے اور حاسدین کے شر کی چنگاریاں اور پے در پے رہے مصائب ہلاک کرنے والے حتیٰ کہ خالی ہوگیا ہاتھ، اور خالی ہوگیا صحن۔ اور خشک ہوگیا پانی کا چشمہ، اور ناموافق ہوگیے مکان، اور ختم ہوگئیں مجلسیں، اور کھردری ہوگئی سونے کی جگہ، اور متغیر ہوگیا اس کا حال، اور چیخ و پکار کرنے لگے بچے، اور خالی ہوگئے اصطبل، اور غبطہ کرنے والے رحم کرنے لگے، اور ہلاک ہوگئے ناطق (جانور) اور صامت (درہم و دینار) اور مرثیہ کہنے لگے ہمارے لئے حاسد اور شامت (جو بری حالت دیکھ کر خوش ہو) اور لوٹا ہمارے ساتھ زمانہ ہلاک کرنے والا اور فقر غبار آلود کرنے والا۔ یہاں تک کہ ہم نے جوتا بنایا ننگے پاؤں کو، اور غذا بنایا ہڈی کو، اور پیٹ میں ڈالا ہم نے سوزش کو، اور لپیٹا ہم نے انتڑیوں کو بھوک پر۔

تشریح: قولہ قطوب:۔ قطوبا از ضرب بمعنی ترش روئی کرنا۔

قولہ حروب:۔ یہ حرب کی جمع ہے (لڑائی)۔ حرب حربا (نصر) لڑائی کرنا۔

قولہ الکروب:۔ یہ کرب (غم ومشقت) کی جمع ہے جیسے فنجینہ واھلہ من الکرب العظیم. کرب کربا (نصر) بے چین ہونا۔

قولہ شرور:۔ یہ شررۃ (چنگاری) کی جمع ہے۔ شرا (نصر) برائی کی طرف نسبت کرنا ایک لفظ شر بمعنی برائی ہے جیسے اولئک شر مکانا اسکی جمع شرور آتی ہے۔

قولہ الحسود:۔ وہ آدمی جو طبعی طور پر حاسد ہو اس کی جمع حسد آتی ہے۔ حسد حسدا (نصر) حسد کرنا جیسے ومن شر حاسد اذا حسد۔

فائدہ:۔ ایک شئی حسد ہے اور ایک غبط: حسد کہ ایک انسان کسی کی نعمت کو دیکھ کر دل میں یہ تمنا کرے کہ یہ نعمت اس سے زائل ہو کر مجھے مل جائے یہ حرام ہے۔ اور غبط کہ انسان نعمت کو دیکھ کر دل میں یہ تمنا کرے کہ یہ نعمت تو اس کے پاس ہی رہے اور اس جیسی مجھے بھی مل جائے یہ جائز ہے

قولہ انتیاب:۔ ناب نوبۃ (نصر) انتیابا (انفعال) پے در پے آنا، باری باری آنا۔ انابۃ (افعال) رجوع کرنا جیسے ان ابراھیم لحلیم اواہ منیب۔

قولہ النوب:۔ یہ جمع ہے نوبۃ کی بمعنی مصیبت اور حادثہ۔

قولہ السود:۔ یہ اسود (کالا) کی جمع ہے۔

قولہ صفرت:۔ صفر صفرا (سمع) خالی ہونا۔ صفیرا (ضرب) سیٹی بجانا۔ صفرۃ (کرم) زرد ہونا جیسے فتراہ مصفرا۔

قولہ الراحۃ:۔ ہتھیلی اس کی جمع راحات آتی ہے۔ راح روحا (سمع) فراخ ہونا۔

قولہ قرعت:۔ قرع قرعا (سمع) خالی ہونا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

قولہ الساحة: صحن اس کی جمع ساحات آتی ہے۔

قولہ المنبع: نبع نبعا نبوعا (سمع، نصر) نباعا (کرم) چشمہ سے پانی ابلنا۔ منبع چشمہ اس کی جمع منابع آتی ہے ایک لفظ ینبوع ہے بمعنی چشمہ اور پانی کا بہت بڑا نالہ جس کی جمع ینابیع آتی ہے جیسے فسلکہ ینابیع فی الارض۔

قولہ نبأ: نبوا (نصر) ناموافق ہونا۔

قولہ اقوی: قوی قیًا قوایۃ (سمع) خالی ہونا۔ قوۃ (سمع) قوی ہونا جیسے من اشد منا قوۃ۔ اقواء (افعال) خالی ہونا۔

قولہ اقض: قض قضًا (سمع) اقضاضا (افعال) کھردرا ہونا۔ انقضاضا (انفعال) ٹوٹنا جیسے یرید ان ینقض فاقامہ۔ سخت ہونا۔

قولہ المضجع: لیٹنے کی جگہ۔ ضجع ضجعا (فتح) پہلو کے بل لیٹنا۔

قولہ اعول: عال عولاً (نصر) ظلم کرنا۔ اعوالا (افعال) چیخ چلا کر رونا۔

قولہ العیال: اولاد۔ عال عیلا (ضرب) محتاج کرنا، ہونا، کثیر العیال ہونا۔

قولہ خلت: خلا خلوا خلوًا (نصر) خالی ہونا۔

قولہ المرابط: مربط کی جمع ہے اصطبل۔ ربط ربطا (نصر، ضرب) باندھنا جیسے لولا ان ربطنا علی قلبہا۔ مضبوط کرنا۔

قولہ الغابط: غبط غبطۃ (ضرب) کسی کی نعمت دیکھ کر دل میں تمنا کرنا کہ وہ مجھے بھی مل جائے۔

قولہ اودی: ودیا دیۃ (ضرب) خون کی چٹی ادا کرنا جیسے فدیۃ مسلمۃ الی

Maktaba Tul Ishaat.com

اهلہ۔ اِیْداء ﴿افعال﴾ ھلاک ہونا۔

قولہ الناطق:۔ نُطْقًا ﴿ضرب﴾ بولنا یہاں مال ناطق مراد ہے یعنی حیوانات۔

قولہ الصامت: ۔ صمت صمتا ﴿نصر﴾ چپ ہونا کما فی الحدیث

من صمت نجا یہاں مراد مال صامت یعنی دراھم ودنانیر ہیں۔

قولہ رثی:۔ رَثْوًا ﴿نصر﴾ رحم کرنا۔ رثیا ﴿ضرب﴾ میت پر اسکے محاسن یاد کرکے

رونا جسے مرثیہ کہا جاتا ہے۔

قولہ الشامت :۔شمت شماتۃ ﴿سمع﴾ کسی کو مصیبت میں مبتلا دیکھ کر خوش ہونا

یعنی کسی کا بدخواہ ہونا جیسے لاتُشمت بی الْاعداء۔

قولہ الموقع:۔ وقعا ﴿فتح﴾ واقع ہونا جیسے واذا وقع القول علیہم۔ وقعا

﴿ضرب﴾ گرنا ایقاعا ﴿افعال﴾ ھلاک کرنا۔

قولہ الفقر:۔فتر فترا ﴿نصر﴾ تفتیرا ﴿تفعیل﴾ کھونا۔ فقارۃ ﴿کرم﴾

افتقارا ﴿افتعال﴾ محتاج ہونا۔

قولہ المدقع:۔ دقع دقعا ﴿سمع﴾ خاک میں ملنا، ذلیل ہونا۔ اذقاعا ﴿افعال﴾

خاک میں ملانا مراد ذلیل کرنا

قولہ احتذینا:۔حذا حذوا ﴿نصر﴾ جوتی پہنانا۔ اِحْتذاء ﴿افتعال﴾ جوتا بنانا

ایک لفظ حِذاء ہے جوتا ایک لفظ حذَّاء ہے موچی۔

قولہ الوجی:۔وجی وجیا ﴿سمع﴾ چلتے ہوئے پاؤں کا گھسنا مراد بغیر جوتے کے چلنا

قولہ اغتذینا:۔غذا غذاء ﴿نصر﴾ غذا کھانا۔ اِغْتِذاء ﴿افتعال﴾ غذا بنانا۔

قولہ الشجی: ۔شجی شجی ﴿سمع﴾ ہڈی پھنسنے کی وجہ سے حلق کا گھٹنا یہاں غم

Maktaba Tul Ishaat.com

اور حزن سے کنایہ ہے۔

قولہ استبطنا:۔ بطن بُطُوْنا ﴿نصر﴾ پوشیدہ ہونا جیسے ما ظہر منها وما بطن۔ اِسْتِبْطانا ﴿استفعال﴾ پیٹ میں ڈالنا۔

قولہ الجوی:۔ جوی جوی ﴿سمع﴾ غم وعشق کی وجہ سے جلن کا لاحق ہونا۔

قولہ طوینا :۔ طوی طیًا ﴿ضرب﴾ لپیٹنا جیسے یوم نطوی السّماء کطی السّجلّ للکُتُب طُوَی ﴿سمع﴾ پیٹنا ایک لفظ طوی ہے بمعنی بھوک۔

قولہ الاحشاء:۔ یہ حشی کی جمع ہے بمعنی انتڑی۔ حشی حشوا ﴿نصر﴾ بھرنا۔

وَاكْتَحَلْنَا السُّهَادَ وَاسْتَوْطَنَّا الْوِهَادَ وَاسْتَوْطَأْنَا الْقَتَادَ وَتَنَاسَيْنَا الْاَقْتَادَ وَاسْتَطَبْنَا الْحَيْنَ الْمُجْتَاحَ وَاسْتَبْطَأْنَا الْيَوْمَ الْمُتَاحَ فَهَلْ مِنْ حُرَّاسٍ اَوْسَمْحٍ مُوَاسٍ فَوَالَّذِيْ اِسْتَخْرَجَنِيْ مِنْ قَيْلَةَ لَقَدْ اَمْسَيْتُ اَخَا عَيْلَةٍ لَا اَمْلِكُ بَيْتَ لَيْلَةٍ (قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ)فَاَوَيْتُ لِمَفَاقِرِهٖ وَلَوَيْتُ اِلَى اسْتِنْبَاطِ فِقَرِهٖ فَاَبْرَزْتُ دِيْنَارًا وَقُلْتُ لَهٗ اِخْتِبَارًا اِنْ مَدَحْتَهٗ نَظْمًا فَهُوَ لَكَ حَتْمًا فَانْبَرٰى يُنْشِدُ فِي الْحَالِ مِنْ غَيْرِ اِنْتِحَالٍ .

ترجمہ:۔ اور سرمہ بنایا ہم نے بیداری کو، اور وطن بنایا ہم نے گڑھے کو، اور روندا ہم نے کانٹے دار درخت کو، اور بھول گئے ہم کجاووں کو، اور اچھا سمجھا ہم نے موت کو جو جڑ سے اکھیڑنے والی ہو، اور مؤخر سمجھا ہم نے آج تک اپنے مقدر کو۔ پس کیا کوئی شریف غم خوار یا سخی مددگار ہے قسم ہے اس ذات کی جس نے نکالا مجھے عربیوں کے قبیلے سے تحقیق رات گزاری میں نے اس حال میں کہ میں بھوک کا بھائی تھا نہیں مالک میں رات کی روزی کا۔ (کہا حارث بن ہمام نے) پس میں نرم دل ہوا اس کی مختلف قسم کی احتیاجیوں کی وجہ سے اور مائل ہوا میں اسکی مسجع کلام کے سننے کی طرف

Maktaba Tul Ishaat.com

پس ظاہر کیا میں نے ایک دینار اور کہا میں نے اسکو امتحان کے طور پر اگر تعریف کرے تو اس کی نظم یعنی شعر کی صورت میں پس یہ تیرے لئے ہے یقینی طور پر پس آگے بڑھا اور شعر کہنے لگا فورا بغیر کسی کی طرف نسبت کرنے کے۔

تشریح: قولہ اکتحلنا:۔ کحل کحلا ﴿نصر، فتح﴾ سرمہ لگانا۔ اکتحالا ﴿افتعال﴾ سرمہ بنانا۔

قولہ السهاد:۔ بیداری۔ سهد سهدا ﴿سمع﴾ بیدار ہونا۔

قولہ استوطنا :۔ وطن وطنا ﴿ضرب﴾ ٹھہرنا۔ اِسْتِيطانا ﴿ استفعال﴾ وطن بنانا۔

قولہ الوهاد:۔ یہ وهدة کی جمع ہے پست زمین۔ توهيدا ﴿تفعیل﴾ بستر بچھانا۔

قولہ استوطأنا: وطيا ﴿سمع﴾ روندنا۔ وطاءة ﴿کرم﴾ نرم ہونا اِسْتِيطاء ﴿استفعال﴾ نرم سمجھنا

قولہ القتاد:۔ یہ قتادة کی جمع ہے وہ درخت جس کے سوئی کی مانند بڑے بڑے کانٹے ہوں۔ قتد قتدا ﴿سمع﴾ خاردار درخت کھانے کی وجہ سے اونٹ کا پیٹ کے درد والا ہونا

قولہ الاقتاد:۔ یہ قتد کی جمع ہے بمعنی کجاوہ کی لکڑی یہاں مراد کجاوہ ہے۔

قولہ استطبنا :۔ طاب طيبا ﴿ضرب﴾ اچھا ہونا تطييبا ﴿تفعیل﴾ اچھا کرنا اِسْتِطابة ﴿استفعال﴾ اچھا سمجھنا۔

قولہ الحين:۔ ھلاکت۔ حان حينا وقت کا قریب ہونا ھلاک ہونا۔

قولہ المجتاح :۔ جاح جوحا ﴿نصر﴾ ھلاک کرنا۔ اِجْتِياحا ﴿افتعال﴾ بیخ کنی کرنا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

قوله استبطأنا :۔بطأ بطاءة ﴿کرم﴾ إبطاء ﴿افعال﴾ تبطئة ﴿تفعیل﴾ دیر کرنا جیسے وانّ منکم لمنّ لَيُبطِّئنّ ۔استبطاء ﴿استفعال﴾ کسی کو دور سمجھنا یا دیر کرنے والا سمجھنا۔

قوله المتاح:۔تاح تيحا ﴿ضرب﴾ مقدر ہونا۔توحا ﴿نصر﴾ تیار ہونا۔

قوله حر:۔حرَّ حرًّا حرارة ﴿نصر،ضرب﴾ گرم کرنا۔حرارا ﴿سمع﴾ آزاد ہونا حُرِيَّة ﴿سمع﴾ اصلی آزاد ہونا جیسے الْحُرُّ بِالْحُرِّ۔

قوله قيلة :۔عرب کا ایک قبیلہ جو قیلہ بنت ارقم غسانیہ (ام الاوس و الخزرج) کی طرف منسوب ہے

قوله امسيت:۔اَمسَاء ﴿افعال﴾ شام کرنا یہاں اَمسَيتُ صرتُ کے معنی میں ہے

قوله عيلة:۔عال عَيلَة ﴿ضرب﴾ محتاج ہونا۔

قوله بيت:۔رات کی خوراک۔ بات بيتا بيتوتة ﴿ضرب﴾ رات گزارنا۔

قوله فاويت:۔اوية ﴿ضرب﴾ رحم کرنا اگر صلہ الی ہو تو معنی ہے ٹھکانا لینا جیسے اِذْ اوى الْفِتْيَةُ إِلَى الكهف اترنا، پناہ دینا۔اِيواء ﴿افعال﴾ کسی کو جگہ دینا جیسے تُؤوِیْ اِلَیکَ مَنْ تَشَاءُ۔

قوله لمفاقره:۔یہ خلاف قیاس فقر (تنگدستی) کی جمع ہے جیسا کہ مذاکیر ذکر کی۔

قوله لويت:۔لوى ليًّا ﴿ضرب﴾ مائل ہونا تلوية ﴿تفعیل﴾ مائل کرنا جیسے يلوُن السنتهم بالكتب

قوله استنباط:۔نبط نُبُوطا ﴿نصر﴾ نکلنا۔اِستنباطا ﴿استفعال﴾ لغوی معنی خوب زمین کھود کر پانی نکالنا اصطلاحی معنی اپنے فہم سے معانی کی پوشیدگی ظاہر کرنا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

قولہ فقرہ:۔ یہ فِقْرۃ کی جمع ہے بمعنی پسندیدہ جملے، بہترین اشعار کے قصیدے۔

قولہ حتما:۔ حتم حتما ﴿ضرب﴾ واجب ہونا، یقینی ہونا۔

قولہ فانبری:۔ بری بریا ﴿ضرب﴾ چھیلنا تراشنا۔ اِنْبراء ﴿انفعال﴾ چھلنا مراد تیار ہونا۔

قولہ انتحال :۔ نحل نُحُوْلا ﴿فتح، سمع، کرم﴾ کمزور ہونا نحلا ﴿فتح﴾ عطیہ دینا اِنْتِحالًا ﴿افتعال﴾ کسی دوسرے کا شعر اپنی طرف منسوب کرنا۔ مراد جھوٹ بولنا

اَكْرِمْ بِهٖ اَصْفَرَ رَاقَتْ صُفْرَتُهٗ ۔۔۔ جَوَّابَ آفَاقٍ تَرَامَتْ سَفْرَتُهٗ

مَأْثُوْرَةٌ سُمْعَتُهٗ وَشُهْرَتُهٗ ۔۔۔ قَدْ اُوْدِعَتْ سِرَّ الْغِنٰى اَسِرَّتُهٗ

وَقَارَنَتْ نُجْحَ الْمَسَاعِيْ خَطْرَتُهٗ ۔۔۔ وَحُبِّبَتْ اِلَى الْاَنَامِ غُرَّتُهٗ

كَاَنَّمَا مِنَ الْقُلُوْبِ نُقْرَتُهٗ ۔۔۔ بِهٖ يَصُوْلُ مَنْ حَوَتْهُ صُرَّتُهٗ

وَاِنْ تَفَانَتْ اَوْتَوَانَتْ عِتْرَتُهٗ ۔۔۔ يَا حَبَّذَا نُضَارُهٗ وَنَضْرَتُهٗ

وَحَبَّذَا مَغْنَاتُهٗ وَنُصْرَتُهٗ ۔۔۔ كَمْ آمِرٍ بِهٖ اسْتَتَبَّتْ اِمْرَتُهٗ

وَمُتْرَفٍ لَوْلَاهُ دَامَتْ حَسْرَتُهٗ ۔۔۔ وَجَيْشِ هَمٍّ هَزَمَتْهُ كَرَّتُهٗ

وَبَدْرِ تَمٍّ اَنْزَلَتْهُ بَدْرَتُهٗ ۔۔۔ وَمُسْتَشِيْطٍ تَتَلَظّٰى جَمْرَتُهٗ

اَسَرَّ نَجْوَاهُ فَلَانَتْ شِرَّتُهٗ ۔۔۔ وَكَمْ اَسِيْرٍ اَسْلَمَتْهُ اُسْرَتُهٗ

اَنْقَذَهٗ حَتّٰى صَفَتْ مَسَرَّتُهٗ ۔۔۔ وَحَقِّ مَوْلًى اَبْدَعَتْهُ فِطْرَتُهٗ

لَوْلَا التُّقٰى لَقُلْتُ جَلَّتْ قُدْرَتُهٗ

ترجمہ:۔ کیا ہی خوب ہے اس کی زردی بھلی لگتی ہے اس کی زردی ☆ اطراف کے چکر کاٹنے والا ہے لمبے چوڑے ہیں اس کے سفر ☆ منقول ہوتا ہے اس کا ذکر اور اس کی شہرت ☆ تحقیق ودیعت رکھا گیا ہے غنا کا راز اس کی لکیروں میں ☆ اور ملی ہوئی ہے کوشش کرنے والے کی کامیابی

Maktaba Tul Ishaat.com

کو اسکی حرکت ☆ اور محبوب کی گئی ہے لوگوں کی طرف اس کی زینت ☆ گویا کہ وہ دلوں کا ٹکڑا ہے ☆ اس کی وجہ سے جھگڑا کرتا ہے وہ شخص کہ جمع کرتی ہے اس کو اسکی تھیلی ☆ اگر چہ ہلاک ہو چکے ہوں یا کمزور ہو چکے ہوں اس کے خاندان ☆ کیا ہی خوب ہے اس کا خالص سونا اور اس کی رونق ☆ اور کتنی اچھی ہے اس کی منفعت اور اس کی نصرت ☆ کتنے حاکم ہیں کہ اس کے ذریعے قائم ہے انکی حکومت ☆ اور کتنے مالدار ہیں کہ اگر نہ ہو یہ دینار ہمیشہ رہیں گی ان کی حسرتیں ☆ اور کتنے غموں کے لشکر ہیں کہ شکست دی ہے انکو اس کے بار بار آنے نے ☆ اور کتنے کامل چاند کے ٹکڑے ہیں کہ نیچے کرتی ہے ان کو دینار کی تھیلی ☆ اور کتنے غصہ والے ہیں کہ بھڑکتی ہے انکی آگ ☆ سرگوشی کرتا ہے ان کے ساتھ یہ دینار پس بجھ جاتی ہے انکی چنگاری ☆ اور کتنے قیدی ہیں کہ چھوڑ رکھا ہے انکو انکے قبیلے نے ☆ چھڑا دیتا ہے یہ دینار اس کو حتی کہ پوری ہو جاتی ہے اس کی خوشی ☆ اور قسم ہے اللہ تعالی کی جس نے نئے سرے سے اس کی پیدائش کی ☆ اگر شرک کا ڈر نہ ہوتا تو میں کہہ دیتا وہ سب سے بڑا قادر مطلق ہے ☆

تشریح: قولہ اکرم بہ: ۔ یہ فعل تعجب کا صیغہ ہے بمعنی وہ کس قدر باعزت ہے۔

قولہ جواب: ۔ یہ مبالغہ کا صیغہ ہے بمعنی بہت سفر کرنے والا اجاب جوبا (نصر) کاٹنا جیسے وثمود الَّذِیْنَ جابوا الصَّخْر بالْوادِ۔

قولہ سفرتہ: ۔ سُفُوْرًا (نصر) روشن ہونا سفر کے ارادہ سے نکلنا جیسے وان کُنْتُم مَرْضَی اَوْ عَلٰی سَفَرٍ۔

قولہ سمعتہ: ۔ دکھلاوا۔ **فائدہ:** ۔ سمعۃ اور ریا میں فرق یہ ہے کہ ریا افعال میں ہوتا ہے اور سمعۃ اقوال میں یہاں آوازہ شہرت مراد ہے۔ **قولہ شہرتہ** ۔ شہر شہرا (فتح) اشتہارا (افتعال) مشہور کرنا۔

قولہ اسرتہ: ۔ یہ سرار کی جمع ہے بمعنی خطوط نقوش۔

Maktaba Tul Ishaat.com

قولہ نجیح:۔ نجح نجحا نجاحا ﴿فتح﴾کامیاب کرنا۔

قولہ المساعی: یہ مسعی کی جمع ہے بمعنی کوشش سعیا ﴿فتح﴾کوشش کرنا جیسے وسعی فی خرابہا

قولہ خطرتہ:۔خطر خطرا ﴿ضرب﴾حرکت کرنا ہلنا۔

قولہ غرتہ:۔غرَّ غُرَّۃ ﴿فتح﴾خوبصورت چہرے والا ہونا۔

قولہ نقرتہ:۔سونے کا پگھلا ہوا ٹکرا، خالص سونا۔اسکی جمع نقر نقار آتی ہیں۔

قولہ یصول:۔صال صَوْلا ﴿نصر﴾حملہ کرنا۔

قولہ حوتہ:۔حوی حیًا ﴿ضرب﴾ اِحتِواء ﴿افتعال﴾جمع کرنا، شامل ہونا۔

قولہ صرتہ:۔تھیلی جسکی جمع صُرر آتی ہے۔ صرَّ صُرًّا ﴿نصر﴾باندھنا۔

قولہ توانت:۔ونی ونًیا ﴿ضرب﴾توانیا ﴿تفاعل﴾کمزور ہونا۔

قولہ عترتہ :۔اہل وعیال۔ عتر عترا ﴿ضرب﴾مضبوط ہونا، حرکت کرنا۔ عتیرۃ ﴿ضرب﴾ذبح کرنا۔

قولہ نضارہ:۔یہ نُضرۃ کی جمع ہے بمعنی تروتازگی، خالص سونا نضر نُضُورا ﴿سمع﴾نضارۃ ﴿کرم﴾ تروتازہ ہونا، سرسبز وشاداب ہونا جیسے وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرۃ۔

قولہ استتبت:۔تبَّ تبًّا ﴿نصر﴾ہلاک کرنا۔ اسْتِتْبابا ﴿استفعال﴾ درست ہونا، کامل ہونا۔

قولہ امرتہ:۔حکومت ولایت۔

Maktaba Tul Ishaat.com

قولہ مترف: ترفا ﴿سمع﴾ مالدار ہونا جیسے واترفنھم فی الحیٰوۃ الدُّنیا

قولہ حسرتہ:۔افسوس اسکی جمع حسرات آتی ہے حسرا حسرۃ ﴿سمع﴾ افسوس کرنا جیسے فتقعُدَ ملُوما مَّحسُورًا۔

قولہ کرتہ:۔بمعنی باربار حملہ کرنا اسکی جمع کرات آتی ہے۔ کرًّ کرُورا ﴿فتح﴾ باربار حملہ کرنا۔

قولہ بدرتہ:۔وہ تھیلی جس میں دس ہزار درھم ہوں جمع بدرات آتی ہے۔

قولہ مستشیط:۔شاط شیطا ﴿ضرب﴾ شعلہ مارنا۔استشاطۃ ﴿استفعال﴾ غصہ والا ہونا۔

قولہ تتلظی:۔لظی لظیا ﴿سمع﴾ تلظیا ﴿تفعل﴾ بھڑکنا جیسے نارا تلظی۔

قولہ جمرتہ:۔چنگاری جمع جمر اور جمرات آتی ہیں۔ جمر جمرا ﴿نصر، ضرب﴾ اکٹھا ہونا، چنگاری دینا

قولہ اسیر:۔بمعنی ماسور یعنی قید کیا ہوا جیسے یتیما وّاسیرًا اسکی جمع اسارات آتی ہے اسرا ﴿ضرب﴾ قید کرنا۔

قولہ اسلمتہ:۔اسلاما ﴿افعال﴾ فرمانبردار ہونا مراد چھوڑ دینا۔

قولہ اسرتہ:۔خاندان قبیلہ اسکی جمع اسر ہے۔

قولہ صفت:۔صفا صفوا ﴿نصر﴾ صاف ہونا۔

قولہ مسرتہ:۔ بمعنی خوشی جمع مسرات ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

قولہ التقی:۔تقی تقی (ضرب) پرہیز کرنا، ڈرنا۔

ثُمَّ بَسَطَ يَدَهُ بَعْدَ مَا اَنْشَدَ وَقَالَ اَنْجَزَ حُرٌّ مَّا وَعَدَ وَسَحَّ خَالٌ اِذَا رَعَدَ فَنَبَذْتُ الدِّيْنَارَ اِلَيْهِ وَقُلْتُ خُذْهُ غَيْرَ مَاسُوْفٍ عَلَيْهِ فَوَضَعَهُ فِیْ فِيْهِ وَقَالَ بَارِكِ اللّٰهُمَّ فِيْهِ ثُمَّ شَمَّرَ لِلْاِنْثِنَاءِ بَعْدَ تَوْفِيَةِ الثَّنَاءِ فَنَشَأَتْ لِیْ مِنْ فُكَاهَتِهٖ نَشْوَةُ غَرَامٍ سَهَّلَتْ عَلَیَّ اِئْتِنَافَ اِغْتِرَامٍ فَجَرَّدْتُ لَهٗ دِيْنَارًا آخَرَ وَقُلْتُ لَهٗ هَلْ لَكَ فِیْ اَنْ تَذُمَّهٗ ثُمَّ تَضُمَّهٗ فَاَنْشَدَ مُرْتَجِلاً وَشَدَا عَجِلًا

اَلْاَشْعَارُ

تَبًّا لَهٗ مِنْ خَادِعٍ مُمَاذِقٍ ... اَصْفَرَ ذِیْ وَجْهَيْنِ كَالْمُنَافِقِ
يَبْدُوْ بِوَصْفَيْنِ لِعَيْنِ الْوَامِقِ ... زِيْنَةُ مَعْشُوْقٍ وَلَوْنِ عَاشِقٍ
وَحُبُّهٗ عِنْدَ ذَوِی الْحَقَائِقِ ... يَدْعُوْ اِلَى ارْتِكَابِ سُخْطِ الْخَالِقِ

ترجمہ:۔ پھر پھیلایا اس نے اپنے ہاتھ کو اس کی تعریف کرنے کے بعد اور کہا پورا کرتا ہے شریف آدمی جو وعدہ کرتا ہے۔ اور برستا ہے بادل جس وقت گرجتا ہے۔ پس پھینکا میں نے دینار اس کی طرف اور کہا میں نے لے لے اس کو بغیر اس پر افسوس کیے پس رکھا اس کو اسنے اپنے منہ میں اور کہا برکت دے اللہ اس میں پھر ارادہ کیا اس نے لوٹنے کا تعریف پوری کرنے کے بعد پس پیدا ہوئی میرے لیے اس کی فکاہت (خوش طبعی) سے عشق کی مستی، آسان ہو گیا مجھ پر نئے سرے سے چٹی دینا پس ظاہر کیا میں نے اسکے واسطے ایک اور دینار اور کہا میں نے اسکو کیا ہے تیرے لیے کہ تو اس کی مذمت کرے اور پھر تو ملالے اس کو پہلے کے ساتھ پس وہ شعر پڑھنے لگا جلدی سے اور گانے لگا جلدی سے اشعار☆ ہلاکت ہو اس کیلئے کیونکہ یہ دھوکہ باز ہے☆ زرد ہے دو چہروں والا ہے مثل منافق کے☆ ظاہر ہوتا ہے دو وصفوں کے ساتھ دیکھنے والے کی آنکھ کیلئے☆ معشوق کی زینت اور عاشق کے رنگ کے ساتھ☆ اور اس کی محبت حقائق والوں کے ہاں☆ بلاتی ہے

Maktaba Tul Ishaat.com

اللہ تعالیٰ کے غضب کے ارتکاب کی طرف ☆

تشریح: قولہ انجز:۔ نجز نجزا ☆ نصر ☆ انجازا ☆ افعال ☆ پورا کرنا۔

قولہ سح:۔ سحًا ☆ نصر ☆ بہنا

قولہ خال:۔ وہ بادل جسکے متعلق برسنے کا گمان ہو لیکن نہ برسے۔ خال خیلا ☆ سمع ☆ خیال کرنا۔

قولہ رعد:۔ رعدا ☆ نصر ☆ گرجنا جیسے ورعدٌ وّبرق۔

قولہ ماسوف:۔ اسف اسفا ☆ سمع ☆ تأسیفا ☆ تفعیل ☆ افسوس کرنا۔

قولہ فیہ:۔ بمعنی فم اسکی جمع افواہ آتی ہے۔ فاہ فوہا ☆ فتح ☆ بولنا۔

قولہ بارك:۔ برك بركا ☆ نصر ☆ بیٹھنا۔ مُبارکۃ ☆ مفاعلہ ☆ برکت کی دعا کرنا، برکت ڈالنا۔

قولہ شمر:۔ شمر شمرا ☆ نصر ☆ تیز چلنا۔ تشمیرا ☆ تفعیل ☆ سمیٹنا مراد تیار ہونا

قولہ نشوۃ:۔ نشی نشوا ☆ سمع ☆ تنشیۃ ☆ تفعیل ☆ نشہ والا ہونا مست ہونا

قولہ غرام:۔ عشق و محبت۔ غرم غرما ☆ سمع ☆ قرض ادا کرنا۔ اغترامًا ☆ افتعال ☆ اپنے اوپر تاوان لازم کرنا

قولہ ائتناف:۔ انف انفا ☆ سمع ☆ ناک چڑھانا۔ ائتنافا ☆ افتعال ☆ از سرنو کام کرنا۔

قولہ شدا:۔ شدا شذوا ☆ نصر ☆ طرز لگانا۔

قولہ مماذق:۔ مذق مذقا ☆ نصر ☆ ملانا۔ مُماذقۃ ☆ مفاعلہ ☆ کھوٹ کرنا

Maktaba Tul Ishaat.com

یعنی دوستی میں خالص نہ ہونا۔

قولہ الوامق:۔ومق ومقا ﴿ضرب﴾ محبت کرنا۔

قولہ معشوق :۔ عشقا ﴿سمع﴾ انتہائی محبت کرنا،عشق کرنا۔ معشوق بمعنی محبوب ،عاشق بمعنی محب اسکی جمع عشاق آتی ہے۔

قولہ ذوی الحقائق:۔اس سے مراد انبیاء وصلحا ہیں۔

قولہ سخط:۔ناراضگی۔ سخط سخطا ﴿سمع﴾ ناراض ہونا جیسے اذا ھُمْ یسخطُون۔

لَوْلَاهُ لَمْ تُقْطَعْ يَمِيْنُ سَارِقٍ ‏ وَلَابَدَتْ مَظْلَمَةٌ مِنْ فَاسِقٍ

وَلَا اشْمَازَّ بَاخِلٌ مِنْ طَارِقٍ ‏ وَلَاشَكَا الْمَمْطُوْلُ مَطْلَ الْعَائِقِ

وَلَا اسْتُعِيْذَ مِنْ حَسُوْدٍ رَاشِقٍ ‏ وَشَرُّ مَا فِيْهِ مِنَ الْخَلَائِقِ

اَنْ لَيْسَ يُغْنِيْ عَنْكَ فِي الْمَضَائِقِ ‏ اِلَّا اِذَا فَرَّ فِرَارَ الْاٰبِقِ

وَاهًا لِمَنْ يَقْذِفُهُ مِنْ حَالِقٍ ‏ وَمَنْ اِذَانَاجَاهُ نَجْوَى الْوَامِقِ

قَالَ لَهُ قَوْلَ الْمُحِقِّ الصَّادِقِ ‏ لَا اَرٰى فِيْ وَصْلِكَ لِيْ فَفَارِقِ

فَقُلْتُ لَهُ مَا اَغْزَرَ وَبْلَكَ فَقَالَ وَالشَّرْطُ اَمْلَكُ فَنَفَحْتُهُ بِالدِّيْنَارِ الثَّانِيْ وَقُلْتُ لَهُ عَوِّذْهُمَا بِالْمَثَانِيْ فَاَلْقَاهُ فِيْ فَمِهٖ وَقَرَنَهٗ بِتَوْأَمِهٖ وَانْكَفَأَ يَحْمَدُ مَغْدَاهُ وَيَمْدَحُ النَّادِيْ وَنَدَاهُ

ترجمہ:۔اور اگر نہ ہوتا وہ تو نہ کاٹا جاتا چور کا دایاں ہاتھ ☆ اور نہ ظاہر ہوتا گناہ کسی فاسق سے ☆ اور نہ تنگ نظری کرتا کوئی بخیل رات کو آنے والے مہمان سے ☆ اور نہ شکایت کرتا قرض خواہ مقروض کے ٹال مٹول کی اور نہ پناہ مانگی جاتی حسد کرنے والے کے صدمے سے ☆ اور عادات میں سے سب سے زیادہ بری عادت اس میں ☆ یہ ہے کہ نہیں نفع دیتا تجھ کو تنگی کے وقت ☆ مگر

Maktaba Tul Ishaat.com

جب بھاگے بھاگنے والے غلام کی طرح ☆ شاباش ہے اس شخص کیلئے جو پھینکے اس کو اپنے اوپر سے ☆ اور اس شخص کیلئے کہ جب سرگوشی کرے اس کے ساتھ مثل مخلص دوست کی سرگوشی کے ☆ کہہ دے وہ اس کو حق اور سچی بات ☆ کہ نہیں دیکھتا میں تیرے ملنے میں اپنے لیے کوئی فائدہ پس بھاگ جا (جادور ہٹ) ☆

پس کہا میں نے کیا خوب ہے تیرے علم کی بارش پس کہا اس نے اور شرط زیادہ حق دار ہے پس پھینکا میں نے اس کی طرف دوسرا دینار اور کہا میں نے اسکو کہ تعویذ بنا ان دونوں کا فاتحہ کے ساتھ پس ڈالا اس نے اسکو اپنے منہ میں اور ملا لیا اسکو اس دینار کے ساتھ اکٹھے (یعنی دونوں کو ملا لیا مثل جڑواں بچوں کے) اور لوٹا اس حال میں کہ تعریف کر رہا تھا اپنے صبح کے آنے کی اور تعریف کر رہا تھا مجلس والوں کی اور انکے عطیوں کی۔

تشریح: قولہ مظلمۃ: ۔بمعنی ظلم ۔اسکی جمع مظالم ہے۔

قولہ فاسق: ۔فسق فسقا فسوقا ؛ ضرب ،نصر ،کرم ، حق واصلاح کے طریقہ سے تجاوز کرنا ،بدکار ہونا جیسے فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّہٖ۔

قولہ اشمئزاز: ۔شمز شمزا ؛ نصر ، نفرت کرنا۔ تشمزا ، تفعل ، سکڑنا۔ اشمئزازا ؛ افعیلال ، منقبض ہونا جیسے اِشْمَأَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَۃِ۔

قولہ باخل: ۔بخیل جمع بخال آتی ہے۔ بخلا بخلا ، سمع ، بخل کرنا جیسے اَلَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ وَیَأْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ۔

قولہ الممطول: ۔مطل مطلا امتطالا ، نصر ،افتعال ، ٹال مٹول کرنا۔

قولہ العائق: ۔عاق عوقا ؛ نصر ، تعویقا ؛ تفعیل ، اعاقۃ ؛ افعال ، روکنا جیسے قَدْ یَعْلَمُ اللّٰہُ الْمُعَوِّقِیْنَ مِنْکُمْ۔

Maktaba Tul Ishaat.com

قولہ راشق:۔رشق رشقا ﴿نصر﴾ تیر پھینکنا ،نظر بد لگانا ،طعنہ دینا۔

قولہ الخلائق:۔یہ خلیقۃ کی جمع ہے بمعنی فطرت، عادت۔

قولہ المضائق:۔یہ مضیق کی جمع ہے تنگ جگہ۔ضیقا ﴿ضرب﴾ جیسے وضاقت علیہم الارض بما رحبت ۔تضیقا ﴿تفعل﴾ تنگ ہونا۔اضاقۃ ﴿افعال﴾ تضییقا ﴿تفعیل﴾ تنگ کرنا جیسے لتضیقوا علیہن۔

قولہ الآبق:۔ابق ابقا ﴿ضرب﴾ غلام کا بھاگنا آبق بھاگا ہوا غلام اس کی جمع اُبّاق ابق آتی ہیں۔

قولہ واھا:۔اسم جامد ہے بوقت تعجب بولا جاتا ہے۔

قولہ حالق:۔حلقا ﴿ضرب﴾ مونڈنا جیسے ولا تحلقوا رؤوسکم حالق ایسے پہاڑ کو بھی کہا جاتا ہے جس پر کوئی سبزہ نہ ہو یہاں یہی مراد ہے۔

قولہ ما اغزر:۔ما اکثر فعل تعجب کے معنی میں ہے۔غزر غزارۃ ﴿کرم﴾ کثیر ہونا

قولہ وبلک:۔تیز بارش۔وبل وبلا ﴿ضرب﴾ لگاتار بارش جیسے اصابہا وابلٌ

قولہ الشرط: شرطا ﴿نصر﴾ لازم کرنا۔ایک لفظ شرط ہے بمعنی علامت۔جمع اشراط ہے جیسے فقد جاء اشراطُہا۔

قولہ املک :۔زیادہ حق دار۔والشرط املک یہ ایک مثل ہے جسکا قائل اول افعی جرھمی ہے یہ عرب کا ایک دانشور آدمی تھا اس نے یہ جملہ اس وقت کہا جب دو شخص اس کے سامنے فیصلہ کیلئے آئے ان میں سے ایک نے اپنے اوپر شرط لازم کی تھی لیکن پورا کرنے سے گریز کر رہا تھا۔

قولہ فنفحتہ:۔نفحا ﴿فتح﴾ خوشبو پھیلنا اگر صلہ باء ہو تو بمعنی دینا۔منافحۃ

Maktaba Tul Ishaat.com

﴿مفاعلہ﴾ جھگڑا کرنا

قولہ بالمثانی:۔ یہ مثنی کی جمع ہے بمعنی دہرایا ہوا اور مثانی سورۃ فاتحہ کا لقب ہے جیسے ولقد اٰتینٰک سبعا من المثانی کیونکہ اس کی سات آیات ہیں اور ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہیں۔

قولہ فالقاہ:۔ لِقاء ﴿سمع﴾ ملنا جیسے لایرجون لقائنا۔ اِلقاء ﴿افعال﴾ ڈالنا جیسے اذا القوا فیہا۔

قولہ قرنہ:۔ قرنا ﴿ضرب﴾ ملانا۔

قولہ انکفأ:۔ کفأ کفاء ﴿فتح﴾ انکفاء ﴿انفعال﴾ پھرنا، واپس ہونا۔ اکفاء ﴿افعال﴾ جھکا دینا۔ مکافئۃ ﴿مفاعلہ﴾ تکافئا ﴿تفاعل﴾ ایک دوسرے کو بدلہ دینا

قولہ مغداہ:۔ صبح کے وقت جانے کی جگہ یہاں صرف صبح مراد ہے

قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ فَنَاجَانِیْ قَلْبِیْ بِاَنَّهٗ اَبُوْزَیْدٍ وَاَنَّ تَعَارُجَهٗ لَکَیْدٌ فَاسْتَعَدْتُّهٗ وَقُلْتُ لَهٗ قَدْ عَرَفْتُ بِوَشْیِکَ فَاسْتَقِمْ فِیْ مَشْیِکَ فَقَالَ اِنْ کُنْتَ اِبْنَ هَمَّامٍ فَحُیِّیْتَ بِاِکْرَامٍ وَحَیِیْتَ بَیْنَ کِرَامٍ فَقُلْتُ اَنَاالْحَارِثُ فَکَیْفَ حَالُکَ وَالْحَوَادِثُ. فَقَالَ اَتَقَلَّبُ فِی الْحَالَیْنِ بُؤْسٍ وَرَخَاءٍ وَاَنْقَلِبُ مَعَ الرِّیْحَیْنِ زَعْزَعٍ وَرُخَاءٍ فَقُلْتُ کَیْفَ اِدَّعَیْتَ الْقَزَلَ وَمَا مِثْلُکَ مَنْ هَزَلَ فَاسْتَسَرَّ بِشْرُهُ الَّذِیْ کَانَ تَجَلّٰی ثُمَّ اَنْشَدَ حِیْنَ وَلّٰی.

تَعَارَجْتُ لَارَغْبَةً فِی الْعَرَجِ ۔۔۔ وَلٰکِنْ لِاَقْرَعَ بَابَ الْفَرَجِ
وَاُلْقِیَ حَبْلِیْ عَلٰی غَارِبِیْ ۔۔۔ وَاَسْلُکَ مَسْلَکَ مَنْ قَدْ مَرَجَ
فَاِنْ لَامَنِی الْقَوْمُ قُلْتُ اعْذِرُوْا ۔۔۔ فَلَیْسَ عَلَی اَعْرَجٍ مِنْ حَرَجٍ

14

Maktaba Tul Ishaat.com

ترجمہ:۔ کہا حارث بن ہمام نے پس سرگوشی کی میرے دل نے کہ وہ ابوزید سروجی ہے اور تحقیق اس کا لنگڑا پن اس کا دھوکہ ہے پس واپس بلایا میں نے اس کو اور کہا میں نے اسکو تحقیق پہچان چکا ہوں میں آپ کی عمدہ کلام کی وجہ سے پس صحیح کر اپنی چال کو۔ کہا اس نے اگر تو حارث بن ہمام ہے پس زندہ رکھا جائے تو اعزاز واکرام کے ساتھ اور زندہ رہے تو معزز لوگوں کے درمیان میں نے کہا میں حارث بن ہمام ہوں پس کیا حال ہے تیرا اور حوادثات کا پس کہا اس نے میں پھرتا ہوں دو حالتوں میں یعنی تنگی اور وسعت میں اور پھرتا ہوں میں دو ہواؤں یعنی تیز وتند اور نرم ہوا کے ساتھ پس کہا میں نے اس کو کیسے زبردستی بلایا تو نے لنگڑے پن کو اور نہیں کوئی تیری مثل مذاق کرنے والا پس پوشیدہ ہوگئی اس کی خوشی جو ظاہر تھی اور کہا جب پھرا

۔ میں نے لنگڑا پن اختیار کیا ہے نہیں ہے رغبت لنگڑے پن میں ☆ اور لیکن کھٹکھٹاتا ہوں میں وسعت کے دروازے کو ☆ اور ڈالا ہے میں نے اپنی رسی کو اپنی گردن پر ☆ اور چلتا ہوں میں ایسے راستے پر شتر بے مہار کی طرح ☆ پس اگر ملامت کرے مجھے قوم تو کہتا ہوں میں معذور سمجھ مجھے پس نہیں ہے لنگڑے پر کوئی حرج ☆

تشریح: قولہ تعارجہ:۔ عُرُوْجًا ﴿نصر، ضرب﴾ چڑھنا جیسے تعْرُجُ الْمَلٰئِكَةُ والرُّوْحُ اِلَیْهِ۔ عَرَجًا ﴿سمع، فتح﴾ لنگڑا ہونا۔ تعْرِيْجًا ﴿تفعیل﴾ اِعْرَاجًا ﴿افعال﴾ لنگڑا بنانا تعارُجًا ﴿تفاعل﴾ بتکلف لنگڑا بننا

قولہ بوشیک:۔ وشی وشیا ﴿ضرب﴾ تَوْشِيَةٌ ﴿تفعیل﴾ مزین کرنا یہاں حسن کلام مراد ہے۔

قولہ فحییت:۔ حیی حیٰوۃ ﴿سمع﴾ زندہ رہنا۔ اِحْیَاءٌ ﴿افعال﴾ زندہ کرنا جیسے يُحْيِي الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا۔ تحِيَّةٌ ﴿تفعیل﴾ دراز کرنا، سلام کرنا، باقی رکھنا۔

قولہ بؤس:۔ بُؤس بَئْسًا ﴿کرم﴾ بہادر ہونا۔ بُؤْسًا ﴿سمع﴾ سخت محتاج ہونا

Maktaba Tul Ishaat.com

بــئــس فعل ماضی جامد جو بــئــس سے بنا ہے اور مذمت کیلئے استعمال ہوتا ہے۔ اِبــتــئـاســا ﴿افعال﴾ مصیبتوں میں مبتلا کرنا۔ اِبتئاسا ﴿افتعال﴾ غمگین کرنا جیسے فلا تبتئس

قوله رخـــاء:۔ یہ نـصـــر ،فتح ،سمع ،کـرم کا مصدر ہے بـمـعـنی نرم ہونا جیسے تجری بامره رُخاء .اِرخاء ﴿افعال﴾ نرمی کرنا۔

قوله زعزع :۔ سخت آندھی۔ زعـزعة ﴿فـعـلـلـه﴾ سخت حرکت دینا۔ تـزعـزعـا ﴿تفعلل﴾ ہلنا۔ قوله رخـاء:۔ نرم ہوا۔

قوله مرج :۔مـرج مـرجـا ﴿سمع﴾ خراب ہونا ،فاسد ہونا جیسے فـهـم فـي امر مَرِيج .مرج مرجا ﴿نصر﴾ خلط ملط کرنا۔ اِمراجا ﴿افعال﴾ ملانا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

تیسرا مقامہ ایک نظر میں

ایک بادشاہ کے سامنے بینگن رکھے گئے بادشاہ کو بڑے پسند آئے اور کہا کہ کیا عمدہ سبزی ہے پاس بیٹھے ایک مصاحب نے بھی طرح لگائی کہ اس سے بہترین کوئی سبزی ہی نہیں بادشاہ نے مطبخ میں بینگن ہی پکنے کا حکم کر دیا ایک ہفتہ کے متواتر استعمال سے بادشاہ کی طبیعت اکتائی تو وہی مصاحب کہنے لگا اس جیسی بدترین کوئی سبزی ہی نہیں پھر کہنے لگا جی میں بینگن کا نوکر نہیں ہوں بلکہ بادشاہ سلامت کا ہوں۔

زیر نظر بظاہر تو یہ مقامہ بھی اسی طرح کا لطیفہ ہی لگتا ہے کہ پہلے دینار مدح کے عوض ملنے کی امید تھی تو زمین وآسمان کے قلابے ملا دیئے پھر مذمت کے بدلے ملنا تھا تو فی الفور دینار کو فلک سے فرش پر پٹخ مارا لیکن ایسا نہیں ہے بلکہ مصنف دولت ودنیا کی حقیقت طلباء کے سامنے واشگاف کرنا چاہتے ہیں اس لئے یہ طریقہ اختیار کیا تاکہ مکمل طور پر دولت کی حقیقت طلباء کے دلوں جاگزین ہو جائے۔

نیز یہ بھی بتانا مقصود ہے کہ کسی چیز کے بارے تحقیق مطلوب ہو تو ہر پہلو سے غور کرنا چاہیے پھر مدح ومذمت کی دونوں نظمیں تو ادبیات میں اعلیٰ مقام کی حامل ہیں ہی علاوہ ازیں حارث بن ہمام کا کلام فوضعه في فيه بارك اللهم فيه مماثل ومتشابہ کی اور ثم شمر للانثناء بعد توفية الثناء متجانسین ناقص کی کیا عمدہ مثالیں ہیں۔

Maktaba Tul Ishaat.com

المقامة الرابعة الدمياطية

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یہ مقامہ ایک قدیم شہر دمیاط کی طرف منسوب ہے جو مصر سے ۳۰ فرسخ دور دریائے شور کے کنارے واقع ہے اور وہیں دریائے نیل بھی ختم ہو جاتا ہے ۲۳۸ھ میں متوکل باللہ کے زمانے رومیوں نے اس شہر پر حملہ کر کے اہل شہر کا قتل عام کیا تھا اہل علاقہ کی پرزور درخواست پر خلیفہ نے وہاں ایک مظبوط قلعہ تعمیر کیا ۶۱۴ھ میں انگریز نے اس پر قبضہ کر لیا لیکن جلد ہی ۶۱۸ھ میں مسلمانوں نے اس پر قبضہ کرلیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Maktaba Tul Ishaat.com

قحط سالی کے ایام میں حارث بن ہمام کو دمیاط شہر کا سفر درپیش ہوا اتفاقاً ان دنوں حارث بن ہمام اقتصادی لحاظ سے خوشحال ہونے کی وجہ سے عامۃ الناس کے منظور نظر اور بھائی چارہ کے محور تھے چنانچہ اس سفر میں بہت سے ساتھی ان کے ہم رکاب ہو گئے یہ سفر کہیں ٹھہرے بغیر نہایت سرعت سے جاری تھا۔

ایک دفعہ رات کی تاریکی کی وجہ سے ایک جگہ قافلہ فروکش ہوا رات کو دو شخصوں کی سرگوشی میر کارواں (حارث بن ہمام) کے کان میں کھٹکی اس نے گفتگو عمدہ ہونے کی وجہ سے ساری سرگوشیاں سنیں ایک ان میں سے نہایت ہی فصیح پیرائے میں اپنا دستور زندگی بیان کر رہا تھا جس کا لب لباب یہ تھا کہ میں برائی کا بدلہ بھی نیکی سے دیتا ہوں۔ دوسرا اس سے بھی بلیغ انداز میں کہہ رہا تھا بھئی میں نے تو خسارے کا سودا کبھی نہیں کیا بلکہ ہر شخص کو اس کے کیے کا بدلہ دیتا ہوں

ساری گفتگو سننے کے بعد دیکھا تو اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی جس طرح قحط سالی کے باوجود چند خوشحالوں میں سے ایک تھے اسی طرح ادبیات کے قحط الرجال کے بھی وہ فرد فرید ابوزید سروجی اور ان کے صاحبزادے ہیں چنانچہ دوسرے ہمسفروں سے بھی اپنے مرشد و شیخ کا تعارف کرایا انہوں نے قدر دانی کرتے ہوئی حسن فصاحت سے مالا مال پر عطیات کی بارش برسادی شیخ سروجی کا جب مقصد پورا ہو گیا اور کنیز ے بدلنے کا بہانا بنا کر حسب عادت

یا من غدا لی ساعدا	ومساعدا دون البشر
ولکننی مذلم ازل	ممن اذا طعم انتشر

کہتے ہوئے قافلہ سے جدا ہوئے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

اَخْبَرَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ ظَعَنْتُ اِلٰى دِمْيَاطَ عَامَ هَيَاطٍ وَمِيَاطٍ وَاَنَا يَوْمَئِذٍ مَرْمُوْقُ الرَّخَاءِ مَوْمُوْقُ الْاِخَاءِ اَسْحَبُ مَطَارِفَ الثَّرَاءِ وَاَجْتَلِى مَعَارِفَ السَّرَّاءِ فَرَافَقْتُ صَحْبًا قَدْ شَقُّوْا عَصَا الشِّقَاقِ وَارْتَضَعُوْا اَفَاوِيْقَ الْوِفَاقِ حَتّٰى لَاحُوْا كَاَسْنَانِ الْمُشْطِ فِى الْاِسْتِوَاءِ وَكَالنَّفْسِ الْوَاحِدَةِ فِى الْتِئَامِ الْاَهْوَاءِ وَكُنَّا مَعَ ذَالِكَ نُسِيْرُ النَّجَاءَ وَلَا نَرْحَلُ اِلَّا كُلَّ هَوْجَاءَ

وَاِذَا نَزَلْنَا مَنْزِلًا اَوْ وَرَدْنَا مَنْهَلًا اِخْتَلَسْنَا اللُّبْثَ وَلَمْ نُطِلِ الْمُكْثَ فَعَنَّ لَنَا اَعْمَالُ الرِّكَابِ فِى لَيْلَةٍ فَتِيَّةِ الشَّبَابِ غُدَافِيَّةِ الْاِهَابِ فَاَسْرَيْنَا اِلٰى اَنْ نَضَا اللَّيْلُ شَبَابَهٗ وَسَلَتِ الصُّبْحُ خِضَابَهٗ فَحِيْنَ مَلِلْنَا السُّرٰى وَمِلْنَا اِلَى الْكَرٰى صَادَفْنَا اَرْضًا مُخْضَلَّةَ الرُّبَا مُعْتَلَّةَ الصَّبَا۔

ترجمہ:۔ خبر دی حارث بن ہمام نے کہا کوچ کیا میں نے دمیاط شہر کی طرف چیخ وپکار اور تنگی والے سال میں اور میں ان دنوں میں دوستوں کا منظور نظر تھا اور بھائی چارے کیلئے پسند کیا جاتا تھا میں تان چکا تھا مالداری کی چادر اور دیکھتا تھا میں خوشی کے چہروں کو، پس سفر کیا میں نے ایسے ساتھیوں کے ساتھ کہ جنہوں نے پھاڑ دیا تھا اختلاف کے ڈنڈے کو اور دودھ پیا تھا اتفاق کے تھنوں سے حتی کہ ظاہر ہوئے وہ مثل کنگھی کے دندانوں کے برابری میں اور مثل ایک نفس کے خواہشوں کے جمع ہونے میں۔ اور ہم اسی حالت میں جلدی جلدی سفر کر رہے تھے اور نہیں سوار ہوتے تھے ہم مگر ہر تیز رو اونٹنی پر۔

اور جب اترتے ہم کسی جگہ پر یا وارد ہوتے ہم کسی تالاب میں تو اچک لیتے ہم ٹھہرنے کو اور نہ زیادہ دیر ٹھہرتے، پس پیش آیا ہمارے لیے سواریوں کو کام میں لانا سخت سیاہ رات میں مثل کالے کوے کے چمڑے کے پس چلتے رہے ہم یہاں تک کہ اتار لیا رات نے اپنی جوانی کو اور دور کر دیا صبح نے اس کے خضاب کو پس اس وقت اکتا گئے تھے ہم چلنے سے اور رغبت کی ہم نے

Maktaba Tul Ishaat.com

سونے کی طرف پایا ہم نے ایسی زمین کو جو سرسبز ٹیلے والی تھی اور نرم ہوا والی تھی۔

تشریح:۔قولہ ظعنت:۔ظعنا ﴿فتح﴾ کوچ کرنا، سفر کرنا جیسے یوم ظعنکم ویوم إقامتکم۔اور اگر صلہ علی ہو تو بمعنی داخل ہونا اور من ہو تو نکلنا۔اظعانا ﴿افعال﴾ کوچ کرانا۔

قولہ عام:۔سال اس کی جمع اعوام آتی ہے۔عام عوما ﴿نصر﴾ تیرنا۔

قولہ هياط:۔هاط هيطا ﴿ضرب﴾ مُهايطة هياطا ﴿مفاعله﴾ شور مچانا۔

قولہ مياط:۔ماط ميطا ﴿ضرب﴾ اماطة ﴿افعال﴾ مُمايطة مياطا ﴿مفاعله﴾ جدا کرنا جھڑکنا۔هياط اور مياط یہ تنگی اور قحط سالی سے کنایہ ہیں۔

قولہ مرموق:۔رمق رمقا ﴿نصر﴾ ترميقا ﴿تفعيل﴾ دیر تک دیکھنا۔

قولہ الاخاء:۔اخی إخاء ﴿مفاعله﴾ بھائی چارگی کرنا۔

قولہ اسحب:۔سحب سحبا ﴿فتح﴾ کھینچنا۔

قولہ مطارف:۔مطرف کی جمع ہے بمعنی منقش چادر۔طرف طرافة ﴿کرم﴾ عجیب اور نیا ہونا۔

قولہ الثراء:۔ثری ثراء ﴿نصر، سمع﴾ بہت مالدار ہونا۔

قولہ صحبا:۔یہ صاحب کی جمع ہے بمعنی ساتھی مالک، وزیر گورنر جیسے اذ یقول لصاحبه۔

قولہ الاستواء:۔سوی سوی ﴿سمع﴾ مستقیم ہونا۔

قولہ شقوا:۔شق شقا ﴿نصر﴾ چیرنا، جدا کرنا جیسے ثم شققنا الارض شقا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

شاق مُشاقۃً وَشِقاقًا ﴿مفاعلہ﴾ دشمنی کرنا۔

قولہ عصا:۔لاٹھی جیسے قال ھِیَ عَصَایَ۔جمع عصی آتی ہے۔ عصا عصْوًا ﴿نصر﴾ لاٹھی مارنا۔عصِیَ عصًا ﴿سمع﴾ لاٹھی لینا۔عِصْیانا ﴿ضرب﴾ نافرمانی کرنا۔

قولہ ارتضعوا:۔رضِع رَضْعًا ﴿سمع،فتح﴾ اِرْتِضاعًا ﴿افتعال﴾ دودھ پینا۔ اِرْضاعًا ﴿افعال﴾ دودھ پلانا جیسے والْوالِدَاتُ یُرْضِعْنَ اَوْلادَهُنَّ حَوْلَیْنِ کامِلَیْنِ۔

قولہ افاویق:۔یہ فِیْقَۃ کی جمع ہے بمعنی وہ دودھ جو دو دوھنیوں کے درمیان تھنوں میں جمع ہو جائے۔فاق فَیْقًا ﴿ضرب﴾ مرنا۔ افاوِیق سے مراد مطلق دودھ ہے

قولہ کاسنان:۔یہ سن کی جمع ہے بمعنی دانت جیسے السِّنَّ بالسِّنِّ۔سَنَّ سَنًّا ﴿نصر﴾ تیز کرنا۔

قولہ المشط:۔کنگھی جمع اَمْشاط ہے۔ مشط مشْطًا ﴿نصر،ضرب﴾ تَمْشِیْطًا ﴿تفعیل﴾ کنگھی کرنا۔

قولہ التئام:۔لَئَم لَئْمًا ﴿فتح﴾ تَلْئِیْمًا ﴿تفعیل﴾ اَلْئامًا ﴿افعال﴾ جمع کرنا اِلْتِئامًا ﴿افتعال﴾ جمع ہونا

قولہ النجاء:۔نجا نَجْوًا ﴿نصر﴾ سرگوشی کرنا۔نجاۃ ﴿نصر﴾ نجات پانا جیسے محاورہ ہے نجا فُلانٌ مِنْ فُلان۔نجاء ﴿نصر﴾ تیز چل کر آگے بڑھنا۔اِنْجاءً ﴿افعال﴾ جیسے فَاَنْجَیْنا الَّذِیْنَ آمَنُوْا۔تَنْجِیَۃ ﴿تفعیل﴾ نجات دینا جیسے نَجَّیْناهُمْ بِسَحَرٍ۔

Maktaba Tul Ishaat.com

قولہ هوجاء:۔ تیز رفتار اونٹنی۔ هوج هوجا ﴿سمع﴾ بیوقوف جلد باز ہونا۔

قولہ منهلا:۔ وہ گھاٹ جس سے پہلی دفعہ پانی پیا جائے اس کی جمع مناهل آتی ہے۔ نهل نهلا ﴿سمع﴾ پہلی مرتبہ پینا، پیاسا ہونا۔ قولہ اختلسنا:۔ خلس خلسا ﴿ضرب﴾ اختلاسا ﴿افتعال﴾ اچک لینا۔

قولہ فعن:۔ عنّ عنًا ﴿نصر﴾ اعتنانا ﴿افتعال﴾ پیش آنا۔ اعنانا ﴿افعال﴾ تعنينا ﴿تفعیل﴾ لگام میں ڈوری ڈالنا۔ قولہ فتية:۔ مضبوط۔

قولہ الشباب:۔ شبّ شبيبا شبابا ﴿ضرب﴾ جوان ہونا فتية الشباب سے مراد انتہائی سیاہ رات ہے۔

قولہ غدافية:۔ یہ غداف کی طرف منسوب ہے بمعنی کالا کوا اسکی جمع غدفان آتی ہے۔ غدف غدفا ﴿نصر، ضرب﴾ بہت دینا۔ اغدافا ﴿افعال﴾ سخت سیاہ ہونا۔

قولہ نضا:۔ نضوا ﴿نصر﴾ کھولنا دور کرنا۔

قولہ سلت:۔ سلتا ﴿ضرب﴾ زائل کرنا۔

قولہ خضابه:۔ بمعنی رنگ۔ خضب خضبا ﴿ضرب﴾ تخضيبا ﴿تفعیل﴾ رنگ دینا۔

قولہ مللنا:۔ ملّ ملًا ملالا ﴿سمع﴾ تنگ دل ہونا، اکتانا۔

قولہ الكرى:۔ اونگھ، نیند اس کی جمع اکراء آتی ہے۔ کری کروا ﴿نصر﴾ کریا ﴿ضرب﴾ کھودنا۔ کراء ﴿ضرب﴾ چوپایہ کرایہ پر دینا۔ کری ﴿سمع﴾ نیند کرنا، اونگھنا۔

قولہ صادفنا:۔ صدف صدفا ﴿ضرب﴾ پھرنا اور اگر صدف عن ہو تو اعراض

Maktaba Tul Ishaat.com

کرنا جیسے فمن اظلم ممن کذب بآیات اللہ وصدف عنہا۔مصادفۃ ﴿مفاعلہ﴾ پانا۔اصدافا ﴿افعال﴾ پھیرنا۔

قولہ مخضلۃ:۔خضل خضلا ﴿سمع﴾ اخضل اخضلالا ﴿افعلال﴾ تر ہونا، سرسبز ہونا۔تخضیلا ﴿تفعیل﴾ تر کرنا۔

قولہ الربا: یہ ربوۃ (ٹیلے، اونچی جگہ) کی جمع ہے جیسے الی ربوۃ ذات قرار وّ معین ربا ربوا ﴿نصر﴾ بڑھنا جیسے انزلنا علیہا الماء اھتزّت وربت۔

قولہ معتلۃ: علّ علّا ﴿نصر، ضرب﴾ دوسری بار پینا علّۃ ﴿ضرب﴾ بیمار ہونا اعتلالا ﴿افتعال﴾ مریض ہونا۔اعتلت الرّیح اعتلالا ﴿افتعال﴾ نرم ہونا

قولہ الصبا:۔وہ ہوا جو مشرق کی جانب سے چلے اس کی جمع صبوات آتی ہے صبت الرّیحُ، صبا صبوا ﴿نصر﴾ ہوا کا مشرق کی جانب سے چلنا۔

فَتَخَیَّرْنَاهَا مُنَاخًا لِلْعِیْسِ وَمَحَطًّا لِلتَّعْرِیْسِ فَلَمَّا حَلَّهَا الْخَلِیْطُ وَهَدَأَبِهَا الْاَطِیْطُ وَالْغَطِیْطُ سَمِعْتُ صَیِّتًا مِنَ الرِّجَالِ یَقُوْلُ لِسَمِیْرِهٖ فِی الرِّحَالِ کَیْفَ حُکْمُ سِیْرَتِکَ مَعَ جِیْلِکَ وَجِیْرَتِکَ فَقَالَ اَرْعَی الْجَارَ وَلَوْجَارَ وَاَبْذُلُ الْوِصَالَ لِمَنْ صَالَ وَاَحْتَمِلُ الْخَلِیْطَ وَلَوْ اَبْدَی التَّخْلِیْطَ وَاَوَدُّ الْحَمِیْمَ وَلَوْجَرَّعَنِی الْحَمِیْمَ وَاُفَضِّلُ الشَّفِیْقَ عَلَی الشَّقِیْقِ وَاَفِیْ لِلْعَشِیْرِ وَاِنْ لَّمْ یُکَافِیْ بِالْعَشِیْرِ وَاَسْتَقِلُّ الْجَزِیْلَ لِلنَّزِیْلِ وَاَغْمُرُ الزَّمِیْلَ بِالْجَمِیْلِ وَاُنْزِلُ سَمِیْرِیْ مَنْزِلَةَ اَمِیْرِیْ وَاُحِلُّ اَنِیْسِیْ مَحَلَّ رَأْیِسِیْ وَاُوْدِعُ مَعَارِفِیْ عَوَارِفِیْ وَاُوْلِیْ مُرَافِقِیْ مَرَافِقِیْ وَاُلِیْنُ مَقَالِیْ لِلْقَالِیْ وَاُدِیْمُ تَسَالِیْ عَنِ السَّالِیْ وَاَرْضٰی مِنَ الْوَفَاءِ بِاللَّفَاءِ وَاَقْنَعُ مِنَ الْجَزَاءِ

Maktaba Tul Ishaat.com

بِاَقَلِّ الْاَجْزَاءِ وَلَا اَتَظَلَّمُ حِيْنَ اُظْلَمُ وَلَا اَنْقِمُ وَلَوْ لَدَغَنِيَ الْاَرْقَمُ۔

ترجمہ:۔ پس پسند کیا ہم نے اس کو اونٹوں کے بٹھانے کیلئے اور بقیہ رات گزارنے کے لئے پس جب اتر گئے اس جگہ میں ساتھی اور رک گئیں اس جگہ کے ساتھ کجاووں کی آوازیں اور خراٹے سنا میں نے ایک بلند آواز کو مردوں میں سے کہہ رہا تھا اپنے رات گزارنے والے ساتھی کو کجاووں میں کیسے فیصلہ کرتی ہے تیری عادت اپنے قبیلے اور اپنے ہمسائے کے ساتھ پس کہا اس نے، حفاظت کرتا ہوں میں پڑوسی کی اگرچہ وہ ظلم کرے اور خرچ کرتا ہوں میں محبت کو اس شخص کیلئے جو حملہ کرے اور برداشت کرتا ہوں ساتھی کی تکلیف کو اگرچہ ظاہر کرے وہ منافقت کو اور محبت کرتا ہوں میں دوست سے اگرچہ پلائے وہ مجھ کو گرم پانی اور ترجیح دیتا ہوں میں دوست کو حقیقی بھائی پر اور پورا پورا حق دیتا ہوں دوست کو اگرچہ نہ بدلہ دے وہ مجھے دسویں حصے کا اور کم سمجھتا ہوں عطایا کو مہمان کیلئے اور ڈھانپ لیتا ہوں میں دوست کو احسانات کے ساتھ اور اتارتا ہوں میں اپنے ساتھی کو اپنے حاکم کی جگہ اور اتارتا ہوں میں اپنے محب کو اپنے سردار کی جگہ اور ودیعت رکھتا ہوں میں اپنے پہچاننے والوں میں اپنے عطایا کو اور دیتا ہوں میں اپنے دوستوں کو اپنے منافع اور نرم کرتا ہوں میں اپنی بات کو دشمنوں کیلئے اور میں ہمیشہ خیریت دریافت کرتا رہتا ہوں اس دوست کے بارے میں جو مجھے بھلادے اور میں راضی ہو جاتا ہوں کثیر عطایا کے مقابلے میں مٹھی بھر بدلہ کے ساتھ اور میں قناعت کرتا ہوں عوض میں کم سے کم جزاء کے ساتھ اور میں نہیں شکایت کرتا جب میں ظلم کیا جاؤں اور میں نہیں انتقام لیتا اگرچہ ڈس لے مجھے زہریلا سانپ۔

تشریح:۔قولہ مناخا:۔اونٹ بٹھانے کی جگہ۔اِناخۃ ﴿افعال﴾ اونٹ بٹھانا۔ اِستناخۃ ﴿استفعال﴾ اونٹ کا بیٹھنا اس کا مجرد مستعمل نہیں۔

قولہ للعیس:۔یہ اغیس کی جمع ہے بمعنی بھورا اونٹ۔

قولہ محطا:۔اترنے کی جگہ۔ حطَّ حطًّا ﴿نصر﴾ انحطاطا ﴿انفعال﴾ اترنا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

کسی چیز کو اوپر سے نیچے اتارنا جیسے کہا جاتا ہے حططت الرحل میں نے سواری سے پالان اتار کر نیچے رکھا۔

قولہ للتعریس: عرس عرسا (نصر) خوش کرنا آرام کرنا اگر مصدر عرسا ہو تو جماع کرنا۔ عرسا (سمع) اترنا اگر ضد باہو تو محبت کرنا تعریسا (تفعیل) سفر میں رات کے آخری حصہ میں آرام کرنے کیلئے اترنا۔ ایک لفظ عرس ہے بمعنی خیمہ کی درمیانی طناب کا کھمبا۔ ایک لفظ عرس ہے بمعنی دلہن اور ایک لفظ عرس ہے بمعنی طعام ولیمہ ایک لفظ عروس ہے بمعنی دولہا اور دلہن۔

قولہ الخلیط: شریک، خلط ملط کرنے والا، شوہر، ساتھی یہاں آخری معنی مراد ہے جمع خُلطاء اور خُلط آتی ہیں جیسے وانّ کثیرا مّن الخُلطاء لیبغی۔ اختلاطا (افتعال) کسی چیز کا دوسروں کے ساتھ مل جانا۔ جیسے فاختلط به نبات الارض۔

قولہ هدأ: هدأ هدأ (فتح) ساکن ہونا۔

قولہ الاطیط: بمعنی کجاوے کی لکڑیوں کا آواز کرنا۔ اطّ اطیطا (ضرب) آواز کرنا، چرچرانا۔

قولہ الغطیط: غطّ غطّا (نصر) اغطاطا (افعال) غوطہ دینا۔ غط غطیطا (ضرب) نیند میں خراٹے مارنا۔

قولہ صیتا: بلند آواز والا ہونا۔ صوت بمعنی آواز جیسے انّ انکر الاصوات لصوتُ الحمیر۔ صات صوتا (نصر) تصویتا اصاتة (تفعیل، افعال) آواز دینا۔ انصیاتا (انفعال) چپ رہنا جیسے واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وانصتوا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

قولہ لسميره: ۔سمر سمرا ﴿نصر﴾ قصہ گوئی کرنا، رات کے وقت گفتگو کرنا جیسے مُسْتَكْبِرِيْن به سامرا تهجرون ۔سُمرة ﴿سمع، کرم﴾ گندم گوں ہونا۔

قولہ جيلك: ۔ایک قسم کے لوگوں کا گروہ، قبیلہ، اقارب۔اس کی جمع اجیال آتی ہے۔ جال جولا ﴿نصر﴾ چکر لگانا۔

قولہ جيرتك: ۔یہ جار کی جمع ہے بمعنی پڑوسی جیسے والجارِ ذي القُربى والجارِ الجُنُب جار جورا ﴿نصر﴾ اگر صلہ الی ہو تو معنی ہے میلان کرنا جیسے ومنها جائر اور اگر من ہو تو اعراض کرنا اور علی ہو تو ظلم کرنا۔اجارۃ ﴿افعال﴾ پناہ دینا جیسے وهو يُجيرُ ولا يُجارُ عليه۔

قولہ التخليط: ۔یہ باب تفعیل کا مصدر ہے بمعنی ایک شی کا دوسری شی کے ساتھ ملانا مرادی معنی برائی کرنا، دھوکہ دینا، منافقت کرنا۔

قولہ اود: ۔وَدٌّ وُدًّا ﴿سمع﴾ محبت کرنا جیسے وجعل بينكم مودّة ورحمة۔

قولہ الحميم: ۔دوست مخلص جیسے ولا صديق حميم ۔جمع احماء آتی ہے۔اور گرم پانی جیسے وسُقُوا ماء حميما اس کی جمع حمائم آتی ہے۔حمًّا ﴿نصر﴾ گرم کرنا۔

قولہ جرعني: ۔جرعا ﴿سمع، فتح﴾ اجتراعا ﴿افتعال﴾ یکبارگی پینا تجريعا ﴿تفعيل﴾ گھونٹ گھونٹ پلانا۔تجرعا ﴿تفعل﴾ تھوڑا تھوڑا پینا جیسے يتجرّعُه ولا يكادُ يُسيغُه۔

قولہ الشفيق: ۔مہربان دوست شفقا ﴿سمع﴾ مہربان ہونا اگر صلہ من ہو تو خوف کرنا جیسے وهُم من السّاعة مُشفقون۔

Maktaba Tul Ishaat.com

قولہ الشقیق: ۔ پھاڑنے والا مراد سگا بھائی کیونکہ دو بھائی بھی ایک ہی پیٹ کو پھاڑ کر باہر آتے ہیں۔ شقًا ﴿نصر﴾ پھاڑنا جیسے ثُمَّ شققنا الارض شقًا۔

قولہ للعشیر: ۔ بمعنی دوست جمع عُشراء آتی ہے اور عشیر بمعنی دسواں حصہ اس کی جمع اعشراء آتی ہے عشراء دس ماہ کی گابھن اونٹنی جمع عِشار آتی ہے جیسے واذا العشارُ عُطّلت۔

قولہ الجزیل: ۔ بہت بڑی چیز جمع اجزال ہے۔ جزالۃ ﴿کرم﴾ بہت بڑا ہونا۔ اِجزالا ﴿افعال﴾ بہت دینا۔

قولہ النزیل: ۔ مہمان اسی سے النُزُل بمعنی مہمانی ہے جیسے نُزُلا مِنْ عند اللّٰہ

قولہ الزمیل: ۔ بمعنی ردیف (جو سواری پر پیچھے سوار ہو)۔ زمل زملا ﴿نصر﴾ پیچھے بٹھانا۔ تزمیلا ﴿تفعیل﴾ چھپانا لپیٹنا۔

قولہ رئیسی: ۔ سردار جمع رُؤساء آتی ہے رؤس رِئاسۃ ﴿سمع، کرم﴾ سردار ہونا ترئیسا ﴿تفعیل﴾ ارأسا ﴿افعال﴾ سردار بنانا۔

قولہ معارفی: ۔ چہرے کے محاسن، خوبیاں پہچاننے والے لوگ۔

قولہ عوارفی: ۔ یہ عارفۃ کی جمع ہے بمعنی عطیہ۔

قولہ مرافقی: ۔ یہ مِرفق کی جمع ہے بمعنی کہنی جیسے وایدیکم الی المرافق اور جیسے ویھیّیٔ لکم من امرکم مرفقا۔

قولہ للقالی: ۔ قلا قلوًا ﴿نصر﴾ گوشت بھوننا۔ قلا قلیًا ﴿ضرب﴾ قلاء ﴿سمع﴾ بغض رکھنا۔

قولہ تسالی: ۔ یہ باب فتح کا مصدر ہے بمعنی بار بار سوال کرنا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

قولہ السالی:۔سلا سُلُوًّا ﴿نصر﴾ بھول جانا۔

قولہ باللفاء: تھوڑی چیز۔لفیٰ لفاً ﴿سمع﴾ ہمیشہ رہنا۔اِلفاء ﴿افعال﴾ ہمیشہ رکھنا۔

قولہ اقنع:۔قناعۃ ﴿نصر،سمع﴾ تھوڑی چیز پر صبر کرنا جیسے واطعموا القانع والمعتر۔قنعاً ﴿فتح﴾ ذلیل ہونا۔

قولہ لا انتقم:۔نقم نقماً ﴿ضرب﴾ اِنتقاماً ﴿افتعال﴾ بدلہ لینا انتقام لینا جیسے فانتقمنا من الّذین اجرموا

قولہ لدغنی:۔لدغ لدغاً ﴿ضرب﴾ ڈسنا۔اِلداغاً ﴿افعال﴾ ڈسوانا۔

قولہ الارقم:۔بمعنی چتی دار سانپ جمع اراقم ہے۔رقماً ﴿ضرب﴾ ترقیماً ﴿تفعیل﴾ لکھنا۔

فَقَالَ لَہٗ صَاحِبُہٗ وَیْکَ یَا بُنَیَّ اِنَّمَا یُضَنُّ بِالضَّنِیْنِ وَیُنَافَسُ فِی الثَّمِیْنِ لٰکِنْ لَا آتِیْ غَیْرَ الْمُوَاتِیْ وَلَا اَسِمُ الْعَاتِیْ بِمُرَاعَاتِیْ وَلَا اُصَافِیْ مَنْ یَّأْبٰی اِنْصَافِیْ وَلَا اُوَاخِیْ مَنْ یُّلْغِی الْاَوَاخِیْ وَلَا اُمَالِیْ مَنْ یُّخَیِّبُ اٰمَالِیْ وَلَا اُبَالِیْ بِمَنْ صَرَمَ حِبَالِیْ وَلَا اُدَارِیْ مَنْ جَهِلَ مِقْدَارِیْ وَلَا اُعْطِیْ زِمَامِیْ مَنْ یُّخْفِرُ ذِمَامِیْ وَلَا اَبْذُلُ وِدَادِیْ لِاَضْدَادِیْ وَلَا اَدَعُ اِیْعَادِیْ لِلْمُعَادِیْ وَلَا اَغْرِسُ الْاَیَادِیْ فِیْ اَرْضِ الْاَعَادِیْ وَلَا اَسْمَحُ بِمُوَاسَاتِیْ لِمَنْ یَّفْرَحُ بِمَسَاءَ تِیْ وَلَا اَرٰی اِلْتِفَاتِیْ اِلٰی مَنْ یَّشْمَتُ بِوَفَاتِیْ وَلَا اَخُصُّ بِحِبَائِیْ اِلَّا اَحِبَّائِیْ وَلَا اَسْتَطِبُّ لِدَائِیْ غَیْرَ اَوِدَّائِیْ وَلَا اَمْلِکُ خُلَّتِیْ مَنْ لَّا یَسُدُّ خَلَّتِیْ وَلَا اُصْفِیْ نِیَّتِیْ لِمَنْ یَّتَمَنّٰی مَنِیَّتِیْ وَلَا اُخْلِصُ دُعَائِیْ لِمَنْ

Maktaba Tul Ishaat.com

لَا یُفْعِمُ وِعَائِیْ وَلَا اُفْرِغُ ثَنَائِیْ عَلٰی مَنْ یُّفْرِغُ اِنَائِیْ.

ترجمہ:۔ پس کہا اس کو اسکے ساتھی نے ہلاکت ہو تیرے لیے اے میرے پیارے بیٹے سوا اس کے نہیں کہ بخل کیا جاتا ہے بخیل کے ساتھ اور رغبت کی جاتی ہے قیمتی چیزوں میں لیکن میں نہیں آتا احسانات کے ساتھ جو میرے موافق نہ ہوں اور نہیں علامت لگاتا میں متکبر پر اپنی رعایات کے ساتھ اور نہیں خالص محبت کرتا اس شخص سے جو انکار کردے میری محبت کا اور نہیں بھائی بناتا میں اس شخص کو جو باطل سمجھے بھائی چارے کو اور نہیں مدد کرتا میں اس شخص کی جو ٹھکرادے میری امیدوں کو اور نہیں پرواہ کرتا میں اس شخص کی جو کاٹ دے میری محبت کی رسی کو اور نہیں مدارات (نرمی) کرتا میں اس شخص سے جو جاھل ہو میرے مرتبے سے اور نہیں دیتا میں اپنی لگام اس شخص کو جو توڑ دے میری ذمام کو (بدعہدی کرے) اور نہیں خرچ کرتا میں اپنی محبت کو اپنے دشمن کیلئے۔ اور نہیں چھوڑتا میں اپنی ڈانٹ ڈپٹ کو اپنے مخالف کیلئے اور نہیں پودا لگاتا میں اپنے عطیوں کا دشمنوں کی زمین میں اور نہیں سخاوت کرتا میں اپنی غمخواریوں کے ساتھ اس شخص کیلئے جو خوش ہو میرے غموں کے ساتھ اور نہیں جائز قرار دیتا توجہ کرنے کو اس شخص کی طرف جو خوش ہو میری موت کے ساتھ۔ اور نہیں خاص کرتا میں اپنے عطایا کو مگر اپنے دوستوں کے ساتھ اور نہیں علاج طلب کرتا میں اپنی بیماری کا اپنے دوستوں کے غیر سے اور نہیں مالک بناتا میں اپنی محبت کا اس شخص کو جو نہ پورا کرے میری حاجت کو اور نہیں خاص کرتا میں اپنی نیت کو اس شخص کیلئے جو آرزو کرے میری موت کی اور نہیں خالص کرتا میں اپنی دعاء کو اس شخص کیلئے جو نہ بھرے میرے برتن کو اور نہیں ڈالتا میں اپنی تعریف کو اس شخص پر جو خالی کردے میرے برتن کو۔

تشریح: قولہ ویک:۔ یہ وی اور کاف خطاب سے مرکب ہے اور ندامت کیلئے استعمال کیا جاتا ہے بعض نے کہا ہے یہ اصل میں ویلک تھا لام کو حذف کردیا تو ویک ہوگیا افسوس کے معنی میں ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

قولہ بنی :۔یہ ابنٌ کی تصغیر ہے بمعنی پیارا بیٹا جیسے یا بُنَیَّ اِنّیٓ اری فی المنام ۔

قولہ یضن:۔ضَنَّ ضنًا ﴿سمع﴾ بخل کرنا ایک لفظ ضَنِیْن ہے بمعنی بخیل جیسے وما ھُوَ علی الغیب بضنین۔

قولہ الثمین:۔ثمانةً ﴿کرم﴾ قیمتی ہونا۔

قولہ المواتی:۔یہ آتی مُواتاۃً ﴿مفاعلہ﴾ سے اسم فاعل ہے بمعنی موافقت کرنا۔

قولہ العاتی:۔عتا عُتُوًّا عِتیانا ﴿نصر﴾ تکبر کرنا سرکشی کرنا جیسے وعتوا عُتُوًّا کبیرًا۔

قولہ اصافی :۔صَفا صفاءً ﴿نصر﴾ صاف ہونا ۔مُصافاۃً ﴿مفاعلہ﴾ خالص محبت کرنا۔

قولہ الاواخی :۔یہ اَخِیَّۃ کی جمع ہے وہ رسی جسے جانور باندھنے کیلئے دونوں طرف سے زمین میں گاڑ کر اوپر حلقہ سا بنا دیا جائے یہاں مراد اسباب محبت و دوستی ہیں۔

قولہ لاامالی:۔مَلَأَ مَلْأً ﴿فتح﴾ بھرنا ۔ملأ ﴿سمع﴾ بھر جانا۔ مُمالأۃ ﴿مفاعلہ﴾ مدد کرنا، موافقت کرنا،

قولہ لاابالی :۔بَلاءً ﴿سمع﴾ پرانا ہونا تَبلیۃ ﴿تفعیل﴾ اِبلاءٌ ﴿افعال﴾ پرانا کرنا۔مُبالاۃً ﴿مفاعلہ﴾ پرواہ کرنا۔

قولہ صرم:۔صَرَمَ صرمًا ﴿ضرب﴾ کاٹنا جیسے فاصبحت کالصَّرِیْم تصریمًا ﴿تفعیل﴾ کاٹنے میں مبالغہ کرنا۔

قولہ یخفر:۔خَفَرَ خفرًا ﴿نصر﴾ پناہ دینا حفاظت کرنا خفرًا خُفُورًا ﴿نصر﴾

Maktaba Tul Ishaat.com

اِخفَارًا ﴿افعال﴾ عہد توڑنا بے وفائی کرنا۔

قولہ ذمامی:۔ امان، حفاظت، عہد عزت، ذمہ داری اسکی جمع اَذِمَّۃٌ ہے اور ذِمَّۃ بھی ذِمَامٌ کے معنی میں ہے اسکی جمع ذِمَمٌ آتی ہے۔ ذَمًّا ﴿نصر﴾ برائی بیان کرنا جیسے مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا۔

قولہ لاضدادی:۔ یہ ضِدٌ کی جمع ہے ضَدٌّ ضَدًّا ﴿نصر﴾ باز رکھنا رفع کرنا۔ اِضْدَادًا ﴿افعال﴾ ضد کرنا مُضَادَّۃٌ ﴿مفاعلہ﴾ مخالفت کرنا۔

قولہ ایعادی:۔ وَعِیْدًا ﴿ضرب﴾ اِیْعَادًا ﴿افعال﴾ دھمکی دینا۔

قولہ لاغرس:۔ ﴿ضرب﴾ غَرْسًا درخت لگانا۔ ﴿افعال﴾ اِغْرَاسًا۔ ﴿تفعیل﴾ تَغْرِیْسًا گاڑنا، لگانا۔ اَلْغَرْسُ الشَّجَرُ الَّذِیْ یغْرِسُ اسکی جمع اَغْرَاس آتی ہے۔

قولہ الایادی:۔ یَدٌ بمعنی ہاتھ اسکی جمع اَیْدِیْ جیسے وَاَیْدِیَکُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ اور جمع الجمع اَیَادِیْ آتی ہے اسکا باب مستعمل نہیں۔

قولہ الاعادی:۔ یہ اَعْدَاءٌ کی جمع ہے اور عَدُوٌّ (دشمن) کی جمع الجمع ہے جیسے یَوْمَ یُحْشَرُ اَعْدَاءُ اللّٰہِ۔

قولہ یفرح:۔ اَلْفَرَحُ یہ اَلْحُزْنُ کی نقیض ہے ﴿سمع﴾ فرحا خوش ہونا کما فی القران حَتّٰی اِذَا فَرِحُوْا بِمَا اُوْتُوْا ﴿افعال﴾ اِفْرَاحًا ﴿تفعیل﴾ تَفْرِیْحًا خوش کرنا۔

قولہ بمساآتی:۔ ﴿نصر﴾ سُوْءٌ وَمَسَاءَۃٌ وَسَوَاءَۃٌ عیب لگانا بدگمانی کرنا ﴿تفعیل﴾ تَسْوِئَۃٌ تَسْوِیْئًا فساد کرنا، خراب کرنا ﴿افعال﴾ اِسَاءَۃٌ بگاڑ کرنا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

قولہ وفاتی:۔وفات بمعنی موت اسکی جمع وفیات ہے۔

قولہ لااستطب:۔﴿نصر﴾طبًا ﴿سمع﴾طِبًّا علاج کرنا۔ اِستِطابۃ ﴿استفعال﴾ علاج طلب کرنا۔

قولہ دائی:۔ داءٌ بمعنی بیماری اسکی جمع ادواء آتی ہے۔

قولہ لایسد:۔﴿نصر﴾سدًا ﴿ضرب﴾سَداذا ﴿سمع﴾سداذا درست ہونا اِسداذا ﴿افعال﴾ تَسدِیْدا ﴿تفعیل﴾ سیدھا کرنا، درست کرنا۔

قولہ منیتی:۔المَنِیّ الاجلُ المُقدَّرُ لِلْحَیْوان یعنی موت جمعہ مَنایا ۔

قولہ ولاافرغ:۔﴿سمع﴾فرغا وفراغا ﴿نصر﴾فرُوْغا بمعنی خالی ہونا جیسے فاصبح فُؤادُ اُمِّ مُوسٰی فارِغا فارغ ہونا ﴿افعال﴾اِفراغا ﴿تفعیل﴾ تفرِیْغا پانی گرانا، فارغ کرانا کما فی القران ربَّنا افرِغ علَیْنا صبْرًا ۔

قولہ انائی:۔برتن جمعہ اٰنِیۃٌ جمع المجمع اَوان۔

وَمَنْ حَكَمَ بِاَنْ اَبْذُلَ وَتَخْزُنَ وَاَلِيْنَ وَتَخْشُنَ وَاَذُوْبَ وَتَجْمُدَ وَاَذْكُوَ وَتَخْمُدَ لَا وَاللهِ بَلْ نَتَوَازَنُ فِي الْمَقَالِ وَزْنَ الْمِثْقَالِ وَنَتَحَاذٰى فِيْ الْفِعَالِ حَذْوَ النِّعَالِ حَتّٰى نَاْمَنَ التَّغَابُنَ وَنُكْفَى التَّضَاغُنَ وَاِلَّا فَلِمَ اُعِلُّكَ وَتُعِلُّنِيْ وَاُقِلُّكَ وَتَسْتَقِلُّنِيْ وَاَجْتَرِحُ لَكَ وَتَجْرَحُنِيْ وَاَسْرَحُ اِلَيْكَ وَتُسَرِّحُنِيْ وَكَيْفَ يَجْتَلِبُ اِنْصَافٌ بِضَيْمٍ وَاَنّٰى تُشْرِقُ شَمْسٌ مَعَ غَيْمٍ وَمَتٰى اَصْحَبَ وُدٌّ بِعَسْفٍ وَاَيُّ حُرٍّ رَضِيَ بَخُطَّةِ خَسْفٍ وَلِلّٰهِ اَبُوْكَ حَيْثُ يَقُوْلُ

ترجمہ:۔اور کون فیصلہ کرتا ہے اس بات کا بایں طور کہ میں خرچ کرتا رہوں اور تو خزانہ کرتا رہے اور میں نرمی کرتا رہوں اور تو سختی کرتا رہے اور میں محبت میں پگھلتا رہوں اور تو جمار ہے۔ اور میں

Maktaba Tul Ishaat.com

محبت میں بڑھتا رہوں اور تو بجھا رہے۔ ہرگز نہیں اللہ کی قسم بلکہ ہم تو برابری کرتے ہیں گفتگو میں مثل برابر ہونے مثقال کے اور ہم برابری کرتے ہیں فعل میں مثل برابر ہونے جوتیوں کے حتی کہ محفوظ رہتے ہیں ہم دھوکہ سے اور کفایت کئے جاتے ہیں کینہ سے وگرنہ پس کیوں میں تیرا علاج کرتا رہوں اور تو مجھے بیمار سمجھتا رہے اور میں تجھے بلند مرتبہ بناؤں اور تو مجھے حقیر سمجھتا رہے اور میں تیرے لئے کمائی کرتا رہوں اور تو مجھے زخمی کرتا رہے اور میں تیرے قریب ہوتا رہوں اور تو مجھ سے دور ہوتا رہے اور کیسے حاصل ہوسکتا ہے انصاف ظلم کے ساتھ اور کیسے چمک سکتا ہے سورج بادل کے ساتھ اور کب تک رہے گی محبت زیادتی کے ساتھ اور کونسا شریف آدمی راضی ہوتا ہے ذلت آمیز معاملہ کے ساتھ اور کیا ہی خوب کہا ہے تیرے باپ نے (اور اللہ ہی کیلئے ہے جو تیرا باپ کہتا ہے)

تشریح: قولہ تخزن:۔ ﴿نصر﴾ خُزْنًا ﴿افتعال﴾ اِخْتِزَانًا مال کا جمع ہونا اسی سے خزانۃ ہے مال جمع کرنیکی جگہ جمعہ خزائن کما فی القران وَاِنْ مِّنْ شَیْئٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَائِنُہٗ۔

قولہ الین:۔ ﴿ضرب﴾ لِیْنًا نرم ہونا جو خشُوْنَۃ کی ضد ہے جیسے ثُمَّ تَلِیْنُ جُلُوْدُھُمْ وَقُلُوْبُھُمْ اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ اور لَیِّن کی جمع الیناء آتی ہے۔

قولہ تخشن:۔ ﴿کرم﴾ خشُوْنَۃ وخشَانَۃ سخت وکھردرا ہونا ﴿تفعل﴾ تَخَشُّنًا بہت کھردرا ہونا۔

قولہ اذوب:۔ ﴿نصر﴾ ذوبًا پگھلنا ﴿افعال﴾ اِذَابَۃ ﴿تفعیل﴾ تذْوِیْبًا پگھلانا

قولہ المثقال:۔ اسکا اصل معنی تو ترازو ہے لیکن اب دینار پر بھی بولا جاتا ہے اسکی جمع مثاقِیْل آتی ہے ﴿کرم﴾ ثقَالَۃ بھاری ہونا جیسے وَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُہٗ۔ ﴿افعال﴾ اِثْقَالًا ﴿تفعیل﴾ تثْقِیْلًا بھاری بنانا بوجھل کرنا کقولہ علیہ السلام

Maktaba Tul Ishaat.com

لا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ ذَرَّۃٍ مِّنْ کِبْرٍ۔

قولہ التغابن:۔ ﴿نصر﴾ غبنا دھوکہ دینا ﴿تفاعل﴾ تغابُنًا ایک دوسرے کو دھوکہ دینا۔

قولہ التضاغن:۔ یہ الضِّغْنُ سے مشتق ہے ﴿سمع﴾ ضَغْنًا کینے والا ہونا الضغن بمعنی حسد، کینہ، بغض جمع اضغانا ہے کما فی القران اَنْ لَّنْ یُّخْرِجَ اللّٰہُ اَضْغَانَھُمْ ﴿تفاعل﴾ تضاغُنًا بمعنی ایک دوسرے سے حسد کرنا۔

قولہ اعلک:۔ ﴿ضرب﴾ عَلًا عَلَلًا شراب یا کوئی چیز دوسری دفعہ پینا ﴿افعال﴾ اِعْلَالًا بیمار ہونا تَعْلِیْلًا ﴿تفعیل﴾ بیمار کرنا، کلمہ میں تعلیل کرنا۔

قولہ اجترح:۔ ﴿فتح﴾ جَرْحًا ﴿تفعیل﴾ تَجْرِیْحًا زخمی کرنا ﴿سمع﴾ جَرَحًا زخمی ہونا ﴿افتعال﴾ اِجْتِرَاحًا کسی چیز کا کسب کرنا جیسے اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ اجْتَرَحُوا السَّیِّئَاتِ۔

قولہ تسرحنی:۔ ﴿نصر﴾ سَرْحًا ﴿تفعیل﴾ تَسْرِیْحًا چھوڑنا کما فی القران اَوْ تَسْرِیْحٌۢ بِاِحْسَانٍ وفی مقام آخر وَسَرِّحُوْھُنَّ سَرَاحًا جَمِیْلًا

قولہ بضیم:۔ بمعنی ظلم اسکی جمع ضُیُوْمٌ آتی ہے ﴿ضرب﴾ ضَیْمًا ظلم کرنا۔

قولہ تشرق:۔ ﴿نصر﴾ شَرْقًا سورج کا نکلنا۔

قولہ شمس:۔ سورج جیسے اِذَا الشَّمْسُ کُوِّرَتْ جمعہ شُمُوْس ﴿سمع، نصر﴾ شَمْسًا ﴿افعال﴾ اِشْمَاسًا دن کا دھوپ والا ہونا۔

قولہ غیم:۔ بادل اسکی جمع غُیُوْمٌ آتی ہے ﴿ضرب﴾ غَیْمًا ﴿تفعیل﴾ تَغْیِیْمًا ﴿افعال﴾ اِغَامَۃً آسمان کا بادل والا ہونا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

قولہ بعسف:۔ ﴿ضرب﴾ عسفاً ظلم کرنا ﴿افعال﴾ اِعْسَافاً رات کو بے راہ چلنا ﴿تفعیل﴾ تَعْسِیْفاً بغیر علامت اور نشانی کے چلنا۔

قولہ بخطة:۔ امر و حال جمع خُطط کما فی الحدیث اِنَّهٗ قدْ عرض علیکم خُطَّةُ رُشْدٍ فاقبلُوْها۔

قولہ خسف:۔ بے نور ہونا اور خسوف قمر بھی اسی سے ہے کیونکہ وہ بھی گہن کے وقت بے نور ہو جاتا ہے جیسے وَخَسَفْنَا بِهٖ وَ بِدَارِهِ الْاَرْضَ خَسْفُ الْاَرْضِ بھی اسی سے ہے بمعنی زمین میں دھنسا کیونکہ جیسے خسوف قمر میں چاند چھپ جاتا ہے اسی طرح دھنسنے والی چیز بھی زمین میں چھپ جاتی ہے۔

جَـزَیْـتُ مَنْ اَعْلَقَ بِیْ وُدَّهٗ ... جَـزَاءَ مَنْ یَّبْنِیْ عَلٰی اُسِّهٖ
وَکِـلْـتُ لِلْـخِلِّ کَمَا کَالَ لِیْ ... عَلٰی وَفَـاءِ الْکَیْلِ اَوْ بَخْسِهٖ
وَلَـمْ اُخَسِّـرْهُ وَشَـرُّ الْـوَرٰی ... مَنْ یَّـوْمُـهٗ اَخْسَـرُ مِنْ اَمْسِهٖ
وَکُـلُّ مَنْ یَّطْلُبُ عِنْدِیْ جَنِیٰ ... فَـمَـا لَـهٗ اِلَّا جَـنٰی غَرْسِهٖ
لَا اَبْتَـغِـیْ الْـغَبْنَ وَلَا اَنْثَـنِیْ ... بِـصَـفْـقَةِ الْـمَغْبُوْنِ فِیْ حِسِّهٖ
وَلَسْـتُ بِـالْـمُوْجِـبِ حَقًّا لِمَنْ ... لَایُوْجِـبُ الْـحَقَّ عَلٰی نَفْسِهٖ
وَرُبَّ مَـذَّاقِ الْهَـوٰی خَـالَنِیْ ... اَصْـدُقُـهُ الْـوُدَّ عَلٰی لَبْسِهٖ
وَمَـا دَرٰی مِـنْ جَهْلِـهٖ اَنَّـنِیْ ... اَقْضِیْ غَرِیْمِیَ الدَّیْنَ مِنْ جِنْسِهٖ
فَاهْجُرْ مَنِ اسْتَغْبَاکَ هَجْرَ الْقِلٰی ... وَهَبْهُ کَـالْـمَلْحُوْدِ فِیْ رَمْسِهٖ
وَالْبَـسْ لِـمَنْ فِیْ وَصْلِهٖ لُبْسَةٌ ... لِبَـاسَ مَـنْ یُّـرْغَبُ عَنْ اُنْسِهٖ
وَلَاتُـرَجِّ الْـوُدَّ مِـمَّـنْ یَّـرٰی ... اَنَّکَ مُـحْتَـاجٌ اِلٰی فَلْسِهٖ

ترجمہ:۔ میں بدلہ دیتا ہوں اس شخص کو جو چمٹائے میرے ساتھ اپنی محبت کو☆ مثل جزاء دینے

اس شخص کے جو عمارت کھڑی کرے اپنی بنیاد پر ☆ اور وزن کرتا ہوں میں دوست کیلئے جیسا کہ وزن کرتا ہے وہ میرے لئے ☆ وزن کے پورا کرنے پر یا اس سے کم کے ساتھ ☆ اور نہیں خسارہ میں ڈالتا میں اسکو کیونکہ لوگوں میں سے سب سے برا ☆ وہ شخص ہے کہ جسکا آج کا دن زیادہ خسارے والا ہوا سکے گزشتہ کل سے ☆ اور ہر وہ شخص جو طلب کرتا ہے میرے پاس پھل چننے کو ☆ پس نہیں ہے اس کیلئے مگر پھل چننا اپنے ہی پودے کا ☆ اور نہیں تلاش کرتا میں دھوکہ کو اور نہیں لوٹتا میں ☆ دھوکہ کی بیع کے ساتھ اپنی فہم کے مطابق ☆ اور نہیں واجب کرتا میں حق کو اس کیلئے ☆ جو نہ واجب کرے میرے حق کو اپنے اوپر ☆ اور بہت سارے منافق لوگ خیال کرتے ہیں میرے بارے میں ☆ کہ میں اس کے ساتھ خالص محبت کرتا ہوں التباس کی بنیاد پر ☆ حالانکہ (نہیں جانتا وہ اپنی جہالت کی وجہ سے) نہیں معلوم ان جاہلوں کو تحقیق میں ☆ ادا کرتا ہوں اپنے قرض خواہ کا قرض اس کی جنس سے ☆ پس چھوڑ تو اس شخص کو جو تجھے حقیر سمجھے مثل چھوڑ دینے دشمن کے ☆ اور گمان کر تو اس کو مثل دفن کیے ہوئے کے اپنی قبر میں ☆ اور پہن تو اس شخص کیلئے کہ جس کے ملنے میں دھوکہ ہو ☆ ایسے شخص کا لباس کہ اعراض کیا جاتا ہے اس کے ساتھ محبت کرنے سے ☆ اور نہ امید رکھ تو محبت کی اس شخص سے جو خیال کرے ☆ کہ تو اسکا محتاج ہے اس کے پیسوں کی طرف۔

تشریح: **قولہ جزیت:۔** ﴿ضرب﴾ جزاءً بدلہ دینا جیسے وَذَالِکَ جَزَاءُ مَنْ تَزَکّٰی۔ اِجْتِزَاءً ﴿افتعال﴾ بدلہ مانگنا، جزاء طلب کرنا۔

قولہ اسہ:۔ اصل البناء، بنیاد و جڑ اس کی جمع اساس ہے اسی سے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْیَانَہٗ۔

قولہ کلت:۔ ﴿ضرب﴾ کَیْلًا، مَکَالًا ﴿تفعیل﴾ تَکْیِیْلًا ﴿افتعال﴾ اِکْتِیَالًا ماپنا، پیمائش کرنا جیسے اِذَا اکْتَالُوْا عَلَی النَّاسِ یَسْتَوْفُوْنَ۔ کَیْلًا دوسرے

Maktaba Tul Ishaat.com

کو پیمائش کر کے دینا اکتیالا ﴿افتعال﴾ دوسرے سے کیل کر کے لینا۔

قولہ بخسہ :۔ ﴿فتح﴾ بَخسًا گھٹانا جیسے وَهُمْ فِيهَا لَا يُبْخَسُونَ ۔ ﴿تفاعل﴾ تَبَاخُسًا ایک دوسرے کو نقصان پہنچانا۔ بَخسًا ﴿فتح﴾ سے ایک دوسرا معنی ظلم کرنا بھی آتا ہے کما فی القرآن ولا تبخسوا الناس ای لا تظلموا۔

قولہ جنی :۔ ﴿ضرب﴾ جَنْيًا درخت سے پھل چننا ﴿ضرب﴾ جِنَايَةً گناہ کرنا ﴿افعال﴾ اِجْنَاءٌ درخت کا پکے ہوئے پھل لانا۔ جَانٍ اسم فاعل پھل چننے والا اس کی جمع اَجْنَاءٌ اور جُنَّاءٌ آتی ہیں۔ جَنِیٌّ تازہ پھل کما فی القرآن تُسَاقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا۔

قولہ بصفقة :۔ ﴿نصر﴾ صَفْقًا تالی بجانا صَفْقَة بمعنی بیع کیونکہ بیع کرتے ہوئے بھی عاقدین ہاتھ پر ہاتھ مارتے ہیں ﴿کرم﴾ صَفَاقَةً بے شرم ہونا ﴿افعال﴾ اِصْفَاقًا پھیرنا ﴿مفاعلہ﴾ مُصَافَقَةً ایک دوسرے کے ہاتھ پر ہاتھ مارنا ﴿تفاعل﴾ تَصَافُقًا باہم خرید و فروخت کرنا۔

قولہ حسہ :فہم و علم ﴿ضرب﴾ حِسًّا ﴿افعال﴾ اِحْسَاسًا معلوم کرنا ﴿سمع﴾ حِسًّا یقین کرنا ﴿تفعل﴾ تَحَسُّيًا دیکھنا، سننا۔

قولہ اقضی :۔ ﴿ضرب﴾ قَضْيًا فیصلہ کرنا جیسے لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ اگر صلہ الشیٔ ہوتو بمعنی اندازہ کرنا اگر صلہ علیہ ہوتو حاجت پوری کرنا اگر صلہ اجل ہوتو موت کا واقع ہونا ﴿مفاعلہ﴾ مُقَاضَاةً کسی کو حاکم یا قاضی کے پاس لے جانا ﴿افتعال﴾ اِقْتِضَاءً تقاضا کرنا، چاہنا ﴿تفاعل﴾ تَقَاضِيًا کسی مسئلہ میں قاضی کے پاس معاملہ لے جانا۔ ﴿ضرب﴾ قَضَاءً قرض ادا کرنا ﴿افعال﴾ اِقْضَاءً قرض ادا کرنا۔

قولہ غریمی :۔ قرض خواہ۔ الَّذِی لَهُ الدَّيْنُ وَالَّذِی عَلَيْهِ الدَّيْنُ دونوں کیلئے

Maktaba Tul Ishaat.com

غریم کا لفظ استعمال ہوتا ہے اس کی جمع غُرَماء آتی ہے ﴿سمع﴾ غرما غرامۃ قرض والا ہونا جیسے وَالْغَارِمِیْنَ وَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔

قولہ جنسہ: اس کی جمع اجناس ہے ﴿سمع﴾ جِنْسا پانی کا جم جانا ﴿تفاعل﴾ تجانُسا ہم جنس اور مشابہ ہونا

قولہ ھجر:۔ ﴿نصر﴾ ھجْرا چھوڑنا جیسے وَاھْجُرُوْھُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ اسی سے ھجرت وطن چھوڑنا ہے کما فی الحدیث فَمَنْ کَانَتْ ھِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ﴿مفاعلہ﴾ مُھَاجَرۃ ہجرت کرنا، وطن چھوڑنا جیسے وَالَّذِیْنَ ھَاجَرُوْا وَ جَاھَدُوْا۔ ﴿تفعیل﴾ تَھْجِیْر دوپہر کے وقت سفر کرنا۔

قولہ کالملحود:۔ یہ لحد سے مشتق ہے اور لحد بمعنی قبر ہے کما فی الحدیث اَللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَیْرِنَا اس کی جمع اَلْحَاد ولُحُوْد آتی ہیں ﴿فتح﴾ لَحْدا دفن کرنا، مائل ہونا ﴿افعال﴾ اِلْحَادا بے دین ہونا، کجروی اختیار کرنا جیسے اَلَّذِیْنَ یُلْحِدُوْنَ فِیْ اَسْمَائِہٖ۔

قولہ رمسہ:۔ رَمْس قبر اس کی جمع اَرْمَاس اور رُمُوْس آتی ہیں ﴿ضرب﴾ رَمْسا ﴿افعال﴾ اِرْمَاسا دفن کرنا۔

قولہ لا ترج:۔ ﴿نصر﴾ رَجا رجْوا رجاء امید کرنا کمافی القرآن مَا لَکُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰہِ وَقَارًا و فی الحدیث اَلْاِیْمَانُ بَیْنَ الرَّجَاءِ وَالْخَوْفِ۔

قولہ محتاج:۔ ﴿نصر﴾ حوْجا ﴿افتعال﴾ اِحْتِیَاجا محتاج ہونا ﴿افعال﴾ اِحْوَاجا محتاج کرنا۔ حَاجۃ ضرورت اس کی جمع حَوَائج اور حَاجَات آتی ہیں۔

Maktaba Tul Ishaat.com

قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ فَلَمَّا وَعَیْتُ مَا دَارَ بَیْنَهُمَا تُقْتُ اِلٰی اَنْ اَعْرِفَ عَیْنَهُمَا فَلَمَّا لَاحَ اِبْنُ ذُکَاءَ وَاَلْحَفَ الْجَوَّ الضِّیَاءَ غَدَوْتُ قَبْلَ اِسْتِقْلَالِ الرِّکَابِ وَاِغْتِدَاءِ الْغُرَابِ وَجَعَلْتُ اَسْتَقْرِیُ صَوْبَ الصَّوْتِ اللَّیْلِیِّ وَاَتَوَسَّمُ الْوُجُوْهَ بِالنَّظْرِ الْجَلِیِّ اِلٰی اَنْ لَمَحْتُ اَبَا زَیْدٍ وَاِبْنَهٗ یَتَحَادَثَانِ وَعَلَیْهِمَا بُرْدَانِ رَثَّانِ فَعَلِمْتُ اَنَّهُمَا نَجِیَّا لَیْلَتِیْ وَصَاحِبَا رِوَایَتِیْ فَقَصَدْتُّهُمَا قَصْدَ کَلِفٍ بِدَمَاثَتِهِمَا رَاثٍ لِرَثَاثَتِهِمَا وَاَبَحْتُهُمَا التَّحَوُّلَ اِلٰی رَحْلِیْ وَالتَّحَکُّمَ فِیْ کُثْرِیْ وَقُلِّیْ وَطَفِقْتُ اُسَیِّرُ بَیْنَ السَّیَّارَةِ فَضْلَهُمَا وَاَهُزُّ الْاَعْوَادَ الْمُثْمِرَةَ لَهُمَا اِلٰی اَنْ غُمِرَا بِالنُّحْلَانِ وَاتُّخِذَا مِنَ الْخُلَّانِ وَکُنَّا بِمُعَرَّسٍ نَتَبَیَّنُ مِنْهُ بُنْیَانَ الْقُرٰی وَنَتَنَوَّرُ نِیْرَانَ الْقِرٰی ۔

ترجمہ:۔ کہا حارث بن ھمام نے پس جب یاد کرلیا میں نے اس کلام کو جو دائر تھی ان دونوں کے درمیان مشتاق ہوا میں یہاں تک کہ پہچانوں میں ان کے وجود کو پس جب ظاہر ہوگئی صبح صادق اور بنا دیا فضا کو روشن چلا میں اونٹوں کے کوچ کرنے سے پہلے اور نہ مثل بیدار ہونے کوے کے اور شروع ہوا میں کہ تلاش کررہا تھا میں اپنی رات کی آواز کی سمت کو اور پہچان رہا تھا میں چہروں کو گہری نگاہ کے ساتھ۔ یہاں تک کہ دیکھا میں نے ابوزید اور اس کے بیٹے کو کہ وہ دونوں باتیں کررہے ہیں اور ان دونوں پر پرانی چادریں تھیں پس یقین کرلیا میں نے کہ تحقیق وہ دونوں میری رات میں سرگوشی کرنے والے ہیں اور میری روایت کے ہیرو ہیں پس قصد کیا میں نے ان دونوں کا مثل قصد کرنے عاشق کے ان کے حسن اخلاق کی وجہ سے اور مثل رحم کرنے والے کے ان کی بدحالی کی وجہ سے اور مباح کیا میں نے ان کے واسطے اپنے سامان کی طرف آنے کو اور اختیار دیا میں نے ان دونوں کو اپنے کثیر مال میں اور اپنے قلیل مال میں (ہمہ قسم کے مال میں اجازت دی) اور شروع ہوا میں کہ مشہور کررہا تھا قافلہ والوں کے درمیان ان کی فضیلت کو اور ہلاتا

Maktaba Tul Ishaat.com

تھا میں پھل دار لکڑیوں کو ان کیلئے (قافلہ کے امیر لوگوں کو ان کی خدمت کی طرف متوجہ کرتا تھا) یہانتک کہ ڈھانپ لیے گئے وہ دونوں عطیوں کے ساتھ اور بنا لیے گئے وہ دونوں دوستوں میں سے اور ہم رات گزار رہے تھے ایسی جگہ میں کہ ظاہر ہو رہی تھیں اس جگہ سے بستی کی عمارتیں اور روشن ہو رہی تھیں بستیکی آگیں۔

تشریح: قولہ تقت:۔ ﴿نصر﴾ توقا وتووقا ﴿تفاعل﴾ تواقیا بمعنی مشتاق ہونا

قولہ عینہما:۔ شخص اسکی جمع اَعْیُنٌ ، عُیُوْنٌ ، اعیان اور جمع الجمع اَعْیِنَات آتی ہے۔

قولہ الحف:۔ ﴿فتح﴾ لحفا ﴿افعال﴾ اِلْحافا کپڑا اوڑھنا، پہننا، باصرار مانگنا جیسے لا یَسْئلُوْنَ النَّاسَ اِلْحافا ﴿مفاعلہ﴾ مُلاحَفَۃً مدد کرنا۔

قولہ الجو:۔ فضا اس کی جمع اَجْواء آتی ہے کما فی القرآن الم یروْا اِلی الطَّیْرِ مُسَخَّرَاتٍ فِیْ جوِّ السَّماء۔

قولہ الضیاء:۔ نور اس کی جمع اَضْواء آتی ہے ﴿نصر﴾ ضوءٌ وضیاء روشن ہونا ﴿افعال﴾ اِضاءۃً روشن ہونا اور کرنا کما فی القرآن فلمَّا اَضاءَتْ ما حوْلَہٗ

قولہ الغراب:۔ ایک کالا پرندہ (کوا) جیسے فبعث اللّٰہ غُرابا یَّبْحثُ جمع اَغْرِبَۃ ، غُرْبانٌ ، اَغْرُبٌ اور جمع الجمع غرابِیْن ہے۔

قولہ الصوت:۔ اس کی جمع اصوات آتی ہے کما فی القرآن لاترْفعُوْا اَصْواتکُمْ فوْق صوْتِ النَّبِیِّ ﴿نصر﴾ صوْتا آواز دینا ﴿تفعیل﴾ تصْوِیْتا آواز دینا۔

قولہ رثان:۔ ﴿ضرب﴾ رثاثۃ ورثُوْثۃ پرانا ہونا۔ رثِیْث پرانا کپڑا جمعہ رِثاث

Maktaba Tul Ishaat.com

قولہ بدماثتہا:۔ ﴿کرم﴾ دماثۃً نرم خو ہونا ﴿سمع﴾ دمثا نرم ہونا ﴿تفعیل﴾ تذمیثا نرم کرنا۔

قولہ اھز:۔ ﴿نصر﴾ ھزًّا حرکت دینا ﴿افتعال﴾ اھتزازا حرکت میں آنا ﴿تفعیل﴾ تھزیزا حرکت دینا ﴿تفعل﴾ تھزُّزا حرکت کرنا۔

قولہ الاعواد:۔ اعواد اور عِیدان جمع ہیں عُوْد کی بمعنی لکڑی ﴿نصر﴾ عَوْدًا لوٹنا، کسی کام کو دوبارہ کرنا، عادت بنالینا جیسے فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْن ﴿ضرب﴾ عِیادۃً بیمار پرسی کرنا ﴿تفعیل﴾ تعویدًا عادی بنادینا ﴿تفعل﴾ تعوُّدا بیمار پرسی کرنا ﴿استفعال﴾ اِسْتِعادۃً طلب اعادہ کرنا۔

قولہ بالنحلان: عطیہ، ہبہ اس کی جمع نُحل آتی ہے اسی سے النُّحلۃ بمعنی عطیہ ہے ﴿فتح﴾ نَحْلًا ہبہ کرنا

فَلَمَّا رَأٰی اَبُوْزَیْدٍ اِمْتَلاءَ کِیْسِهٖ وَانْجِلاءَ بُؤْسِهٖ قَالَ لِیْ اِنَّ بَدَنِیْ قَدْ اِتَّسَخَ وَدَرَنِیْ قَدْ رَسَخَ اَفَتَاْذَنُ لِیْ فِیْ قَصْدِ قَرْیَةٍ لِاَسْتَحِمَّ وَاَقْضِیَ هٰذَا الْمُهِمَّ فَقُلْتُ اِذَا شِئْتَ فَالسُّرْعَةَ السُّرْعَةَ وَالرَّجْعَةَ الرَّجْعَةَ فَقَالَ سَتَجِدُ مَطْلِعِیْ عَلَیْکَ اَسْرَعُ مِنْ اِرْتِدَادِ طَرْفِکَ اِلَیْکَ ثُمَّ اسْتَنَّ اِسْتِنَانَ الْجَوَادِ فِی الْمِضْمَارِ وَقَالَ لِاِبْنِهٖ بَدَارِ بَدَارِ وَلَمْ نَخَلْ اَنَّهٗ غَرَّ وَطَلَبَ الْمَفَرَّ فَلَبِثْنَا نَرْقُبُهٗ رَقْبَةَ الْاَعْیَادِ وَنَسْتَطْلِعُهٗ بِالطَّلَائِعِ وَالرُّوَّادِ اِلٰی اَنْ هَرِمَ النَّهَارُ وَکَادَ جُرُفُ الْیَوْمِ یَنْهَارُ۔

ترجمہ:۔ پس جب دیکھا ابوزید سروجی نے اپنی جیب کے بھر جانے کو اور اپنی تنگی کے کھل جانے کو کہا اس نے مجھے کہ تحقیق میرا بدن میلا ہو چکا ہے اور میل راسخ و مستحکم ہو چکی ہے کیا اجازت دیتا

Maktaba Tul Ishaat.com

ہے تو مجھے بستی کے قصد میں تاکہ میں غسل کرلوں اور اس ضروری کام کو پورا کرلوں پس کہا میں نے اس کو جب چاہتا ہے تو (اگر تیری یہی خواہش ہے) پس جلدی کر جلدی کر اور جلدی لوٹ جلدی لوٹ پس کہا سروجی نے عنقریب پائیگا تو میرے لوٹنے کو اپنے اوپر زیادہ جلدی اپنی آنکھ کے لوٹنے سے اپنی طرف پھر دوڑا مثل تیز رو گھوڑے کے میدان میں اور کہا اس نے اپنے بیٹے کو جلدی کر جلدی کر۔ (کہا حارث نے) اور نہیں خیال کیا ہم نے کہ تحقیق وہ دھوکہ باز ہے اور بھاگنا چاہتا ہے پس ہم نے بہت دیر انتظار کی مثل انتظار کرنے عیدوں کے چاند کے اور ہم معلوم کرتے رہے لشکر کے آگے آنے والے سے اور ہر آنے والے سے تالاب کی طرف یہاں تک کہ بوڑھا ہوگیا دن اور قریب تھا کہ دن کا کنارہ گر جاتا۔

تشریح: قولہ امتلاء: ﴿فتح﴾ مَلأً ﴿افتعال﴾ اِمْتِلاءً بھرنا، بھر جانا کما فی الحدیث اِمْلَئُوْا اَفْوَاھَکُمْ مِنَ الْقُرْآنِ۔

قولہ کیسہ: کِیْس بمعنی تھیلی اس کی جمع اَکْیَاس آتی ہے ﴿ضرب﴾ کِیَاسَۃً ذہین ہونا ﴿تفعیل﴾ تَکْیِیْسًا ذہین بنانا۔ مُکَایَسَۃً ﴿مفاعلہ﴾ عقلمندی میں مقابلہ کرنا۔

قولہ بدنی: جسد انسانی اس کی جمع اَبْدَان آتی ہے ﴿کرم﴾ بَدَانَۃً موٹا ہونا، لحیم وجسیم ہونا ﴿نصر﴾ بُدْنًا بَدْنًا ﴿تفعیل﴾ تَبْدِیْنًا جسیم ہونا، سن رسیدہ ہونا کما فی الحدیث لَاتُبَادِرُوْنِیْ فِی الرُّکُوْعِ وَالسُّجُوْدِ فَاِنِّیْ قَدْ بَدَنْتُ

قولہ اتسخ: یہ وسخ سے مشتق ہے میل کچیل اس کی جمع اوساخ آتی ہے ﴿سمع﴾ وَسَخًا ﴿افتعال﴾ اِتِّسَاخًا ﴿تفعل﴾ تَوَسُّخًا میلا ہونا ﴿افعال﴾ اِیْسَاخًا ﴿تفعیل﴾ تَوْسِیْخًا میلا کچیلا بنانا۔

قولہ درنی: دَرَنٌ بمعنی میل جمعہ اَدْرَان ﴿سمع﴾ دَرَنًا کپڑے کا میلا ہونا

Maktaba Tul Ishaat.com

﴿افعال﴾اِذْرانًا میلا کرنا

قولہ رسخ :﴿فتح،نصر﴾رَسْخا گڑ جانا، پختہ ہوجانا کما فی القرآن وَ الرّٰاسِخُوْنَ فِیْ الْعِلْمِ۔ ﴿افعال﴾ اِرْساخًا گاڑنا، ثابت کرنا۔

قولہ افتأذن:۔﴿سمع﴾اَذَنًا کان لگانا اِذْنًا اجازت دینا ﴿افعال﴾اِیْذَانًا آگاہ کرنا﴿تفعیل﴾تَأْذِیْنًا اذان دینا اعلان کرنا، پکارنا جیسے ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَیَّتُهَا الْعِیْرُ اسی سے مؤذن ہے اذان دینے والا اس کی جمع مُؤَذِّنُوْن ہے

قولہ فالسرعة السرعة:۔ یہ دونوں اَلْزِمْ فعل محذوف کے مفعول ہیں ﴿سمع﴾ سَرْعًا ﴿کرم﴾سَرَاعَةً وسُرْعَةً جلدی کرنا ﴿مفاعلہ﴾ مُسَارَعَةً جلدی جانا جیسے وَیُسَارِعُوْنَ فِی الْخَیْرَاتِ ﴿تفاعل﴾ تَسَارُعًا ﴿تفعل﴾تَسَرُّعًا کسی کام میں تیزی کرنا۔

قولہ الرجعة:۔﴿ضرب﴾رَجْعًا لوٹنا جیسے لَئِنْ رَّجَعْنَا اِلَی الْمَدِیْنَةِ ﴿تفعیل﴾ تَرْجِیْعًا آواز کو حلق میں گھمانا۔ ﴿افعال﴾اِرْجَاعًا پھیرنا ﴿مفاعلہ﴾ مُرَاجَعَةً رجوع کرنا ﴿افتعال﴾اِرْتِجَاعًا بمعنی واپس کرنا، ہونا۔ ﴿استفعال﴾ اِسْتِرْجَاعًا لوٹنے کی طلب کرنا۔

قولہ ارتداد:۔﴿نصر﴾رَدًّا ومَرَدًّا لوٹنا، واپس کرنا، ہونا کما فی القرآن فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ﴿تفعیل﴾ تَرْدِیْدًا واپس کردینا، تردید کرنا ﴿تفعل﴾تَرَدُّدًا شک میں پڑنا ﴿افتعال﴾اِرْتِدَادًا لوٹنا، مرتد ہونا، رد کرنا جیسے مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْکُمْ عَنْ دِیْنِهٖ۔

قولہ المضمار:۔﴿نصر﴾ضَمْرًا ﴿کرم﴾ضُمُوْرًا کمزور ہونا ﴿افعال﴾ اِضْمَارًا چھپانا ﴿انفعال﴾ اِنْضِمَارًا خشک ہونا ﴿افتعال﴾اِضْطِمَارًا لاغر ہونا ﴿تفعیل﴾تَضْمِیْرًا گھوڑے کو لاغر کرنا ضامر کمزور گھوڑا کما فی القرآن عَلٰی

Maktaba Tul Ishaat.com

کُلِّ ضَـامِـرٍ اس کی جمع ضُـمُـر آتی ہے اور مؤنث ضَـامِـرة آتی ہے اور اس کی جمع ضَوامِر آتی ہے۔

قولہ الاعیاد:۔ یہ عِیْد کی جمع ہے عید کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ لِانَّـہٗ یَعُوْدُ کُلَّ سَنَۃٍ بِفَرَحٍ مُجَدَّدٍ۔

قولہ نستطلعہ:۔ ﴿نصر﴾ طُلُوْعًا طلوع ہونا جیسے فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ ﴿افعال﴾ اِطِّلَاعًا معلوم کرنا، کرانا۔

قولہ بالطلائع:۔ یہ طَلِیْعَۃ کی جمع ہے بمعنی مقدمۃ الجیش۔

قولہ ھرم:۔ ﴿سمع﴾ ھرمًا بوڑھا ہونا اَھرم اللّٰہ ﴿افعال﴾ اِھرامًا بوڑھا کرنا

قولہ النھار:۔ بمعنی دن اس کی جمع انھر ونھر آتی ہیں ﴿فتح﴾ نَھرًا کھود کر پانی بہانا ﴿افتعال﴾ اِنْتِھارًا سائل کو جھڑکنا جیسے ولا تَقُلْ لَّـھُمَا اُفٍّ وَّلا تَنْھَرْ ھُمَا ﴿افعال﴾ اِنْھارًا بہانا۔

قولہ جرف:۔ کنارہ اس کی جمع اَجْراف، جُرُوْف آتی ہیں جیسے عَلٰی شَفَا جُرُفٍ ھَارٍ ﴿نصر﴾ جُرْفًا ﴿تفعیل﴾ تَجْرِیْفًا ﴿افتعال﴾ اِجْتِرافًا ﴿تفعل﴾ تَجَرُّفًا کسی شی کو پورا لینا یا پورا کھانا، کسی شی کا اکثر حصہ کھانا یا لینا۔

قولہ ینھار:۔ ﴿ضرب﴾ ھَیْرًا ﴿تفعل﴾ تَھَیُّرًا ﴿انفعال﴾ اِنْھِیارًا ساقط ہونا، گرجانا کما فی القرآن فَانْھَارَ بِہٖ فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ۔

فَلَمَّا طَالَ اَمَدُ الْاِنْتِظَارِ وَلَاحَتِ الشَّمْسُ فِی الْاَطْمَارِ قُلْتُ لِاَصْحَابِیْ قَدْ تَنَاهَیْنَا فِی الْمُهْلَةِ وَتَمَادَیْنَا فِی الرِّحْلَةِ اِلٰی اَنْ اَضَعْنَا الزَّمَانَ وَبَانَ اَنَّ الرَّجُلَ قَدْمَانَ فَتَاَهَّبُوْا لِلظَّعْنِ وَلَاتَلْوُوْا عَلٰی خَضْرَاءِ الدِّمَنِ وَ

Maktaba Tul Ishaat.com

نَهَضْتُ لِاَحْدِجَ رَاحِلَتِیْ وَاَتَجَمَّلَ لِرِحْلَتِیْ فَوَجَدْتُ اَبَازَیْدٍ قَدْ کَتَبَ عَلَی الْقَتَبِ حِیْنَ شَمَّرَ لِلْهَرَبِ۔

یَامَنْ غَدَا لِیْ سَاعِدًا ۔ وَمُسَاعِدًا دُوْنَ الْبَشَرِ

لَاتَحْسَبَنَّ اَنِّیْ نَأیُ ۔ تُکَ عَنْ مَلَالٍ اَوْاَشَرْ

لٰکِنَّنِیْ مُذْ لَمْ اَزَلْ ۔ مِمَّنْ اِذَا طَعِمَ اِنْتَشَرْ

قَالَ فَاَقْرَأْتُ الْجَمَاعَةَ الْقَتَبَ لِیَعْذِرَهٗ مَنْ کَانَ عَتَبَ فَاُعْجِبُوْا بِخُرَفَیْهِ وَتَعَوَّذُوْا مِنْ آفَتِهٖ ثُمَّ اِنَّا ظَعَنَّاوَلَمْ نَدْرِ مَنِ اعْتَاضَ عَنَّا ۔

ترجمہ:۔ پس جب لمبی ہوگئی انتظار کی مدت اور ظاہر ہو گیا سورج پرانے کپڑوں میں کہا میں نے اپنے ساتھیوں کو کہ تحقیق انتہاء کردی ہم نے انتظار کرنے میں اور چھوڑ دیا ہم نے کوچ کرنے کو یہاں تک کہ ضائع کردیا ہم نے پورا ایک دن اور ظاہر ہو چکی یہ بات کہ تحقیق مرد جھوٹ بول گیا ہے پس تیاری کرو تم کوچ کرنے کیلئے اور نہ مائل ہو وہ تم گندگی کے سبزے پر اور کھڑا ہوا میں تا کہ پالان رکھوں میں اپنی سواری پر اور تیار کروں میں اپنے سامان کو پس پایا میں نے ابوزید سروجی کو کہ تحقیق وہ لکھ گیا ہے پالان کی لکڑی پر جب تیار ہوا بھاگنے کیلئے۔

☆ اے وہ شخص جو بنا میرے لیے بازو ☆ اور مدد کرنے والا سوائے اور لوگوں کے ☆ نہ گمان کرنا کہ تحقیق میں جدا ہوا ہوں ☆ تجھ سے کسی تکلیف کی وجہ سے یا کسی تکبر کی وجہ سے ☆ لیکن میں ہمیشہ سے ☆ ان لوگوں میں سے ہوں کہ جب وہ کھالیتا ہے تو وہ چلا جاتا ہے ☆

کہا اس نے پس پڑھوایا میں نے جماعت کو جو پالان کی لکڑی پر لکھا ہوا تھا تا کہ معذور سمجھے اس کو وہ شخص جو اس پر غصے تھا۔ پس سب لوگ متعجب ہوئے اس کی بکواس کی وجہ سے اور پناہ مانگی انہوں نے اس کی شرارت سے پس تحقیق کوچ کیا ہم نے اور ہم کو نہیں معلوم کہ کس نے بدلہ لیا ہماری جانب سے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

تشریح:قولہ امد:۔انتہاء کما فی القرآن فطال علیہمُ الاَمد اسکی جمع اٰماد آتی ہے ﴿سمع﴾امد انصہ ہونا ﴿تفعیل﴾تأمِیْذا کسی چیز کی مدت بیان کرنا۔

قولہ الاطمار:۔یہ طِمْرْ کی جمع ہے پرانا کپڑا،بوسیدہ کمبل۔﴿ضرب﴾طمْرا کسی چیز کواس طرح چھپانا کہ وہ معلوم ہی نہ ہو سکے۔اگر مصدر طِمارا ہوتو معنی ہے اچھلنا،کودنا ﴿تفعیل﴾تطْمیْرا لپیٹنا۔

قولہ تمادینا:۔﴿افعال﴾اِمْداء ﴿مفاعلہ﴾مُماداۃ مہلت دینا﴿تفاعل﴾ تمادُیا تاخیر کرنا۔

قولہ مان:۔﴿ضرب﴾مَیْنا جھوٹ بولنا۔مَیْن جھوٹا جمع مُیُوْن ہے﴿تفاعل﴾ تمایُنا ایک دوسرے پر جھوٹ بولنا۔

قولہ خضراء:۔﴿سمع﴾خضرا سرسبز ہونا کما فی القرآن فاخرجنا منہُ خضرا نخرُجُ منہُ حبًا مُتراکبا ﴿افعال﴾اِخضارا سبز بنانا،نباتات کوسیراب کرانا ﴿تفعیل﴾تخضیْرًا سبز کرنا﴿افعلال﴾ اِخضرارا سبز ہونا جیسے فتُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّۃ۔

قولہ لاحدج:۔﴿ضرب﴾حدجاً حداجا ﴿افعال﴾اِحداجا اونٹ پر بوجھ لادنا۔

قولہ القتب:۔کجاوے کی لکڑی اس کی جمع اَقتاب آتی ہے﴿نصر﴾قتبا خوب کھلانا ﴿افتعال﴾اِقْتِتابا اونٹ پر کجاوا باندھنا۔

قولہ للھرب:۔﴿نصر﴾ھربا بھاگنا﴿تفاعل﴾تہارُبا ایک دوسرے کے ساتھ مل کر بھاگنا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

قولہ اشر:۔ اکڑنا،مغرور ہونا ﴿افعال﴾ ایشارًا دانت تیز کرنا۔

قولہ انتشر:۔ ﴿ضرب نصر﴾ نشرًا پھیلانا جیسے واذاالصُّحُفُ نُشِرت ﴿تفعیل﴾ تنشیرًا ﴿تفعل﴾ تنشُّرًا ﴿افتعال﴾ انتشارًا پھیلنا جیسے ثُمَّ اذا انتم بشرٌ تنتشرون۔

قولہ بخرافتہ:۔ ﴿سمع﴾ خرفًا ﴿کرم﴾ خُرافۃً بڑھاپے کی وجہ سے عقل خراب ہوجانا ﴿تفعیل﴾ تخریفًا فسادِ عقل کی طرف نسبت کرنا ﴿مفاعلہ﴾ مُخارفۃً خراب کرنا۔

قولہ آفتہ:۔ مصیبت اس کی جمع آفات آتی ہے ﴿نصر﴾ اوفًا خراب کرنا

قولہ اعتاض:۔ ﴿نصر﴾ عوضًا ﴿تفعیل﴾ تعویضًا ﴿افعال﴾ اعاضۃً ﴿مفاعلہ﴾ مُعاوضۃً بدلہ دینا ﴿تفعل﴾ تعوُّضًا ﴿افتعال﴾ اعتیاضًا بدلہ لینا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

چوتھا مقامہ ایک نظر میں

عربی ادب خصوصاً اسلامی عربی ادب آج کل کے مروجہ انگلش لٹریچر اور اردو ادب کی طرح محض تفریح طبع کا سامان ہی نہیں بلکہ عربی ادب کا تہذیب اخلاق میں ایک کردار ہے جس کا جی چاہے وہ مفکر اسلام مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی مختارات من ادب العرب ہی کو دیکھ لے۔ جس میں عربی اسلامی ادب کے چند نمونے پیش کیے گئے ہیں۔

چنانچہ اس مقامہ میں مصنف نے عربی ادب کے طالب علموں کو زندگی کے دو طرح کے دستور العمل دیئے جن میں ایک کی بنیاد تقویٰ پر ہے اور دوسرے کی فتوی پر فنی لحاظ سے دیکھیں تو

من حکم بان ابذل واذوب وتجمد

صنعت مقابلہ کی عمدہ مثال

ارعی الجار ولو جار وان لم یکافی اللعشیر

اجناس خص باسم المشابہ کی کیا بہترین نظیر ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

المقامة الخامسة الكوفيه

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یہ مقامہ کوفہ کی طرف منسوب ہے جس کو حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے ایک چھاؤنی کے طور پر بسایا۔ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ جب اس کے گورنر ہوئے تو یہ شہر تمدنی ترقی کرنے لگا حتی کہ سولہ میل تک پھیل گیا اور جب حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی تشریف آوری ہوئی تو یہ شہر علم وادب کا گہوارہ بن گیا چنانچہ عظیم الشان علماء اور اعاظم رجال دین کی تاریخ اسی شہر سے وابستہ ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Maktaba Tul Ishaat.com

کوفہ میں ایک دفعہ حارث بن ہمام اپنے چند ساتھیوں (جو فصاحت و بلاغت میں سحبان بن وائل سے بھی فائق تھے) کے ہمراہ خوش گپیوں میں محو رہے۔ جب سونے کا ارادہ کیا تو غموں اور مصیبتوں کے مارے ایک شخص نے دروازہ کھٹکھٹایا اور رات ٹھہرانے کا سوال کیا۔ حارث اور اس کے ساتھی چونکہ غایت درجہ کے مہمان نواز تھے رات گذارنے کو جگہ دی اس کی ٹال مٹول کے باوجود اس کے سامنے کھانا بھی چن دیا۔ چراغ جلانے پر حارث ابن ہمام نے پہچان لیا کہ یہ تو ہمارے دیرینہ دوست ابوزید سروجی ہیں اس کی خوشی کی انتہا نہ رہی تو دوسرے ساتھیوں کو بھی یہ خوشخبری سنائی تو سب اس نعمت غیر مترقبہ کو غنیمت سمجھتے ہوئے کہنے لگے۔

ع کیوں نہ آنکھوں میں کٹے تا بسحر آج کی رات

اور کوئی نادر واقعہ سننے کی خواہش ظاہر کی حضرت کہنے لگے یوں تو میرا ہر واقعہ اپنے اندر ایک داستان لئے ہے مگر آج تو ایک عجیب ہی واقعہ پیش آیا میں نے مکان کی دستک دی اندر سے ایک نوعمر لڑکا نکلا اور ایسی فصیح کلام کی کہ میں بھی مبہوت ہو گیا غور کرنے پر معلوم ہوا کہ میرا ہی لخت جگر ہے اور اس واقعہ کو ایسا رنگین اور مزین کر کے سنایا کہ سب کے دل بھر آئے۔

پھر دست سوال دراز کیا کہ اس کی مکاتبت کا مال جمع کر دو ورنہ میرا تو جگر لخت لخت ہوئے جاتا ہے انہوں نے دل کھول کر اس کی مدد کی حارث بن ہمام کے دل میں اس بچہ کی زیارت کی تمنا ہوئی تو شیخ ابوزید کھسیانے سے ہو کر کہنے لگے عقل عیار ہے سو بھیس بنا لیتی ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

حَكَى الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ سَمَرْتُ بِالْكُوفَةِ فِي لَيْلَةٍ اَدِيْمُهَا ذُوْ لَوْنَيْنِ وَقَمَرُهَا كَتَعْوِيْذٍ مِنْ لُجَيْنٍ مَعَ رُفْقَةٍ غُذُوْا بِلِبَانِ الْبَيَانِ وَسَحَبُوْا عَلٰى سَحْبَانَ ذَيْلَ النِّسْيَانِ مَا فِيْهِمْ اِلَّا مَنْ يُحْفَظُ عَنْهُ وَلَا يُتَحَفَّظُ مِنْهُ وَيَمِيْلُ الرَّفِيْقُ اِلَيْهِ وَلَا يَمِيْلُ عَنْهُ فَاسْتَهْوَانَا السَّمَرُ اِلٰى اَنْ غَرَبَ الْقَمَرُ وَغَلَبَ السَّهَرُ فَلَمَّا رَوَّقَ اللَّيْلُ الْبَهِيْمُ وَلَمْ يَبْقَ اِلَّا التَّهْوِيْمُ سَمِعْنَا مِنَ الْبَابِ نَبْأَةَ مُسْتَنْبِحٍ ثُمَّ تَلَتْهَا صَكَّةُ مُسْتَفْتِحٍ فَقُلْنَا مَنِ الْمُلِمُّ فِي اللَّيْلِ الْمُدْلَهِمِّ فَقَالَ ۔

يَا اَهْلَ ذَا الْمَغْنٰى وُقِيْتُمْ شَرًّا ۔ وَلَا لَقِيْتُمْ مَا بَقِيْتُمْ ضُرًّا
قَدْ دَفَعَ اللَّيْلُ الَّذِيْ اكْفَهَرَّا ۔ اِلٰى ذَرَاكُمْ شَعِثًا مُغْبَرًّا
اَخَا سِفَارٍ طَالَ وَاسْبَطَرَّا ۔ حَتّٰى انْثَنٰى مُحْقَوْقِفًا مُصْفَرًّا
مِثْلَ هِلَالِ الْاُفُقِ حِيْنَ افْتَرَّا ۔ وَقَدْ عَرَا فِنَائَكُمْ مُعْتَرًّا
وَاَمَّكُمْ دُوْنَ الْاَنَامِ طُرًّا ۔ يَبْغِيْ قِرًى مِنْكُمْ وَمُسْتَقَرًّا
فَدُوْنَكُمْ ضَيْفًا قَنُوْعًا حُرًّا ۔ يَرْضٰى بِمَا احْلَوْلٰى وَمَا اَمَرَّا
وَيَنْثَنِيْ عَنْكُمْ يَنُثُّ الْبِرَّا

ترجمہ:۔ حکایت کی حارث بن ہمام نے کہا اس نے کہ میں کہانی کہہ رہا تھا کوفہ شہر میں ایسی رات میں کہ اس کا چمڑا دو رنگوں والا تھا (نصف اندھیری اور نصف چاندنی) اور اس کا چاند مثل تعویذ کے تھا چاندنی سے (ناقص دائرہ تھا) ایسے ساتھیوں کے ساتھ کہ جو پرورش کئے گئے تھے بیان کے دودھ کے ساتھ۔ اور وہ تان چکے تھے سحبان بن وائل پر نسیان کی چادر کو نہیں تھا ان میں سے کوئی مگر ایسا شخص کہ یاد کیا جاتا تھا اس سے (شعروں سے) اور نہیں اجتناب کیا جاتا تھا اس سے۔ اور

Maktaba Tul Ishaat.com

مائل ہوتے تھے دوست اس کی طرف اور نہیں اعراض کیا جاتا تھا اس سے۔ پس مست کر دیا تھا ہم کو کہانیوں نے یہاں تک کہ غروب ہو گیا چاند اور غالب آ گئی بیداری۔ پس جب چھا گئی سیاہ رات اور نہیں باقی رہا مگر اونگھ کا وقت تو سنی ہم نے دروازے سے کتے جیسے بھونکنے کی آواز پھر اس (آواز) کے پیچھے دروازہ کھلوانے کی کھٹک۔ پس کہا ہم نے کون ہے، آنے والا سخت اندھیری رات میں، پس کہا اس نے۔ اشعار

اے گھر والو تم محفوظ رکھے جاؤ تکلیف سے ☆ اور نہ ملو جب تک تم زندہ رہو تکلیف کو ☆ تحقیق پھینکا ہے رات نے جو کہ سخت سیاہ ہے ☆ تمہارے صحن کی طرف ایک پراگندہ اور غبار آلود شخص کو ☆ کہ جو بھائی بننے والا ہے دور دراز کے سفروں کا ☆ یہاں تک کہ ہو چکا ہے وہ کبڑا از رد رنگ والا ☆ مثل افق کے چاند کے جس وقت وہ طلوع ہوتا ہے ☆ اور تحقیق قصد کیا ہے اس نے تمہارے گھر کا اس حال میں کہ وہ سائل ہے ☆ اور ارادہ کیا ہے اس نے تمہارا تمام مخلوق کو چھوڑ کر ☆ تلاش کرتا ہے وہ تم سے مہمانی کو اور رہنے کی جگہ کو ☆ پس لے لو تم ایسے مہمان کو جو کہ انتہائی شریف ہے ☆ راضی ہو جاتا ہے اس چیز کے ساتھ جو میٹھی ہو اور اس کے ساتھ جو کڑوی ہو ☆ اور لوٹے گا تم سے اس حال میں کہ پھیلائے گا تمہارے احسان کو ☆

تشریح: قولہ ادیمها :۔ رنگا ہوا چمڑا ﴿ضرب﴾ اَدَمًا سالن کے ساتھ کھانا کھانا ﴿کرم﴾ اُدمَۃً گندم گوں ہونا آدم بمعنی گندمی رنگ والا اِدام بمعنی سالن۔

قولہ لجین:۔ چاندی ﴿سمع﴾ لَجَنًا چمٹنا۔

قولہ بلبان:۔ بمعنی عورت کا دودھ لبنًا ﴿نصر، ضرب﴾ دودھ پلانا اِلْتِبَانًا ﴿افتعال﴾ دودھ پینا اللبن بمعنی دودھ جیسے لَبَنًا خَالِصًا۔

قولہ سحبان :۔ اس سے مراد سحبان بن وائل ہے اس کا نسب نامہ اس طرح ہے سحبان بن زفر بن ایاس بن عبد شمس الوائلی۔ یہ بنو باھلہ سے تعلق رکھتا تھا اور یہ قوم نہایت ذلیل تھی۔ یہ عرب کا

Maktaba Tul Ishaat.com

مشہوراور مایہ ناز فصیح و بلیغ شخص تھا خطب الخطباء تھا مکرر الفاظ زبان پرنہیں لاتا تھا۔ایک قول کے مطابق سب سے پہلے امابعد اس نے کہا تھا جیسا کہ اس کا شعر ہے

لقد علم الحی الیمانون اننی اذا قلت اما بعد انی خطیبها

اور یہ زمانہ جاہلیت میں بعث بعد الموت پر ایمان لایا اس کی عمر ایک سو اسی سال ہوئی۔اب یہ فصاحت و بلاغت میں ضرب المثل ہے۔

قولہ ذیل:۔ بمعنی دامن جمع اَذْیال ﴿نصر ،ضرب﴾ لمبے دامن والا ہونا۔

قولہ ذیل النسیان:۔ اس کی اصل یہ ہے کہ عرب میں زنا اس طرح ہوا کرتا تھا کہ زانیہ عورتیں اندھیرے مکان میں جا کر بیٹھ جاتی تھیں زانی آتے اور زنا کر کے چلے جاتے زانیہ مزنیہ کو ایک دوسرے کا علم نہ ہوتا تھا لیکن قیافہ شناس لوگ زانی کو نشانات قدم سے پہچان لیتے تھے تو زانیوں نے یہ حیلہ کیا کہ جب وہ زنا کیلئے جاتے تو بہت بڑی چادر باندھ لیتے جو زمین پر لگتی رہتی جس سے نشانات قدم مٹ جاتے۔

قولہ السھر:۔ بمعنی بیداری ﴿ضرب﴾ بیدار ہونا اِسْتِھارًا ﴿افتعال﴾ بیدار کرنا سُھار بیداری اَلسَّاھِرۃ بمعنی میدان جیسے فَاِذَاھُمْ بِالسَّاھِرَۃ۔

قولہ روق:۔ تَرْوِیْقًا ﴿تفعیل﴾ شامیانہ کھینچنا رَوْقًا رَوْقَانًا ﴿نصر﴾ خوش کرنا۔ رواق برآمدہ۔سائبان۔

قولہ البھیم:۔ سخت سیاہ رات اس کی جمع بُھم بُھم آتی ہیں ﴿افعال﴾ اِبْھامًا پوشیدہ ہونا اسی سے ایک لفظ بُھَیْمَۃ ہے بمعنی بکری کا بچہ۔

قولہ التھویم:۔ اونگھنا ﴿تفعیل﴾ تَھْوِیْمًا اونگھنا ،سرہلانا۔ھَوْم ہلکی نیند ھُوام سخت پیاس اَھْوَم بڑے سر والا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

قولہ نبأة:۔بمعنی آواز ﴿فتح﴾نبأ باریک آواز نکالنا۔

قولہ مستنبح :۔﴿استفعال﴾اِسْتِنْبَاحا کتے کی طرح بھونکنا۔نُبُوح شور کرنا ﴿فتح﴾نبحا کتے کا بھونکنا۔

قولہ صكة:۔بمعنی دھکا ﴿نصر﴾صکًّا دھکا دینا۔

قولہ الملم:۔ملنے والا ﴿نصر﴾لمًّا اترنا،زیارت کرنا۔﴿افعال﴾ اِلماما زیارت کرنا۔

قولہ اکفهرا:۔اِکْفِھْرَارًا ﴿افعلال﴾بمعنی چھاجانا۔

قولہ ذراكم:۔بمعنی صحن ﴿ضرب﴾ذرْیا ﴿نصر﴾ ذرْوا اڑانا۔

قولہ محقوقفا:۔بمعنی کبڑا ﴿نصر﴾حُقُوفا ٹیڑھا ہونا۔

قولہ طرا:۔بمعنی تمام ﴿نصر﴾طرًّا ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔طُرّہ پیشانی جمع طُرر۔

قولہ ینث:۔﴿نصر﴾نثًّا پھیلانا

قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ فَلَمَّا خَلَبْنَا بِعَذُوبَةِ نُطْقِهِ وَعَلِمْنَا مَا وَرَاءَ بَرْقِهِ اِبْتَدَرْنَا فَتْحَ الْبَابِ وَتَلَقَّيْنَاهُ بِالتَّرْحَابِ وَقُلْنَا لِلْغُلَامِ هَيَّأْ هَيَّأْ وَهَلُمَّ مَا تَهَيَّأْ فَقَالَ الضَّيْفُ وَالَّذِي اَحَلَّنِي ذَرَاكُمْ لَا تَلَمَّظْتُ بِقِرَاكُمْ اَوْ تَضْمَنُوا لِيْ اَنْ لَّا تَتَّخِذُوْنِيْ كَلًّا وَلَا تَجَشَّمُوْا لِاَجْلِيْ اَكْلًا فَرُبَّ اَكْلَةٍ هَاضَتِ الْاٰكِلَ وَحَرَمَتْهُ مَاٰكِلَ وَشَرُّ الْاَضْيَافِ مَنْ سَامَ التَّكْلِيْفَ وَاٰذَى الْمُضِيْفَ خُصُوْصًا اَذًى يَعْتَلِقُ بِالْاَجْسَامِ وَيُفْضِيْ اِلَى الْاَسْقَامِ وَمَا قِيْلَ فِي الْمَثَلِ الَّذِيْ سَارَ سَائِرُهُ خَيْرُ الْعَشَاءِ سَوَافِرُهُ اِلَّا لِيُعَجَّلَ التَّعَشِّيْ وَيُجْتَنَبَ اَكْلُ

Maktaba Tul Ishaat.com

اللَّيلِ الَّذِی یُعَشِّیُ اَللّٰھُمَّ اِلَّا اَنْ تَقِدَ نَارُ الْجُوْعِ وَتَحُوْلَ دُوْنَ الْھُجُوْعِ.

ترجمہ:۔ کہا حارث بن ہمام نے پس جب دھوکہ دیا اس نے ہم کو اپنی میٹھی کلام کی وجہ سے، اور ہم جان چکے تھے جو کچھ اس کی چمک کے پیچھے تھا جلدی کی ہم نے دروازہ کھولنے میں اور ملے ہم اس کو مرحبا مرحبا کہہ کر اور کہا ہم نے غلام کو جلدی کر جلدی کر اور لے آ جو کچھ تیار ہے پس کہا مہمان نے قسم ہے اس ذات کی جس نے ڈالا ہے مجھے تمہارے صحن میں نہیں چکھوں گا میں تمہاری مہمانی سے یہاں تک کہ ضمانت دو تم مجھے کہ نہیں سمجھو گے تم مجھے بوجھ اور نہیں تکلف کرو گے میری وجہ سے کھانے میں پس بہت سارے کھانے ایسے ہیں کہ جو کھانے والے کو ھیضہ کر دیتے ہیں اور محروم کر دیتے ہیں اس کو بہت ساری کھانے والی چیزوں سے اور مہمانوں میں سے سب سے برا مہمان وہ ہے جو کہ تکلیف پہنچائے اور ایذاء پہنچائے میزبان کو خصوصا ایسی ایذاء اور تکلیف جو متعلق ہوتی ہے جسم کے ساتھ اور پہنچا دے اس کو مرض کی طرف اور نہیں کہا گیا اس مثال میں کہ پھیل چکی ہے اس کی خبر (مثال مشہور میں) کہ رات کے کھانوں میں سے بہتر کھانا اس میں جلدی کرنا ہے (نہیں کہا گیا یہ مثال مشہور میں) مگر تا کہ جلدی کی جائے رات کے کھانے میں اور پرہیز کیا جائے رات کے کھانے سے جو اندھا بنا دیتا ہے۔ اے اللہ تو محفوظ رکھیو۔ مگر یہ کہ بھڑک رہی ہو بھوک کی آگ اور حائل ہو چکی ہو نیند کے درمیان۔

تشریح: قولہ بالترحاب:۔ ﴿کرم﴾ رُحبا رحابۃ کشادہ ہونا رَحب کشادہ۔

قولہ تلمظت:۔ لمظا ﴿نصر﴾ تلمُّظا ﴿تفعل﴾ زبان سے لپیٹ کر کھانا مرادی معنی کھانا تلمیظا ﴿تفعیل﴾ چکھانا۔

قولہ کلا:۔ ﴿ضرب﴾ کلًّا کلالۃ بوجھ بنا کَلّ بمعنی بوجھ کلالۃ لاوارث میت۔ کلۃ باریک پردہ مچھردانی۔

قولہ ھاضت:۔ ﴿ضرب﴾ ھیضا بدہضمی ہونا۔

Maktaba-Tul-Ishaat.com

قولہ حرمته:۔ ﴿کرم﴾ حُرْمَةً حرام ہونا ﴿ضرب﴾ حِرْمَانًا محروم کرنا ﴿تفعیل﴾ تحرِیْمًا حرام کرنا جیسے وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ۔

قولہ سام:۔ کسی چیز کو طلب کرنے کیلئے جانا سوامًا مُسَاوَمَةً ﴿مفاعله﴾ بھاؤ طے کرنا سِيْمَا علامت جیسے سِيْمَا هُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ

قولہ الاسقام:۔ یہ سقم کی جمع ہے ﴿کرم﴾ سقامة بیمار ہونا جیسے اِنِّيْ سَقِيْمٌ۔

قولہ العشاء:۔ شام کا کھانا عشاء شام کی نماز عشانین مغرب وعشاء ﴿نصر﴾ عَشْوًا میلان کرنا اگر صلہ علی ہو تو معنی ہوگا اعراض کرنا۔

قولہ سوافرہ:۔ یہ مسافرۃ کی جمع ہے وہ عورت جو چہرے سے نقاب اٹھائے۔

قولہ التعشی:۔ شام کا کھانا کھانا۔ قولہ یعشی:۔ ﴿سمع﴾ عشا رتوندی ہونا۔

قولہ الهجوع:۔ ﴿فتح﴾ هُجُوْعًا نیند کرنا جیسے وَكَانُوْا قَلِيْلًا مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ هِجَاعٌ غافل آدمی، بیوقوف۔

(قَالَ) فَكَأَنَّهُ اِطَّلَعَ عَلٰى اِرَادَتِنَا فَرَمٰى عَنْ قَوْسِ عَقِيْدَتِنَا لَاجَرَمَ اِنَّا آنَسْنَاهُ بِالْتِزَامِ الشَّرْطِ وَاَثْنَيْنَا عَلٰى خُلُقِهِ السَّبْطِ وَلَمَّا اَحْضَرَ الْغُلَامُ مَا رَاجَ وَاَذْكٰى بَيْنَنَا السِّرَاجَ تَأَمَّلْتُهُ فَاِذَا هُوَ اَبُوْزَيْدٍ فَقُلْتُ لِصَحْبِيْ لِيَهْنِئْكُمُ الضَّيْفُ الْوَارِدُ بَلِ الْمَغْنَمُ الْبَارِدُ فَاِنْ يَكُنْ اَفَلَ قَمَرُ الشِّعْرٰى فَقَدْ طَلَعَ قَمَرُ الشِّعْرِ اَوِ اسْتَسَرَّ بَدْرُ النَّثْرَةِ فَقَدْ تَبَلَّجَ بَدْرُ النَّثْرِ فَسَرَتْ حُمَيَّا الْمَسَرَّةِ فِيْهِمْ وَطَارَتِ السِّنَةُ عَنْ مَآقِيْهِمْ وَرَفَضُوا الدَّعَةَ الَّتِيْ كَانُوْا نَوَوْهَا وَثَابُوْا اِلٰى نَشْرِ الْفُكَاهَةِ بَعْدَ مَا طَوَوْهَا وَاَبُوْزَيْدٍ مُكِبٌّ عَلٰى اَعْمَالِ يَدَيْهِ حَتّٰى اِذَا اسْتَرْفَعَ مَا لَدَيْهِ قُلْنَا لَهٗ اَطْرِفْنَا بِغَرِيْبَةٍ مِنْ غَرَائِبِ اَسْمَارِكَ

Maktaba Tul Ishaat.com

اَوْعَجِيْبَةٍ مِنْ عَجَائِبِ اَسْفَارِكَ

فَقَالَ لَقَدْ بَلَوْتُ مِنَ الْعَجَائِبِ مَالَمْ يَرَهُ الرَّاؤُوْنَ وَلَا رَوَاهُ الرَّاوُوْنَ وَاِنَّ مِنْ اَعْجَبِهَا مَا عَايَنْتُهُ اللَّيْلَةَ قُبَيْلَ اِنْتِيَابِكُمْ وَمَصِيْرِيْ اِلٰى بَابِكُمْ فَاسْتَخْبَرْنَاهُ عَنْ طُرْفَةِ مَرْاٰهُ فِيْ مَسْرَحِ مَسْرَاهُ فَقَالَ اِنَّ مَرَامِيَ الْغُرْبَةِ لَفَظَتْنِيْ اِلٰى هٰذِهِ التُّرْبَةِ وَاَنَا ذُوْمَجَاعَةٍ وَبُؤْسٰى وَجِرَابٍ كَفُؤَادِ اُمِّ مُوْسٰى فَنَهَضْتُ حِيْنَ سَجَا الدُّجٰى عَلٰى مَابِيْ مِنَ الْوَجٰى لِاَرْتَادَ مُضِيْفًا اَوْ اَقْتَادَ رَغِيْفًا فَسَاقَنِيْ حَادِي السَّغَبِ وَالْقَضَاءُ الْمُكَنّٰى اَبَا الْعَجَبِ اِلٰى اَنْ وَقَفْتُ عَلٰى بَابِ دَارٍ فَقُلْتُ عَلٰى بِدَارٍ.

ترجمہ:۔ پس کہا حارث بن ھمام نے گویا کہ وہ مطلع ہو چکا ہے ہمارے ارادوں پر پس تیر پھینکا ہے اس نے ہمارے ارادوں کی کمان سے مجبوراً مان لیا ہم نے اس کی بات کو شرط کے پورا کرنے کے ساتھ اور تعریف کی ہم نے اس کے حسن کلام کی اور جب حاضر کیا غلام نے جو کچھ تیار تھا اور جلادیا ہمارے درمیان چراغ کو غور سے دیکھا میں نے اس کو پس وہ ابوزید سروجی تھا پس کہا میں نے اپنے ساتھیوں کو کہ مبارک ہو تم کو آنے والا مہمان بلکہ مفت کا مال غنیمت پس اگر چہ غروب ہو چکا ہے شعری (ستارہ) کا چاند پس تحقیق طلوع ہو چکا ہے شعر و شاعری کا چاند یا اگر چہ پوشیدہ ہو چکا ہے نثرہ (ستارے) کا چاند پس تحقیق ظاہر ہو چکا ہے نثر کا چاند پس دوڑ گئی خوشی کی لہر ان میں اور اڑ گئی اونگھ ان کی آنکھوں سے اور چھوڑ دیا انہوں نے آرام کا ارادہ جسکی وہ نیت کر چکے تھے اور لوٹے وہ خوش طبعی پھیلانے کی طرف بعد اس کے کہ وہ اس کو لپیٹ چکے تھے اور ابوزید سروجی متوجہ تھا اپنے ہاتھوں کے عمل پر حتی کہ جب اس نے اس چیز کے اٹھانے کی طلب کی جو اس کے سامنے تھی کہا ہم نے اسکو بیان کیجئے اپنے نادر افسانوں میں سے کوئی عجیب واقعہ یا اپنے عجیب سفروں میں سے کوئی عجیب سفر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

پس کہا اس نے تحقیق میں آزما چکا ہوں عجائبات میں سے ایسی چیزیں کہ نہیں دیکھا ان کو دیکھنے والوں نے اور نہیں روایت کیا ان کو روایت کرنے والوں نے اور تحقیق ان عجائبات میں سے سب سے زیادہ عجیب واقعہ وہ ہے جس کو میں نے دیکھا ہے اسی رات تمہارا قصد کرنے سے کچھ پہلے اور تمہارے دروازے پر لوٹنے سے پہلے پس خبر طلب کی ہم نے اس سے اس کے دیکھے ہوئے عجیب واقعہ کے بارے میں اور اس کے رات کے چلنے کے بارے میں پس کہا اس نے بیشک میرا مقصود غربت ہے پھینکا ہے مجھے اس مٹی کی طرف اس حال میں کہ میں بھوک والا تھا اور تنگی والا تھا اور خالی تھیلے والا تھا مثل خالی ہونے موسیٰ کی ماں کے دل کے۔ کھڑا ہوا میں جس وقت چھا چکی تھی رات باوجود اس کے کہ میرے ساتھ تھکاوٹ تھی تا کہ طلب کروں میں کسی میزبان کو یا حاصل کروں میں روٹی۔ پس چلایا مجھے چلانے والی بھوک نے اور قضاء نے جس کی نیت رکھی گئی ہے ابوالعجب۔ یہاں تک کہ کھڑا ہوا میں ایک گھر کے دروازے پر پس کہا میں نے جلدی سے۔

تشریح: قولہ قوس:۔ کمان جیسے فکان قاب قوسین او ادنی اس کی جمع اَقْوَاس آتی ہے ﴿ضرب﴾ قِیاسًا قیاس کرنا ﴿سمع﴾ قَوْسًا ٹیڑھا ہونا۔

قولہ لا جرم:۔ ﴿ضرب﴾ جُرْمًا کا ٹنا جَرِیمۃ گناہگار ہونا جرِیم گناہگار۔

قولہ افل:۔ اُفُوْلًا ﴿نصر﴾ بے نور ہونا ماہتاب وغیرہ کا غروب ہونا جیسے فلما افل قال لا اُحِبُّ الْاٰفِلِیْنَ۔ تَاَفُّلًا ﴿تفعل﴾ تکبر کرنا۔

قولہ تبلج:۔ ﴿تفعل، نصر﴾ تَبَلُّجًا، بُلُوْجًا ظاہر ہونا۔

قولہ النثر:۔ نَثْرًا ﴿ضرب نصر﴾ پھیلانا اِنْتِشَارًا ﴿افتعال﴾ بکھر جانا جیسے واذا الکواکِبُ انْتَثَرَتْ۔

قولہ ماقیھم:۔ یہ موق کی جمع ہے بمعنی گوشۂ چشم ﴿سمع﴾ گوشۂ چشم میں میل کا

Maktaba Tul Ishaat.com

جمع ہونا۔

قولہ مکب: ۔اکبابا ﴿افعال﴾ پچھاڑنا منہ کے بل گرجانا جیسے افمن یَّمْشِی مُکِبًّا علی وجهه ﴿نصر﴾ کبًّا منہ کے بل گرانا جیسے فَکُبَّتْ وُجُوْھُھُمْ فِی النَّارِ۔

قولہ غرائب: ۔بمعنی نادر۔ **قولہ اسفارك:** ۔یہ سفر کی جمع ہے۔

قولہ مجاعة: ۔جوعا مجاعة ﴿نصر﴾ بھوکا ہونا۔

قولہ فؤاد: ۔یہ افئدہ کی جمع ہے بمعنی دل۔

قولہ سجا: ۔﴿نصر﴾ سجا سجوا سجوا چھاجانا جیسے واللیل اذا سجی سجیّۃ بمعنی طبیعت جمع سجایات۔

قولہ رغیفا: ۔یہ ارغفة کی جمع ہے بمعنی روٹی ﴿فتح﴾ رغفا گندھے ہوئے آٹے کا پیڑہ بنانا۔

قولہ حادی: حدی خوان۔

حُیِّیْتُمْ یَـا اَھْلَ ھٰذَا الْمَنْزِلِ ۔۔۔ وَعِشْتُمْ فِیْ خَفْضِ عَیْشٍ خَضِلِ
مَـا عِنْدَکُمْ لِابْنِ سَبِیْلٍ مُرْمِلٍ ۔۔۔ نِـضْـوِ سُرًی خَابِطِ لَیْلٍ اَلْیَلِ
جَوَی الْحَشٰی عَلَی الطَّوٰی مُشْتَمِلٍ ۔۔۔ مَـاذَاقَ مُذْ یَوْمَیْنِ طَعْمَ مَاْکِلِ
وَلَالَـهٗ فِیْ اَرْضِکُمْ مِنْ مَوْئِلٍ ۔۔۔ وَقَدْ دَجَا جُنْحُ الظَّلَامِ الْمُسْبِلِ
وَھُوَ مِنَ الْحَیْرَةِ فِیْ تَمَلْمُلٍ ۔۔۔ فَھَلْ بِھٰذَا الرَّبْعِ عَذْبُ الْمَنْھَلِ
یَقُوْلُ لِیْ اَلْقِ عَصَاکَ وَادْخُلٍ ۔۔۔ وَابْشِرْ بِبِشْرٍ وَقِرًی مُعَجَّلِ

قَالَ فَبَرَزَ اِلَیَّ جُوْذَرٌ وَعَلَیْهِ شَوْذَرٌ وَقَالَ شعر

وَحُرْمَةِ الشَّیْخِ الَّذِیْ سَنَّ الْقِرٰی ۔۔۔ وَاَسَّسَ الْمَحْجُوْجَ فِیْ اُمِّ الْقُرٰی

Maktaba Tul Ishaat.com

مَا عِنْدَنَا لِطَارِقٍ اِذَا عَرَا سِوَى الْحَدِيْثِ وَالْمُنَاخِ فِي الذَّرٰى

وَكَيْفَ يَقْرِيْ مَنْ نَفٰى عَنْهُ الْكَرٰى طَوًى بَرٰى اَعْظُمَهٗ لَمَّا انْبَرٰى

فَمَا تَرٰى فِيْمَا ذَكَرْتُ مَا تَرٰى

فَقُلْتُ مَا اَصْنَعُ بِمَنْزِلٍ قَفْرٍ وَمُنْزِلٍ حَلْفِ فَقْرٍ وَلٰكِنْ يَا فَتٰى مَا اِسْمُكَ فَقَدْ فَتَنَنِيْ فَهْمُكَ فَقَالَ اِسْمِيْ زَيْدٌ وَمَنْشَئِيْ فَيْدٌ وَوَرَدْتُ هٰذِهِ الْمَدَرَةَ اَمْسِ مَعَ اَخْوَالِيْ مِنْ بَنِيْ عَبْسٍ.

ترجمہ:۔ زندہ رکھے جاؤ تم اے اس گھر والو☆ اور زندگی بسر کرو تم تروتازہ اور عمدہ زندگی ☆ کیا ہے تمہارے پاس مسافر کیلئے جو کہ محتاج ہے☆ چلتے چلتے کمزور ہو چکا ہے سخت اندھیری رات کا بھٹکا ہوا ہے☆ اس کا باطن سوزش والا ہے بھوک پر لپٹا ہوا ہے☆ نہیں چکھا دو دنوں سے کھانے کی چیز کا مزہ ☆ اور کیا نہیں ہے تمہاری زمین میں اس کیلئے جائے پناہ اور تحقیق چھا چکے ہیں لٹکے ہوئے اندھیروں کے ٹکڑے☆ اور وہ حیرت سے پریشانی میں ہے☆ پس کیا ہے اس گھر میں میٹھے پانی کا چشمہ☆ کہا اس نے ڈال دے اپنا ڈنڈا اور داخل ہو جا☆ اور خوش ہو جا تو خندہ پیشانی کے ساتھ اور جلدی والی مہمانی کے ساتھ☆

کہا ابوزید سروجی نے تحقیق ظاہر ہوا میری طرف نیل گائے کا بچہ (مراد یہاں پر خوبصورت بچہ ہے) اس پر چھوٹا سا کپڑے کا ٹکڑا تھا اور کہا اس نے شعر

قسم ہے شیخ کی عزت کی جس نے جاری کی مہمانی کی رسم☆ اور بنیاد رکھی کعبہ کی ام القریٰ میں☆ نہیں ہے ہمارے پاس رات کو آنے والے مہمان کیلئے جب نازل ہو☆ سوائے باتوں کے اور صحن میں بٹھانے کے☆ اور کیسے مہمانی کر سکتا ہے وہ شخص کہ جس سے دور کر دیا ہو نیند کو☆ بھوک نے (ایسی بھوک کہ) چورا چورا کر دیا ہو اس نے اس کی ہڈیوں کو جب پیش آئی ☆ پس کیا خیال ہے تیرا اس چیز کے بارے میں جو میں نے کہا ہے کیا خیال ہے تیرا☆

Maktaba Tul Ishaat.com

پس کہا میں نے کیا کروں گا میں خالی گھر میں اور ایسے میزبان کے ساتھ جو کہ ساتھی ہے فقر و فاقہ کا اور لیکن اے جوان کیا نام ہے تیرا پس تحقیق فتنہ میں ڈال دیا ہے مجھے تیری سمجھ نے پس کہا اس نے میرا نام زید ہے اور میری جائے پیدائش فید ہے اور آیا ہوں میں گاؤں میں کل کو اپنے ماموؤں کے ساتھ جو کہ بنی عبس سے ہیں۔

تشریح: قولہ خضل :۔ خَضَلاً ﴿سمع﴾ تر و تازہ ہونا۔ قولہ مرمل: رملا ﴿نصر﴾ کھانے میں ریت کا ملانا

قولہ نضو:۔ اسکی جمع اَنْضَاءٌ ہے اِنْضَاءٌ ﴿افعال﴾ لاغر ہونا۔

قولہ ام القری:۔ اس سے مراد مکہ مکرمہ ہے جیسے ام القرآن سورۃ فاتحہ کو کہتے ہیں اور ام القوم سردار قوم کو کہتے ہیں اور ام الکتاب لوح محفوظ کو کہتے ہیں یعنی سورۃ فاتحہ یا کل قرآن پاک

قولہ بری:۔ بَرْیًا ﴿ضرب﴾ چھیلنا۔

قولہ قفر:۔ قَفْرًا ﴿سمع﴾ خالی ہونا کم ہونا۔

قولہ فید :۔ مکہ کے راستے میں ایک جگہ کا نام ہے اور اس کا معنی وہ چٹیل میدان جس میں سرسبز ٹکڑا ہو اور اس میں جو جانور چریں انکو فید کہتے ہیں۔

قولہ المدرۃ:۔ بمعنی کچا مکان اور مدر بمعنی ڈھیلا۔

قولہ اخوالی:۔ یہ خال کی جمع ہے بمعنی ماموں۔

فَقُلْتُ لَهُ زِدْنِي إِيضَاحًا زَادَكَ اللّٰهُ صَلَاحًا عِشْتَ وَنُعِشْتَ فَقَالَ اَخْبَرَتْنِي اُمِّي بَرَّةُ وَهِيَ كَاسْمُهَا بَرَّةٌ اَنَّهَا نَكَحَتْ عَامَ الْغَارَةِ بِمَاوَانَ رَجُلًا مِنْ سَرَاةِ سُرُوْجٍ وَغَسَّانَ فَلَمَّا آنَسَ مِنْهَا الْاِثْقَالَ وَكَانَ بَاقِعَةً عَلٰى مَا يُقَالُ ظَعَنَ عَنْهَا سِرًّا وَهَلُمَّ جَرًّا فَمَا يُعْرَفُ اَحَيٌّ هُوَ فَيُتَوَقَّعُ اَمْ اُوْدِعَ

Maktaba-Tul-Ishaat.com

اَلْـلَحـدَ الْبَلْقَعَ قَالَ اَبُوْزَيْدٍ فَعَلِمْتُ بِصِحَّةِ الْعَلَامَاتِ اَنَّهٗ وَلَدِىْ وَصَدَفَنِىْ عَنِ التَّعَرُّفِ اِلَيْهِ صَفَرُ يَدِىْ فَفَصَلْتُ عَنْهُ بِكَبِدٍ مَرْضُوْضَةٍ وَدُمُوْعٍ مَفْضُوْضَةٍ

فَهَلْ سَمِعْتُمْ يَا اُولِى الْاَلْبَابِ بِاَعْجَبَ مِنْ هٰذَا الْعُجَابِ فَقُلْنَا لَا وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتَابِ فَقَالَ اَثْبِتُوْهَا فِىْ عَجَائِبِ الْاِتِّفَاقِ وَخَلِّدُوْهَا بُطُوْنَ الْاَوْرَاقِ فَمَا سُيِّرَ مِثْلُهَا فِى الْاٰفَاقِ فَاَحْضَرْنَا الدَّوَاةَ وَاَسَاوِدَهَا وَرَقَشْنَا الْحِكَايَةَ عَلٰى مَا سَرَدَهَا ثُمَّ اسْتَبْطَنَّاهُ عَنْ مُرْتَاهُ فِىْ اسْتِضْمَامِ فَتَاهُ فَقَالَ اِذَا ثَقُلَ رُدْنِىْ خَفَّ عَلَىَّ اَنْ اَكْفُلَ اِبْنِىْ فَقُلْنَا اِنْ كَانَ يَكْفِيْكَ نِصَابٌ مِنَ الْمَالِ اَلْفَنَاهُ لَكَ فِى الْحَالِ فَقَالَ وَكَيْفَ لَا يُقْنِعُنِىْ نِصَابٌ وَهَلْ يَحْتَقِرُ قَدْرَهٗ اِلَّا مُصَابٌ.

ترجمہ:۔ پس کہا میں نے زیادہ کر میرے لیے وضاحت زیادہ کرے اللہ تعالیٰ تیرے لیے صلاحیت کو تو زندہ رہے اور بلند مرتبہ کیا جائے پس کہا اس نے خبر دی مجھ کو میری ماں نے یعنی برہ نے اور وہ مثل اپنے نام کے برہ (نیک) ہے تحقیق اس نے نکاح کیا لوٹ مار والے سال ماوان شہر میں ایک ایسے مرد کے ساتھ جو سروج شہر کا تھا اور غسان قبیلے سے تھا پس جب محسوس کر لیا اس نے اس (اپنی بیوی) سے بوجھ (حمل) کو اور وہ چست و چالاک تھا جیسا کہ کہا جاتا ہے۔ کوچ کیا اس نے برہ سے چھپ کر اور ابھی تک چل رہا ہے پس نہیں معلوم کہ کیا وہ زندہ ہے پس انتظار کی جائے یا ودیعت رکھ دیا گیا ہے خالی قبر میں۔ کہا ابو زید سروجی نے کہ جان لیا میں نے علامات کے صحیح ہونے کی وجہ سے کہ وہ میرا بیٹا ہے اور روک دیا مجھے اپنا تعارف کرانے سے اس کی طرف میری خالی ہتھیلی نے پس جدا ہوا میں اس سے اس حال میں کہ دل پاش پاش ہو رہا تھا اور آنسو بہہ رہے تھے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

پس کیا سنا ہے تم نے اے عقل والو کوئی زیادہ عجیب واقعہ اس عجیب واقعہ سے پس ہم نے کہا نہیں قسم ہے اس ذات کی کہ اس کے پاس کتاب کا علم ہے پس کہا سروجی نے لکھو اس کو اتفاق کے عجائبات میں اور محفوظ رکھو اس کو اوراق کے بطون میں پس نہیں مشہور ہوئی اس کی مثل زمانے میں پس حاضر کیں ہم نے قلمیں اور دواتیں اور لکھا ہم نے واقعہ کو جس طرح اس نے بیان کیا پس طلب کی ہم نے اس کی رائے اس کے لڑکے کے ملنے کے بارے میں پس کہا اس نے جب بھاری ہو جائیگی میری آستین آسان ہو جائیگا مجھ پر اپنے بیٹے کی کفالت کرنا۔ پس کہا ہم نے اگر کافی ہو جائے تجھ کو ایک مال کا نصاب (دوصد درہم) تو جمع کریں اس کو ہم تیرے لیے فورا پس کہا اس نے اور کیسے نہیں قناعت کریگا مجھے ایک نصاب اور نہیں حقیر سمجھتا اتنی مقدار کو مگر بیوقوف

تشریح: قولہ نعشت:۔ ﴿فتح﴾ نَعْشًا بمعنی اٹھانا۔

قولہ سراۃ:۔ یہ سَرِیّ کی جمع ہے بمعنی سردار۔

قولہ باقعۃ:۔ بمعنی چالاک پرندہ (یعنی کوا) اسکی جمع بواقع آتی ہے ﴿سمع﴾ بُقْعًا مختلف رنگ ہونا۔ بُقْعۃ بمعنی زمین کا ٹکڑا اسکی جمع بُقَاع آتی ہے۔

قولہ بکبد:۔ بمعنی جگر کَبْدًا ﴿نصر، ضرب﴾ جگر پر مارنا۔ الکبد کا معنی مشقت بھی ہے جیسے لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ کَبَدٍ۔

قولہ مرضوضۃ:۔ ﴿سمع﴾ چورا چورا ہونا۔

قولہ اساودھا: یہ اسودۃ کی جمع ہے اور وہ سواد کی جمع ہے بمعنی قلم۔

قولہ رقشنا:۔ رَقْشًا ﴿نصر﴾ لکھنا

قولہ سردھا:۔ ﴿نصر﴾ لگاتار بولنا سارد بمعنی موچی کہا جاتا ہے سَرَدَ الْجِلْدَ سَرْدًا بمعنی چمڑے کو سینا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

قولہ ردنی:۔ بمعنی آستین جمع اَرْدَان۔رُدْنًا ﴿ضرب﴾ تہہ بتہہ رکھنا۔

قولہ یحتقر:۔ حَقَارَۃً ﴿کرم﴾ حقیر ہونا حقرا ﴿ضرب﴾ اِحْتِقَارًا ﴿افتعال﴾ حقیر سمجھنا۔

قَالَ الرَّاوِیْ فَالْتَزَمَ کُلٌّ مِّنَّا قِسْطًا وَ کَتَبَ لَهٗ بِهٖ قِطًّا فَشَکَرَ عِنْدَ ذٰلِکَ الصُّنْعَ وَاسْتَنْفَدَ فِی الثَّنَاءِ الْوُسْعَ حَتّٰی اِنَّا اسْتَطَلْنَا الْقَوْلَ وَاسْتَقْلَلْنَا الطَّوْلَ ثُمَّ اِنَّهٗ نَشَرَ مِنْ وَشْیِ السَّمَرِ مَا اَزْرٰی بِالْحِبَرِ اِلٰی اَنْ اَظَلَّ التَّنْوِیْرُ وَجَشَرَ الصُّبْحُ الْمُنِیْرُ فَقَضَیْنَاهَا لَیْلَةً غَابَتْ شَوَائِبُهَا اِلٰی اَنْ شَابَتْ ذَوَائِبُهَا وَکَمُلَ سُعُوْدُهَا اِلٰی اَنِ انْفَطَرَ عُوْدُهَا وَلَمَّا ذَرَّ قَرْنُ الْغَزَالَةِ طَمَرَ طُمُوْرَ الْغَزَالَةِ وَ قَالَ انْهَضْ بِنَا لِنَقْبِضَ الصِّلَاتِ وَلِنَسْتَنِضَّ الْاِحَالَاتِ فَقَدِ اسْتَطَارَتْ صُدُوْعُ کَبِدِیْ مِنَ الْحَنِیْنِ اِلٰی وَلَدِیْ فَوَصَلْتُ جَنَاحَهٗ حَتّٰی سَنَّیْتُ نَجَاحَهٗ فَحِیْنَ اَحْرَزَ الْعَیْنَ فِیْ صُرَّتِهٖ بَرَقَتْ اَسَارِیْرُ مَسَرَّتِهٖ وَقَالَ لِیْ جُزِیْتَ خَیْرًا عَنْ خُطًا قَدَمَیْکَ وَاللّٰهِ خَلِیْفَتِیْ عَلَیْکَ

فَقُلْتُ اُرِیْدُ اَنْ اَتْبَعَکَ لِاُشَاهِدَ وَلَدَکَ النَّجِیْبَ وَاُنَافِثَهٗ لِکَیْ یُجِیْبَ فَنَظَرَ اِلَیَّ نَظْرَةَ الْخَادِعِ اِلَی الْمَخْدُوْعِ وَضَحِکَ حَتّٰی تَغَرْغَرَتْ مُقْلَتَاهُ بِالدُّمُوْعِ ثُمَّ اَنْشَدَ

ترجمہ:۔ کہا راوی (حارث بن ہمام) نے پس لازم کیا ہم میں سے ہر ایک نے ایک حصہ اور لکھی اس (سروجی) کیلئے اس حصے کے ساتھ دستاویز۔ پس شکر کر رہا تھا وہ اس فعل کے وقت اور خرچ کر ڈالا اس نے تعریف میں اپنی پوری طاقت کو حتی کہ لمبا سمجھا ہم نے قول (تعریف) کو اور کم سمجھا ہم نے عطیے کو پھر تحقیق پھیلایا اس نے اپنی مزین قصہ گوئی سے (ایسی قصہ گوئی) جو عیب لگاتی تھی

یعنی چادروں کو یہاں تک کہ ہوگئی روشنی اور طلوع ہوگئی صبح روشن کرنے والی پس پورا کیا ہم نے اس رات کو کہ غائب ہوگئے اس کے حوادثات یہاں تک کہ سفید ہوگئے اس کے سیاہ بال اور پوری ہوگئی اس کی سعادت یہاں تک کہ پھوٹ پڑی اس کی لکڑی۔اور جب طلوع ہوگئیں سورج کی کرنیں کو دا مثل کودنے ھرنی کے اور کہا اٹھ ہمارے ساتھ تا کہ وصول کریں ہم عطیوں کو اور تا کہ نقد وصول کریں حوالہ جات کو پس تحقیق اڑ رہے ہیں میرے دل کے ٹکڑے محبت وشوق سے میرے بچے کی طرف، پس ملا میں اس کے بازو کے ساتھ حتی کہ آسان بنادیا میں نے اسکی کامیابی کو پس جب جمع کرلیا اس نے نقدی مال کو اپنی ھمیانی میں تو چمک رہی تھیں اسکی خوشی کی لکیریں۔ اور کہا مجھے تو بدلہ دیا جائے بہتر اپنے قدموں کی مسافت سے اور اللہ تعالی خلیفہ ہے میرا تجھ پر۔

پس میں نے کہا (حارث نے) کہ میں ارادہ کرتا ہوں کہ چلوں میں تیرے ساتھ تا کہ دیکھوں میں تیرے لڑکے کو جو کہ شریف ہے اور گفتگو کروں میں اس سے تا کہ وہ جواب دے پس دیکھا اس نے میری طرف مثل دیکھنے دھوکہ دینے والے کے دھوکہ دیئے ہوئے کی طرف اور یہاں تک کہ بھر گئیں اسکی آنکھیں آنسوؤں کے ساتھ پھر شعر کہا

تشریح: قوله قسطاً: بمعنی حصہ آرزو، انصاف جیسے اَقِيْمُو الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ۔ جمع اَقْساط آتی ہے ﴿ضرب﴾ حصہ لینا اِقْسـاطًا ﴿افعال﴾ حصہ دینا تَقْسِيْطًا ﴿تفعيل﴾ تقسیم کرنا۔

قوله قطا: جمع قُطُوْط بمعنی چیک ﴿نصر﴾ عرض میں کاٹنا۔

قوله واستنفد: ﴿سمع﴾ خرچ کرنا۔

قوله بالحبر: بمعنی یعنی چادر اسکی جمع احبار آتی ہے بمعنی بڑا عالم جیسے اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَبْرًا ﴿نصر﴾ خوش کرنا۔

قوله ذوائبها: یہ ذَوَابَة کی جمع ہے بمعنی گیسو ذَاْبًا ﴿فتح﴾ جمع کرنا شکار کرنا اسی

Maktaba Tul Ishaat.com

ہے ذئب بمعنی بھیڑیا ہے جیسے فاکلہ الذئب تذأبا ﴿تفعل﴾ خباثت میں بھیڑیے جیسا ہونا۔

قولہ ذر:۔ ذرا ﴿نصر﴾ چھڑکنا۔ قولہ طمر:۔ طمرا ﴿ضرب﴾ کودنا۔

قولہ الصلات:۔ یہ صلة کی جمع ہے بمعنی عطیہ۔

قولہ لنستنض:۔ اِسْتِنْضَاضا ﴿استفعال﴾ وصول کرنا۔

قولہ انافثه:۔ مُنَافثةُ ﴿مفاعله﴾ آپس میں بحث کرنا۔ نفثا ﴿نصر﴾ تھوتھو کرنا۔ نفاثة بمعنی تھوک نفث بمعنی بلغم۔

قولہ تغرغرت:۔ ﴿تفعلل﴾ بھرنا۔

قولہ مقلتاه:۔ یہ مقلة کا تثنیہ ہے بمعنی آنکھ مقلا ﴿نصر﴾ دیکھنا اگر صلہ فی ہوتو بمعنی غوطہ لگانا۔

وَيَا مَنْ تَظَنَّى السَّرَابَ مَاءً — لَمَّا رَوَيْتُ الَّذِیْ رَوَيْتُ
مَا خِلْتُ اَنْ يَسْتَسِرَّ مَكْرِیْ — وَاَنْ يُخِيْلَ الَّذِیْ عَنَيْتُ
وَاللّٰهِ مَا بَرَّةٌ بِعِرْسِیْ — وَلَا لِیَ ابْنٌ بِهٖ اكْتَنَيْتُ
وَاِنَّمَا لِیْ فُنُوْنُ سِحْرٍ — اَبْدَعْتُ فِيْهَا وَمَا اقْتَدَيْتُ
لَمْ يَحْكِهَا الْاَصْمَعِیُّ فِيْمَا — حَكٰی وَلَا حَاكَهَا الْكُمَيْتُ
تَخِذْتُهَا وُصْلَةً اِلٰی مَا — تَجْنِيْهِ كَفِّیْ مَتٰی اشْتَهَيْتُ
وَلَوْ تَعَافَيْتُهَا لَحَالَتْ — حَالِیْ وَلَمْ اَحْوِ مَا حَوَيْتُ
فَمَهِّدِ الْعُذْرَ اَوْ فَسَامِحْ — اِنْ كُنْتُ اَجْرَمْتُ اَوْ جَنَيْتُ

ثُمَّ اِنَّهٗ وَدَّعَنِیْ وَمَضٰی وَاَوْدَعَ قَلْبِیْ جَمْرَ الْغَضَا.

Maktaba Tul Ishaat.com

ترجمہ:۔اے وہ شخص کہ گمان کیا تو نے ریت کو پانی ☆ جب روایت کیا میں نے وہ جو روایت کیا ☆ نہیں خیال کیا تھا میں نے کہ چھپ جائے گا میرا مکر ☆ اور یہ کہ مشتبہ ہو جائیگی وہ چیز جسکا میں نے ارادہ کیا ☆ اللہ کی قسم نہیں ہے کوئی برہ میری بیوی ☆ اور نہیں ہے میرا کوئی بیٹا کہ جس کے ساتھ میں نے کنیت رکھی ☆ اور سوا اس کے نہیں کہ میرے پاس طرح طرح کے جادو ہیں (مختلف قسم کے طریقے) ☆ خود ایجاد کیا ہے میں نے انکو اور میں نے کسی کی اقتداء نہیں کی ☆ نہیں حکایت کیا انکو اصمعی شاعر نے اس کتاب میں ☆ جس میں وہ حکایت کرتا ہے اور نہیں بنایا ان طریقوں کو کمیت نے ☆ بناتا ہوں میں انکو ذریعہ اس چیز کی طرف (مال) ☆ کہ کماتی ہے اسکو میری ہتھیلی جب میں چاہتا ہوں ☆ اور اگر چھوڑ دیتا میں ان طریقوں کو البتہ بدل جاتی ☆ میری حالت اور میں جمع نہ کرسکتا جو میں جمع کر چکا ہوں ☆ پس قبول کر تو عذر کو یا معاف کر ☆ اگر میں نے جرم کیا ہو یا جنایت کی ہو ☆

پھر اس نے الوداع کہا مجھے اور چل پڑا اور ودیعت رکھی اس نے میرے دل میں غصے کی چنگاری۔

تشریح: قولہ فنون:۔ یہ فن کی جمع ہے۔ فنًا ﴿نصر﴾ مزین کرنا۔

قولہ الاصمعی:۔ یہ اصمع سے مشتق ہے بمعنی زیادہ ذکی و پختہ رائے انکا نام ابو سعید عبد الملک بن قریب بن علی بن اصمع ہے یہ عالم متبحر نہایت عقل مند اور صاحب فہم تھے خصوصاً ان کو اشعار عرب کثیر تعداد میں یاد تھے اور شعراء کے نام بھی ازبر تھے اور انکی عادت تھی کہ عربی اصطلاحات اور خالص زبان کی تلاش میں جنگلوں میں مارے مارے پھرتے تھے اور اہل بادیہ سے لطف زبان حاصل کیا کرتے تھے۔ یہ لغت میں امام مسلمؒ کے استاذ تھے اور انکے بارہ میں یہ بھی مشہور ہے کہ ان کو چالیس ہزار نو اور قطعات یاد تھے اور یہ خلیفہ ہارون رشید عباسی کے خاص مصاحب اور مقرب بارگاہ تھے۔

قولہ الکمیت:۔ کمیت بن زید نہایت نازک خیال اور کثیر الاشعار شاعر گزرا ہے اس کی

Maktaba Tul Ishaat.com

نظمیں بہت طویل اور قصائد بہت اچھے ہوتے ہیں ان کے باپ زید حضور ﷺ کے مداح تھے

قولہ فمھد:۔ مَھْدًا ﴿فتح﴾ بچھانا مَھْد بمعنی گہوارہ جیسے کَیْفَ نُکَلِّمُ مَنْ کَانَ فِی الْمَھْدِ صَبِیًّا مِھَاد بمعنی بچھونا جیسے اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِھَادًا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

پانچواں مقامہ ایک نظر میں

مقامات کی ہر دھائی کا پانچواں مقامہ ہزلیہ ہے قصہ تو آپ سارا پڑھ چکے ابوزید سروجی کارات کو آنا حارث بن ہمام کا خیر مقدم ابوزید سروجی کا بصورت انکار کھانا طلب کرنا کھانا لانے پر میزبان کی تکلیف کا احساس ان کی جیب کے نقصان سے عدم احساس کتنے زبردست مزاحیہ پارٹ ہیں۔

ویمیل الرفیق الیہ ولا یمیل عنہ

طباق سلب

فان یکن افل قمر الشعری فقد تبلج بدر النثر

طباق ایجاب اور

وحرمة الشیخ الذی سن القری

واسس المحجوج فی ام القری

متجانسین محرف کی کیا عمدہ مثالیں ہیں۔ مصنف یہ کہانی بیان کرکے طلباء کو کہنا چاہتے ہیں کہ کیسے کمال کن کہ عزیز جہاں شوی۔

Maktaba Tul Ishaat.com

المقامۃ السادسۃ المراغیہ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یہ مقامہ آذربائجان کے مشہور شہر مراغہ کی طرف منسوب ہے چونکہ علامہ حریری نے اس میں علم وادب کی ایک صنعت خیفا استعمال کی ہے۔ (کہ ایک جملہ مکمل منقوط اور دوسرا جملہ نقاط سے بالکل معری) اس لئے اسے خیفا بھی کہا جاتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Maktaba Tul Ishaat.com

ایک دفعہ حارث بن ہمام اور چند دیگر شعراء مراغہ شہر میں جمع ہوئے اور ادباء کی کمیابی پر کف افسوس ملنے لگے سب اپنی اپنی معلومات کے مدنظر فیصلہ کر چکے تھے کہ اب کوئی جدۃ الطبع ادیب نہیں رہا تو اچانک مجلس کے کنارے بیٹھے ہوئے ایک خستہ حالت اور ادھیڑ عمر شخص نے ایک درویشانہ صدا

؎ نئی بنالیں گے ساغر تصور شوق ہم ☆ تخیل کے مجدد تصور کے امام

لگا کر ان کی آنکھیں خیرہ کر دیں سب اہل مجلس اس مست درویش کے درپے ہوئے اس نے بھی اپنے تئیں امتحان کے لئے پیش کر دیا انہوں نے کہا کہ ایک ایسا رسالہ لکھئے کہ اس کا ایک جملہ تو مکمل منقوط اور دوسرا نقاط سے بالکل معری ہو اس درویش نے یہ فرمائش پوری کر کے ممتحنین کی عقلیں دنگ کر دیں تو اہل مجلس متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے حتی کہ بادشاہ نے بھی مصاحبت کی پیش کش کی جسے اس درویش نے ٹھکرا دیا اس پر لوگوں کی حیرت کی انتہا نہ رہی۔

حارث ابن ہمام فرط محبت میں آگے بڑھے تو معلوم ہوا کہ یہ تو ہمارے پرانے کرم فرما ابوزید سروجی ہیں۔ مصاحبت ٹھکرانیکی وجہ پوچھی تو کہنے لگا بادشاہ کی مصاحبت تو محض ایک سراب ہے اس سے گداگری بدرجہا بہتر ہے جیسا کہ موجودہ دور کے بھکاریوں کے حالات (جو وقتاً فوقتاً اخبارات میں چھپتے رہتے ہیں) اس پر شاہد ہیں۔

Maktaba Tul Ishaat.com

رَوَى الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ حَضَرْتُ دِيْوَانَ النَّظْرِ بِالْمَرَاغَةِ وَقَدْ جَـرٰی ذِكْرُ الْبَلَاغَةِ فَاَجْمَعَ مَنْ حَضَرَ مِنْ فُرْسَانِ الْيَرَاعَةِ وَاَرْبَابِ الْبَرَاعَةِ عَلٰى اَنَّهُ لَمْ يَبْقَ مَنْ يُّنْقِحُ الْاِنْشَاءَ وَيَتَصَرَّفُ فِيْهِ كَيْفَ يَشَاءُ وَلَا خَلَفَ بَعْدَ السَّلَفِ مَنْ يَّبْتَدِعُ طَرِيْقَةً غَرَّاءَ اَوْ يَفْتَرِعُ رِسَالَةً عَذْرَاءَ وَاَنَّ الْمُفْلِقَ مِنْ كُتَّابِ هٰذَا الْاَوَانِ الْمُتَمَكِّنَ مِنْ اَزِمَّةِ الْبَيَانِ كَالْعِيَالِ عَلَى الْاَوَائِلِ وَلَوْ مَلَكَ فَصَاحَةَ سَحْبَانَ بْنَ وَائِلٍ وَكَانَ بِالْمَجْلِسِ كَهْلٌ جَالِسٌ فِي الْحَاشِيَةِ عِنْدَ مَوَاقِفِ الْحَاشِيَةِ فَكَانَ كُلَّمَا شَطَّ الْقَوْمُ فِيْ شَوْطِهِمْ وَنَثَرُوا الْعَجْوَةَ وَالنَّجْوَةَ مِنْ نَوْطِهِمْ يُنْبِئُ تَخَازُرُ طَرْفِهِ وَتَشَامُخُ اَنْفِهِ اَنَّهُ مُخْرَنْبِقٌ لِيَنْبَاعَ وَمُجْرَمِزٌ سَيَمُدُّ الْبَاعَ وَنَابِضٌ يَبْرِى النِّبَالَ وَرَابِضٌ يَبْغِى النِّضَالَ فَلَمَّا نُثِلَتِ الْكَنَائِنُ وَفَائَتِ السَّكَائِنُ وَرَكَدَتِ الزَّعَازِعُ وَكَفَّ الْمُنَازِعُ وَسَكَنَتِ الزَّمَاجِرُ وَسَكَتَ الْمَزْجُوْرُ وَالزَّاجِرُ اَقْبَلَ عَلَى الْجَمَاعَةِ

ترجمہ:۔ روایت کی حارث بن ہمام نے کہا اس نے حاضر ہوا میں مناظرہ کی مجلس میں مراغہ شہر میں اور تحقیق جاری تھا بلاغت کا ذکر پس اجماع کیا ان لوگوں نے جو حاضر تھے قلم کے شہسواروں میں سے اور کمال وفضیلت کے مالکوں میں سے (اجماع کیا) اس بات پر کہ تحقیق نہیں باقی رہا کوئی شخص جو صلاحیت رکھتا ہو انشاء کی اور تصرف کر سکے اس میں جیسے چاہے اور نہیں پیچھے آیا اسلاف کے بعد کوئی شخص کہ جو ایجاد کرے کوئی واضح طریقہ یا لکھے کوئی جدید رسالہ (اور اجماع کیا اسی طرح) اس بات پر کہ تحقیق ماہر عالم اس زمانہ کے لکھنے والوں میں سے جو قادر ہو فصاحت وبلاغت کی لگاموں پر مثل عیال کے ہے اوائل پر (پہلے لوگوں پر) اگر چہ وہ مالک ہو جائے سحبان بن وائل کی فصاحت وبلاغت کا اور تھا مجلس میں ایک بوڑھا جو بیٹھا ہوا تھا کنارے پر خادموں کے بیٹھنے کی جگہ کے پاس پس جب دور نکل گئی قوم اپنے چکروں میں اور پھیلا یا انہوں نے جید

Maktaba Tul Ishaat.com

اور ردی کھجوروں کو اپنے ٹوکرے سے خبر دیتا تھا اس کا آنکھ کے کنارے سے دیکھنا اور اس کی ناک کا چڑھانا تحقیق وہ سر جھکانے والا ہے تا کہ حملہ کرے اور سکڑنے والا ہے تا کہ پھیلائے ہاتھ کو اور تیار ہونے والا ہے تا کہ تراشے تیروں کو اور گھٹنوں کے بل بیٹھنے والا ہے تا کہ طلب کرے تیر اندازی کو پس جب جھاڑ دی گئیں ترکشیں اور لوٹ آیا سکون اور رک گئیں تیز آندھیاں اور رک گئے جھگڑا کرنیوالے اور ٹھہر گئیں آوازیں اور خاموش ہو گئے ڈانٹنے ہوئے اور ڈانٹنے والے متوجہ ہوا وہ بوڑھا جماعت پر۔

وَقَالَ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا إِدًّا وَجُزْتُمْ عَنِ الْقَصْدِ جِدًّا وَ عَظَّمْتُمُ الْعِظَامَ الرُّفَاتِ وَافْتَتُّمْ فِي الْمَيْلِ إِلَى مَنْ فَاتَ وَغَمَصْتُمْ جِيْلَكُمُ الَّذِيْنَ فِيْهِمْ لَكُمُ اللِّدَاتِ وَمَعَهُمْ انْعَقَدَتِ الْمَوَدَّاتُ أَنَسِيْتُمْ يَا جَهَابِذَةَ النَّقْدِ وَمَوَابِذَةَ الْحَلِّ وَالْعَقْدِ مَا أَبْرَزَتْهُ طَوَارِفُ الْقَرَائِحِ وَبَرَّزَ فِيْهِ الْجَذَعُ عَلَى الْقَارِحِ مِنَ الْعِبَارَاتِ الْمُهَذَّبَةِ وَالْاِسْتِعَارَاتِ الْمُسْتَعْذَبَةِ وَالرَّسَائِلِ الْمُوَشَّحَةِ وَالْاَسَاجِيْعِ الْمُسْتَمْلَحَةِ وَهَلْ لِلْقُدَمَاءِ إِذَا أَنْعَمَ النَّظَرَ مَنْ حَضَرَ غَيْرُ الْمَعَانِي الْمَطْرُوْقَةِ الْمَوَارِدِ الْمَعْقُوْلَةِ وَهَلِ الشَّوَارِدِ الْمَأْثُوْرَةِ عَنْهُمْ لِتَقَادُمِ الْمَوَالِدِ لَا لِتَقَدُّمِ الصَّادِرِ عَلَى الْوَارِدِ وَإِنِّي لَأَعْرِفُ الْآنَ مَنْ إِذَا أَنْشَأَ وَشَّى وَإِذْ أَعْبَرَ حَبَّرَ وَإِنْ أَسْهَبَ أَذْهَبَ وَإِذَا أَوْجَزَ أَعْجَزَ وَإِنْ بَدَهَ شَدَهَ وَمَتَى اخْتَرَعَ خَرَعَ فَقَالَ لَهُ نَاظُوْرَةُ الدِّيْوَانِ وَعَيْنُ أُولَئِكَ الْاَعْيَانِ مَنْ قَارِعُ هَذِي الصِّفَاتِ وَقَرِيْعُ هَذِهِ الصِّفَاتِ فَقَالَ إِنَّهُ قِرْنُ مَجَالِكَ وَقَرِيْنُ جِدَالِكَ وَإِذَا شِئْتَ ذَاكَ فَرُضْ نَجِيْبًا وَادْعُ مُجِيْبًا لِتَرَى عَجِيْبًا ۔

Maktaba Tul Ishaat.com

ترجمہ:۔اور کہنے لگا البتہ تحقیق لائے ہو تم ایک عجیب امر اور تجاوز کیا ہے تم نے اعتدال سے یقینی طور پر اور بڑا سمجھا ہے تم نے بوسیدہ ہڈیوں کو اور تجاوز کیا ہے تم نے مائل ہونے میں ان لوگوں کی طرف جو فوت ہو چکے ہیں اور حقیر سمجھا ہے تم نے اپنے زمانہ کے لوگوں کو وہ لوگ کہ ان میں تمہارے ہم عمر بھی ہیں اور ان کے ساتھ منعقد ہوتی ہیں دوستیاں بھلا دیا ہے تم نے اے پرکھنے والے ماہر و اور اے حل و عقد کے حاکمو اس چیز کو کہ ایجاد کیا ہے اس کو نئی طبعیتوں نے اور بازی لے گیا ہے اس میں بکری کا بچہ ببر شیر پر صاف ستھری عبارتوں سے اور پاکیزہ استعاروں سے اور مزین مضامین سے اور نمکین پہیلیوں سے اور نہیں ہے پہلے لوگوں کے لئے جب گہرا کریں نظر کو وہ لوگ کو وہ لوگ جو حاضر ہیں سوائے ان معانی کے جو پھینکے ہوئے ہیں تالابوں میں اور باندھے ہوئے بدکنے والے کے نقل کئے گئے ہیں ان سے بوجہ چند دن مقدم ہونے کے پیدائش میں نہ بوجہ مقدم ہونے صادر (وہ شخص جو پانی بھر کر لا رہا ہو) کے وارد (وہ شخص جو پانی بھرنے کے لئے جا رہا ہو) پر اور تحقیق میں جانتا ہوں اس وقت اس شخص کو کہ جب وہ لکھتا ہے (انشاء پردازی کرتا ہے) تو مزین کرتا ہے اور جب وہ تکلم کرتا ہے کلام کو حسین بناتا ہے اور جب وہ لمبی کلام کرتا ہے تو سونا بنا دیتا ہے اور جب مختصر کلام کرتا ہے تو عاجز کر دیتا ہے اور جب وہ فی البدیہی کلام کرتا ہے تو حیران کر دیتا ہے اور جب وہ ایجاد کرتا ہے تو سینے پھاڑ دیتا ہے۔ کہا اس کو مجلس کے صدر نے اور ان موجودہ لوگوں کے سردار نے کون ہے کھٹکھٹانے والا اس بڑی چٹان کو۔ اور کون مالک ہے ان صفات کا پس کہا سروجی نے تحقیق وہ تیری مجلس کا ساتھی ہے اور تیرے جھگڑے کا رفیق ہے اور جب چاہے تو یہ بات (مجھ کو آزمانا چاہے) پس دوڑا تو تیز رو گھوڑے اور بلا تو اس حال میں کہ وہ جواب دینے والا ہوتا کہ دیکھے تو عجیب شے کو۔

فَقَالَ لَهُ يَا هٰذَا اِنَّ الْبُغَاثَ بِاَرْضِنَا لَا يَسْتَنْسِرُ وَالتَّمْيِيْزُ عِنْدَنَا بَيْنَ الْفِضَّةِ وَالْقَضَّةِ مُتَيَسِّرٌ وَقَلَّ مَنِ اسْتَهْدَفَ لِلنِّضَالِ فَخَلَصَ مِنَ الدَّاءِ

Maktaba Tul Ishaat.com

الْعُضَالِ اَوْ اِسْتَثَارَ نَقْعَ الْاِمْتِحَانِ فَلَمْ یُقْذَ بِالْاِمْتِهَانِ فَلَا تُعَرِّضْ عَرْضَکَ لِلْمَفَاضِحِ وَلَا تُعْرِضْ عَنْ نَصَاحَةِ النَّاصِحِ فَقَالَ کُلُّ امْرِئٍ اَعْرَفُ بِوَسْمِ قِدْحِهٖ وَسَیَفْتَرِی اللَّیْلُ عَنْ صُبْحِهٖ فَتَنَاجَتِ الْجَمَاعَةُ فِیْمَا یُسْبَرُ بِهٖ قَلِیْبُهٗ وَیُعْمَدُ فِیْهِ تَقْلِیْبُهٗ فَقَالَ اَحَدُهُمْ ذَرُوْهُ فِیْ حِصَّتِیْ لِاَرْمِیَهٗ بِحَجَرِ قِصَّتِیْ فَاِنَّهَا عُضْلَةُ الْعُقَدِ وَمَحَکُّ الْمُنْتَقَدِ فَقَلَّدُوْهُ فِیْ هٰذَا الْاَمْرِ الزَّعَامَةَ تَقْلِیْدَ الْخَوَارِجِ اَبَا نُعَامَةَ

ترجمہ:۔ پس کہا اس نے (سردار) ابوزید سروجی کو اے کمینے تحقیق چھوٹا سا پرندہ ہماری زمین میں گدھ نہیں بن سکتا۔ اور تمیز (فرق) کرنا ہمارے ہاں چاندی اور ٹھیکری کے درمیان آسان ہے اور بہت کم مرد ہیں کہ جنھوں نے پیش کیا ہو (اپنے آپ کو) تیراندازی کے لئے پس اس نے چھٹکارا پایا ہو لاعلاج بیماری سے۔ اور بہت کم لوگ ہیں جنھوں نے اڑایا ہو امتحان کے غبار کو پس نہ ڈال دیا گیا ہو وہ ذلت ورسوائی میں۔ پس نہ پیش کر تو اپنی عزت کو رسوائی کے لئے اور نہ اعراض کر تو نصیحت کرنے والے کی نصیحت سے پس کہا ابوزید سروجی نے ہر شخص خوب جانتا ہے اپنے تیر کی تیزی کو۔ اور عنقریب واضح ہو جائے گی رات اپنی صبح سے پس سرگوشی کی جماعت نے اس چیز کے بارے میں کہ امتحان لیا جائے اس کے ساتھ اس کے کنویں کی گہرائی کا اور ارادہ کیا جائے اس میں اس کے گھمانے کا پس کہا ان میں سے ایک نے چھوڑ دو تم اس کو میرے حصے میں تا کہ ماروں میں اس کو پتھر اپنے قصے کا پس بے شک وہ (قصہ) سخت گرہ والا اور پرکھنے کی کسوٹی ہے۔ پس قلادہ پہنایا انہوں نے اس کو اس امر میں سرداری (سردار بنایا) مثل قلادہ پہنانے خوارج کے ابونعامہ کو۔

قولہ الخوارج :۔ یہ جمع خارجی کی ہے بمعنی بادشاہ کا باغی ہونا جماعت کا مخالف ہونا اور مذہب خوارج کا معتقد ہونا یہاں پر مراد امیر المومنین سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے باغی ہیں

Maktaba Tul Ishaat.com

اور انہوں نے ابونعامہ بن فجاءۃ قطری کو اپنا سردار بنایا تھا۔

تعارف ابو نعامہ

ابونعامہ بن فجاءۃ قطری یہ منسوب ہے قطر کی طرف تمیمی اور خارجی بھی مشہور ہے نہایت فصیح وبلیغ لیکچرار تھا شاعر عدیم النظیر تھا بہادر شاہ سوار تھا ذم الدنیا میں اس کا نہایت فصیح وبلیغ خطبہ مشہور ہے جس کی ابتداء یوں ہے فانی احذر کم الدنیا فانها حلوة خضرة حفت بالشهوات ۔خارجیوں نے اس کو بیس سال تک امیرالمومنین کہہ کر سلام کیا ہے۔

قوله تقليد الخوارج ابا نعامة :۔اس کی اصل یہ ہے کہ خوارج نے زبیر بن علی کے قتل کے بعد عبید بن ہلال یشکری کو امام بنانا چاہا تو اس نے کہا کہ میں تم لوگوں کو ہر حیثیت سے اپنے سے بہتر شخص بتلائے دیتا ہوں یعنی قطری بن فجاءۃ مازنی چنانچہ خاجیوں نے اس سے بیعت کر لی۔

فَاَقْبَلَ عَلَى الْكَهْلِ وَقَالَ اِعْلَمْ اَنِّىْ اُوَالِىْ هٰذَا الْوَالِىْ وَاُرَقِّحُ حَالِىْ بِالْبَيَانِ الْحَالِىْ وَكُنْتُ اَسْتَعِيْنُ عَلٰى تَقْوِيْمِ اَوَدِىْ فِىْ بَلَدِىْ بِسَعَةِ ذَاتِ يَدِىْ مَعَ قِلَّةِ عَدَدِىْ فَلَمَّا ثَقُلَ حَاذِىْ وَنَفِدَ رَذَاذِىْ اَمَّمْتُهُ مِنْ اَرْجَائِىْ بِرَجَائِىْ وَدَعَوْتُهُ لِاِعَادَةِ رُوَائِىْ وَارْوَائِىْ فَهَشَّ لِلْوِفَادَةِ وَرَاحَ وَغَدَا بِالْاِفَادَةِ وَرَاحَ فَلَمَّا اِسْتَأْذَنْتُهُ فِى الْمَرَاحِ اِلَى الْمُرَاحِ عَلٰى كَاهِلِ الْمِرَاحِ قَالَ قَدْ اَزْمَعْتُ اَلَّا اُزَوِّدَكَ بَتَاتًا وَلَا اَجْمَعُ لَكَ شَتَاتًا اَوْ تُنْشِئَ لِىْ اَمَامَ اِرْتِحَالِكَ رِسَالَةً تُوْدِعُهَا شَرْحَ حَالِكَ حُرُوْفُ اِحْدٰى كَلِمَتَيْهَا يَعُمُّهَا النُّقَطُ وَحُرُوْفُ الْاُخْرٰى لَمْ يُعْجَمْنَ قَطُّ وَقَدْ اِسْتَاْنَيْتُ بَيَانِىْ حَوْلًا فَمَا اَحَارَ قَوْلًا وَنَبَّهْتُ فِكْرِىْ سَنَةً فَمَا ازْدَادَ اِلَّا سِنَةً وَاسْتَعَنْتُ بِقَاطِبَةِ الْكُتَّابِ

Maktaba Tul Ishaat.com

فَكُلٌّ مِّنْهُمْ قَطَّبَ وَتَابَ فَإِنْ كُنْتَ صَدَعْتَ عَنْ وَصْفِكَ بِالْيَقِيْنِ

ترجمہ:۔ پس متوجہ ہوا وہ بوڑھے پر اور کہا جان لے تو تحقیق میں دوست رکھتا ہوا اس حاکم کو اور سنوارتا ہوں میں اپنا حال حزین بیان کے ساتھ اور (لیکن) میں مدد چاہتا ہوں اپنے ٹیڑھے پن سے سیدھا کرنے پر اپنے شہر میں کثرت مال کے ساتھ اپنے اہل وعیال کے کم ہونے کے باوجود پس جب بوجھل ہوگئی میری پیٹھ اور ختم ہوگیا میرا مال ارادہ کیا میں نے اس کا اپنے چاروں طرف سے اور بلایا میں نے اس کو اپنی حالت کے لوٹانے کی طرف اور اپنی پیاس کے بجھانے کے لئے۔ پس خوش ہوگیا میرے آنے پر اور راحت پائی اور صبح کی فائدہ پہنچانے کے ساتھ اور شام کی جب اجازت چاہی میں نے اس سے واپس لوٹنے کے بارے میں اپنے وطن کی طرف خوشی کے کندھے پر کہا اس نے تحقیق میں پختہ ارادہ کر چکا ہوں یہ کہ نہیں زادراہ دوں گا میں تجھ کو کچھ بھی اور نہیں جمع کروں گا میں تیرے مختلف حالات کو یہاں تک کہ لکھے تو میرے لئے اپنے کوچ کرنے سے پہلے ایک رسالہ (ایسا رسالہ) کہ ودیعت رکھے تو اس میں اپنے مختلف حالات کی تفصیل اس کے دوکلموں میں ایک کلمہ کے تمام حروف نقطوں پر مشتمل ہوں اور دوسرے کلمہ کے حروف پر کوئی نقطہ نہ ہو اور تحقیق اجازت چاہی میں نے اپنے بیان کی ایک سال پس نہیں جواب دیا میرے بیان نے ایک لفظ کا اور بیدار کرتا رہا میں اپنی فکر کو ایک سال پس نہیں زیادہ کیا اس نے مکرا و لکھنے کو اور مدد چاہی میں نے بڑے بڑے کاتبوں سے پس ان میں سے ہر ایک نے کانوں کو ہاتھ لگائے اور توبہ کی پس اگر تو کھولنا چاہتا ہے اپنی صفت کو یقین کے ساتھ۔

فَأْتِ بِآيَةٍ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ فَقَالَ لَهُ لَقَدِ اسْتَسْعَيْتَ يَعْبُوْبًا وَاسْتَسْقَيْتَ أُسْكُوْبًا وَأَعْطَيْتَ الْقَوْسَ بَارِيْهَا . وَأَنْزَلْتَ الدَّارَ بَانِيْهَا ثُمَّ فَكَّرَ رَيْثَمَا اسْتَجَمَّ قَرِيْحَتَهُ وَاسْتَدَرَّ لِقْحَتَهُ وَالْقِ دَوَاتَكَ وَاقْرُبْ وَخُذْ أَدَاتَكَ وَاكْتُبْ

Maktaba Tul Ishaat.com

اَلْكَرَمُ ثَبَّتَ اللّٰهُ جَيْشَ سُعُوْدِكَ يَزِيْنُ وَاللُّوْمُ غَضَّ الدَّهْرُ جَفْنَ حَسُوْدِكَ يَشِيْنُ وَالْاَرْوَعُ يُثِيْبُ وَالْمُعْوِرُ يُخِيْبُ وَالْحَلَاحِلُ يُضِيْفُ وَالْمَاحِلُ يُخِيْفُ وَالسَّمْحُ يُغْذِيْ وَالْمَحِكُ يُقْذِيْ وَالْعَطَاءُ يُنْجِيْ وَالْمَطَالُ يُشْجِيْ وَالدُّعَاءُ يَقِيْ وَالْمَدْحُ يُنْقِيْ وَالْحُرُّ يَجْزِيْ وَالْاِلْطَاطُ يُخْزِيْ وَاِطْرَاحُ ذِي الْحُرْمَةِ غَيٌّ وَمَحْرَمَةُ بَنِي الْاٰمَالِ بَغْيٌ وَمَا ضَنَّ اِلَّا غَبِيْنٌ وَلَا غُبِنَ اِلَّا ضَنِيْنٌ وَلَا خَزَنَ اِلَّا شَقِيٌّ وَلَا قَبَضَ رَاحَهٗ تَقِيٌّ وَمَا فَتِئَ وَعْدُكَ يَفِيْ

ترجمہ:۔ پس لے آ تو کوئی نشانی اگر تو سچوں میں سے ہے پس کہا ابوزید سروجی نے اس کو البتہ تحقیق سعی طلب کی ہے تو نے تیز رو گھوڑے سے اور پانی طلب کیا ہے تو نے موسلا دھار بارش سے اور دی ہے تو نے کمان اس کے بنانے والے کو اور تو نے اتارا ہے گھر میں اس کے بنانے والے کو پھر سوچا اس نے اتنی دیر کہ جم جائے اس کی طبیعت اور دودھ طلب کیا اپنی اونٹنی کا۔

اور (کہا اس نے) سیاہی ڈالو اپنی دواتوں میں (اپنی دواتیں سنبھال لو) اور قریب ہو جاؤ اور لے لو لکھنے کے آلے (قلمیں) اور لکھو۔

شرافت ثابت رکھے اللہ تعالیٰ تیری نیک بختیوں کے لشکر (شرافت جو مزین کرتی ہے اور کمینگی پست کرے زمانہ تیرے حاسدوں کی پلکوں کو (کمینگی) جو عیب دار کرتی ہے اور پرہیز گار بدلہ دیتا ہے۔ اور عیب لگانے والا محروم کرتا ہے اور مہمان نواز مہمانی کرتا ہے اور بخیل آدمی ڈراتا ہے اور سخی غذا دیتا ہے اور بخیل آدمی پریشان کرتا ہے اور عطیہ دینا نجات دیتا ہے اور ٹال مٹول کرنا غمگین کرتا ہے اور دعا حفاظت کرتی ہے اور تعریف کرنا عیب کو دھو دیتا ہے اور شریف آدمی بدلہ دیتا ہے اور حق سے انکار کرنا رسوا کرتا ہے اور عزت والے کو (اس کے مرتبہ سے) گران گمراہی ہے (عزت والے کا احترام نہ کرنا گمراہی ہے) اور امید والوں کو محروم کرنا ظلم ہے

18

Maktaba Tul Ishaat.com

اور نہیں بخل کرتا مگر ناقص العقل اور نہیں نقصان پہنچایا جاتا مگر بخیل آدمی اور نہیں خزانہ جمع کرتا مگر بد بخت اور نہیں روکتا اپنی ہتھیلی کو پرہیزگار اور ہمیشہ رہے تیرا وعدہ پورا ہوتا۔

وَآرَاؤُكَ تَشْفِي وَهِلَالُكَ يُضِيءُ وَحِلْمُكَ يُغْضِي وَآلَاؤُكَ تُغْنِي وَأَعْدَاؤُكَ تُثْنِي وَحُسَامُكَ يُفْنِي وَسُؤْدَدُكَ يُقْنِي وَمُوَاصِلُكَ يَجْتَنِي وَمَا دِحُكَ يَقْتَنِي وَسَمَاحُكَ يَغِيثُ وَسَمَاؤُكَ تَغِيثُ وَدَرُّكَ يَفِيضُ وَرَدُّكَ يَغِيضُ وَمُؤَمِّلُكَ شَيْخٌ حَكَاهُ فَيْءٌ وَلَمْ يَبْقَ لَهُ شَيْءٌ أَمَّكَ بِظَنٍّ حِرْصُهُ يَثِبُ وَمَدَحَكَ بِنُخَبٍ مُهُورُهَا تَجِبُ وَمَرَامُهُ يَخِفُّ وَأَوَاصِرُهُ تَشِفُّ وَاطِّرَاؤُهُ يُجْتَذَبُ وَمَلَامُهُ يُجْتَنَبُ وَوَرَائَهُ ضَفَفٌ مَسَّهُمْ شَظَفٌ وَحَصَّهُمْ جَنَفٌ وَعَمَّهُمْ قَشَفٌ وَهُوَ فِي دَمْعٍ يُجِيبُ وَوَلَهٍ يُذِيبُ وَهَمٍّ تَضَيَّفَ وَكَمَدٍ نَيَّفَ لِمَأْمُولٍ خَيَّبَ وَإِهْمَالٍ شَيَّبَ وَعَدُوٍّ نَيَّبَ وَهُدُوٍّ تَغَيَّبَ وَلَمْ يَزِغْ وُدُّهُ فَيُغْضَبَ وَلَا خَبُثَ عُودُهُ فَيُقْضَبَ وَلَا نَفَثَ صَدْرُهُ فَيُنْفَضَ وَلَا نَشَزَ وَصْلُهُ فَيُبْغَضَ وَمَا يَقْتَضِي كَرَمُكَ نَبْذَ حُرَمِهِ فَبَيِّضْ أَمَلَهُ بِتَخْفِيفِ أَلَمِهِ يَنُثُّ حَمْدَكَ بَيْنَ عَالَمِهِ

ترجمہ:۔ اور ہمیشہ رہیں تیرے خیالات شفا دیتے اور ہمیشہ رہے تیرا چاند چمکتا اور ہمیشہ رہے تیرا حوصلہ چشم پوشی کرتا اور ہمیشہ رہیں تیری نعمتیں غنی بناتیں اور ہمیشہ رہیں تیرے دشمن تعریف کرتے اور تیری تلوار فنا کرتی اور تیری شرافت بلند ہوتی اور ہمیشہ رہے تجھ سے ملنے والا پھل چنتا اور ہمیشہ رہے تیری تعریف کرنے والا کمائی کرتا اور ہمیشہ رہے تیری سخاوت غموں کو دور کرتی اور تیرا بادل برستا اور ہمیشہ رہے تیری بھلائی بہتی اور تیرا رد کرنا نقصان میں ڈالتا اور تیری امید کرنے والا ایک بوڑھا ہے اس کی مثال سایہ ہے اور نہیں باقی اس کے پاس کوئی چیز ارادہ کیا ہے اس نے تیرا ایسے گمان کے ساتھ کہ اس کا حرص کود رہا ہے اور تعریف کی ہے اس نے تیری

Maktaba Tul Ishaat.com

منتخب اشعار کے ساتھ ان کا مہر واجب ہے اور اسکا مقصود ہلکا پھلکا ہے اور اس کے وسائل زیادہ ہیں اور اس کا تعریف کرنا جذب کیا جاتا ہے اور اس کی علامت سے بچا جاتا ہے اور اس کے پیچھے بہت سارے بچے ہیں چھوا ہے ان کو بدحالی نے اور توڑ دیا ہے ان کو ظلم نے اور شامل ہے ان کو بدحالی اور وہ آنسو بہاتے ہوئے جواب دے رہا ہے۔ اور غم میں پگھل رہا ہے اور غم میں جو مہمان بنا ہوا ہے اور غم (بے چینی) میں جو دم بدم بڑھ رہے ہیں بسبب ☆ ایسی امید کے جس نے اس کو محروم کر دیا ہے اور نکارہ پھرنے نے بوڑھا کر دیا ہے اور دشمن دانت پیس رہے ہیں اور آرام و سکون ختم ہو گیا ہے اور نہیں ٹیڑھی اس کی محبت پس اس سے غصہ کیا جاوے اور نہیں خراب ہوئی اس کی لکڑی پس کاٹ دی ہے جائے اور نہیں بری بات تکلم کیا اس کے بیٹے نے پس جھاڑا جائے اور نہیں نافرمانی کی اس کے ملاپ نے پس اس سے بغض کیا جائے اور نہیں تقاضا کرتا تیرا کرم اس (بوڑھے) کی آبروریزی کرنے کا پس اچھا کر اس کی امید کو اس کے غموں کو ہلکا کرنے کے ساتھ پھیلائے گا

تیری تعریف کو جہان والوں میں

بَقِيْتَ لِإِمَاطَةِ شَجَبٍ وَّاَعْطَاءِ نَشَبٍ وَّمُدَاوَاةِ شَجَنٍ وَّ مُرَاعَاةِ يَفَنٍ مَوْصُوْلًا بِخَفْضٍ وَسُرُوْرٍ غَضَّ مَا غُشِيَ مَعْهَدُ غَنِيٍّ اَوْ خُشِيَ وَهْمُ غَبِيٍّ وَالسَّلَامُ

فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ اِمْلَاءِ رِسَالَتِهٖ وَجَلّٰى فِيْ هَيْجَاءِ الْبَلَاغَةِ عَنْ بَسَالَتِهٖ اَرْضَتْهُ الْجَمَاعَةُ فِعْلًا وَقَوْلًا وَاَوْسَعَتْهُ حَفَاوَةً وَطَوْلًا ثُمَّ سُئِلَ مِنْ اَيِّ الشُّعُوْبِ نِجَارُهٗ وَفِيْ اَيِّ الشِّعَابِ وِجَارُهٗ فَقَالَ

غَسَّانُ اُسْرَتِيَ الصَّمِيْمَهْ   وَسُرُوْجُ تُرْبَتِيَ الْقَدِيْمَهْ

فَالْبَيْتُ مِثْلُ الشَّمْسِ اِشْ   رَاقًا وَمَنْزِلَةً جَسِيْمَهْ

Maktaba Tul Ishaat.com

وَالرَّبْعُ كَالْفِرْدَوْسِ مَطْ — يَبَةً وَمَنْزَهَةً وَقِيمَهْ

وَاهًا لِعَيْشٍ كَانَ لِيْ — فِيْهَا وَلَذَّاتٍ عَمِيْمَهْ

أَيَّامَ أَسْحَبُ مُطْرَفِيْ — فِيْ رَوْضِهَا مَاضِي الْعَزِيْمَهْ

أَخْتَالُ فِيْ بُرْدِ الشَّبَا — بِ وَأَجْتَلِي النِّعَمَ الْوَسِيْمَهْ

لَا أَتَّقِيْ نُوَبَ الزَّمَا — نِ وَلَا حَوَادِثَهُ الْمُلِيْمَهْ

فَلَوْ أَنَّ كَرْبًا مُتْلِفٌ — لَتَلِفْتُ مِنْ كُرَبِي الْمُقِيْمَهْ

ترجمہ:۔ باقی رکھا جائے تو غموں کو زائل کرنے کیلئے اور کثیر مال عطا کرنے کے لئے اور زخموں کا علاج کرنے کے لئے اور بوڑھے کی رعایت کرنے کے لئے (باقی رکھا جائے تو) اس حال میں کہ ملا ہوا ہو نرمی کے ساتھ اور تر و تازہ خوشیوں کے ساتھ جب تک کہ ڈھانپا جائے غنی کی مجلس کو یا خوف کھایا جائے غبی کے وہم سے۔ والسلام

پس جب فارغ ہو گیا وہ اپنا رسالہ لکھوانے سے اور ظاہر کیا اس نے بلاغت کے میدان میں اپنی شجاعت کو۔ خوش کیا اس کو جماعت نے فعل (عطیوں) کے ساتھ اور قول (تعریف) کے ساتھ اور کثرت کی جماعت نے اس کے لئے اکرام و اعزاز میں پھر سوال کیا گیا کہ کونسے قبیلہ سے ہے اس کی جڑ اور کونسی وادی میں ہے اس کا گھر پس کہا اس (ابوزید سروجی) نے۔ شعر ۔

غسان میرا خالص قبیلہ ہے اور سروج میری پرانی مٹی (جائے پیدائش) ہے ☆ پس گھر مثل سورج کے ہے از روئے چمکنے کے اور بلند مرتبہ ہونے کے ☆ اور گھر مثل جنت الفردوس کے ہے نفس کو اچھا لگنے اور صاف ستھرا ہونے اور بلند مرتبہ ہونے (قیمت) کے اعتبار سے ☆ واہ وہ زندگی جو تھی میرے لئے سروج شہر میں اور وہ لذتیں جو عام تھیں (چاروں طرف سے گھیرے ہوئے تھیں) ☆ (واہ) وہ ایام کہ جس میں کھینچتا تھا میں اپنی منقش چادر کو اپنے باغ میں پختہ ارادہ

Maktaba Tul Ishaat.com

کے ساتھ تکبر کرتا تھا میں جوانی کی چادر میں اور ظاہر ہوتا تھا میں خوبصورت نعمتوں میں۔ ☆ نہیں ڈرتا تھا میں زمانہ کی مصیبتوں سے اور نہ اس کے حوادثات سے جو دردناک ہیں (ہلاک کرے والے) ☆ پس اگر غم ہلاک کرنے والے ہوتے البتہ ہلاک ہو چکا ہوتا میں اپنے غموں کی وجہ سے جو واقع ہو چکے ہیں۔

اَوْ يُفْتَدٰى عَيْشٌ مَضٰى ... لَفَدَيْتُهٗ مُهْجَتِي الْكَرِيْمَهْ

فَالْمَوْتُ خَيْرٌ لِلْفَتٰى ... مِنْ عَيْشِهٖ عَيْشَ الْبَهِيْمَهْ

تَقْتَادُهُ بُرَةُ الصَّغَا ... رِ اِلَى الْعَظِيْمَةِ وَالْهَضِيْمَهْ

وَتَرَى السِّبَاعَ تَنُوْشُهَا ... اَيْدِي الضِّبَاعِ الْمُسْتَضِيْمَهْ

وَالذَّنْبُ لِلْاَيَّامِ لَوْ ... لَا شُؤْمُهَا لَمْ تَنْبُ شِيْمَهْ

وَلَوِ اسْتَقَامَتْ كَانَتِ الْ ... اَحْوَالُ فِيْهَا مُسْتَقِيْمَهْ

ثُمَّ اِنَّ خَبَرَهٗ نَمَا اِلَى الْوَالِيْ فَمَلَا فَاهُ بِاللَّاٰلِيْ وَسَامَهٗ اَنْ يَّنْضَوِيَ اِلٰى اَحْشَائِهٖ وَيَلِيَ دِيْوَانَ اِنْشَائِهٖ فَاَحْسَبَهُ الْحِبَاءُ وَظَلَفَهُ عَنِ الْوِلَايَةِ الْاِبَاءُ قَالَ الرَّاوِيْ وَكُنْتُ عَرَفْتُ عُوْدَ شَجَرَتِهٖ قَبْلَ اِيْنَاعِ ثَمَرَتِهٖ وَكِدْتُّ اُنَبِّهُ عَلٰى عُلُوِّ قَدْرِهٖ قَبْلَ اِسْتِنَارَةِ بَدْرِهٖ فَاَوْحٰى اِلَيَّ بِاِيْمَاضِ جَفْنِهٖ اَنْ لَّا اُجَرِّدَ عَضْبَهٗ مِنْ جَفْنِهٖ فَلَمَّا خَرَجَ بِطِيْنِ الْخُرْجِ وَفَصَلَ فَائِزًا بِالْفُلْجِ شَيَّعْتُهٗ قَاضِيًا حَقَّ الرِّعَايَةِ وَلَا حِيًا لَهٗ عَلٰى رَفْضِ الْوِلَايَةِ فَاَعْرَضَ مُتَبَسِّمًا وَاَنْشَدَ مُتَرَنِّمًا

ترجمہ:۔ یا اگر فدیہ دیا جاتا گزشتہ زندگی کا البتہ فدیہ دیتا میں اس کو اپنی پیاری زندگی کا ☆ پس موت بہتر ہے اس جوان کے لئے کہ اس کی زندگی جانوروں کی زندگی کی طرح ہو ☆ کھینچتی ہے

Maktaba Tul Ishaat.com

اس کو ذلت کی نکیل بڑی بڑی مشقت کی طرف اور ظلم کی طرف ☆ اور دیکھتا ہے درندوں کو کھاتے ہیں ان کو ظالم بجو کے ہاتھ ☆ اور قصور زمانے کا ہے اگر نہ ہوتی اس زمانہ کی نحوست نہ مختلف ہوتیں طبیعتیں ☆ اور اگر صحیح ہو جائے زمانہ۔ ہو جائیں گے اب بھی احوال اس میں درست ☆

پھر تحقیق اس کی خبر پہنچ گئی حاکم کی طرف پس بھر دیا اس نے (حاکم) اس کے منہ کو موتیوں کے ساتھ اور تکلیف دی اس نے سروجی کو کہ وہ مل جائے اس کے خواص لوگوں کی طرف اور یہ کہ متولی بن جائے اس کی دارالکتابت کا پس کافی ہو چکے تھے اس کو عطیے اور روک دیا اس کو متولی بننے سے انکار نے۔ کہا راوی (حارث بن ہمام) نے پہچان چکا تھا میں اس کے درخت کی لکڑی کو اس کے پھل پکنے سے پہلے اور میں متنبہ ہو چکا تھا اس کے بلند مرتبہ پر اس کے چاند چمکنے سے پہلے پس اشارہ کیا اس نے میری طرف اپنی آنکھ کی پلکوں کے ساتھ یہ کہ نہ کھینچوں میں اس کی تلوار اس کی نیام سے پس جب نکلا وہ اس حال میں کہ خرجین بھری ہوئی تھی اور جدا ہوا اس حال میں کہ کامیاب ہونے والا تھا مقصد کے ساتھ نکلا میں اس کے ساتھ اس حال میں کہ پورا کرنے والا تھا رعایت کے حق کو اور ملامت کرنے والا تھا اس کو ولایت کے چھوڑنے پر پس منہ موڑا اس نے اس حال میں کہ ہنس رہا تھا اور شعر کہنے لگا اس حال میں کہ گا رہا تھا۔

لَجَوْبُ الْبِلَادِ مَعَ الْمُتْرَبَهْ ـ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنَ الْمَرْتَبَهْ

لِاَنَّ الْوُلَاةَ لَهُمْ نَبْوَةٌ ـ وَمَعْتَبَةٌ یَالَهَا مَعْتَبَهْ

وَمَا فِیْهِمْ مَنْ یَرُبُّ الصَّنِیْعَ ـ وَلَا مَنْ یُشَیِّدُ مَا رَتَّبَهْ

فَلَا یَخْدَعَنْکَ لُمُوْعُ السَّرَابِ ـ وَلَا تَأْتِ اَمْرًا اِذَا مَا اشْتَبَهْ

فَکَمْ حَالِمٍ سَرَّهٗ حِلْمُهٗ ـ وَاَدْرَکَهُ الرَّوْعُ لَمَّا انْتَبَهْ

ترجمہ:۔ شعر شہروں کا چکر لگانا فقیر بن کر زیادہ محبوب ہے مجھے عالی مرتبہ سے ☆ اس لئے کہ حاکم ان کے لئے عدم استقامت ہوتی ہے اور ڈانٹنا ہوتا ہے۔ اے لوگوں تعجب کرو اس عتاب پر

Maktaba Tul Ishaat.com

☆ اور نہیں ہوتا ان بادشاہوں میں کوئی جو تربیت کرے کاریگر کی ☆ اور نہ کوئی ایسا شخص کہ جو قائم ومضبوط رہے ان کاموں پر جن کو اس نے مرتب کیا ☆ پس نہ دھوکہ دے تجھے ریت کی چمک اور نہ آ تو کسی امر کی طرف جس وقت وہ مشتبہ ہو ☆ پس کتنے خواب دیکھنے والے ہیں کہ خوش کر دیتا ہے ان کو ان کا خواب اور پالیتی ہے اس کو گھبراہٹ جب وہ بیدار ہوتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

چھٹا مقامہ ایک نظر میں

مقامات کی ہر دہائی کا چھٹا مقامہ ادبیہ ہے چنانچہ مصنف نے اس چھٹے مقامے میں ادب کی ایک نادر صنعت خیفا (ایک لفظ مکمل منقوط اور دوسرا نقاط سے بالکل معری) استعمال کی ہے جیسا کہ سولہویں میں قلب۔

اور قصہ سے طلباء کو اخلاقی درس یہ دینا چاہتے ہیں کہ کسی شخص کی ظاہری صورت دیکھ کر اس کی تحقیر نہ کرو نیز یہ بھی کہ علماء طلباء کو صحبت امراء سے اجتناب برتنا چاہئے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

المقامۃ السابعۃ البرقعیدیہ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یہ مقامہ موصل عراق سے بیس فرسخ کے فاصلہ پر واقع برقعید یہ شہر کی طرف منسوب ہے یاقوت حموی کی تحقیق ہے کہ تیسری صدی ہجری سے قبل یہ نہایت پر رونق شہر تھا لیکن اب یہ چھوٹی سی آبادی ہے برقعید یہ کے لوگ چوری میں ضرب المثل تھے شاید اس لئے یہاں پہنچ کر ابو زید سروجی نے ایک انوکھا طریقہ استعمال کیا مگر اس شہر کے باسی تو خود لٹیرے تھے چنانچہ یہ واحد شہر ہے جہاں ابوزید سروجی اپنے شکار میں کامیاب نہ ہوسکے مگر حارث بن ہمام نے کھانا وغیرہ کھلایا (چلو بھاگتے چور کی لنگوٹی ہی سہی)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Maktaba Tul Ishaat.com

برقعید یہ شہر کی عیدگاہ میں عید کے روز ایک خستہ حالت بوڑھا آیا ایک بھوتنی نما بوڑھی بھی اس کے ہمراہ تھی اس بوڑھی نے مجمع میں کارڈ تقسیم کئے جن میں عمدہ اور فصیح اشعار کے ذریعے بھیک مانگی گئی تھی۔ (جیسا کہ ہمارے ہاں بھی گاڑیوں، اسٹیشنوں وغیرہ پر اس کا رواج ہے شاید اس کی ایجاد کا سہرا بھی شیخ سروجی ہی کے سر ہے) مگر آج کا طریقہ کارگر نہ ہوا بلکہ بوڑھی سے ایک کارڈ بھی گم ہوگیا جس کی بوڑھے نے خوب خبر لی اور کہا کہ بدبخت شکار بھی نہیں لائی اور جال بھی کھودیا اتفاقاً وہ کارڈ حارث بن ہمام کے ہاتھ لگا تھا وہ پڑھتے ہی خوشی سے اچھلنے لگا (کہ اس کی عید ہی اب آئی تھی) اور خیال کیا کہ یہ اشعار میرے شیخ سروجی کے ہی ہوسکتے ہیں یہ خیال کر کے شیخ سے ملاقات اور کچھ دینے کی تمنا اس کے دل میں ابلنے لگی

قدر زر زرگر بداند　　قدرے جوہر جوہری

چنانچہ ان کا گمان درست ثابت ہوا چونکہ طبعاً مہمان نواز تھے گھر لائے اور کھانا کھلایا شیخ کھانا کھا چکنے کے بعد حارث کو کہنے لگے صابن تولیہ لائیے غسل کرنا چاہتا ہوں حارث بن ہمام ادھر گئے شیخ اپنی عادت کے مطابق چلتے بنے جیسا کہ خود ایک موقع پر انہوں نے فرمایا تھا

ولا كننى مذ لم ازل　　ممن اذا طعم انتشر

Maktaba Tul Ishaat.com

حَكَى الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ اَزْمَعْتُ الشُّخُوْصَ مِنْ بَرْقَعِيْدَ وَقَدْ شِمْتُ بَرْقَ عِيْدٍ فَكَرِهْتُ الرِّحْلَةَ عَنْ تِلْكَ الْمَدِيْنَةِ اَوْ اَشْهَدَ بِهَا يَوْمَ الزِّيْنَةِ فَلَمَّا اَظَلَّ بِفَرْضِهِ وَنَفْلِهِ وَاَجْلَبَ بِخَيْلِهِ وَرَجْلِهِ اِتَّبَعْتُ السُّنَّةَ فِيْ لُبْسِ الْجَدِيْدِ وَبَرَزْتُ مَعَ مَنْ بَرَزَ لِلتَّعْيِيْدِ وَحِيْنَ الْتَأَمَ جَمْعُ الْمُصَلّٰى وَانْتَظَمَ وَاَخَذَ الزِّحَامُ بِالْكَظَمِ طَلَعَ شَيْخٌ فِيْ شَمْلَتَيْنِ مَحْجُوْبُ الْمُقْلَتَيْنِ وَقَدِ اعْتَضَدَ شِبْهَ الْمِخْلَاةِ وَاسْتَقَادَ لِعَجُوْزٍ كَالسِّعْلَاةِ فَوَقَفَ وَقْفَةَ مُتَهَافِتٍ وَحَيّٰ تَحِيَّةَ خَافِتٍ وَلَمَّا فَرَغَ مِنْ دُعَائِهٖ اَجَالَ خَمْسَهٗ فِيْ وِعَائِهٖ فَاَبْرَزَ مِنْهُ رِقَاعًا قَدْ كُتِبْنَ بِاَلْوَانِ الْاَصْبَاغِ فِيْ اَوَانِ الْفَرَاغِ فَنَاوَلَهُنَّ عَجُوْزَةَ الْحَيْزَبُوْنَ وَاَمَرَهَا بِاَنْ تَتَوَسَّمَ الزَّبُوْنَ فَمَنْ اٰنَسَتْ نَدٰى يَدَيْهِ اَلْقَتْ وَرَقَةً مِنْهُنَّ لَدَيْهِ فَاَتَاحَ لِيَ الْقَدْرُ الْمَعْتُوْبُ رُقْعَةً فِيْهَا مَكْتُوْبٌ فَقَالَ

ترجمہ:۔ حکایت کی حارث بن ہمام نے کہا اس نے ارادہ کیا میں کوچ کرنے کا برقعید شہر سے اور تحقیق دیکھ لیا تھا میں نے عید کا چاند پس مکروہ سمجھا میں نے کوچ کرنے کو اس شہر سے یہاں تک کہ دیکھ لوں میں اس شہر میں عید کا دن ۔ پس جب متوجہ ہوا (آیا عید کا دن) اپنے فرائض اور نوافل کے ساتھ اور کھینچا اس نے اپنے گھوڑ سوار اور پیادہ کو اتباع کی میں نے سنت کی نیا لباس پہننے میں اور نکلا میں ان لوگوں کے ساتھ جو نکلے عید منانے کے لئے اور جس وقت مل گئیں جماعتیں عید گاہ میں اور صفیں درست ہو گئیں اور پکڑ لیا بھیڑ نے سانس کے گھٹنے کو ظاہر ہوا ایک بوڑھا دو چادروں میں دونوں آنکھیں بند کئے ہوئے اور تحقیق وہ بغل میں لئے ہوئے تھا توبرے جیسی چیز اور کھینچ رہی تھی اس کو ایک بوڑھی عورت جو مثل بھوتنی کے تھی پس کھڑا ہوا وہ مثل کھڑا ہونے گرنے والے کے اور سلام کیا آہستہ سے سلام کرنا ۔ پس جب فارغ ہو گیا اپنی دعا سے گھمایا اپنی پانچوں انگلیوں (ہاتھ) کو اپنے برتن میں پس نکالیں اس نے اس سے پرچیاں جو

Maktaba Tul Ishaat.com

لکھی گئیں تھیں مختلف رنگوں کیساتھ فارغ اوقات میں پس دے دیں وہ پرچیاں بوڑھی کو جو مکارہ تھی اور حکم دیا اس کو اس بات کا کہ علامت لگائے وہ بے وقوف مالدار کو۔ پس جو شخص کہ محسوس کرے اس کے ہاتھ کی سخاوت کو تو ڈال دے ان میں سے ایک پرچی اس کے سامنے پس مقدر کیا میرے لئے تقدیر نے جو عتاب کی گئی ہے۔ ایک رقعہ کو اس میں لکھا ہوا تھا پس کہا۔

لَقَدْ اَصْبَحْتُ مَوْقُوْذًا	بِاَوْجَاعٍ وَاَوْجَالِ
وَمَمْنُوًّا بِمُخْتَالِ	وَمُخْتَالٍ وَمُغْتَالِ
وَخَوَّانٍ مِنَ الْاَخْوَا	نِ قَالٍ لِیْ لِاِقْلَالِیْ
وَاِعْمَالٍ مِّنَ الْعُمَّا	لِ فِیْ تَضْلِیْعِ اَعْمَالِیْ
فَکَمْ اُصْلٰی بِاَذْحَالِ	وَاَمْحَالٍ وَتَرْحَالِ
وَکَمْ اَخْطِرُ فِیْ بَالٍ	وَلَا اَخْطُرُ فِیْ بَالِ
فَلَیْتَ الدَّهْرَ لَمَّا جَا	رَاَطْفَالِیْ اَطْفَالِیْ
فَلَوْلَا اَنَّ اَشْبَالِیْ	اَغْلَالِیْ وَاَغْلَالِیْ
لَمَّا جَهَّزْتُ اٰمَالِیْ	اِلٰی اٰلٍ وَلَا وَالِیْ
وَلَا جَرَّرْتُ اَذْیَالِیْ	عَلٰی مُسْحَبِ اِذْلَالِیْ
فَمِحْرَابِیْ اَحْرٰی بِیْ	وَاَسْمَالِیْ اَسْمَالِیْ
فَهَلْ حُرٌّیَرٰی تَخْفِیْ	فَ اَثْقَالِیْ بِمِثْقَالِیْ
وَیُطْفِیْ حَرَّ بِلْبَالِیْ	بِسِرْبَالٍ وَسِرْوَالِ

قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ فَلَمَّا اِسْتَعْرَضْتُ حُلَّةَ الْاَبْیَاتِ تُقْتُ اِلٰی مَعْرِفَةِ مُلْحِمِهَا وَرَاقِمِ عَلَمِهَا فَنَا جَانِیْ الْفِکْرُ بِاَنَّ الْوُصْلَةَ اِلَیْهِ الْعَجُوْزُ

Maktaba Tul Ishaat.com

وَاَفْتَانِیْ بِاَنَّ حُلْوَانَ الْمُعَرِّفِ یَجُوْزُ فَرَصَدْتُهَا وَهِیَ تَسْتَقْرِی الصُّفُوْفَ صَفًّا صَفًّا وَتَسْتَوْكِفُ الْاَكُفَّ كَفًّا كَفًّا وَمَا اِنْ یَنْجَحُ لَهَا عَنَاءٌ

ترجمہ:۔ البتہ تحقیق میں ہو چکا ہوں کوٹا ہوا ☆ دردوں کیساتھ اور خوفوں کے ساتھ ☆ اور (ہو چکا ہوں میں) آزمایا ہوا متکبر کیساتھ اور حیلہ باز کے ساتھ اور اچانک ہلاک کرنے والے کے ساتھ ☆ اور (میں آزمایا گیا ہوں) خائن بھائیوں کیساتھ جو بغض رکھنے والے ہیں میرے ساتھ میرے فقر کی وجہ سے ☆ اور (میں آزمایا گیا ہوں) کوششوں کیساتھ عاملوں کی جانب سے ☆ میرے اعمال کو ٹیڑھا کرنے کے بارے میں ☆ پس کب تک جلتا رہونگا میں حیلوں اور مکروں اور سفروں کیساتھ ☆ اور کب تک چلتا رہونگا میں پرانے کپڑوں میں اور نہیں میں کھٹکتا کسی کے دل میں ☆ پس کاش کہ زمانہ نے جب ظلم کیا میرے بچوں پر بجھا دیتا میرے لئے بچوں کو ☆ پس اگر نہ ہوتے میرے بچے میرا طوق اور میرا چیچڑ ☆ البتہ نہ تیار کرتا میں اپنی امیدوں کو کسی بخیل خاندان کی طرف اور نہ کسی بادشاہ کی طرف ☆ اور نہ کھینچتا میں اپنے دامن کو ذلت کی راستے پر ☆ پس میرا محراب زیادہ لائق ہوتا میرے ساتھ اور میرے پرانے کپڑے زیادہ مرتبہ والے ہوتے میں لئے پس کیا ہے کوئی شریف آدمی جو دیکھے ہلکا کرنا میرے بوجھوں کو ایک مثقال کے ساتھ ☆ اور بجھادے میرے غموں کی گرمی کو ایک قمیص اور ایک شلوار کے ساتھ ☆

پس کہا حارث بن ہمام نے پس جب جوڑا سمجھا میں نے بیتوں کی پوشاک کو تو مشتاق ہوا میں ان بیتوں کے بنانے والے کی معرفت کی طرف اور ان بیتوں کے خط کے نقاش (لکھنے والے) کیطرف پس سرگوشی کی میرے لئے فکر نے کہ ذریعہ (وسیلہ) اس کی طرف بوڑھی ہے اور فتوی دیا مجھے کہ پہچان کرانے والے کی اجرت جائز ہے پس انتظار کی میں نے بڑھیا کی اور وہ طلب کر رہی تھی صفوں کو صف بصف اور طلب کر رہی تھی ہتھیلیوں کو ہتھیلی بہ ہتھیلی۔ اور نہیں کامیاب ہوئی اس کیلئے مشقت۔

Maktaba Tul Ishaat.com

وَلَا يَرْشَحُ عَلٰى يَدِهَا اِنَاءٌ فَلَمَّا اَكْدٰى اِسْتِعْطَافُهَا وَكَدَّهَا مَطَافُهَا عَازَتْ بِالْاِسْتِرْجَاعِ وَمَالَتْ اِلٰى اِرْجَاعِ الرِّقَاعِ وَاَنْسَاهَا الشَّيْطَانُ ذِكْرَ رُقْعَتِيْ فَلَمْ تَعُجْ اِلٰى بُقْعَتِيْ وَاٰبَتْ اِلَى الشَّيْخِ بَاكِيَةً لِلْحِرْمَانِ شَاكِيَةً تَحَامُلَ الزَّمَانِ فَقَالَ اِنَّا لِلّٰهِ وَاُفَوِّضُ اَمْرِىْ اِلَى اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ اَنْشَدَ

لَمْ يَبْقَ صَافٍ وَلَا مُصَافٍ وَلَا مَعِيْنٌ وَلَا مُعِيْنٌ

وَفِى الْمَسَاوِىْ بَدَا التَّسَاوِىْ فَلَا اَمِيْنٌ وَلَا ثَمِيْنٌ

ثُمَّ قَالَ مَنِّى النَّفْسَ وَعِدِيْهَا وَاَجْمَعِى الرِّقَاعَ وَعُدِّيْهَا فَقَالَتْ لَقَدْ عَدَدْتُهَا لَمَّا اسْتَعَدْتُّهَا فَوَجَدْتُ يَدَ الضَّيَاعِ قَدْ غَالَتْ اِحْدَى الرِّقَاعِ فَقَالَ تَعْسًا لَكِ يَا لَكَاعِ اَنُحْرَمُ وَيُحَكِ الْقَنَصَ وَالْحِبَالَةَ وَالْقَبَسَ وَالذُّبَالَةَ اِنَّهَا لَضِغْثٌ عَلٰى اِبَّالَةٍ فَانْصَاعَتْ تَقْتَصُّ مَدْرَجَهَا وَتَنْشُدُ مُدْرَجَهَا فَلَمَّا دَانَتْنِيْ قَرَنْتُ بِالرُّقْعَةِ دِرْهَمًا وَقِطْعَةً وَقُلْتُ لَهَا اِنْ رَغِبْتِ فِى الْمَشُوْفِ الْمُعْلَمِ وَاَشَرْتُ اِلَى الدِّرْهَمِ فَبُوْحِىْ بِالسِّرِّ الْمُبْهَمِ وَاِنْ اَبَيْتِ اَنْ تَشْرَحِىْ فَخُذِ الْقِطْعَةَ وَاسْرَحِىْ فَمَالَتْ اِلَى اسْتِخْلَاصِ الْبَدْرِ التَّمِّ وَالْاَبْلَجِ الْهِمِّ وَقَالَتْ دَعْ جِدَالَكَ

ترجمہ:۔ اور نہیں ٹپکا اس کے ہاتھ ہو کوئی برتن پس جب منقطع ہو گیا اس بڑھیا کا مہربانی چاہنا اور تھکا دیا اس کو اس کے چکروں نے پناہ مانگی اس نے انا للہ وانا الیہ راجعون کے ساتھ اور مائل ہوئی رقعوں کے لوٹانے کی طرف اور بھلا دیا اس کو شیطان نے میرے رقعہ کا ذکر پس نہیں لوٹی میری جگہ کی طرف اور لوٹی وہ شیخ کیطرف روتی ہوئی محرومی کی وجہ سے شکایت کرتی ہوئی زمانے

کے ظلم کی پس کہا سروجی صاحب نے انا للہ وانا الیہ راجعون اور سپرد کرتا ہوں میں اپنا معاملہ اللہ تعالی کی طرف ولاحول ولاقوۃ الا باللہ (نہیں ہے پھرنا اور نہیں ہے قوت مگر اللہ تعالی کیساتھ) پھر شعر پڑھا

نہیں باقی رہا کوئی خاص دوست اور نہ کوئی مخلص دوست ☆ نہ کوئی جاری چشمہ اور نہ کوئی مددگار☆ اور برائی میں ظاہر ہو چکی ہے برابری ☆ پس نہ کوئی امین ہے اور نہ کوئی قیمتی آدمی

پھر کہا اس نے (بڑھیا کو) آرزو دلا اپنے نفس کو اور وعدہ کر تو اس سے اور جمع کر تو پرچیوں کو اور شمار کر ان کو پس کہا اس نے البتہ تحقیق شمار کر لیا تھا میں نے ان کو جب واپس لوٹایا تھا میں نے ان کو پس پایا میں نے ضائع ہونے کے ہاتھ کو کہ تحقیق ہلاک ہو چکی ہے پرچیوں میں سے ایک پس کہا بوڑھے نے ہلاکت ہو تیرے لیئے اے کمینی کیا ہم محروم کر دیئے گئے ہیں ہلاکت ہو تیری شکار سے اور اس کے جال سے اور شعلہ سے اور بتی سے۔ تحقیق یہ پرچیاں البتہ گھاس کی گٹھڑی ہے لکڑیوں کی گٹھڑی پر پس وہ پھری اس حال میں کہ ڈھونڈ رہی تھی اپنے راستے کو اور تلاش کر رہی تھی اپنی کھوئی ہوئی چیز کو پس جب وہ میرے قریب پہنچی ملایا میں نے رقعہ کے ساتھ ایک درہم اور نصف درہم اور کہا میں نے اس کو اگر تو رغبت کرتی ہے صاف شفاف درہم میں اور اشارہ کیا میں نے درہم کی طرف پس ظاہر کر تو پوشیدہ راز کو اور اگر تو نے انکار کیا وضاحت کرنے سے تو پس لے لے یہ ٹکڑا اور چلی جا پس مائل ہوئی پورے چاند کو چھڑانے کی طرف اور چوڑی پیشانی والے بوڑھے (روشن درہم) کی طرف اور کہا مجھے چھوڑ تو اپنے جھگڑے کو

وَسَلْ عَمَّا بَدَالَکَ فَاسْتَطْلَعْتُهَا طِلْعَ الشَّيْخِ وَبَلْدَتِهٖ وَالشِّعْرِ وَنَاسِجِ بُرْدَتِهٖ فَقَالَتْ اِنَّ الشَّيْخَ مِنْ اَهْلِ سُرُوْجٍ وَهُوَ الَّذِیْ وَشَّى الشِّعْرَ الْمَنْسُوْجَ ثُمَّ خَطِفَتِ الدِّرْهَمَ خَطْفَةَ الْبَاشِقِ وَمَرَقَتْ مُرُوْقَ السَّهْمِ الرَّاشِقِ فَخَالَجَ قَلْبِیْ اَنَّ اَبَا زَيْدٍ هُوَ الْمُشَارُ اِلَيْهِ وَتَاَجَّجَ كَرْبِیْ لِمُصَابِهٖ

Maktaba Tul Ishaat.com

بِنَاظِرَيْهِ وَاٰثَرْتُ اَنْ اُفَاجِيَهُ وَاُنَاجِيَهُ لِاَعْجُمَ عُوْدَفِرَاسَتِيْ فِيْهِ وَمَا كُنْتُ لَاصِلَ اِلَيْهِ اِلَّا بِتَخَطِّيْ رِقَابِ الْجَمْعِ الْمَنْهِيْ عَنْهُ فِي الشَّرْعِ وَعِفْتُ اَنْ يَّتَاذّٰى بِيْ قَوْمٌ اَوْ يَسْرِيْ اِلَيَّ لَوْمٌ فَسَدِكْتُ بِمَكَانِيْ وَجَعَلْتُ شَخْصَهٗ قَيْدَ عَيَانِيْ اِلٰى اَنِ انْقَضَتِ الْخُطْبَةُ وَحَقَّتِ الْوُثْبَةُ فَخَفَفْتُ اِلَيْهِ وَتَوَسَّمْتُ عَلَى الْتِحَامِ جَفْنَيْهِ فَاِذَا لِمَعِيَّتِيْ الْمَعِيَّةُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَفِرَاسَتِيْ فِرَاسَةُ اَيَاسٍ

ترجمہ:۔اور سوال کرتو اس چیز کے بارے میں جو ظاہر ہو تیرے لئے (یعنی سوال کر جو تو چاہتا ہے) پس سوال کیا میں نے اس نے شیخ کے نام کے بارے میں۔اور اس کے شہر کے بارے میں اور شعر کے بارے میں اور اس شعر کی چادر بننے والے کے بارے میں۔پس کہا اس نے تحقیق شیخ سروج والوں میں سے ہے اور یہ وہی ہے جس نے مزین کیا ہے بننے والے شعروں کو پھر اچک لیا اس نے درہم مثل اچک لینے باز کے اور نکلی جلدی سے مثل نکلنے سیدھے تیر کے پس کھٹکی میرے دل میں یہ بات کہ ابوزید سروجی وہی ہے جس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور بھڑکا میرا غم بوجہ اس مصیبت کے جو پہنچی اس کی دونوں آنکھوں کو اور ترجیح دی میں نے اس بات کو کہ جلدی (اچانک) پہنچوں (ملوں) میں اس کے پاس اور گفتگو کروں میں اس تا کہ آزماؤں میں اپنی فراست کی لکڑی کو اس بارے میں اور میں نہیں پہنچ سکتا تھا اس بوڑھے کی طرف مگر لوگوں کی گردنیں پھلانگنے کے ساتھ جو کہ منہی عنہ ہے شریعت میں اور مکروہ سمجھا میں نے یہ کہ تکلیف پہنچے میری وجہ سے قوم کو اور سرایت کرے میری طرف ملامت پس لازم پکڑا میں اپنی جگہ کو اور (لیکن) بنایا میں نے اس (سروجی) کے جسم کو اپنی آنکھوں کی قید (نشانہ) یہاں تک کہ ختم ہو گیا خطبہ اور واجب ہو گیا کودنا پس دوڑا میں اس کی طرف اور پہچان لیا میں اس (ابوزید سروجی) کو اس کی آنکھوں کے بند ہونے کے باوجود پس اس وقت میری ذکاوت ابن عباس جیسی تھی اور میری فراست ایاس جیسی تھی۔

Maktaba Tul Ishaat.com

فائدہ (۱):۔ حضرت عباس کے بیٹے بہت ہیں مگر جب ابن عباس بولا جائے بغیر تصریح نام کے تو مراد حضرت عبداللہ بن عباس ہوتی ہیں دوسرے لڑکے مراد نہیں ہوتے۔

فائدہ (۲):۔ تعارف ابن عباس اصل نام حضرت عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب بن ہاشم القرشی الہاشمی۔ حضرت ابن عباس فقیہ عالم تھے اور ذکاوت میں مشہور تھے آپ کے لئے حضرت نبی اکرم ﷺ نے اس طرح دعا فرمائی ہے **اللهم فقهه في الدين وعلمه الحكمة وتاويل القرآن** اس وجہ سے آپ صرف مفسر نہیں بلکہ رئیس المفسرین بنے۔ آپ حضور اقدس ﷺ کے چچازاد بھائی تھے ہجرت نبوی سے تین سال قبل پیدا ہوئے حضرت عمر فرماتے ہیں ابن عباسؓ **فتى الكهول له لسان سيور وقلب عقول** نیز حضرت عمر بڑے صحابہ کرام کے موجود ہونے کے باوجود ابن عباس سے مشورہ لیتے تھے آپ کی ذکاوت ضرب المثل تھی آپ کی وفات مقام طائف ۶۸ھ میں ہوئی۔

فائدہ (۳):۔

تعارف ایاس

اصلی نام ابو واثلہ ابن معاویہ ابن قرۃ ابن ایاس ابن ہلال بن زباب قرنی۔ یہ فراست میں مشہور تھے بلکہ ان کی فراست وذکاوت پر ایک مستقل کتاب لکھی گئی جس کا نام رکن ایاس آپ حضرت عمر بن عبدالعزیز (المشہور عمر ثانی) کے دور حکومت میں بصرہ کے قاضی رہے ہیں اور یہ شافعی المسلک تھے آپ کی فراست کے بہت سے واقعات ہیں۔ ان میں سے صرف دو واقعے آپ کیسامنے پیش کیے جاتے ہیں۔

پہلا واقعہ:۔ ایک دفعہ کتے کی آواز سن کر فرمایا کہ یہ کنوئیں کے منہ پر بھونک رہا ہے حالانکہ کتے کو دیکھا نہیں تھا تو لوگوں نے جا کر دیکھا تو ایسا ہی پایا آپ سے سوال کیا گیا تو جواب میں فرمایا اس کی بھونک کے بعد فوراً آواز بازگشت آتی تھی جس سے میں سمجھ گیا کہ یہ آواز کنوئیں سے آرہی ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

دوسرا واقعہ:۔ ایک دفعہ دو شخص مع دو شالوں کے (ایک کی اون سبز رنگ اور دوسرے کی سرخ رنگ تھی) کے متعلق جھگڑا کرتے ہوئے آپ کے پاس آئے ان میں سے ایک نے یہ بیان کیا میں حوض میں نہانے کے واسطے اترا اور میں نے اپنی شال باہر اتار کر رکھ دی۔ اس کے بعد یہ شخص بھی میری شال کے برابر اپنی شال رکھ کر غسل کرنے کے واسطے گئے لیکن نہا کر یہ مجھ سے پہلے نکلے اور یہ میری شال کر روانہ ہو گئے۔ تو میں ان کے پیچھے دوڑا اور میں نے ان سے کہا یہ شال تو میری ہے۔ لیکن وہ یہ کہتے رہے کہ یہ شال تو میری یہ دونوں ایاس کے پاس گئے تو آپ نے فرمایا کہ اگر تمہارے پاس کوئی گواہ ہو تو لاؤ تو انہوں نے جواب دیا ہمارے پاس تو کوئی گواہ نہیں۔ تو آپ نے فرمایا تم کنگھا لاؤ تو آپ نے ایک کے سر میں کنگھی کرائی اور پھر دوسرے کے سر میں کنگھی کروائی تو ایک کے سر میں سے سرخ ڈورے نکلے اور دوسرے کے سر میں سے سبز ڈورے نکلے تو اس کے مطابق آپ نے فیصلہ فرمایا کہ سرخ ڈورے والے کو سرخ شال اور سبز ڈورے والے کو سبز شال دے دی اور آپ کا انتقال ۱۲۲ھ میں ہوا۔

فَعَرَّفْتُهُ حِينَئِذٍ شَخْصِي وَآثَرْتُهُ بِأَحَدِ قُمْصِي وَأَهَبْتُ بِهِ إِلَى قُرْصِي فَهَشَّ لِعَارِفَتِي وَعِرْفَانِي وَلَبَّى دَعْوَةَ رُغْفَانِي وَانْطَلَقَ وَيَدِي زِمَامُهُ وَظِلِّي إِمَامُهُ وَالْعَجُوزُ ثَالِثَةُ الْأَثَافِي وَالرَّقِيبُ الَّذِي لَا يَخْفَى عَلَيْهِ خَافِي فَلَمَّا اسْتَحْلَسَ وُكْنَتِي وَأَحْضَرْتُهُ عُجَالَةَ مُكْنَتِي قَالَ لِي يَا حَارِثُ أَمَعَنَا ثَالِثٌ فَقُلْتُ لَيْسَ إِلَّا الْعَجُوزُ قَالَ مَادُونَهَا سِرٌّ مَحْجُوزٌ ثُمَّ فَتَحَ كَرِيمَتَيْهِ وَرَأْرَأَ بِتَوْأَمَتَيْهِ فَإِذَا سِرَاجَا وَجْهِهِ يَقِدَانِ كَأَنَّهُمَا الْفَرْقَدَانِ فَابْتَهَجْتُ بِسَلَامَةِ بَصَرِهِ وَعَجِبْتُ مِنْ غَرَائِبِ سِيَرِهِ وَلَمْ يَلْقَنِي قَرَارٌ وَلَا طَاوَعَنِي اصْطِبَارٌ حَتَّى سَأَلْتُهُ مَا دَعَاكَ إِلَى التَّعَامِي مَعَ سَيْرِكَ فِي الْمَعَامِي وَجَوْبِكَ الْمَوَامِي وَإِيغَالِكَ فِي الْمَرَامِي فَتَظَاهَرَ بِاللُّكْنَةِ وَتَشَاغَلَ

Maktaba Tul Ishaat.com

بِاللُّهْنَةِ حَتّٰى اِذَا قَضٰى وَطَرَهٗ اَثَارَ اِلَیَّ نَظْرَهٗ وَاَنْشَدَ

وَلَمَّا تَعَامَى الدَّهْرُ وَهُوَ اَبُوالْوَرٰى عَنِ الرُّشْدِ فِیْ اَنْحَائِهٖ وَمَقَاصِدِهٖ

تَعَامَیْتُ حَتّٰى قِیْلَ اِنِّیْ اَخُوْعَمًى وَلَا غَرْوَ اَنْ یَحْذُوْ الْفَتٰى حَذْوَ وَالِدِهٖ

ترجمہ:۔ پس تعارف کرایا میں نے اس وقت ابوزید کو اپنی شخصیت کا اور ترجیح دی میں نے اس کو اپنے کرتوں میں سے ایک کے ساتھ اور دعوت دی میں نے اس کو اپنی روٹی کی طرف پس خوش ہوگیا۔ وہ میرے عطیے کی وجہ سے اور میرے تعارف کی وجہ سے اور قبول کرلیا میری دعوت (روٹی) کو اور چلا وہ اس حال میں کہ میرا ہاتھ اس کی لگام تھا اور میرا سایہ اس کا امام تھا۔ اور بڑھیا چولہے کے تین پتھروں میں سے تیسرا پتھر تھی اور (چوتھا ایسا) رقیب کہ نہیں مخفی اس پر کوئی چھپنے والی چیز (یعنی اللہ تبارک وتعالی کی ذات) پس جب وہ چٹائی پر بیٹھ گیا میرے گھر میں اور حاضر کیا میں نے اس کے پاس (کھانا) جلدی سے اپنی طاقت کے مطابق کہا اس نے مجھے اے حارث کیا ہمارے ساتھ تیسرا آدمی ہے پس کہا میں نے نہیں مگر بڑھیا کہا اس نے نہیں ہے اس کے آگے کوئی راز پوشیدہ پھر کھولا اپنی آنکھوں کو اور متوجہ ہوا اپنی دونوں آنکھوں کے ساتھ پس اس وقت کے چہرے کے دو چراغ چمک رہے تھے گویا کہ وہ دونوں ستارے ہیں (کہا حارث نے) پس خوش ہوا میں اس کی بینائی کی سلامتی کی وجہ سے اور تعجب کیا میں نے اس کی عجیب عادتوں میں سے اس عادت پر اور نہیں باقی رہا میرے لئے قرار (ٹھہرنا) اور نہیں طاقت ہوئی مجھے صبر کی حتی کہ سوال کیا میں نے اس سے کس چیز نے دعوت دی تجھے تکلفاً اندھا بننے میں باوجود اس کے کہ تیرا چلنا گم نام راستوں میں ہے۔ اور تیرا کاٹنا چٹیل میدانوں کو ہے اور تیرا جلدی داخل ہونا مقاصد میں پس مدد لی اس نے لکنت کے ساتھ اور مشغول ہوگیا ناشتہ کرنے کے ساتھ حتی کہ جب پورا کر لیا اس نے اپنی حاجت کو گھمایا میری طرف اپنی نظر کو اور شعر کہا۔

اور جب اندھا بن گیا زمانہ حالانکہ وہ ابوالوری (تمام مخلوق کا باپ) ہے☆ سیدھا چلنے سے اپنے

راستوں میں اور اپنے مقاصد میں ☆ تو اندھا بنا میں یہاں تک کہ کہا گیا تحقیق میں اندھے (ساتھی) کا بھائی ہوں ☆ اور کوئی تعجب نہیں اس بات میں کہ اقتدا کرے نوجوان اپنے والد کی اقتداء ☆

قولہ ابوالوری:۔ یہ زمانہ کی کنیت ہے اس لئے کہ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ زمانہ مؤثر ہے۔ اور یا اس لئے کہ زمانہ غالب ہے۔

ثُمَّ قَالَ انْهَضْ اِلَى الْمِخْدَعِ فَأْتِنِیْ بِغَسُوْلٍ يَرُوْقُ الطَّرْفَ وَيُنْقِی الْكَفَّ وَيُنَعِّمُ الْبَشَرَةَ وَيُعَطِّرُ النَّكْهَةَ وَيَشُدُّ اللِّثَةَ وَيُقَوِّی الْمِعْدَةَ وَلْيَكُنْ نَظِيْفَ الظَّرْفِ اَرِيْجَ الْعَرْفِ فَتِيَّ الدَّقِّ نَاعِمَ السَّحْقِ يَحْسِبُهُ اللَّامِسُ ذَرُوْرًا وَيَخَالُهُ النَّاشِقُ كَافُوْرًا وَاقْرُنْ بِهٖ خِلَالَةً نَقِيَّةَ الْاَصْلِ مَحْبُوْبَةَ الْوَصْلِ اَنِيْقَةَ الشَّكْلِ مَدْعَاةً اِلَى الْاَكْلِ لَهَا نَحَافَةُ الصَّبِّ وَصَقَالَةُ الْعَضْبِ وَاٰلَةُ الْحَرْبِ وَلُدُوْنَةُ الْغُصْنِ الرَّطْبِ قَالَ فَنَهَضْتُ فِيْمَا اَمَرَ لَا دَرْأَ عَنْهُ الْغَمَرَ وَلَمْ اَهِمْ اِلٰى اَنَّهٗ قَصَدَ اَنْ يَّخْدَعَ بِاِدْخَالِی الْمِخْدَعَ وَلَا تَظَنَّيْتُ اَنَّهٗ سَخِرَ مِنَ الرَّسُوْلِ فِیْ اِسْتِدْعَاءِ الْخِلَالَةِ وَالْغَسُوْلِ فَلَمَّا عُدْتُ بِالْمُلْتَمَسِ فِیْ اَقْرَبَ مِنْ رَجْعِ النَّفَسِ وَجَدْتُ الْجَوَّ قَدْ خَلَا وَالشَّيْخَ وَالشَّيْخَةَ قَدْ اَجْفَلَا فَاسْتَشَطْتُّ مِنْ مَكْرِهٖ غَضَبًا وَاَوْغَلْتُ فِیْ اَثَرِهٖ طَلَبًا فَكَانَ كَمَنْ غُمِسَ فِی الْمَاءِ اَوْ عُرِجَ بِهٖ اِلٰى عَنَانِ السَّمَاءِ

ترجمہ:۔ پھر کہا اس نے اٹھ (اور جا) چھوٹے کمرے کی طرف پس لے آ میرے پاس صابن جو چمکا دے آنکھ کو اور صاف کر دے ہتھیلی کو اور نرم کر دے چمڑے کو اور معطر کر دے منہ کو۔ اور مضبوط کر دے مسوڑھوں کو اور قوت دے معدے کو اور چاہیے کہ اچھا برتن ہو اس میں پاکیزہ

Maktaba Tul Ishaat.com

خوشبو ہو تازہ کوٹی (رگڑی) ہوئی ہو۔ باریک پسی ہوئی ہو گمان کرے اس کو لگانے والا سفوف اور خیال کرے اس کو سونگھنے والا کافور اور ملا تو اس کے ساتھ خلالہ (مسواک) جو اچھی جڑ والا ہو ملے محبوبہ کی طرح اچھی شکل والا ہو بلانے والا ہو کھانے کی طرف اس کے لئے کمزوری ہو مثل عاشق کے اور اس کے لئے صفائی ہو (چمک ہو) مثل تیز تلوار کے اور لڑائی کا آلہ ہو اور اس کے لئے لچک ہو مثل تر ٹہنی کے۔ کہا حارث بن ہمام نے پس اٹھا میں (کھڑا ہوا میں) بیچ اس کے جو اس نے حکم دیا تا کہ دفع کروں میں اس (کے منہ) سے چکناہٹ کو اور نہیں گمان کیا میں نے اس بات کی طرف کہ تحقیق ارادہ کیا ہے اس نے یہ کہ دھوکہ دے مجھے چھوٹے کمرے میں داخل کرنے کے ساتھ۔ اور نہیں گمان کیا میں نے تحقیق وہ مذاق کر رہا ہے قاصد کے ساتھ بیچ چاہنے خلالہ کے اور صابون کے پس جب لوٹا میں سوال کی ہوئی چیز کے ساتھ سانس کے لوٹنے سے زیادہ قریب (زیادہ جلدی) پایا میں نے فضاء کو خالی اور شیخ و شیخہ تحقیق بھاگ گئے تھے۔ پس بھڑک اٹھا میں اس کے مکر سے غصہ کی وجہ سے اور جلدی لوٹا میں اس کے نشان پر ڈھونڈتے ہوئے پس وہ ہو گیا مثل اس شخص کے جو ڈبو دیا گیا ہو پانی میں یا اٹھا لیا گیا ہو آسمان کی بلندی کی طرف۔

Maktaba Tul Ishaat.com

ساتواں مقامہ ایک نظر میں

یہ مقامہ بھی محاورات عربیہ اور صنعات بدیعیہ کا حسین مرقع اور طلباء عربی ادب کے لئے اسباق کا عظیم اندوختہ ہے چنانچہ مصنف نے اجلب بخیلہ ورجلہ انا للہ وافوض امری الی اللہ یوم الزینۃ سل عما بدالک کتاب وسنت کے کتنے حسین اقتباسات لے کر طلباء کو اس طرف متوجہ کیا ہے کہ قرآن وحدیث سے مقتبس جملے انہیں اپنی روزمرہ کی گفتگو میں استعمال کرنے چاہئیں اس سے مقصود کلام کے حصول کے ساتھ ساتھ کتاب وسنت کے ساتھ گہرا ربط پیدا ہوگا۔

مقامہ کا آخری جملہ کمن قمس فی الماء او عرج بہ الی عنان السماء پڑھکر معاً مجھے جناب عمران فرید زیدہ مجدہ کی بات یاد آئی کہ اس وقت کے تمام ترقی یافتہ ادب عربی ہی کے خوشہ چین ہیں (اگرچہ ادبیات اقوام عالم کی مشترکہ تھیوری ہے تاہم اصل وماخذ کی حیثیت ادب عربی کی ہے) چنانچہ اردو کے نامور شاعر فیض کا شعر پڑھیئے

؎ صبح پھوٹی تو روئے عالم پہ تیرے رنگ رخسار کی پھوار گری
رات جب چھائی تو آسمان پہ تیری زلف کی آبشار گری

جو عربی کے اس شعر کا بعینہٖ ترجمہ ہے

الصبح بدا من طلعتہ والليل دجی من وفرتہ

لیکن ان دونوں شعروں کے پڑھنے والے کو ادبی چاشنی عربی شعر میں ہی نظر آئے گی۔ کہ وہ استعارہ میں ہے اور فیض صاحب نے تشبیہ اختیار کی ہے نیز عربی کی جامعیت بھی اس پر واضح ہو جائے گی کہ مضمون کتنے مختصر انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ شاعر مشرق کی کلام میں بھی عربی شاعری کے اقتباسات ملتے ہیں مثلاً جاوید نامہ کا یہ شعر پڑھئے

؎ اے ترا اندر دو چشم ماوثاق مہلکتے ان کنت ازمعت الفراق

Maktaba Tul Ishaat.com

المقامة الثامنة المعرية

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یہ مقامہ جبل نعمان کے قریب واقع معری شہر کی طرف منسوب ہے اسی شہر کے قریب حضرت شیث بن آدم علیہ السلام، یوشع بن نون علیہ السلام اور حضرت عمر بن عبد العزیز کے مقبرے ہیں۔ عربی کا مشہور فلسفی شاعر ابو العلی معری (جس کا تذکرہ اقبال نے بال جبریل میں کیا ہے) بھی اسی معری سے معری کہلاتا ہے شاید اسی مناسبت سے اس شہر میں پہنچ کر ابو زید سروجی نے فلسفیانہ اور تشبیہات سے بھر پور بھیک مانگنے کا ڈھنگ اختیار کیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Maktaba Tul Ishaat.com

جبل نعمان کے دامن میں واقع معری شہر کے قاضی کے سامنے ایک اندھے بوڑھے اور ایک نوجوان نے اپنا جھگڑا پیش کیا بوڑھا کہنے لگا کہ میری ایک عمدہ قد اور نرم رخسار لونڈی تھی ،دوڑنے میں تیز رو گھوڑے کی مانند تھی ،سخت گرمی کے موسم میں بھی سے چھونے والا ٹھنڈک ہی محسوس کرتا وسیع میدانوں میں بھی مٹک مٹک کر (ناز و نخرے سے) چلتی تھی ،نہایت خدمت گزار مگر کبھی کبھار جنایت بھی کر لیتی تھی جو اس نوجوان نے صحیح وسالم مجھ سے عاریۃ لی جب واپس کی تو مفضاۃ تھی ۔نوجوان نے بھی بوڑھے کی تصدیق کی اور اپنا مدعا بیان کرتے ہوئے کہنے لگا کہ میں نے چٹی میں ایک غلام رہن رکھا ہے جس کے دونوں کنارے برابر اور حداد کی طرف منسوب ہے ۔بے عیب اور میل کچیل سے صاف ہے اس کی محبت آنکھوں کی ٹھنڈک اور صفائی کا باعث ہے اور عدم موجودگی آنکھوں کی گندگی کا موجب ہے۔

قاضی صاحب ان کی استعاروں سے بھرپور گفتگو نہ سمجھ سکے اور انہیں صاف صاف بیان کرنے کو کہا اس پر نوجوان نے بتایا اس سے میں نے عاریۃ سوئی لی تھی اس کا ناکا مجھ سے ٹوٹ گیا اور رہن میں میں نے ایک سلائی رکھی ہے جیسے ایک شخص نے کہیں رشتہ کی بات کی کاروبار کی بابت بتلایا کہ فرنیچر کا کاروبار کرتا ہوں سینکڑوں گاہک روزانہ کے ہیں تحقیق کرنے سے معلوم ہوا کہ صاحب جامع مسجد کے سامنے مسواک بیچتے ہیں جب یہ حربہ بوڑھے نے ناکام ہوتے دیکھا تو فورا بولا کہ بات تو ایسے ہی ہے مگر ہم بہت ہی تنگدست اور حوادث زمانہ سے مجبور ہیں نوجوان بدبختی کی وجہ سے لے نہیں سکتا اور میں تنگ دستی کی وجہ سے دے نہیں سکتا۔

قاضی صاحب نے ایک دینار تھمایا اور کہا کہ اسے تقسیم کر لو بوڑھے نے جھپٹ کر اس پر قبضہ کر لیا تو قاضی نے چند درہم لڑکے کو بھی دے دیئے ۔مقصد پورا ہونے پر دونوں چلے گئے ان کے جانے کے بعد قاضی کف افسوس ملنے لگا اتفاقا وہاں حارث بن ہمام بھی موجود تھے ۔ان

Maktaba Tul Ishaat.com

کے مشورہ پر انہیں واپس بلایا گیا قاضی نے کہا صحیح صحیح قصہ سناؤ سزا انہیں دی جائے گی نوجوان تو معافی مانگنے لگا مگر بوڑھے نے آگے بڑھ کر کہا۔

میں ابو زید شیخ سروج ۔۔۔ حوادث زمانہ سے ہوں مجبور
بھیک مانگنا میرا پیشہ اور مقصود ۔۔۔ بخوشی دینے والے کا ہوں مشکور
ورنہ مکروفریب میں تو ہوں مشہور ۔۔۔ آخر یہ لڑکا بھی تو ہے مجھ ہی سے منسوب

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Maktaba Tul Ishaat.com

اَخْبَـرَ الْـحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ رَأَيْتُ مِنْ اَعَاجِيْبِ الزَّمَانِ اَنْ تَقَدَّمَ خَصْمَانِ اِلٰى قَاضِىْ مَعَرَّةِ النُّعْمَانِ اَحَدُهُمَا قَدْ ذَهَبَ مِنْهُ الْاَطْيَبَانِ وَالْاٰخَرُ كَـاَنَّهُ قَضِيْبُ الْبَانِ فَقَالَ الشَّيْخُ اَيَّدَ اللّٰهُ الْقَاضِىَ كَمَا اَيَّدَ بِهِ الْمُتَقَاضِىْ اَنَّهُ كَانَتْ لِىْ مَمْلُوْكَةٌ رَشِيْقَةُ الْقَدِّ اَسِيْلَةُ الْخَدِّ صَبُوْرٌ عَلَى الْكَدِّ تَخُبُّ اَحْيَانًا كَـالنَّهْـدِ وَتَـرْقُـدُ اَطْوَارًافِى الْمَهْدِ وَتَجِدُ فِىْ تَمُوْزَ مَسَّ الْبَرْدِ ذَاتُ عَقْلٍ وَعِـنَـانٍ وَحَـدٍّ وَسِـنَـانٍ وَكَفٍّ بِبَنَانٍ وَفَمٍ بِلَااَسْنَانٍ تَلْدَغُ بِلِسَانٍ نَضْنَاضٍ وَتَرْفُلُ فِىْ ذَيْلٍ فَضْفَاضٍ وَتُجْلٰى فِىْ سَوَادٍ وَبَيَاضٍ وَتُسْقٰى وَلٰكِنْ مِنْ غَيْرِ حِيَاضٍ نَـاصِحَةٌ خُدَعَةٌ خُبَاءَةٌ طُلَعَةٌ مَطْبُوْعَةٌ عَلَى الْمَنْفَعَةِ وَمَطْوَاعَةٌ فِى الضِّيْقِ وَالسَّعَةِ اِذَا قَطَعْتَ وَصَلَتْ وَمَتٰى فَصَلْتَهَا عَنْكَ اِنْفَصَلَتْ وَطَالَمَا خَدَمَتْكَ فَجَمَّلَتْ وَرُبَمَا جَنَتْ عَلَيْكَ فَاَلَمَتْ وَمَلْمَلَتْ وَاِنَّ هٰذَا الْفَتٰى اِسْتَـخْـدَمَـنِيْهَا لِغَرَضٍ فَاَخْدَمْتُهُ اِيَّاهَا بِلَا عِوَضٍ عَلٰى اَنْ يَّجْتَنِىَ نَفْعَهَا وَلَا يُكَلِّفَهَا اِلَّا وُسْعَهَا فَاَوْلَجَ فِيْهَا مَتَاعَهُ وَاَطَالَ بِهَا اِسْتِمْتَاعَهُ

ترجمہ:۔خبر دی حارث بن ہمام نے کہا دیکھا میں نے زمانے کے عجائبات میں میں سے یہ کہ جھگڑا پیش کیا دو جھگڑا کرنے والوں نے قاضی کی طرف معرۃ شہر میں جو کہ نعمان پہاڑ کے دامن میں ہے ان میں سے ایک تحقیق چلی گئیں تھی۔ اس سے دو اچھی چیز اور دوسرا گویا کہ وہ بان لکڑی کی شاخ ہے پس کہا شیخ نے تقویت دے اللہ تعالی قاضی کو جیسے تقویت حاصل کرتا ہے اس کے ساتھ متقاضی تحقیق تھی میرے لئے ایک مملوکہ عمدہ قد والی نرم رخسار والی سختیوں پر صبر کرنے والی دوڑتی تھی کبھی کبھی مثل تیز رو گھوڑے کے اور سوتی تھی کبھی کبھی پنگھوڑے میں اور پائے گا تو سخت گرم مہینے میں ٹھنڈک کو چھونے والا عقل والی اور لگام والی اور تیزی والی اور دانتوں والی اور ہتھیلی

والی پوروں کے ساتھ اور ایسے منہ والی جو بغیر دانتوں کے ہے اور ڈستی ہے حرکت والی زبان کے ساتھ اور مٹک مٹک کے چلتی تھی وسیع دامن میں۔ اور ظاہر کی جاتی تھی سیاہی اور سفیدی میں اور پانی پلائی جاتی ہے اور لیکن حوض سے نہیں (بلکہ بغیر حوض کے) خیر خواہ ہے دھوکہ باز ہے چھپنے والی ظاہر ہونے والی بنائی گئی ہے۔ منفعت پر۔ تابع داری کرنے والی ہے۔ تنگی میں اور وسعت میں جب کاٹ دے تو (کپڑے کو) تو یہ ملا دیتی ہے اور جب تو جدا کرنا چاہے اپنے آپ سے تو آسانی سے جدا ہو جاتی ہے اور بسا اوقات خدمت کرتی ہے تیری پس خوب خدمت کرتی ہے۔ اور بسا اوقات جنایت کرتی ہے تجھ پر پس تکلیف پہنچاتی ہے اور بے قرار کر دیتی ہے اور تحقیق اس جوان نے عاریۃً لی مجھ سے۔ کسی حاجت کی وجہ سے پس عاریۃً دے دی میں نے وہ اس کو بغیر عوض کے اس شرط پر کہ حاصل کرے گا وہ اس کے نفع کو اور نہیں تکلیف دے گا اس کو مگر اس کی طاقت کے مطابق پس داخل کر دیا اس نے اس میں اپنا پورا سامان اور لمبا کیا اس کے ساتھ اپنے نفع اٹھانے کو۔

ثُمَّ اَعَادَهَا اِلَیَّ وَقَدْ اَفْضَاهَا وَبَذَلَ عَنْهَا قِيْمَةً لَا اَرْضَاهَا فَقَالَ الْحَدَثُ اَمَّا الشَّيْخُ فَاَصْدَقُ مِنَ الْقَطَا وَاَمَّا الْاِفْضَاءُ فَفَرَطٌ عَنْ خَطَا وَقَدْ وَهَنْتُهُ عَنْ اِرْشِ مَا اَوْهَنْتُهُ مَمْلُوْكًا لِيْ مُتَنَاسِبَ الطَّرَفَيْنِ مُنْتَسِبًا اِلَى الْقَيْنِ نَقِيًّا مِنَ الدَّرَنِ وَالشَّيْنِ يُقَارِنُ مَحَلُّهُ سَوَادَ الْعَيْنِ يُفْشِي الْاِحْسَانَ يُنْشِئُ الْاِسْتِحْسَانَ يُغْذِي الْاِنْسَانَ وَيَتَحَامَى اللِّسَانَ اِنْ سُوِّدَ جَادَ وَاِنْ وَسَمَ اَجَادَ وَاِذَا زُوِّدَ زَادَ وَهَبَ الرَّادَ وَمَتَى اسْتُزِيْدَ زَادَ لَا يَسْتَقِرُّ بِمَغْنًى وَقَلَّ مَا يَنْكِحُ اِلَّا مَثْنًى يَسْخُوْ بِمَوْجُوْدِهٖ وَيَسْمُوْ عِنْدَ جُوْدِهٖ وَيَنْقَادُ مَعَ قَرِيْنَتِهٖ وَاِنْ لَّمْ تَكُنْ مِنْ طِيْنَتِهٖ وَيَسْتَمْتِعُ بِزِيْنَتِهٖ وَاِنْ لَّمْ يُطْمَعْ فِيْ لِيْنَتِهٖ فَقَالَ لَهُمَا الْقَاضِيْ اِمَّا اَنْ تُبِيْنَا وَاِلَّا فَبِيْنَا فَابْتَدَرَ الْغُلَامُ وَقَالَ

Maktaba Tul Ishaat.com

أَعَــارَنِــيْ إِبْــرَةً لِأَرْفُــوَ أَطْ ... مَـارًا عَـفَـاهَـا الْبِلٰى وَسَوَّدَهَا

فَانْخَرَمَتْ فِيْ يَدِيْ عَلٰى خَطَاءٍ ... مِنِّيْ لَمَّا جَذَبْتُ مِقْوَدَهَا

فَلَمْ يَرَ الشَّيْخُ أَنْ يُسَامِحَنِيْ ... بِأَرْشِهَا إِذْ رَأٰى تَأَوُّدَهَا

ترجمہ:۔ پھر لوٹایا اس کو میری طرف اس حال میں کہ تحقیق وہ مفصاۃ ہو چکی تھی (دونوں راستے ایک ہو چکے تھے) اور خرچ کیا اس کے پورا کرنے میں قیمت کو نہیں ہو میں راضی اس پر پس کہا جوان نے لیکن شیخ پس سچا ہے قطا پرندے سے۔ اور لیکن اقضاء پس زیادتی ہو گئی ہے غلطی سے۔ اور تحقیق میں نے رہن رکھا ہے اس (بوڑھے) کے پاس اس چیز کی چٹی کے بدلے میں جس کو میں نے نقصان پہنچایا ہے (رہن رکھا ہے) ایک مملوک جو میرا تھا ایسا مملوک جس کی دونوں آنکھیں (کنارے) برابر تھیں۔ منسوب تھا حداد یعنی لوہار کی طرف جو صاف تھا میل سے اور عیب سے اور ملتا تھا اس کا محل آنکھ کی سیاہی کو اور پھیلاتا تھا اچھائی کو اور پیدا کرتا تھا خوبی کو اور غذا دیتا تھا انسان (آنکھ کی پتلی) کو اور بچتا رہتا ہے زبان سے۔ اگر امیر بنایا جائے تو سخاوت کرتا اور اگر علامت لگائے تو اچھی لگاتا اور جب زادِ راہ طلب کیا جائے تو زادِ راہ ہبہ کرتا ہے اور جب زیادہ طلب کیا جائے تو زیادہ دیتا اور نہیں قرار پکڑتا کسی ایک گھر میں۔ اور بہت کم ہے کہ وہ نہیں نکاح کرتا مگر دو کے ساتھ سخاوت کرتا ہے اپنی موجود چیز کے ساتھ اور بلند ہوتا ہے اپنی سخاوت کے وقت اور تابعداری کرتا ہے اپنی بیوی کی اگر چہ نہیں ہے اس کی جنس سے۔ اور نفع اٹھایا جاتا ہے اس کی زینت کے ساتھ اگر چہ نہیں امید کی گئی اس کی نرمی میں پس کہا ان دونوں کو قاضی نے یا صاف صاف بات بیان کرو ورنہ دفع ہو جاؤ پس جلدی کی لڑکے نے اور کہا اس نے۔

عاریۃً دی مجھے ایک سوئی تاکہ اصلاح کروں میں پرانی چادر کی ☆ جس کو مٹا دیا تھا بوسیدگی نے اور سیاہ کر دیا تھا اس کو ☆ پس ٹوٹ گئی میرے ہاتھ سے غلطی کی وجہ سے ☆ جو مجھ سے ہوئی جب کھینچا میں نے دھاگے کو ☆ پس نہیں خیال کیا شیخ نے یہ کہ چشم پوشی کرے مجھ سے

Maktaba Tul Ishaat.com

اس کی چٹی کے ساتھ جب دیکھا اس نے سوئی کے ٹوٹنے کو۔

قولہ اصدق من القطا: ۔قطا ایک پرندہ ہے جو سچائی میں ضرب المثل ہے اس کے اصدق ہونے کی تین وجہیں ہیں

(۱) جب وہ بولتا ہے تو اس کی آواز قطا قطا ہوتی ہے گویا کہ وہ یوں کہتا ہے انا قطا انا قطا پس اُس آواز میں وہ سچا ہوتا ہے پس وہ سچائی میں ضرب المثل ہو گیا ہے۔

(۲) جہاں پانی ہوتا ہے۔ وہاں جا کر بولتا ہے گویا کہ کہہ رہا ہے یہاں آؤ یہاں آؤ یہاں پانی ہے اور اس میں وہ سچا ہوتا ہے پانی کا طلب گار آواز سن کر وہاں چلا جاتا ہے۔

(۳) وجہ یہ ہے قطا قطا اس کی صرف ایک بولی کبھی وہ اس میں تبدیلی نہیں کرتا معلوم ہوا وہ سچا ہے ورنہ جھوٹ کو بدلتا رہتا ہے۔

وجہ تسمیہ: ۔قطا یقطو (نصر) چلنے میں ثقل کا ہونا۔ چونکہ اس پرندے کے چلنے میں ثقل ہے اس وجہ سے اس پرندے کو قطا کہتے ہیں۔

بَلْ قَالَ هَاتِ اِبْرَةً تُمَاثِلُهَا ۔۔۔ اَوْ قِيْمَةً بَعْدَ اَنْ تُجَوِّدَهَا

وَاِعْتَاقَ مِيْلِى رَهْنًا لَدَيْهِ وَنَا ۔۔۔ هِيْكَ بِهَا سُبَّةً تَذَوَّدَهَا

فَالْعَيْنُ مَرْهِى لِرِهْنِهِ وَيَدِىْ ۔۔۔ تَقْصُرُ عَنْ اَنْ تَفُكَّ مِرْوَدَهَا

فَاسْبُرْ بِذَا الشَّرْحِ غَوْرَ مَسْكَنَتِىْ ۔۔۔ وَارْثِ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ تَعَوَّدَهَا

فَاَقْبَلَ الْقَاضِىْ عَلَى الشَّيْخِ وَقَالَ اِيْهٍ بِغَيْرِ تَمْوِيْهٍ فَقَالَ

اُقْسِمُ بِالْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَمَنْ ۔۔۔ ضَمَّ مِنَ النَّاسِكِيْنَ خَيْفُ مِنًى

لَوْ سَاعَفَتْنِى الْاَيَّامُ لَمْ تَرَنِىْ ۔۔۔ مُرْتَهِنًا مِيْلَهُ الَّذِىْ رَهَنَا

وَلَا تَصَدَّيْتُ اَبْتَغِىْ بَدَلًا ۔۔۔ مِنْ اِبْرَةٍ غَالَهَا وَلَا ثَمَنَا

لٰكِنْ قَوْسُ الْخُطُوْبِ تَرْشُقُنِىْ ۔۔۔ بِمُصْمِيَاتٍ مِنْ هٰهُنَا وَهُنَا

Maktaba Tul Ishaat.com

وَخَبَرُ حَالِی کَخُبْرِ حَالَتِہٖ ضُرًّا وَبُؤْسًا وَغُرْبَۃً وَضَنٰی

قَدْ عَدَلَ الدَّھْرُ بَیْنَنَا فَاَنَا نَظِیْرُہٗ فِی الشَّقَاءِ وَھُوَ اَنَا

لَا ھُوَ یَسْتَطِیْعُ فَکَّ مَرُوْدِہٖ لَمَّا غَدَا فِیْ یَدَیَّ مُرْتَھِنَا

وَلَا مَجَالِیْ لِضَیْقِ ذَاتِ یَدِیْ فِیْہِ اِتِّسَاعٌ لِلْعَفْوِ حِیْنَ جَنٰی

فَھٰذِہٖ قِصَّتِیْ وَقِصَّتُہٗ فَانْظُرْ اِلَیْنَا وَبَیْنَنَا وَلَنَا

ترجمہ:۔ بلکہ کہا لے آ سوئی جو اس کی مثل ہو☆ یا قیمت بعد اس کے کہ ٹھیک کرے تو اس کو☆ اور روک رکھا ہے میری سلائی (سرمچو) کو رہن کے طور پر اپنے پاس اور☆ کافی ہے تجھ کو وہ گندی خصلت (بیان کرنا) جسے اس نے اختیار کیا☆ پس آنکھ میری خراب ہو چکی ہے اس کے رہن کی وجہ سے اور میرا ہاتھ☆ قاصر ہے اس بات سے کہ چھڑائے وہ سرمچو کو☆ پس آزما تو اس شرح کے ساتھ میری عاجزی کی گہرائی کو☆ اور رحم کر اس شخص پر جبکہ وہ فقر و فاقہ کا عادی نہیں☆ پس متوجہ ہوا قاضی شیخ (بوڑھے) پر اور کہا بیان کر بغیر ملمع سازی کے پس کہا بوڑھے نے ☆قسم کھاتا ہوں میں مشعر حرام (مزدلفہ) کی اور ان لوگوں کی☆ جن کو جمع کیا حج کرنے والوں میں مسجد خیف نے جو منٰی میں ہے☆ اگر نہ مجبور کرتا زمانہ مجھے نہ دیکھتا تو مجھے☆ رہن رکھنے والا سلائی کو جس کو میں نے رہن رکھا☆ اور نہ در پے ہوتا میں کہ تلاش کرتا عوض کو☆ سوئی سے جس کو ہلاک کیا ہے اس نے اور نہ دشمن کو☆ لیکن حوادثات کی کمان نے پھینکا ہے مجھے☆ تیروں کے ساتھ یہاں سے اور وہاں سے☆ اور میرے حال کا باطن اس کے حال کے باطن کی طرف ہے ☆تکلیف کے اعتبار سے تنگی کے اعتبار سے غربت کے اعتبار سے اور کمزوری میں☆ تحقیق برابری کی زمانے نے ہمارے درمیان پس میں☆ اس کی مثل ہوں بدبختی میں اور ہو میری مثل نہ وہ طاقت رکھتا ہے اپنے سرمچو کو چھڑانے کی☆ جبکہ ہو چکا ہے میرے قبضے میں مرہون اور نہ مجھے طاقت ہے اپنے ہاتھ تنگی کی وجہ سے☆ اس میں وسعت رکھنے کی معافی کے لئے جب

Maktaba Tul Ishaat.com

اس نے جنایت کی ☆ پس یہ میرا قصہ ہے اور اس کا قصہ ☆ پس دیکھو ہماری طرف اور ہمارے درمیان (فیصلہ کر) اور ہمارے لئے (یعنی ہم پر عطیہ کر) ☆

فَلَمَّا وَعَى الْقَاضِیُ قِصَصَهُمَا وَتَبَيَّنَ خَصَاصَتَهُمَا وَتَخَصُّصَهُمَا اَبْرَزَ لَهُمَا دِيْنَارًا مِنْ تَحْتِ مُصَلَّاهُ وَقَالَ اقْطَعَا بِهِ الْخِصَامَ وَافْصِلَاهُ فَتَلَقَّفَهُ الشَّيْخُ دُوْنَ الْحَدَثِ وَاسْتَخْلَصَهُ عَلٰى وَجْهِ الْجِدِّ لَا الْعَبَثِ وَقَالَ لِلْحَدَثِ نِصْفُهُ لِيْ بِسَهْمِ مَبَرَّتِيْ وَسَهْمُكَ لِيْ عَنْ اَرْشِ اِبْرَتِيْ وَلَسْتُ عَنِ الْحَقِّ اَمِيْلُ فَقُمْ وَخُذِ الْمِيْلَ فَعَرَا الْحَدَثَ لِمَا حَدَثَ اِكْتِئَابٌ وَاكْفَهَرَّ عَلٰى سَمَائِهٖ سَحَابٌ وَجَمَ لَهُ الْقَاضِیُ وَهَيَّجَ اَسَفَهُ عَلَى الدِّيْنَارِ الْمَاضِیْ اِلَّا اَنَّهُ جَبَرَ بَالَ الْفَتٰى وَبِلْبَالَهُ بِدُرَيْهِمَاتٍ رَضَخَ بِهَا لَهُ

وَقَالَ لَهُمَا اجْتَنِبَا الْمُعَامَلَاتِ وَادْرَءَا الْمُخَاصَمَاتِ وَلَا تَحْضُرَانِیْ فِی الْمُحَاكَمَاتِ فَمَا عِنْدِیْ كِيْسُ الْغَرَامَاتِ فَنَهَضَا مِنْ عِنْدِهٖ فَرِحَيْنِ بِرِفْدِهٖ مُفْصِحَيْنِ بِحَمْدِهٖ وَالْقَاضِیُ مَا يَخْبُوْ ضَجَرُهٗ مُذْ بَضَّ حَجَرُهٗ وَلَا يَنْصُلُ كَمَدُهٗ مُذْ رَشَحَ جَلْمَدُهٗ حَتّٰى اِذَا اَفَاقَ مِنْ غَشْيَتِهٖ اَقْبَلَ عَلٰى غَاشِيَتِهٖ وَقَالَ قَدْ اُشْرِبَ حِسِّیْ وَنَبَّانِیْ حَدْسِیْ اَنَّهُمَا صَاحِبَا دَهَاءٍ لَا خَصْمَا ادِّعَاءٍ فَكَيْفَ السَّبِيْلُ اِلٰى سَبْرِهِمَا وَاسْتِنْبَاطِ سِرِّهِمَا فَقَالَ لَهٗ نِحْرِيْرُ زُمْرَتِهٖ وَشَرَارَةُ جَمْرَتِهٖ اِنَّهٗ لَمْ يَتِمَّ اِسْتِخْرَاجُ خَبِيْئِهِمَا اِلَّا بِهِمَا فَقَفَّاهُمَا عَوْنًا يُرْجِعُهُمَا اِلَيْهِ

ترجمہ:۔ پس جب خوب یاد کرلیا قاضی نے ان دونوں کے قصے کو اور جان لیا ان کے فقر فاقہ کو اوران کی خصوصیات کو (علم ادب میں) ظاہر کیا ان دونوں کے لئے ایک دینار اپنے مصلی کے

نیچے سے اور کہا ختم کرو اس کے ساتھ جھگڑے کو۔ اور تقسیم کر لو تم اس کو پس اچک لیا اس کو شیخ نے سوائے جوان کے۔ اور خالص کر لیا اس نے اس دینار کو (اپنے لئے) یقینی طور پر نہ مذاق کے طور کے پر اور کہا جوان کو اس کا نصف میرے لئے میرے احسان کے حصے کیساتھ۔ اور تیرا حصہ میرے لئے ہے میری سوئی کی چٹی کے بدلے میں۔ اور نہیں ہوں میں حق سے اعراض کرنے والا پس کھڑا ہو اور لے لے سرچو (اور بھاگ جا) پس پیش آیا جوان کو بوجہ اس کے کہ جو نیا واقعہ پیش آیا (پس پیش آیا جون کو) غم اور چھا گیا اس کی امیدوں کے آسمان پر بادل اور غم کیا قاضی نے اس کے لئے اور بھڑکایا اس کے غم کو گذشتہ دینار پر مگر تحقیق قاضی نے جوڑا جوان کے دل کو اور اس کے غم کو چند درہموں کے ساتھ۔

اور کہا ان کو دونوں کو قاضی نے بچو تم معاملات سے اور دفع کرو تم جھگڑوں کو۔ اور نہ حاضر ہونا میرے پاس فیصلے لے کر پس نہیں ہے میرے پاس چٹیوں کی تھیلی۔ پس کھڑے ہوئے وہ دونوں قاضی کے پاس سے اس حال میں کہ خوش ہو رہے تھے اس کے عطیے کے ساتھ اور واضح کرنے والے تھے اس کی تعریف کو۔ اور قاضی نہیں سمجھ سکی اس کی عقل جب ٹپکا اس کا پتھر اور نہیں دور ہوئی اس کی بے قراری جب کہ بہہ پڑا اس کا پتھر۔ حتی کہ جب افاقہ ہوا اس کو بے ہوشی سے تو متوجہ ہوا اپنے خادموں پر اور کہا تحقیق پلائی گئی تھی میری عقل اور خبر دی ہے میری سمجھ نے تحقیق وہ دونوں حیلے کے ساتھی تھے (دھوکہ باز تھے) نہیں تھے جھگڑا کرنے والے دعوی میں پس کیسے راستہ ہے ان کے آزمانے کی طرف اور ان کے راز کو کھولنے کی طرف پس کہا اس کو اس کی جماعت میں سے ایک ذہین آدمی نے اور اس کی آگ کی چنگاریوں میں سے ایک چنگاری نے تحقیق نہیں پورا ہو سکتا ان کے راز کا کھولنا مگر انہی دو کے ساتھ پس پیچھے لگا یا ان دو کے قاضی نے ایک جوان (سپاہی) کو۔ جو لوٹائے ان دونوں کو قاضی کی طرف۔

فَلَمَّا مَثَلَا بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ لَهُمَا أُصْدُقَانِيْ سِنَّ بَكْرِ كُمَا وَلَكُمَا الْأَمَانُ مِنْ تَبِعَةِ مَكْرِ كُمَا فَاحْجَمَ الْحَدَثُ وَاسْتَقَالَ وَاَقْدَمَ الشَّيْخُ وَقَالَ

Maktaba Tul Ishaat.com

اَنَــا السُّــرُوْجِـیُ وَهٰـذَا وَلَـدِیْ وَالشِّبْـلُ فِـی الْـمَـخْبَرِ مِثْلُ الْاَسَدِ

وَمَـــا تَـعَـدَّتْ یَـدُهٗ وَلَا یَـدِیْ فِـیْ اِبْـرَةٍ یَوْمًا وَلَا فِـیْ مِـرْوَدِ

وَاِنَّـمَا الـدَّهْـرُ الْمُسِیْٔ الْمُعْتَدِیْ مَـالَ بِنَـا حَتّٰـی غَدَوْنَـا نَجْتَدِیْ

كُلُّ نَدَی الرَّاحَةِ عَذْبِ الْمَوْرِدِ وَكُلِّ جَعْدِ الْكَفِّ مَغْلُوْلِ الْيَدِ

بِـكُـلِّ فَـنٍّ وَبِـكُـلِّ مَـقْـصَـدِ بِـالْـجِـدِّ اَنْ اَجْدٰی وَاِلَّا بِـالدَّدِ

لِنَـجْلِبَ الرَّشْحَ اِلَی الْحَظِّ الصَّدِیْ وَنُنْـفِـدَ الْعُـمْـرَ بِـعَیْــشٍ اَنْكَدِ

وَالْـمَـوْتُ مِـنْ بَعْدُ لَنَا بِالْمَرْصَدِ اِنْ لَّمْ یُفَاجِ الْیَوْمَ فَاجِیْ فِیْ غَدِ

فَقَالَ لَهُ الْقَاضِیْ لِلّٰهِ دَرُّكَ فَمَا اَعْذَبَ نَفَثَاتِ فِیْكَ وَرَاهَا لَكَ لَـوْلَا خِدَاعٌ فِیْكَ وَاِنِّیْ لَكَ لَمِنَ الْمُنْذِرِیْنَ وَعَلَیْكَ مِنَ الْحَذِرِیْنَ فَلَا تُمَاكِرْ بَعْدَهَا الْحَاكِمِیْنَ وَاتَّقِ سَطْوَةَ الْمُتَحَكِّمِیْنَ فَمَا كُلُّ مُسَیْطِرٍ یُقِیْلُ وَلَا كُلَّ اَوَانٍ یُسْمَعُ الْقِیْلُ فَعَاهَدَهُ الشَّیْخُ عَلٰی اِتِّبَاعِ مَشُوْرَتِهٖ وَالْاِرْتِدَاعِ عَنْ تَلْبِیْسِ صُوْرَتِهٖ وَفَصَلَ عَنْ جِهَتِهٖ وَالْخَتَرُ یَلْمَعُ مِنْ جَبْهَتِهٖ قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ فَلَمْ اَرَ اَعْجَبَ مِنْهَا فِیْ تَصَارِیْفِ الْاَسْفَارِ وَلَا قَرَأْتُ مِثْلَهَا فِیْ تَصَانِیْفِ الْاَسْفَارِ

ترجمہ:۔ پس جب کھڑے ہوئے گئے وہ دونوں قاضی کے سامنے کہا قاضی نے ان دونوں کو سچ بولو تم دونوں میرے سامنے جو کہ حق ہے سچ بولنے کا اور تم دونوں کے لئے امان ہے تمہارے مکر کے گناہ سے پس گھبرا گیا جوان اور معافی مانگنے لگا۔ اور آگے بڑھا شیخ اور کہا۔

میں سروجی ہوں اور یہ میرا بیٹا ہے ☆ اور شیر کا بچہ امتحان کے وقت مثل شیر کے ہوتا ہے ☆ اور نہیں ظلم کیا اس کے ہاتھ نے اور نہ میرے ہاتھ نے سوئی کے بارے میں ایک دن بھی

Maktaba Tul Ishaat.com

اور نہ سر پچو کے بارے میں اور تحقیق زمانہ برا ہے ☆ ظلم کیا ہے اس نے ہمارے ساتھ یہاں تک کہ ہو گئے ہیں ہم بھیک مانگنے والے ☆ ہر تر ہتھیلی سے میٹھے چشمے سے ☆ اور ہر سخت ہتھیلی بند کئے ہوئے ہاتھ سے ☆ ہر حیلے کے ساتھ اور ہر مقصد کے لئے ☆ یقین کیسا تھا اگر دے دے (تو فبہا) وگرنہ دھوکے کے ساتھ تا کہ حاصل کریں ہم ایک قطرے کو سخت پیاسے کے حصے کی طرف ☆ اور ختم کریں ہم عمر کو جو تنگ زندگی کے ساتھ ہے (ختم کریں ہم منحوس زندگی کو) ☆ اور موت اس کے بعد ہمارے لئے انتظار کی جگہ ہے ☆ پس اگر نہیں دبوچے گی آج تو دبوچ لے گی کل کو ☆

پس کہا اس کو قاضی نے اللہ کے لئے ہو تیری بھلائی پس کتنی میٹھی ہے تیرے منہ کی بات (کہا قاضی نے) اور تعجب ہے افسوس ہے تیرے لئے اگر نہ ہوتا دھوکہ تجھ میں (تو سونے پر سہاگہ ہوتا) اور بیشک میں تیرے لئے ڈرانے والوں میں سے ہوں اور تجھ پر خوف کھانے والوں میں سے ہوں اور نہ مکر کرنا اس کے بعد حاکموں کے ہاں اور ڈرتے رہنا حاکموں کی پکڑ سے۔ پس نہیں ہر حاکم معاف کرتا۔ اور نہ ہر وقت سنی جاتی ہے قیل وقال پس معاہدہ کیا شیخ نے اس کے مشورے کی اتباع کرنے پر اور رک جانے پر اپنی صورت کے بدلنے سے اور جدا ہوا اپنی جگہ سے اور دھوکہ چمک رہا تھا اس کی پیشانی سے کہا حارث بن ہمام نے پس نہیں دیکھا میں نے کوئی زیادہ عجیب واقعہ اس واقعہ سے سفروں کی گردشوں میں۔ اور نہیں پڑھا میں نے اس کی مثل سفر ناموں میں۔

آٹھواں مقامی ایک نظر میں

اس مقامہ میں مصنف ایک خاص ادبی صنف اپناتے ہوئے ذوجہین جملے لائے ہیں جن کا مصداق باندی اور غلام بھی بن سکتے ہیں سوئی اور سلائی بھی ذرا مقامہ کے ان جملوں پر دوبارہ نظر ڈالیے۔ ذات عقل وعنان باندی کی عقل ودانش کس خوبی سے بیان کی ہے اگر موصوف

Maktaba Tul Ishaat.com

سوئی ہوتو سوئی کی گرہ لگانے کی صفت مراد ہوئی۔ ثم بلا استان باندی مراد لیں تو اس کی شرافت کس عمدہ انداز میں بیان کی گئی ہے اگر سوئی ہوتو ناکہ مراد ہوگا۔

ان سود جاد اوسم اجاد واذا ذود وھب الزاد ومتی استرید زاد

غلام مراد ہوتو کیا عمدہ پیرائے میں اس کی صفات بیان کی گئی ہیں اگر سوئی ہوتو کس قدر یہ صفات واقع کے مطابق ہیں مزید برآں قاضی کے کہنے پر جب صاف صاف بات کی تو بھی ابو زید سروجی نے علم بدیع کو کتنا ملحوظ رکھا ہے مثلا

قد عدل الدھر الخ جمع کی فعرا الحدث لما حدث جناس مفروق و خبر حالی الخ لف ونشر مرتب کی کتنی بہترین مثالیں ہیں۔ قاضی کی کلام بھی دیکھو وہ بھی صنعات بدیع سے کس قدر مزین ہے مثلا فما کل مصیطر یقیل ولا کل اوان یسمع القیل ملحق بجناس کی کیا عمدہ نظیر ہے یعنی حریری کی محفل میں جو بھی جس انداز اور جس درجہ میں شریک ہے ادبی لحاظ سے اوج کمال کو پہنچا ہوا ہے۔

مصنف اس مقامے میں طلبا کو مختلف اندازوں سے کلام کرنا سکھانا چاہتے ہیں کہ سادہ کلام کو بھی ادبی چاشنی سے بھرپور کیا جا سکتا ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

المقامۃ التاسعۃ الاسکندرانیہ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یہ مقامہ مصر کے قدیم شہر اسکندریہ کی طرف منسوب ہے جسے سکندر ذوالقرنین نے دریائے نیل کے ساحل پر بسایا تھا۔ اور سکندر نے اسکندریہ نام کے تیرہ شہر بسائے مگر مرورِ زمانہ کی وجہ سے اسکندریہ مصر کے علاوہ باقی سب کے نام تبدیل ہو گئے۔ حضرت عمر فاروق کے دورِ خلافت میں حضرت عمرو بن العاص نے اسلام کے زیرِ نگیں کیا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Maktaba Tul Ishaat.com

معلوم ہوتا ہے کہ ابوزید سروجی نہ صرف یہ کہ ایک کامیاب پتنگ ماسٹر تھے بلکہ گداگری کے تمام تر طریقوں کی ایجاد کا سہرا انہیں کے سر ہے مساجد میں بازاروں میں اور بس سٹاپ پہ عورتیں پھرتی ہوتی ہیں ہمارا خاوند بیمار ہے زیر علاج ہے نشہ پر لگ گیا بچے یتیم ہو گئے بعینہ اسی طرح کی ایک کہانی اس مقامہ میں بیان کی گئی ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ قاضی اسکندریہ کے سامنے ایک عورت نے خاوند پر کیس کیا کہ وہ دھوکہ میں اس کے ساتھ بیاہی گئی ہے کہ اس نے میرے والدین کو بڑے بڑے کاروباروں کا دھوکہ دیا کہ ایسے عمدہ موتی پروتا ہے کہ لعل و گوہر کے کیعوض بکتے ہیں یہ تو بالکل اناڑی ہے ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیٹھا ہے۔

قاضی خاوند کی طرف متوجہ ہوا تو بڑی متانت کے ساتھ کہنے لگا سر میں موتی نہیں بلکہ لفظ پروتا تھا قدردان اسے ہیروں کی طرح لیتے مگر فی زمانہ ادب کی کساد بازاری ہے قاضی متاثر ہوا کچھ انعام دیا اور عورت کو راضی بقضاء رہنے کا مشورہ دیا فی الحال ان کے مابین صلح کرا کے روانہ کر دیا۔

اتفاقاً حارث بن ہمام وہاں موجود اس نے سارا پردہ کھول دیا قاضی نے حقیقت حال معلوم کرنے کو ایک آدمی دوڑایا اس نے آ کر خبر دی کہ وہ مست ورقصاں کہتا جا رہا ہے کہ قاضی اسکندریہ نہ ہوتے تو آج مجھے قید و بند کی صعوبتوں سے دوچار ہونا پڑتا اس نے دوبارہ اسے دوڑایا کہ اسے بلا لائے تاکہ اسے مزید انعام واکرام سے نوازا جائے۔

؎ کسبِ کمال کن کہ عزیز جہاں شوی

القصہ حارث بن ہمام کے ہاتھ سوائے شرمندگی کے کچھ نہ آیا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ طَحَابِیْ مَرَحُ الشَّبَابِ وَهَوَی الْاِكْتِسَابِ اِلٰی اَنْ جُبْتُ مَا بَیْنَ فَرْغَانَةَ وَغَانَةَ اَخُوْضُ الْغِمَارَ لِاَجْنِیَ الثِّمَارَ وَاَقْتَحِمُ الْاَخْطَارَ لِکَیْ اُدْرِکَ الْاَوْطَارَ وَکُنْتُ لَقِفْتُ مِنْ اَفْوَاهِ الْعُلَمَاءِ وَثَقِفْتُ مِنْ وَصَایَا الْحُکَمَاءِ اَنَّهٗ یَلْزَمُ الْاَدِیْبَ الْاَرِیْبَ اِذَا دَخَلَ الْبَلَدَ الْغَرِیْبَ اَنْ یَّسْتَمِیْلَ قَاضِیَهٗ وَیَسْتَخْلِصَ مَرَاضِیَهٗ لِیَشْتَدَّ ظَهْرُهٗ عِنْدَ الْخِصَامِ وَیَاْمَنَ فِی الْغُرْبَةِ جَوْرَ الْحُکَّامِ فَاتَّخَذْتُ هٰذَا الْاَدَبَ اِمَامًا وَجَعَلْتُهٗ لِمَصَالِحِیْ زِمَامًا فَمَا دَخَلْتُ مَدِیْنَةً وَلَا وَلَجْتُ عَرِیْنَةً اِلَّا وَامْتَزَجْتُ بِحَاکِمِهَا امْتِزَاجَ الْمَاءِ بِالرَّاحِ وَتَقَوَّیْتُ بِعِنَایَتِهٖ تَقَوِّی الْاَجْسَادِ بِالْاَرْوَاحِ فَبَیْنَمَا اَنَا عِنْدَ حَاکِمِ الْاِسْکَنْدَرِیَّةِ فِیْ عَشِیَّةٍ عَرِیَّةٍ وَقَدْ اَحْضَرَ مَالَ الصَّدَقَاتِ لِیُفِضَّهٗ عَلٰی ذَوِی الْفَاقَاتِ اِذْ دَخَلَ شَیْخٌ عِفْرِیَةٌ تَعْتَلُهُ امْرَاَةٌ مُصْبِیَةٌ فَقَالَتْ اَیَّدَ اللّٰهُ الْقَاضِیْ وَاَدَامَ بِهِ التَّرَاضِیْ اِنِّیْ امْرَاَةٌ مِنْ اَکْرَمِ جُرْثُوْمَةٍ وَاَطْهَرِ اُرُوْمَةٍ وَاَشْرَفِ خُؤُوْلَةٍ وَعُمُوْمَةٍ مِیْسَمِیَ الصَّوْنُ وَشِیْمَتِیَ الْهَوْنُ وَخُلُقِیْ نِعْمَ الْعَوْنُ وَبَیْنِیْ وَبَیْنَ جَارَاتِیْ بَوْنٌ۔

ترجمہ:۔ کہا حارث بن ہمام نے لے گئی مجھے جوانی کی خوشی اور کمانے کی خواہش اس بات کی طرف کہ طے کروں میں وہ سفر جو فرغانہ اور غانہ (یہ دو شہروں کے نام ہیں) شہروں کے درمیان ہے غوطہ لگاؤں میں کثیر پانی میں تا کہ حاصل کروں میں پھلوں کو اور گھس جاؤں میں خطروں میں تا کہ حاصل کروں میں اپنی حاجتوں کو اور میں نے لیا تھا (سن چکا تھا) علماء کے منہ سے اور میں نے پایا تھا حکما کی وصیتوں سے اس بات کو کہ لازم ہے ادیب پر جس وقت داخل ہو اجنبی شہر میں یہ کہ مائل کرے (اپنی طرف) اس شہر کے قاضی کو اور خالص کر لے (اپنے لئے) اس کی رضا

Maktaba Tul Ishaat.com

مندی کو تا کہ مضبوط ہو جائے اس کی پیٹھ جھگڑے کے وقت اور محفوظ ہو جائے مسافرت میں حکام کے ظلم سے پس بنایا میں نے اس ادب کو امام اور بنایا میں اس ادب کو اپنی مصلحت کے لئے لگام پس نہیں داخل ہوا میں کسی شہر میں اور نہیں داخل ہوا میں کسی کمین گاہ میں مگر اس حال میں کہ گھل مل جاتا تھا اس شہر کے حاکم کے ساتھ مثل مل جانے پانی کے شراب کیساتھ اور قوت حاصل کرتا تھا میں حاکم کی مہربانیوں کیساتھ مثل قوت حاصل کرنے جسموں کے روحوں کے ساتھ۔ پس اسی اثناء میں میں اسکندریہ کے حاکم کے پاس تھا ایسی رات میں کہ جو ٹھنڈی ہوا والی تھی اور تحقیق حاجر ہوا صدقہ کا مال تا کہ تقسیم کر دے قاضی اس کو فقراء اور حاجت مندوں پر اچانک داخل ہوا ایک بوڑھا خبیث ہانک رہی تھی اس کو ایک بچوں والی عورت پس کہا اس عورت نے تائید کرے اللہ تعالی قاضی کی اور ہمیشہ رہے اس کے ساتھ رضا مندی۔ تحقیق میں ایک عورت ہوں زیادہ باعزت ازروئے قبیلہ اور زیادہ پاکیزہ ازروئے نسب کے اور زیادہ شریف ازروئے ننھیال اور ددھیال کے۔ میری علامت بچنا (یعنی پاک دامنی) ہے اور میری عادت نرمی ہے اور میرا اخلق بہترین مددگار ہے اور میرے اور میرے پڑوسیوں کے درمیان بہت بڑا فرق ہے۔

وَكَانَ أَبِيْ إِذَا خَطَبَنِيْ بُنَاةُ الْمَجْدِ وَأَرْبَابُ الْجَدِّ سَكَّتَهُمْ وَبَكَّتَهُمْ وَعَافَ وُصْلَتَهُمْ وَصِلَتَهُمْ وَاحْتَجَّ بِأَنَّهُ عَاهَدَ اللّٰهَ تَعَالٰى بِحَلْفَةٍ أَنْ لَّا يُصَاهِرَ غَيْرَ ذِيْ حِرْفَةٍ فَقَيَّضَ الْقَدَرُ لِنَصَبِيْ وَوَصَبِيْ أَنْ حَضَرَ هٰذَا الْخُدَعَةُ نَادِيَ أَبِيْ فَأَقْسَمَ بَيْنَ رَهْطِهٖ أَنَّهٗ وَفْقَ شَرْطِهٖ وَادَّعٰى أَنَّهٗ طَالَمَا نَظَمَ دُرَّةً إِلٰى دُرَّةٍ فَبَاعَهُمَا بِبَدْرَةٍ فَاغْتَرَّ أَبِيْ بِزُخْرُفَةِ مُحَالِهٖ وَزَوَّجَنِيْهِ قَبْلَ اخْتِبَارِ حَالِهٖ فَلَمَّا اسْتَخْرَجَنِيْ مِنْ كِنَاسِيْ وَرَحَّلَنِيْ مِنْ أُنَاسِيْ وَنَقَلَنِيْ إِلٰى كِسْرِهٖ وَحَصَّلَنِيْ تَحْتَ أَسْرِهٖ وَجَدْتُهٗ قُعَدَةً جُثَمَةً وَأَلْفَيْتُهٗ ضُجَعَةً نُوَمَةً وَكُنْتُ صَحِبْتُهٗ بِرِيَاشٍ وَزِيٍّ وَأَثَاثٍ وَرِيٍّ فَمَا بَرِحَ يَبِيْعُهٗ فِيْ سُوْقِ الْهَضْمِ وَيُتْلِفُ ثَمَنَهٗ فِيْ

Maktaba Tul Ishaat.com

الْخَضْمِ وَالْقَضْمِ اِلٰی اَنْ مَزَّقَ مَالِیْ بَاَسْرِہٖ وَاَنْفَقَ مَالِیْ فِیْ عُسْرِہٖ فَلَمَّا اَنْسَانِیْ طَعْمَ الرَّاحَۃِ وَغَادَرَ بَیْتِیْ اَنْقٰی مِنَ الرَّاحَۃِ فَقُلْتُ لَہٗ یَا ھٰذَا اَنَّہٗ لَا مَخْبَأَ بَعْدَ بُؤْسٍ وَلَا عِطْرَ بَعْدَ عُرُوْسٍ فَانْھَضْ لِلْاِکْتِسَابِ بِصَنَاعَتِکَ وَاجْتَنِ ثَمْرَۃَ بَرَاعَتِکَ فَزَعَمَ اَنَّ صَنَاعَتَہٗ قَدْ رُمِیَتْ بِالْکَسَادِ لِمَا ظَھَرَ فِی الْاَرْضِ مِنَ الْفَسَادِ وَلِیْ مِنْہُ سَلَالَۃٌ کَاَنَّہٗ خِلَالَۃٌ وَکِلَانَا مَایَنَالُ مَعَہٗ شُبْعَۃٌ وَلَا تَرْقَالَہٗ مِنَ الطَّوٰی دَمْعَۃٌ وَقَدْ قُدْتُہٗ اِلَیْکَ

ترجمہ:۔ اور تھا میرا باپ جب خطبہ دیتے میرے بارے میں بزرگی والے لوگ اور سرمایہ دار۔ تو خاموش کرا دیتا تھا وہ (میرا باپ) ان کو اور غالب آ جاتا تھا ان پر (حجت کیساتھ) اور مکر وہ سمجھتا تھا ان کے میل ملاپ کو اور ان کے عطیوں کو اور دلیل پکڑتا تھا ایں طور کہ اس نے معاہدہ کیا ہے اللہ تعالی کیساتھ کہ وہ نہیں داماد بنائے گا سوائے ہنر مند کے پس مقدر کیا تقدیر نے میرے تھکنے کی وجہ سے اور میری مرض کی وجہ سے کہ حاضر ہوا یہ دھوکے باز میرے باپ کی مجلس میں پس قسم کھائی پوری جماعت کے بیچ میں تحقیق وہ اس کی شرط کے موافق ہے (ہنر مند ہے) اور دعوی کیا اس نے کہ تحقیق بہت دفعہ پرو دیا ہے اس نے موتیوں کو موتیوں کی طرف پس بیچا ہے ان کو درہم کی تھیلی کے بدلہ میں پس دھوکہ کھایا میرے باپ نے اس کے جھوٹ کی ملمع سازی کے ساتھ اور نکاح کر دیا میرا اس کے ساتھ اس کے حال کو آزمانے سے پہلے پس جب نکالا اس نے مجھے میرے گھر سے اور کوچ کروایا مجھے میرے قبیلے سے۔ اور منتقل کیا مجھے اپنی جھونپڑی کی طرف اور داخل کر لیا مجھے اپنی قید میں۔ پایا میں نے اس کو گھٹنے کے بل بیٹھنے والا اور پایا میں نے اس کو کروٹ کے بل لیٹنے والا اور میں آئی تھی اس کی صحت میں پوشاکوں کے ساتھ اور اچھی حالت کیساتھ اور بہت سارے سامان کے ساتھ اور زینت کیسا تھا اور زینت والی چیزوں کیساتھ پس یہ ہمیشہ اس کو بیچتا رہا نقصان اور خسارے کے بازار میں اور ختم کرتا رہا یہ اس کے ثمن کو زیادہ کھانے میں اور اڑانے میں یہاں

Maktaba Tul Ishaat.com

تک کہ ٹکڑے ٹکڑے کر دیا میرے پورے مال کو اور خرچ کر دیا میرے پورے مال کو اپنی تنگی میں پس جب بھلا دیا مجھے راحت کا مزہ اور چھوڑا میرے گھر کو راحت سے خالی پس کہا میں نے اس کو اے کمینے تحقیق نہیں ہے چھپنا تنگی کے بعد اور نہیں عطر ہوتا دلھن کے بعد پس کھڑا ہو کمانے کے لئے اپنے ہنر کے ساتھ اور چن تو اپنے علم کے پھل کو پس گمان کیا اس نے تحقیق اس کا ہنر پھینک دیا گیا ہے خسارے کے بازار میں بوجہ ظاہر ہو جانے زمین فساد کے اور میرے لئے اس بوڑھے سے ایک بچہ ہے گویا کہ وہ (کمزوری میں) مثل خلالہ کے ہے اور ہم دونوں نہیں پاتے اس کے ساتھ پیٹ بھرنے کو اور نہیں رکھتے اس بچہ کے بھوک کی وجہ آنسو اور تحقیق کھینچ کے لائی ہوں میں اس کو تیری طرف۔

وَاَحْضَرْتُهُ لَدَيْكَ لِتَعْجُمَ عُوْدَ دَعْوَاهُ وَتَحْكُمَ بَيْنَنَا بِمَا اَرَاكَ اللّٰهُ فَاَقْبَلَ الْقَاضِىْ عَلَيْهِ وَقَالَ لَهٗ قَدْ وَعَيْتَ قَصَصَ عِرْسِكَ فَبَرْهِنِ الْاٰنَ عَنْ نَفْسِكَ وَاِلَّا كَشَفْتَ عَنْ لَبْسِكَ وَاَمَرْتُ بِحَبْسِكَ فَاَطْرَقَ اِطْرَاقَ الْاُفْعُوَانِ ثُمَّ شَمَّرَ لِلْحَرْبِ الْعَوَانِ وَقَالَ۔

اِسْمَعْ حَدِيْثِىْ فَاِنَّهٗ عَجَبٌ ۔۔۔ يُضْحِكُ مِنْ شَرْحِهٖ وَيُنْتَحَبُ

اَنَا امْرُؤٌ لَيْسَ فِىْ خَصَائِصِهٖ ۔۔۔ عَيْبٌ وَلَا فِىْ فَخَارِهٖ رَيْبٌ

سُرُوْجُ دَارِىَ الَّتِىْ وُلِدْتُ بِهَا ۔۔۔ وَالْاَصْلُ غَسَّانُ حِيْنَ اَنْتَسِبُ

وَشُغْلِىَ الدَّرْسُ وَالتَّبَحُّرُ فِى الْ ۔۔۔ عِلْمِ طِلَابِىْ وَحَبَّذَا الطَّلَبُ

وَرَاْسُ مَالِىْ سِحْرُ الْكَلَامِ الَّذِىْ ۔۔۔ مِنْهُ يُصَاغُ الْقَرِيْضُ مِنْهَا وَالْخُطَبُ

اَغُوْصُ فِىْ لُجَّةِ الْبَيَانِ فَاَخْتَ ۔۔۔ ارُ اللَّالِىْ مِنْهَا وَاَنْتَخِبُ

وَاَجْتَنِى الْيَانِعَ الْجَنِىَّ مِنَ الْ ۔۔۔ قَوْلِ وَغَيْرِىْ لِلْعُوْدِ يَحْتَطِبُ

وَاٰخُذُ اللَّفْظَ فِضَّةً فَاِذَا ۔۔۔ مَا صُغْتُهٗ قِيْلَ اَنَّهٗ ذَهَبٌ

Maktaba Tul Ishaat.com

وَ كُنْتُ مِنْ قَبْلُ اَمْتَرِىْ نَشْأً بِالْاَدَبِ الْمُقْتَنٰى وَاجْتَلِبُ

وَيَمْتَطِىْ اَخْمُصِىْ لِحُرْمَتِهٖ مَرَاتِبًا لَيْسَ فَوْقَهَا رُتَبُ

وَطَالَمَا زُفَّتِ الصِّلَاتُ اِلٰى رَبْعِىْ فَلَمْ اَرْضَ كُلَّ مَنْ يَّهَبُ

ترجمہ:۔اور حاضر کردیا ہے میں نے اس کو تیرے سامنے تاکہ آزمائے تو اس کے دعوے کی لکڑی کو اور فیصلہ کرے تو ہمارے درمیان ساتھ اس چیز کے جو انعام کیا ہے اللہ تعالی نے تجھ پر پس متوجہ ہوا قاضی اس پر اور کہا اس کو تحقیق میں نے خوب یاد کرلیا ہے تیری بیوی کے قصے کو پس دلیل قائم کر تو اپنے نفس پر ورگرنہ کھول دونگا میں تیرے راز کو اور حکم دونگا میں تجھ کو قید کرنے کا پس گردن جھکائی اس نے مثل گردن جھکانے سانپ کے پھر تیار رہوا بہت بڑی لڑائی کیلئے اور کہا اس نے

سن تو میرے بات کو تحقیق وہ عجیب ہے ☆ ہنسا جاتا ہے اس کی شرح سے اور رویا جاتا ہے ☆ میں ایک ایسا آدمی ہوں کہ نہیں ہے اس کے فضائل میں ☆ کوئی عیب اور نہیں ہے اُس کے فخروں میں کوئی شک ☆ سروج میرا گھر ہے جس میں میں پیدا ہوا ہوں ☆ اور میرا قبیلہ غسان ہے جس کیطرف میری نسبت کی جاتی ہے۔☆ اور میرا شغل پڑھنا ہے اور غوطہ لگانا سمندر میں ☆ میرا مطلوب ہے اور کیا ہی خوب ہے مطلوب ☆ اور میرا راس لمال کلام کا جادو ہے (ایسی کلام) ☆ کہ اس سے ڈھانپے جاتے ہیں شعر اور خطبے غوطہ لگاتا ہوں میں بیانکی گہرائی میں پس پسند کرتا ہوں میں ☆ موتیوں کو اس سے اور میں منتخب کرتا ہوں ☆ اور چنتا ہوں میں پکے اور تازہ پھلوں کو قول سے اور میرے علاوہ لکڑیوں کو جمع کرتے ہیں اور لیتا ہوں میں لفظ کو از روئے چاندی کے پس ☆ ڈھالتا ہوں اس کو کہا جاتا ہے تحقیق وہ سونا ہے ☆ اور میں اسے پہ ، حاصل کرتا تھا مال کو ☆ ادب کے ساتھ (ایسا ادب) جو اکتساب کیا جاتا ہے اور میں کھینچتا تھ ☆ اور سوار ہوتی ہیں میرے پاؤں کی تلیاں اس (ادب) کی عزت کی وجہ سے ☆ ایسے مراتب پر کہ نہیں ہے ان کے اوپر کوئی مرتبہ ☆ اور بہت دفعہ مزین کئے گئے (لائے گئے) عطیے طرف ☆ میرے گھر کے پس

Maktaba Tul Ishaat.com

نہیں راضی ہوتا میں ہر اس شخص سے جو عطیہ دے ☆

فَالْيَوْمَ مَنْ يُّعَلِّقُ الرَّجَاءَ بِهٖ ... اَكْسَدُ شَيْءٍ فِيْ سُوْقِهِ الْاَدَبُ

لَا عِرْضُ اَبْنَائِهٖ يُصَانُ وَلَا ... يُرْقَبُ فِيْهِمْ اِلٌّ وَلَا سَبَبُ

كَاَنَّهُمْ فِيْ عِرَاصِهِمْ جِيَفٌ ... يُبْعَدُ مِنْ نَتْنِهَا وَيُجْتَنَبُ

فَحَارَ لُبِّيْ لِمَا مُنِيْتُ بِهٖ ... مِنَ اللَّيَالِيْ وَصَرْفُهَا عَجَبُ

وَضَاقَ ذَرْعِيْ لِضِيْقِ ذَاتِ يَدِيْ ... وَسَاوَرَتْنِي الْهُمُوْمُ وَالْكُرَبُ

وَقَادَنِيْ دَهْرِيَ الْمُلِيْمُ اِلَى ... سُلُوْكِ مَا يَسْتَشِيْنُهُ الْحَسَبُ

فَبِعْتُ حَتّٰى لَمْ يَبْقَ لِيْ سَبَدٌ ... وَلَا بَتَاتٌ اِلَيْهِ اَنْقَلِبُ

وَادَّنْتُ حَتّٰى اَثْقَلْتُ سَالِفَتِيْ ... بِحَمْلِ دَيْنٍ مِنْ دُوْنِهِ الْعَطَبُ

ثُمَّ طَوَيْتُ الْحَشٰى عَلٰى سَغَبٍ ... خِمْسًا فَلَمَّا اَمَضَّنِيَ السَّغَبُ

لَمْ اَرَ اِلَّا جِهَازَهَا عَرَضًا ... اَجُوْلُ فِيْ بَيْعِهٖ وَاَضْطَرِبُ

فَجُلْتُ فِيْهِ وَالنَّفْسُ كَارِهَةٌ ... وَالْعَيْنُ عَبْرٰى وَالْقَلْبُ مُكْتَئِبُ

وَمَا تَجَاوَزْتُ اِذْ عَبَثْتُ بِهٖ ... حَدَّ التَّرَاضِيْ فَيَحْدُثَ الْغَضَبُ

فَاِنْ يَّكُنْ غَاظَهَا تَوَهُّمُهَا ... اَنَّ بَنَانِيْ بِالنَّظْمِ تَكْتَسِبُ

اَوْ اَنَّنِيْ اِذْ عَزَمْتُ خِطْبَتَهَا ... زَخْرَفْتُ قَوْلِيْ لِيُنْجَحَ الْاَرَبُ

فَوَالَّذِيْ سَارَتِ الرِّفَاقُ اِلٰى ... كَعْبَتِهٖ تَسْتَحِثُّهَا النُّجُبُ

مَا الْمَكْرُ بِالْمُحْصَنَاتِ مِنْ خُلُقِيْ ... وَلَا شِعَارِي التَّمْوِيْهُ وَالْكَذِبُ

ترجمہ:۔ پس آج کے دن کون ہے جو معلق کرے ادب کے ساتھ امید کو☆ سب سے زیادہ کھوٹی چیز اس بازار میں ادب ہے☆ نہیں ہے عزت اس کے بیٹوں کی کہ محفوظ کیا جائے اور نہ

اورنہیں ☆ رعایت کی جاتی ان میں کسی رشتے داری کی اور نہ نسب کی ☆ گویا کہ وہ اپنے صحنوں میں مردار ہیں ☆ دوری اختیار کی جاتی ہے اس کی بدبو سے اور بچا جاتا ہے ☆ پس حیران ہوئی میری عقل بوجہ اس چیز کے کہ آزمایا گیا میں اس کے ساتھ ☆ یعنی زمانہ کے حوادثات کے ساتھ راتوں سے اور اس زمانہ کی گردشیں عجیب ہیں ☆ اور تنگ ہوگیا میرا دل میرے ہاتھ کے تنگ ہونے کی وجہ سے ☆ اور غالب آگئے مجھ پر غم اور گھبراہٹ ☆ اور چلایا مجھے میرے زمانے نے جو قابل ملامت ہے طرف ☆ داخل ہونے ایسی جگہ کے کہ عیب دار بنا دیتا ہے اس کو نسب ☆ پس بیچا میں نے یہاں تک کہ نہیں باقی رہا میرے پاس مال کچھ بھی ☆ اور نہ گھر کا سامان کہ جس کی طرف میں پھروں ☆ اور قرضہ لیا میں نے یہاںتک کہ بوجھل کر دیا میں نے اپنے گردن کو ☆ بوجہ اٹھانے قرضہ کے کہ اس کے آگے ہلاکت ہے ☆ پھر لپیٹا میں نے انتڑیوں کو بھوک پر ☆ پانچ دن تک پس جب جلا دیا مجھ کو بھوک نے ☆ تو نہیں دیکھا میں نے مگر اس (بڑھیا) کے جہیز کو ازروئے سامان کے ☆ گھوما (پھرا) میں اس کی بیع میں اور مضطرب ہوا ☆ پس گھوما (پھرا) میں اس میں وراں حالیکہ نفس مکروہ سمجھنے والا تھا ☆ اور آنکھ رونے والی تھی اور دل غم زدہ تھا ☆ اور نہیں تجاوز کیا میں نے جب کھیلا میں اس کے ساتھ (جب بیچا میں نے اس کو) ☆ رضا مندی کی حد سے پس پیدا ہوا غصہ (اس بڑھیا کو) ☆ پس اگر غصہ میں ڈالتا ہے اس کو اس کا یہ تو ہم کہ تحقیق میرے پورے نظم کے ساتھ کماتے ہیں ☆ یا (اس کا غصہ اس تو ہم سے ہے) کہ تحقیق جب ارادہ کیا تھا میں اس کے خطبے کا ☆ تو ملمع سازی کی تھی میں اپنے قول میں (مزین کیا تھا میں نے اپنے قول کو) تا کہ کامیاب ہوجائے میرا مقصود (میری حاجت) ☆ پس قسم ہے اس ذات کی جس کے ساتھ چلتے ہیں رفیق (لوگ) طرف ☆ اس کے کعبہ لے کے چلتے ہیں ان کو عمدہ اونٹ ☆ نہیں ہے مکر کرنا پاک دامن عورتوں کیساتھ میری عادتوں میں سے ☆ اور نہیں ہے میرا اشعار (میرا طریقہ) ملمع سازی کرنا اور جھوٹ بولنا

وَلَا يَدِيْ مُذْنَشَأْتُ نِيْطَ بِهَا   اِلَّا مَوَاضِي الْيَرَاعِ وَالْكُتُبِ

Maktaba Tul Ishaat.com

بَلْ فِكْرَتِیْ تَنْظِمُ الْقَلَائِدَ لَا كَفِیْ وَشِعْرِیَ الْمَنْظُوْمُ لَا السُّخُبُ
فَهٰذِهِ الْحِرْفَةُ الْمُشَارُ اِلٰی مَا كُنْتُ اَحْوِیْ بِهَا وَاَجْتَلِبُ
فَأْذَنْ لِشَرْحِیْ كَمَا اَذِنْتَ لَهَا وَلَا تُرَاقِبْ وَاحْكُمْ بِمَا یَجِبُ

قَالَ فَلَمَّا اَحْكَمَ مَا شَادَهٗ وَاَكْمَلَ اِنْشَادَهٗ عَطَفَ الْقَاضِیُ اِلَی الْفَتَاةِ بَعْدَ اَنْ شُغِفَ بِالْاَبْیَاتِ وَقَالَ اَمَا اِنَّهٗ قَدْ ثَبَتَ عِنْدَ جَمِیْعِ الْحُكَّامِ وَوُلَاةِ الْاَحْكَامِ اِنْقِرَاضُ جِیْلِ الْكِرَامِ وَمَیْلُ الْاَیَّامِ اِلَی اللِّئَامِ وَاِنِّیْ لَاَخَالُ بَعْلَكِ صَدُوْقًا فِی الْكَلَامِ بَرِیًّا مِنَ الْمَلَامِ وَهَا هُوَ قَدِ اعْتَرَفَ لَكِ بِالْقَرْضِ وَصَرَّحَ عَنِ الْمَحْضِ وَبَیَّنَ مِصْدَاقَ النَّظْمِ وَتَبَیَّنَ اَنَّهٗ مَعْرُوْقُ الْعَظْمِ وَاِعْنَاتُ الْمُعْذِرِ مَلَامَةٌ وَحَبْسُ الْمُعْسِرِ مَأْثَمَةٌ وَكِتْمَانُ الْفَقْرِ زَهَادَةٌ وَانْتِظَارُ الْفَرَجِ بِالصَّبْرِ عِبَادَةٌ فَارْجِعِیْ اِلٰی خِدْرِكِ وَاعْذُرِیْ اَبَا عُذْرِكِ وَ نَهْنِهِیْ عَنْ غَرْبِكِ وَسَلِّمِیْ لِقَضَاءِ رَبِّكِ ثُمَّ اَنَّهٗ فَرَضَ لَهُمَا فِی الصَّدَقَاتِ حِصَّةً وَنَاوَلَهُمَا مِنْ دَرَاهِمِهَا قُبْضَةً وَقَالَ لَهُمَا تَعَلَّلَا بِهٰذِهِ الْعُلَالَةِ وَتَنَدَّیَا بِهٰذِهِ الْبُلَالَةِ

ترجمہ:۔ اور نہیں ہے میرا ہاتھ جب سے میں پیدا ہوا ہوں کہ چمٹائے گئے ہوں اس کے ساتھ ☆ مگر جاری ہونا قلموں کا اور کتابوں کا ☆ بلکہ میرا فکر پروتا ہے موتیوں کو نہ کہ ☆ میری ہتھیلی اور میرے شعر پروئے جاتے ہیں نہ کہ موتی ☆ پس یہ پیشہ ہے جس کی طرف اشارہ کیا گیا (طرف اس چیز کے) جس کے ساتھ میں جمع کرتا ہون اور کما تا ہوں ☆ پس خوب غور کے ساتھ سن میری وضاحت کو جیسا کہ سنا تو نے اس بڑھیا (کی بات) کو ☆ اور نہ رعایت کر تو اور فیصلہ کر جو واجب ہے ☆

Maktaba Tul Ishaat.com

(راوی) کہتا ہے پس جب مضبوط کرلیا شیخ نے اس چیز کو جس کو اس نے بلند کیا اور پورا کرلیا اپنے شعر پڑھنے کو مائل ہوا قاضی نوجوان عورت کی طرف بعد اس کے کہ عاشق بنادیا گیا تھا بیتوں کے ساتھ اور کہا خبردار تحقیق ثابت ہو چکا ہے جمیع حکام کے ہاں اور احکام کے والیوں کے ہاں شریف جماعت کا ختم ہونا اور زمانے کا مائل ہونا کمینگی کیطرف اور تحقیق میں خیال کرتا ہوں تیرے خاوند کو کہ وہ سچا ہے کلام میں بری ہے ملامت سے اور سنو تحقیق اس نے اعتراف کرلیا ہے تیرے لئے قرضے کا اور تصریح کی ہے خالص بات کی اور بیان کیا ہے نظم کے مصداق کو اور ظاہر ہو چکا ہے تحقیق وہ چوسی ہوئی ہڈی (مفلوک الحال) ہے اور عذر کرنے والے کو مشقت میں ڈالنا ملامت ہے اور تنگ دست کو قید میں ڈالنا گناہ ہے اور فقر کا چھپانا زہد وتقوی ہے اور کشادگی کا انتظار کرنا صبر کے ساتھ عبادت ہے پس لوٹ جا تو اپنے پردہ (گھر) کی طرف اور عذر قبول کر تو اپنے پہلے خاوند کا اور رک تو اپنی تیزی سے اور تسلیم کر تو اپنے رب جل جلالہ کے فیصلے کو پھر تحقیق اس (قاضی) نے مقرر کیا ان دونوں کے لئے صدقات میں سے ایک حصہ اور دی ان دونوں کو صدقات کے دراہم میں سے ایک مٹھی بھر اور کہا ان دونوں کو دل بہلاؤ تم اس تھوڑے سے عطیے کے ساتھ اور سیرابی حاصل کر تم اس تھوڑی سی تری کے ساتھ۔

وَاصْبِرَا عَلٰی کَیْدِ الزَّمَانِ وَکَدِّہٖ فَعَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّأْتِیَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِہٖ فَنَهَضَا وَلِلشَّیْخِ فَرْحَةُ الْمُطْلَقِ مِنَ الْاِسَارِ وَهِزَّةُ الْمُوْسِرِ بَعْدَ الْاِعْسَارِ قَالَ الرَّاوِیُ وَکُنْتُ عَرَفْتُ اَنَّهٗ اَبُوْ زَیْدٍ سَاعَةَ بَزَغَتْ شَمْسُهٗ وَنَزَغَتْ عِرْسُهٗ وَکِدْتُ اُفْصِحُ عَنْ اِفْتِنَانِهٖ وَاِثْمَارِ اَفْنَانِهٖ ثُمَّ اَشْفَقْتُ مِنْ عُثُوْرِ الْقَاضِیْ عَلٰی بُهْتَانِهٖ وَتَزْوِیْقِ لِسَانِهٖ فَلَا یُرٰی عِنْدَ عِرْفَانِهٖ اَنْ یُّرَشِّحَهٗ لِاِحْسَانِهٖ فَاَحْجَمْتُ عَنِ الْقَوْلِ اِحْجَامَ الْمُرْتَابِ وَطَوَیْتُ ذِکْرَهٗ کَطَیِّ السِّجِلِّ لِلْکِتَابِ اِلَّا اَنِّیْ قُلْتُ بَعْدَ مَا فَصَلَ وَوَصَلَ اِلٰی مَا وَصَلَ لَوْ اَنَّ لَنَا

Maktaba Tul Ishaat.com

مَنْ يَّنْطَلِقُ فِيْ اَثَرِهٖ لِاَتَانَا بِفَصِّ خَبَرِهٖ وَبِمَا يُنْشَرُ مِنْ حِبَرِهٖ فَاَتْبَعَهُ الْقَاضِيْ اَحَدَ اُمَنَائِهٖ وَاَمَرَهٗ بِالتَّجَسُّسِ عَنْ اَنْبَائِهٖ فَمَا لَبِثَ اَنْ رَجَعَ مُتَدَهْدِهًا وَقَهْقَرَ مُقَهْقِهًا فَقَالَ لَهُ الْقَاضِيْ مَهْيَمْ يَا اَبَا مَرْيَمَ فَقَالَ لَقَدْ عَايَنْتُ عَجَبًا وَسَمِعْتُ مَا اَنْشَأَ لِيْ طَرَبًا فَقَالَ لَهٗ مَاذَا رَءَيْتَ وَمَا الَّذِيْ اَوْعَيْتَ قَالَ لَمْ يَزَلِ الشَّيْخُ مُذْ خَرَجَ يُصَفِّقُ بِيَدَيْهِ وَيُخَالِفُ بَيْنَ رِجْلَيْهِ وَيُغَرِّدُ بِمِلْاِ شِدْقَيْهِ وَيَقُوْلُ

كِدْتُ اُصْلٰى بِبَلِيَّهْ ... مِنْ وَقَاحٍ شَمَّرِيَّهْ

وَاَزُوْرُ السِّجْنَ لَوْلَا ... حَاكِمُ الْاَسْكَنْدِرِيَّهْ

ترجمہ:۔اور صبر کرو تم زمانہ کے مکر پر اور اس کی مشقت پر پس قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ لائے فتح یا کوئی امر اپنی طرف سے پس وہ دونوں کھڑے ہوئی اور بوڑھے کے لئے خوشی تھی (مثل خوش ہونے) رہائی پانے والے کے قید سے (اور مثل) حرکت کے مالدار کی تنگی کے بعد۔کہا راوی نے اور میں پہچان چکا تھا تحقیق وہ ابوزید سروجی ہے جس وقت چمکا اس کا سورج اور جھگڑ رہی تھی اس کی بیوی اور قریب تھا کہ میں ظاہر کردوں اس کے رنگ برنگ ہونے کو اور اس کی شاخوں کے پھلوں کو۔پھر ڈرا میں قاضی کے مطلع ہونے سے اس کے بہتان پر اور رس کی زبان کی ملمع سازی پر ۔پس نہیں دیکھے گا قاضی اس کے پہچاننے کے وقت یہ کہ لائق سمجھے اس کو اپنے احسان کا پس موخر کی میں نے بات کو (مثل) موخر کرنے شک کرنے والے کے۔اور لپیٹا میں نے اس سروجی کے ذکر کو (مثل) لپیٹنے سجل کے کتاب کو مگر تحقیق کہا میں نے بعد اس کے کہ وہ جدا ہوا اور پہنچ گیا جہاں تک پہنچا کاش کہ ہوتا ہمارے لئے کوئی شخص جو چلتا اس کے نشانات پر البتہ لاتا ہمارے پاس اس کی خبر کی حقیقت اور جس کے ساتھ پھیلایا جائے اس کی منقش چادر سے پس پیچھے بھیجا قاضی نے اپنے امینوں میں سے ایک شخص کو اور حکم دیا اس کو تفتیش کرنے کا اس کی خبروں سے پس نہیں ٹھہرا یہاں تک کہ لوٹا دراں حالیکہ وہ خوش تھا اور پیچھے لوٹا اس حال میں کہ وہ قہقہہ لگانے والا تھا پس کہا

Maktaba Tul Ishaat.com

اس کو قاضی نے کیا بات ہے اے ابا مریم پس کہا اس نے دیکھا میں نے ایک عجیب چیز کو اور دیکھی میں نے وہ چیز جس نے پیدا کیا میرے لئے خوشی کو پس کہا قاضی نے اس کو کیا دیکھا تو نے اور کیا ہے وہ جس کو تو نے یاد کیا کہا اس نے ہمیشہ رہا شیخ جب سے نکلا تالیاں بجاتا اپنے ہاتھوں کیساتھ اور مخالفت کرر ہا تھا وہ اپنے پاؤں کے درمیان (رقص کرر ہا تھا) اور گار ہا تھا اپنے جبڑے بھر کر اور کہتا تھا۔

قریب تھا کہ میں جلادیا جاتا مصیبت کی وجہ سے ☆ بے حیا بے باک عورت کی مدد سے ☆ اور زیارت کرتا میں قید خانہ کی ☆ اگر حاکم اسکندریہ نہ ہوتا ☆

فَضَحِکَ الْقَاضِیُ حَتّٰی هَوَتْ دَنِیَّتُهٗ وَذَوَتْ سَكِیْنَتُهٗ فَلَمَّا فَاءَ اِلَى الْوَقَارِ وَعَقَّبَ الْاِسْتِغْرَابَ بِالْاِسْتِغْفَارِ قَالَ اَللّٰهُمَّ بِحُرْمَةِ عِبَادِکَ الْمُقَرَّبِیْنَ حَرِّمْ حَبْسِیْ عَلَى الْمُتَأَدِّبِیْنَ ثُمَّ قَالَ لِذَالِکَ الْاَمِیْنِ عَلَیَّ بِهٖ فَانْطَلَقَ مُجِدًّا فِیْ طَلَبِهٖ ثُمَّ عَادَ بَعْدَ لَأْیٍ مُخْبِرًا بِنَأْیِهٖ فَقَالَ لَهُ الْقَاضِیُ اَمَا اَنَّهٗ لَوْ حَضَرَ لَكُفِیَ الْحَذَرَ ثُمَّ لَاَوْلَیْتُهٗ مَا هُوَ بِهٖ اَوْلٰى وَلَا رَیْتُهٗ اَنَّ الْاٰخِرَةَ خَیْرٌ لَهٗ مِنَ الْاُوْلٰى قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ فَلَمَّا رَأَیْتُ صَغْوَ الْقَاضِیْ اِلَیْهِ وَفَوْتَ ثَمْرَةِ التَّنْبِیْهِ عَلَیْهِ غَشِیَتْنِیْ نَدَامَةُ الْفَرَزْدَقِ حِیْنَ اَبَانَ النَّوَارَ وَالْكُسَعِیِّ لَمَّا اِسْتَبَانَ النَّهَارُ

ترجمہ:۔ پس ہنسا قاضی یہاںتک کہ گر گئی اس کی ٹوپی اور زائل ہو گیا اس کا وقار پس جب لوٹا وہ وقار کی طرف اور پیچھے کیا ہنسنے کیشدت کو استغفار کے ساتھ کہا اس نے اے اللہ اپنے مقرب بندوں کی حرمت کے وسیلہ سے حرام کر تو میری قید ادیبوں پر پھر کہا اس امین کو اس کو میرے پاس لے آ و پس چلا وہ کوشش کرر ہا تھا اس کی طلب میں پھر لوٹا کچھ دیر بعد دراں حالیکہ خبر دینے والا تھا اسکی دوری کی۔ پس کہا اس کو قاضی نے تحقیق اگر وہ حاضر ہو جاتا البتہ کفایت کیا جاتا خوف سے

Maktaba Tul Ishaat.com

پھر البتہ دیتا میں اس کو وہ چیز کہ وہ اس کے ساتھ زیادہ لائق تھا اور البتہ دیکھتا تو اس کو تحقیق اخری (دوسرا عطیہ) زیادہ بہتر ہے اس کے لئے اولی (پہلے) سے۔

کہا حارث بن ہمام نے پس جب دیکھا میں نے قاضی کے مائل ہونے کو اس کی طرف اور تنبیہ کے ثمر سے کے فوت ہونے کو اس پر تو ڈھانپ لیا مجھ کو فرزدق کی ندامت نے جب جدا کیا اس نے (اپنی بیوی) نوار کو (اور ڈھانپ لیا مجھ کو) کسعی کی ندامت نے جب جدا کیا اس نے (اپنی بیوی) نوار کو (اور ڈھانپ لیا مجھ کو) کسعی کی ندامت کو جب ظاہر ہوا دن۔

تعارف فرزدق

یہ بڑا شاعر تھا جس کا لقب تھا فرزدق۔ نام ہمام بن غالب تمیمی دارمی شرفاء تمیم میں سے ہیں یہ بہت کریہہ المنظر اور بدصورت تھا اس وجہ سے اس کا لقب فرزدق ہے۔ فرز کا معنی ظاہر اور دق کا معنی ہے روٹی کے ٹکڑے یا پیڑے جو تندور میں گرم ہو کر سیاہ ہو جائیں چونکہ یہ بھی سیاہ تھا اس وجہ اس کا لقب ہی فرزدق رکھ دیا گیا۔ یہ عربی النسل ہے عند البعض یہ عجمی ہے۔۔ ان کی شادی ان کی چچازاد بہن مسماۃ نوار سے حضرت ابن زبیرؓ نے کردی تھی جو اپنے حسن و جمال میں یکتا تھی اور بہت زیادہ پاکیزہ سیرت تھی۔ فرزدق اس کے برعکس نہایت بدصورت تھا تو دونوں میں موافقت نہ ہونے کی وجہ سے مسماۃ نوار نے عبید کے ذریعہ طلاق مانگی۔ فرزدق نے حضرت حسینؓ کے سامنے تین طلاقیں دے دیں ایک دن راستے میں نوار فرزدق کو ملی اس کی نیت میں کچھ خلل آیا اور نوار پر دست اندازی کرنی چاہی تو نوار نے کہا کیا کرتا ہے تو مجھے طلاق دے چکا ہے۔ فرزدق نے طلاق سے انکار کیا اور پکڑ کر اس کا بوسہ لیا تو نوار نے کہا کہ دیکھ میں حضرت حسینؓ کو خبر کرتی ہوں وہ تجھ کو سزا دیں گے جس سے وہ نہایت شرمندہ اور خائف ہو کر کہنے لگا۔

ندمت ندامة الکسعی لما غدت منی مطلقة نوار

Maktaba Tul Ishaat.com

تعارف الکسعی

کسعی یہ منسوب ہے یمن کے ایک قبیلے کسع کی طرف ۔ یہ ایک شخص ہے جس کا نام محارب یا عامر بن قیس یا عامر بن حارث ہے ۔ اس نے درخت تبعہ یا نبہ (اس کی کمان نہایت عمدہ ہوتی ہے) کی خوب پرورش کی اور اس درخت سے ایک کمان اور پانچ تیر تیار کئے اور ایک گھاٹ پر بیٹھا جس وقت رات کو نیل گائے پانی پینے آئیں تو اس نے باری باری پانچوں کو تیر مارے ۔ پانچوں تیر چلا ڈالے ۔ اور حقیقت میں تو تیر انہیں پھوڑ کر پتھر پر جا لگتے تھے اور آگ نکلتی تھی لیکن وہ سمجھتا رہا تیر نشانہ پر نہیں بیٹھتے چنانچہ اس غصہ میں آ کر کمان بھی توڑ ڈالی جب اجالا یعنی دن کی روشنی ہوئی تو پانچوں نیل گائیں تیر سے زخمی پڑی ملیں تو شرمندہ ہو کر کہنے لگا ۔

ندمت ندامة لو ان نفسی — تطاوعنی اذا لقطعت خمسی

تبین لی سفاه الرای منی — لعمر ابیک حین کسرت قوسی

(پھر یہ دونوں ندامتہ میں ضرب المثل ہو گئے)

Maktaba Tul Ishaat.com

نواں مقامہ ایک نظر میں

حضرت موسیٰ علیہا السلام کے متعلق مشہور ہے کہ اللہ تعالی نے انہیں فرمایا کہ علم سفر اور مشقتوں میں ہے لوگ بے جا راحت وآرام میں تلاش کرتے ہیں شاید اسی کے پیش نظر مصنف نے یہ مقامہ بلکہ اکثر مقامے سفر ناموں کی صورت میں ذکر کر کے طلباء کی توجہ اس جانب مبذول کرائی ہے کہ حصول علم کے لئے سفر اور مشقتیں ضروری ہیں جیسا کہ قدیم ادب کی کتابوں کلیلہ ودمنہ گلستان سعدی وغیرہ میں بھی یہ اشارات ملتے ہیں۔ علامہ ابن خلدون نے تو مقدمہ میں بڑا زور دے کر ثابت کیا ہے کہ حصول علم سفر اور مشقتوں کے بغیر ناممکن ہے۔

ما احسن قول الامام الشافعی رحمہ اللہ

تغرب عن الاوطان فی طلب العلی وسافر ففی الاسفار خمس فوائد

تفرج هم والكتاب معيشة وعلم وآداب وصحبة ماجد

اردو کے اس محاورہ سفر وسیلہ ظفر میں بھی یہی حقیقت بیان کی گئی ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

المقامہ العاشر الرجبیہ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مصنف نے اس مقامے کو دریائے فرات کے کنارے بغداد سے سو فرسخ دور ے واقع شہر رحبہ مالک بن طوق کی طرف منسوب کیا ہے ہارون الرشید ایک دفعہ اپنے درباریوں کے ہمراہ ساحل فرات کی سیر کو گیا۔ اس جگہ پر رحبہ بن مالک بن طوق نے ایک شہر بسانے کی اجازت چاہی ۔خلیفہ نے نہ صرف اجازت بلکہ افرادی اور مالی امداد بھی مہیا کی شہر جب تعمیر ہو چکا تو خلیفہ نے ٹیکس مانگا جس کے انکار پر خلیفہ اور رحبہ من مالک بن طوق کے درمیان ایک طویل جنگ چھڑ گئی خلیفہ نے اس شہر کی تعمیر پر ٹیکس مانگا تھا شاید اسی مناسبت سے ابوزید سروجی نے اس قاضی سے بچہ دیکھنے کا بھاری ٹیکس وصول کیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Maktaba Tul Ishaat.com

اس مقامہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ابوزید سروجی فطرۃ ایک عظیم شکاری تھا فراڈ اور دھوکہ بازی اس کے مزاج میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی ۔ جہاں بھی اس نے جال لگایا کامیاب و بامراد ہی لوٹا حارث بن ہمام سے تو شاید اس نے وعدہ کیا ہوا تھا

؎ دکھاؤں گا تماشے دی اجازت کر دے زمانہ

رحبہ شہر کا قاضی غیر فطری عمل میں مشہور تھا ابوزید سروجی نے اس کے مطابق ایک جال بنا کر ایک دن بڑھاپے کے روپ ایک خوبرو لڑکے کو لئے روتا پیٹتا قاضی کی عدالت میں آموجود ہوا اور کہنے لگا کہ اس نے میرا جوان لڑکا قتل کر دیا ہے جو اس بڑھاپے میں میرا واحد سہارا تھا

قاضی نے کہا کہ گواہ لاؤ یا لڑکے سے قسم لے لو چنانچہ اس کے پاس گواہ تو تھے نہیں قسم لینے پر آمادہ ہو گیا البتہ یہ شرط لگادی کہ لڑکا اسی کے الفاظ میں قسم اٹھانے کا پابند ہوگا اور قسم کے الفاظ میں لڑکے کے حسن کو اس انداز سے بیان کیا کہ قاضی صاحب دل دے بیٹھے لڑکا بھی ابوزید سروجی کی صحبت میں رہتا تھا اس نے قسم اٹھانے سے انکار کر دیا قاضی کی ہوس بڑھی کہنے لگا سو مثقال کے عوض اسے چھوڑ دیجئے گا ۔ کچھ رقم نقد دی اور بقیہ کو کل پر رکھا بوڑھا نقد وصول کر کے کہنے لگا کہ رقم کی مکمل ادائیگی تک لڑکا میرے ہی قبضہ میں رہے گا ۔

حارث بن ہمام فرصت دیکھ کر رات کو شیخ کی خدمت میں حاضر ہوا اور دونوں کی خوب گپ شپ ہوئی صبح کے تڑکے حارث بن ہمام کو شیخ نے ایک رقعہ دیا جس میں ،، میں نے تیرا مال اور لڑکے نے تیری عقل چھین لی ،، اس طرح کی طنزیں لکھیں آخر میں دلجوئی کے لیے لکھا زیادہ غم ہو تو غم حسینؓ کو یاد کر لینا اور شکار کو جال سمیت لے اڑا ۔

Maktaba Tul Ishaat.com

حَكَى الحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ هَتَفَ بِيْ دَاعِي الشَّوْقِ اِلٰى رَحْبَةِ مَالِكِ بْنِ طَوْقٍ فَلَبَّيْتُهُ مُمْتَطِيًا شِمِلَّةً وَمُنْتَضِيًا عَزْمَةً مُشْمَعِلَّةً فَلَمَّا اَلْقَيْتُ بِهَا الْمَرَاسِيْ وَشَدَدْتُ اَمْرَاسِيْ وَبَرَزْتُ مِنَ الْحَمَّامِ بَعْدَ سَبْتِ رَاْسِيْ رَاَيْتُ غُلَامًا اُفْرِغَ فِيْ قَالِبِ الْجَمَالِ وَاُلْبِسَ مِنَ الْحُسْنِ حُلَّةَ الْكَمَالِ وَقَدِ اعْتَلَقَ شَيْخٌ بِرُدْنِهِ يَدَّعِيْ اَنَّهُ فَتَكَ بِابْنِهِ وَالْغُلَامُ يُنْكِرُ عِرْفَتَهُ وَيُكْبِرُ قِرْفَتَهُ وَالْخِصَامُ بَيْنَهُمَا مُتَطَايِرُ الشَّرَارِ وَالزِّحَامُ عَلَيْهِمَا يَجْمَعُ بَيْنَ الْاَخْيَارِ وَالْاَشْرَارِ اِلٰى اَنْ تَرَاضَيَا بَعْدَ اشْتِطَاطِ اللَّدَدِ بِالتَّنَافُرِ اِلٰى وَالِي الْبَلَدِ وَكَانَ مِمَّنْ يُزَنُّ بِالْهَنَاتِ وَيُغَلِّبُ حُبَّ الْبَنِيْنَ عَلَى الْبَنَاتِ فَاَسْرَعَا اِلٰى نَدْوَتِهِ كَالسُّلَيْكِ فِيْ عَدْوَتِهِ فَلَمَّا حَضَرَاهُ جَدَّدَ الشَّيْخُ دَعْوَاهُ وَاسْتَدْعَى عَدْوَاهُ .

ترجمہ:۔ حکایت کی حارث بن ہمام نے کہا اس نے ندا دی مجھے شوق کے داعی نے رحبہ شہر کی طرف جو کہ مالک بن طوق کا ہے پس میں نے اس (داعی) کو لبیک کہا اس حال میں کہ میں سوار ہونے والا تھا تیز رو اونٹنی پر اور کھینچنے والا تھا پختہ ارادہ کو۔ پس جب ڈالا میں نے اس شہر میں اپنے لنگر کو۔ اور مضبوط باندھ لیا میں نے اپنے خیمے کی رسی کو۔ اور نکلا میں حمام سے اپنے سر کے حلق کروانے کے بعد دیکھا میں نے ایک لڑکے کو جو ڈھالا گیا تھا جمال وخوبصورتی کے سانچے میں اور پہنایا گیا تھا حسن بے کمال کی پوشاک۔ تحقیق پکڑ رکھا تھا شیخ نے اس کی آستین کو (اور بوڑھا) دعوی کر رہا تھا کہ تحقیق اس نے قتل کیا ہے میرے بیٹے کو۔ اور لڑکا انکار کر رہا تھا اس کے پہچاننے کا اور بڑا سمجھ رہا تھا اس کے بہتان کو اور جھگڑا ان دونوں کے درمیان اڑا رہا تھا شعلوں کو۔ اور بھیڑ ان دونوں پر جمع کر رہی تھی شریف لوگوں کو اور شریر لوگوں کو۔ یہاں تک کہ راضی ہوگئے وہ دونوں بعد بڑھ جانے (تیز ہو جانے) لڑائی کے ساتھ چلنے شہر کے بادشاہ کی طرف اور تھا بادشاہ ان

Maktaba Tul Ishaat.com

لوگوں میں سے جو متہم تھے لواطت کے ساتھ اور غالب کرتا تھا لڑکوں کی محبت کو لڑکیوں پر پس جلدی کی ان دونوں نے اس کی مجلس کی طرف مثل سلیک کے (یہ ایک شخص کا نام ہے) اپنی دوڑ میں پس جب حاضر ہوئے وہ دونوں بادشاہ کے پاس تجدید کی شیخ نے اپنے دعوے کی۔ اور چاہا اس (بوڑھے) نے اس بادشاہ کی مدد کو۔

تعارف مالک بن طوق:۔ رحبہ اس جگہ کو کہتے ہیں جو وسیع ہو ہمارے ہاں اس کو چبوترہ کہتے ہیں۔ یہاں مراد فرات کا ایک شہر ہے اس کے اور حلب کے درمیان پانچ دن کی مسافت ہے مالک بن طوق نے اس کو بنوایا ہے (اس کی کنیت ابوکلثوم تھی)

تعارف سلیک:۔ عرب میں چار آدمیوں کی تیز رفتاری ضرب المثل ہے (۱) تابط شرا (۲) شنفری (۳) عمرو بن امیہ (۴) سلیک

یہ سلیک بہت بڑا شاعر گزرا ہے اس کا ایک واقعہ مشہور ہے کہ بنو بکر کے لشکر نے بنو تمیم کی لوٹ مار کا ارادہ کیا سلیک جو بنی تمیم میں سے تھا یہ بنو تمیم کو خبر پہنچانے کے لئے جھپٹا بنی بکر کو یہ معلوم ہوا تو وہ اس کی گرفتاری کے لئے تیز گھوڑے پر سوار ہو کر نکلے لیکن وہ ناکام رہے اور اس کی اس زیادہ مسافت کو تھوڑے عرصہ میں قطع کرنے پر انہوں نے یقین نہ کیا بے خبری کی حالت میں بنو بکر کے لشکر نے بنو تمیم پر چڑھائی کی اور ان کو خوب مارا اور لوٹا۔

فَاسْتَنْطَقَ الْغُلَامَ وَقَدْ فَتَنَهُ بِمَحَاسِنِ غُرَّتِهِ وَطَرَّ عَقْلَهُ بِتَصْفِيْفِ طُرَّتِهِ فَقَالَ اِنَّهَا اَفِيْكَةُ اَفَّاكٍ عَلٰى غَيْرِ سَفَّاكٍ وَ عَضِيْهَةُ مُحْتَالٍ عَلٰى مَنْ لَّيْسَ بِمُغْتَالٍ فَقَالَ الْوَالِيْ لِلشَّيْخِ اِنْ شَهِدَ لَكَ عَدْلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِلَّا فَاسْتَوْفِ مِنْهُ الْيَمِيْنَ فَقَالَ الشَّيْخُ اِنَّهُ جَدَّ لَهُ خَاسِيًا وَاَفَاحَ دَمَهُ خَالِيًا فَاَنّٰى لِيْ شَاهِدٌ وَلَمْ يَكُنْ ثَمَّ مُشَاهِدٌ وَلٰكِنْ وَلِّنِيْ تَلْقِيْنَهُ الْيَمِيْنَ لِيَبِيْنَ لَكَ اَيَصْدُقُ اَمْ يَمِيْنُ فَقَالَ لَهُ اَنْتَ الْمَالِكُ لِذٰلِكَ مَعَ وَجْدِكَ الْمُتَهَالِكِ

Maktaba Tul Ishaat.com

عَلٰی اِبْنِکَ الْهَالِکِ فَقَالَ الشَّیْخُ لِلْغُلَامِ قُلْ وَالَّذِیْ زَیَّنَ الْجِبَاہَ بِالطُّرَرِ وَالْعُیُوْنَ بِالْحَوَرِ وَالْحَوَاجِبَ بِالْبَلَجِ وَالْمَبَاسِمَ بِالْفَلَجِ وَالْجُفُوْنَ بِالسَّقَمِ وَالْاُنُوْفَ بِالشَّمَمِ وَالْخُدُوْدَ بِاللَّهَبِ وَالثُّغُوْرَ بِالشَّنَبِ وَالْبَنَانَ بِالتَّرَفِ وَالْخُصُوْرَ بِالْهَیَفِ اِنَّنِیْ مَا قَتَلْتُ اِبْنَکَ سَهْوًا وَلَا عَمْدًا وَلَا جَعَلْتُ هَامَتَهٗ لِسَیْفِیْ غِمْدًا وَاِلَّا فَرَمَی اللّٰهُ جَفْنِیْ بِالْعَمَشِ وَخَدِّیْ بِالْمَشَقِ وَطُرَّتِیْ بِالْجَلَحِ وَطَلْعِیْ بِالْبَلَحِ وَوَرْدَتِیْ بِالْبَهَارِ وَمِسْکَتِیْ بِالْبُخَارِ وَبَدْرِیْ بِالْمُحَاقِ وَفِضَّتِیْ بِالْاِحْتِرَاقِ وَشُعَاعِیْ بِالْاَظْلَامِ وَدَوَاتِیْ بِالْاَقْلَامِ

ترجمہ:۔ پس بلوایا بادشاہ نے لڑکے کو اور تحقیق فتنہ میں ڈال چکا تھا وہ بادشاہ کو اپنی پیشانی کے حسن کے ساتھ اور لے گیا تھا اس کی عقل کو اپنی زلفوں کے جمنے کے ساتھ۔ پس کہا لڑکے نے تحقیق وہ (بوڑھے کا دعوی) جھوٹ بولنے والے کا ایک جھوٹ ہے ایسے شخص پر جو قتل کرنے کا عادی نہیں اور (وہ بوڑھے کا دعوی) بہتان ہے حیلہ باز کا ایسے شخص پر جو اچانک قتل کرنے والا نہیں۔

پس کہا بادشاہ نے شیخ کو اگر گواہی دیں تیرے لئے دو عادل آدمی مسلمانوں میں سے (تو فبہا) وگرنہ تو اٹھوا اس سے قسم پس کہا شیخ نے تحقیق گرایا اس نے زمین پر اس کو (میرے لڑکے کو) ذلیل کر کے پس بہا دیا اس کے خون کو اس حال میں کہ وہ اکیلا تھا پس کہاں سے ہوگا میرے لئے گواہ حالانکہ وہاں کوئی دیکھنے والا نہیں تھا۔

اور لیکن والی بنا تو مجھے اس لڑکے کو قسم کی تلقین کرنے کا تاکہ ظاہر ہو جائے تیرے لئے کیا سچ کہتا ہے لڑکا یا جھوٹ بول رہا ہے۔ پس کہا بادشاہ نے اس کو تو مالک ہے اس کا باوجود اس کے کہ تیرا غم تجھ کو ہلاک کرنے والا ہے تیرے بیٹے پر جو کہ ہلاک ہو چکا ہے پس کہا شیخ نے لڑکے کو کہہ تو۔ قسم ہے اللہ تعالی کی جس نے مزین کیا پیشانی کو زلفوں کے ساتھ۔ اور آنکھوں کو سیاہی اور سفیدی کے ساتھ۔ اور ابروؤں کو کشادگی کے ساتھ۔ اور دانتوں کو جدائی کے ساتھ اور پلکوں کو

Maktaba Tul Ishaat.com

باریک ہونے کے ساتھ اور ناکوں کو لمبا ہونے کے ساتھ اور رخساروں کو شعلوں کے ساتھ اور دانتوں کو چمکنے کے ساتھ اور پوروں کو نرمی کے ساتھ اور کمروں کو باریکی کے ساتھ۔ تحقیق میں نے نہیں قتل کیا تیرے بیٹے کو سہوا اور نہ عمداً اور نہیں بنایا میں نے اس کی کھوپڑی کو اپنی تلوار کے لئے لئے نیام۔ وگرنہ (اگر میں قسم میں جھوٹا ہوا) پھینکے (بدل دے) اللہ تعالیٰ میری پلکوں کو ضعف (عیب) کے ساتھ اور میرے رخساروں کو چھائیوں کے ساتھ ۔اور میری زلفوں کو گرنے کے ساتھ اور میرے دانتوں کو پیلا (میلا) ہونے کے ساتھ اور میرے گلاب جیسے رخساروں کو زرد ہونے کے ساتھ اور میرے منہ کو بدبو کے ساتھ اور میرے چاند (جیسے چہرے) کو سیاہ ہونے کے ساتھ میرے چاندی جیسے رنگ کو جلنے کے ساتھ۔ اور میرے چہرے کی شعاؤں کو اندھیروں کیساتھ اور میری دوات کو قلموں کے ساتھ۔

فَقَالَ الْغُلَامُ اَلْاِصْطِلَاءَ بِالْبَلِیَّةِ وَلَا الْاِیْلَاءَ بِهٰذِهِ الْاَلِیَّةِ وَ لِانْقِیَادَ بِالْقَوَدِ وَلَا الْحَلْفَ بِمَا لَمْ یُحْلَفْ بِهٖ اَحَدٌ وَاَبَی الشَّیْخُ اِلَّا تَجْرِیْعَهُ الْیَمِیْنَ الَّتِیْ اِخْتَرَعَهَا وَاَمْقَرَلَهٗ جُرَعَهَا وَلَمْ یَزَلِ التَّلَاحِیْ بَیْنَهُمَا یَسْتَعِرُ وَمَحَجَّةَ التَّرَاضِیْ تَعِرُ وَالْغُلَامُ فِیْ ضِمْنِ تَأَبِّیْهِ یَخْلُبُ قَلْبَ الْوَالِیْ بِتَلَوِّیْهِ وَیُطْمِعُهٗ فِیْ اَنْ یُلَبِّیَهٗ اِلٰی اَنْ رَانَ هَوَاهُ عَلٰی قَلْبِهٖ وَاَلَبَّ بِلُبِّهٖ فَسَوَّلَ لَهُ الْوَجْدُ الَّذِیْ تَیَمَّمَهٗ وَالطَّمَعُ الَّذِیْ تَوَهَّمَهٗ اَنْ یُخَلِّصَ الْغُلَامُ وَیَسْتَخْلِصَهٗ وَاَنْ یَّنْقِذَهٗ مِنْ حِبَالَةِ الشَّیْخِ ثُمَّ یَقْتَنِصَهٗ فَقَالَ لِلشَّیْخِ هَلْ لَکَ فِیْمَا هُوَ اَلْیَقُ بِالْاَقْوٰی وَاَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی فَقَالَ اِلَامَ تُشِیْرُ لِاَقْتَفِیْهِ وَلَا اَقِفُ لَکَ فِیْهِ فَقَالَ اَرٰی اَنْ تُقْصِرَ عَنِ الْقِیْلِ وَالْقَالِ وَتَقْتَصِرَ مِنْهُ عَلٰی مِائَةِ مِثْقَالٍ لِاَتَحَمَّلَ مِنْهَا بَعْضًا وَاجْتَنِیَ الْبَاقِیْ لَکَ عُرْضًا

فَقَالَ الشَّیْخُ مَا مِنِّیْ خِلَافٌ فَلَا یَکُنْ لِوَعْدِکَ اِخْلَافٌ فَنَقَدَهٗ

اَلْوَالِيْ عِشْرِيْنَ وَوَزَّعَ عَلٰى وَزَعَتِهٖ تَكْمِلَةَ خَمْسِيْنَ وَرَقَّ ثَوْبُ الْاَصِيْلِ وَانْقَطَعَ لِاَجْلِهٖ صَوْبُ التَّحْصِيْلِ فَقَالَ لَهٗ خُذْ مَارَاجَ وَدَعْ عَنْكَ اللَّجَاجَ وَعَلَيَّ فِيْ غَدٍ اَنْ اَتَوَصَّلَ اِلٰى اَنْ يَّنِضَّ لَكَ الْبَاقِيْ وَيَتَحَصَّلَ ۔

ترجمہ:۔ پس کہا لڑکے نے پسند کرتا ہوں میں مصیبت کو اور نہ قسم کو اس جیسی قسم کیساتھ۔ اور پسند کرتا ہوں میں قصاص کو اور نہیں پسند کرتا میں قسم کو ایسے الفاظ کے ساتھ کہ نہیں قسم اٹھائی ان الفاظ کے ساتھ کسی ایک نے اور انکار کیا شیخ نے مگر یہ کہ گھونٹ گھونٹ کر کے پلائے اس کو قسم (وہ قسم) کہ گھڑا ہے اس کو شیخ نے اور کڑوا بنا دیا (قسم کو) لڑکے کے لئے اس کے پینے کو اور ہمیشہ گالی گلوچ بھڑکتی رہی ان دونوں کے درمیان اور رضامندی کا راستہ مشکل ہو گیا۔

اور لڑکا اپنے انکار کے ضمن میں مائل کر رہا تھا بادشاہ کے دل کو اپنے منکنے کیساتھ۔ اور لالچ دلا رہا تھا اس کو اس بارے میں کہ قبول کرلے وہ اس کو یہاں تک کہ غالب آگئی لڑکے کی خواہش اس کے دل پر۔ اور اڑا دیا اس نے قاضی کی عقل کو پس مزین کیا اس قاضی کے لئے عشق نے (وہ عشق) جس نے اس کو ذلیل کیا اور (مزین کیا اس کے لئے) طمع نے (وہ طمع) جس کا وہ توہم کرتا تھا یہ کہ بری کرائے غلام کو۔ اور خالص اس کو اپنے لئے بنا لے اور یہ کہ چھڑائے گا اس کو بوڑھے کے جال سے پھر خود شکار کرے گا اس کا۔

پس کہا والی نے شیخ کو کیا رغبت ہے تجھ کو اس چیز میں کہ جو زیادہ اقوی ہو اور زیادہ قریب ہو تقوی کے۔ پس کہا شیخ نے کس چیز کی طرف تو اشارہ کر رہا ہے۔ تا کہ اقتداء کروں میں اس کی اور نہ توقف کروں میں تیرے لئے اس میں۔ کہنے لگا قاضی میرا خیال یہ ہے کہ رک جائے تو قیل وقال سے۔ اور اکتفاء کرے تو اس سے سو مثقال پر تا کہ برداشت کروں میں (خود) ان میں سے بعض اور جمع کروں میں باقی تیرے لئے چندے کے ساتھ۔

پس کہا شیخ نے نہیں ہے مجھے کوئی اختلاف پس نہ ہو تیرے وعدے میں کوئی خلاف

Maktaba Tul Ishaat.com

پس نقد دے دیئے والی نے بوڑھے کو بیس مثال اور تقسیم کر دیئے اپنے ماتحت افسروں پر پورے پچاس۔ اور باریک ہونے لگا سورج کا کپڑا اور منقطع ہو گیا اس وجہ سے راستے کا حاصل کرنا پس کہا والی نے شیخ کو لے تو جو کچھ تیار ہو چکا ہے اور چھوڑ تو اپنے آپ سے جھگڑا۔ اور لازم ہے مجھ پر کل میں یہ کہ وسیلہ بنوں میں یہاں تک کہ آسان ہو تیرے لئے باقی اور حاصل ہو جائے۔

فَقَالَ الشَّيْخُ اَقْبَلُ مِنْکَ عَلٰى اَنْ اُلَازِمَهٗ لَيْلَتِيْ وَيَرْعَاهُ اَنْسَانُ مُقْلَتِيْ حَتّٰى اِذَا اَغْفٰى بَعْدَ اِسْفَارِ الصُّبْحِ بِمَا بَقِيَ مِنْ مَالِ الصُّلْحِ تَخَلَّصَتْ قَائِبَةٌ مِنْ قُوْبٍ وَبَرَأَ بَرَاْءَةَ الذِّئْبِ مِنْ دَمِ ابْنِ يَعْقُوْبَ فَقَالَ لَهُ الْوَالِيْ مَا اَرَاکَ سُمْتَ شَطَطًا وَلَا رُمْتَ فُرُطًا قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ فَلَمَّا رَأَيْتُ حُجَجَ الشَّيْخِ کَالْحُجَجِ السُّرَيْجِيَّةِ عَلِمْتُ اَنَّهٗ عَلَمُ السُّرُوْجِيَّةِ فَلَبِثْتُ اِلٰى اَنْ زَهَرَتْ نُجُوْمُ الظَّلَامِ وَانْتَثَرَتْ عُقُوْدُ الزِّحَامِ ثُمَّ قَصَدْتُ فِنَاءَ الْوَالِيْ فَاِذَا الشَّيْخُ لِلْفَتٰى کَالِيْ فَنَشَدْتُهُ اللهَ اَهُوَ اَبُوْ زَيْدٍ فَقَالَ اِيْ وَمُحِلِّ الصَّيْدِ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا الْغُلَامُ الَّذِيْ هَفَتْ لَهُ الْاَحْلَامُ قَالَ فِي النَّسَبِ فَرْخِيْ وَفِي الْمُکْتَسَبِ فَخِّيْ قُلْتُ فَهَلَّا اِکْتَفَيْتَ بِمَحَاسِنِ فِطْرَتِهٖ وَکَفَيْتَ الْوَالِيَ الْاِفْتِتَانَ بِطُرَّتِهٖ

ترجمہ:۔ پس کہا شیخ نے میں قبول کرتا ہوں تجھ سے اس شرط پر کہ بس چمٹا رہوں گا اس کو آج کی رات اور نگرانی کرے گی اس کی میری آنکھ کی پتلی یہاں تک کہ جب پورا کر دے گا صبح روشن ہونے کے بعد اس چیز سے جو باقی ہے صلح کے مال سے تو چھوٹ جائے گا انڈا چوزے سے اور بری ہو جائے مانند بری ہونے بھیڑیے کے ابن یعقوب (یوسف علیہ السلام) کے خون سے پس کہا اسکو والی نے نہیں دیکھتا میں تجھ کو کہ تو نے ارادہ کیا ہو تجاوز کرنے کا اور نہیں قصد کیا تو نے ظلم کرنے کا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

حارث بن ہمام کہتا ہے پس جب دیکھا میں نے شیخ کے دلائل کو مثل دلائل سروجیہ کے تو میں نے جان لیا تحقیق یہ (بھی) سروج کا پہاڑ ہے۔ پس ٹھہرا میں یہاں تک کہ ظاہر ہو گئے (جگمگا اٹھے) رات کے ستارے اور متفرق ہو گئیں بھیڑ کی گر ہیں۔ پھر ارادہ کیا میں نے والی کے صحن کا پس اچانک بوڑھا لڑکے کی نگرانی کرنے والا تھا پس قسم دی میں نے اس کو کیا وہ ابوزید سروجی ہے؟ پس کہا اس نے ہاں قسم ہے اس ذات کی جو شکار کو حلال کرنے والی ہے پس میں نے کہا یہ لڑکا کون ہے؟ کہ اڑ گئی ہیں اس کے لئے عقلیں۔ کہا ابوزید نے نسب میں میرا لڑکا ہے کمانے میں میرا جال ہے۔ میں نے کہا پس کیوں نہ اکتفا کیا تو نے اس کی فطرت کی خوبیوں کے ساتھ اور کیوں نہ کافی سمجھا تو نے والی کو فتنہ میں ڈالنے سے اس کی زلفوں کے ساتھ۔

قولہ دم ابن یعقوب :۔ مراد حضرت یوسف علیہ السلام ہیں اس مثال کی اصل یہ ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے جب آپ کو کنویں میں ڈالا ایک بکرے کو ذبح کر کے حضرت یوسف علیہ السلام کے کرتے کو اس کا خون لگایا اور حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس جھوٹ موٹ روتے ہوئے آئے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے جب بیٹوں کے رونے کی آوازیں سنیں تو آپ پریشان ہو کر گھر سے باہر نکل آئے اور فرمایا کہ اے بیٹو تمہیں کیا ہوا اور میرا یوسف کہاں ہے۔ تو وہ بولے ہم جنگل گئے اور یوسف کو ہم نے اپنے سامان کے پاس چھوڑ دیا تھا تو بھیڑیا یوسف کو کھا گیا اور یہ کرتا خون میں لتھڑا ہوا موجود ہے حضرت یعقوب علیہ السلام نے جب یہ کرتہ دیکھا تو ان کے دل میں شک پیدا ہوا اس لئے کہ کرتے کے کنارے ثابت تھے تو آپ نے فرمایا کہ وہ عجیب بھیڑیا تھا کہ یوسف کو تو کھا گیا کرتے کو پھاڑا تک نہیں پھر آپ نے فرمایا کہ تم جو کہہ رہے ہو یہ غلط ہے بلکہ بات بنا کر لائے ہوئے اور میں خدا [illegible] صابر اور شاکر ہوں

فَقَالَ لَوْلَمْ تَبْرِزْ جَبْهَتَهُ الْسِّيْنَ لَمَا قَنَفَّشْتُ الْخَمْ [illegible] يْنَ ثُمَّ قَالَ بِتِ اللَّيْلَةَ عِنْدِيْ لِنُطْفِيْ نَارَ الْجَوٰى وَنُدِيْلُ الْهَوٰى مِنَ النَّوٰى فَقَدْ اَجْمَعْتُ

Maktaba Tul Ishaat.com

عَلٰی اَنْ اَنْسَلَّ بِسُحْرَۃٍ وَاُصْلٰی قَلْبَ الْوَالِیْ نَارَ حَسْرَۃٍ قَالَ فَقَضَیْتُ اللَّیْلَۃَ مَعَہٗ فِیْ سَمَرٍ اَنَقَ مِنْ حَدِیْقَۃِ زَھْرٍ وَ خَمِیْلَۃِ شَجَرٍ حَتّٰی اِذَا لَاْلَاَ الْاُفُقَ ذَنَبُ السِّرْحَانِ وَاٰنَ اِنْبَلَاجُ الْفَجْرِ وَحَانَ رَکِبَ مَتْنَ الطَّرِیْقِ وَاَذَاقَ الْوَالِیْ عَذَابَ الْحَرِیْقِ وَسَلَّمَ اِلٰی سَاعَۃِ الْفِرَاقِ رُقْعَۃً مُحْکَمَۃَ الْاِلْصَاقِ وَقَالَ اِدْفَعْھَا اِلَی الْوَالِیْ اِذَا سُلِبَ الْقَرَارُ وَتَحَقَّقَ مِنَّا الْفِرَارُ فَفَضَضْتُھَا فِعْلَ الْمُتَمَلِّسِ مِنْ مِثْلِ صَحِیْفَۃِ الْمُتَلَمِّسِ فَاِذَا فِیْھَا مَکْتُوْبٌ .

ترجمہ:۔ پس کہا اس نے اگر نہ ظاہر کرتی اس کی پیشانی مانگ کو البتہ نہ جمع کرتا میں پچاس کو۔ پھر بوڑھا کہنے لگا (حارث بن ہمام کو) رات گزار تو میرے پاس تا کہ بجھائیں ہم سوزش کی آگ کو اور تجدید کریں ہم محبت کی لمبے فراق سے۔ پس تحقیق میں نے پختہ ارادہ کرلیا ہے اس بات کا کہ کھسک جاؤں گا میں صبح سویرے اور جلاؤں گا میں والی کے دل کو حسرت کی آگ کے ساتھ۔

راوی کہتا ہے پس میں نے رات گزاری اس کے ساتھ قصہ گوئی میں جو زیادہ اچھی تھی پھول دار باغ سے اور درختوں کے جمگھٹے سے یہاں تک کہ جب حرکت دی افق کو بھیڑیے کی دم نے اور قریب ہوا صبح کا پھوٹنا اور وقت آگیا سوار ہوگیا سروجی راستے کی پیٹھ پر۔ اور جلایا والی کو جلانے والے عذاب سے اور سپرد کیا میری طرف فراق کے وقت ایک رقعہ جو مضبوط چمٹا ہوا تھا اور کہا دے دینا یہ رقعہ والی کو جب چھین لیا جائے قرار اور ثابت ہو جائے ہم سے فرار پس پھاڑا میں نے اس کو مثل رہائی پانے والے کے فعل کے یعنی مثل صحیفہ متلمس کے پس اچانک اس میں لکھا ہوا تھا۔

تعارف متلمس:۔ یہ شاعر کا نام ہے۔ اس کا قصہ یہ کہ متلمس اور طرفہ یہ دونوں عمرو بن منذر کے پاس گئے عمرو نے ان سے یہ کہا کہ تم میرے بھائی قابوس کی خدمت کرو اور قابوس شکار اور لہو ولعب میں بہت مبتلا تھا اور یہ دونوں شاہ حیرہ اور عمرو بن ہند کے مصاحب ہو گئے ایک دن قابوس

Maktaba Tul Ishaat.com

نے مجلس شراب آراستہ کی اور یہ دونوں صبح سے شام تک موجود رہے اور یہ دونوں اس تک نہ پہنچ سکے طرفہ کو غصہ آیا اور اس نے ایک قصیدہ عمرو بن منذر اور قابوس کی ہجو میں لکھا۔ عمرو تو پہلے ہی اس سے کینہ رکھتا تھا اور عمرو بہت بدخلق اور بد کردار تھا اور یہ لوگ چند دنوں تک اسی حالت میں رہے اور اپنے اوقات کو گزارتے رہے۔

ایک دن اس نے طرفہ اور متلمس شاعر سے یہ کہا کہ تم کو اپنے بال بچوں کا شوق تو بہت ہوگا اور وطن سے جدا ہوئے تمہیں عرصہ ہو گیا ہے اس کے جواب میں طرفہ اور متلمس نے کہا ہاں دل تو بہت چاہتا ہے بادشاہ نے کہا میں عامل بحرین کو خط لکھتا ہوں اور یہ خط اس کے حوالے کرنا تو تم خوب انعامات پاؤ گے اور میں نے تمہارے لئے بہت کچھ لکھ دیا ہے۔ وہ دونوں خوشی خوشی چل دیئے خط میں یہ مضمون لکھا تھا جب یہ دونوں تیرے پاس پہنچیں تو ان کو مار دینا مگر متلمس شاعر جو بہت بوڑھا تجربہ کار تھا اس نے اپنے صحیفہ کو راستے میں کھول کر پڑھا اور اس کے مضمون کو پڑھ کر خط پھاڑ دیا اور ملک شام چلا گیا۔ لیکن طرفہ شاعر جو نوجوان تھا اس نے متلمس شاعر کے کہنے کو نہ مان کر اپنے خط کو نہ کھولا اور نہ پڑھا جب وہ اپنے صحیفہ کو لے کر وہاں پہنچا تو اس کو قتل کر دیا گیا۔ اس کے بعد متلمس کی مثل بدنامی میں عرب میں مشہور ہو گئی۔

قُلْ لِوَالٍ غَادَرْتُهُ بَعْدَ بَيْنِي	سَادِمًا نَادِمًا يَعَضُّ الْيَدَيْنِ
سَلَبَ الشَّيْخُ مَالَهُ وَفَتَاهُ	لُبَّهُ فَاصْطَلَى لَظَى حَسْرَتَيْنِ
جَادَ بِالْعَيْنِ حِيْنَ اَعْمٰى هَوَاهُ	عَيْنَهُ فَانْثَنٰى بِلَا عَيْنَيْنِ
خَفِّضِ الْحُزْنَ يَا مُعَنّٰى فَمَا يُجْدِىْ	طِلَابُ الْاٰثَارِ مِنْ بَعْدِ عَيْنٍ
وَلَئِنْ جَلَّ مَا عَرَاكَ كَمَا جَلَّ	لَدَى الْمُسْلِمِيْنَ رُزْءُ الْحُسَيْنِ
فَقَدِ اعْتَضْتَ مِنْهُ فَهْمًا وَحَزْمًا	وَاللَّبِيْبُ الْاَرِيْبُ يَبْغِىْ ذَيْنِ
فَاغْضِ مِنْ بَعْدِهَا الْمَطَامِعَ وَاعْلَمْ	اَنَّ صَيْدَ الظِّبَاءِ لَيْسَ بِهَيْنٍ

Maktaba Tul Ishaat.com

أَلَا وَلَا كُلُّ طَائِرٍ يَلِجُ الْفَخْ وَلَوْ كَانَ مُحْدَقًا بِاللُّجَيْنِ

وَلَكَمْ مَنْ سَعٰى لِيَصْطَادَ فَاصْطِ يدَ وَلَمْ يَلْقَ غَيْرَ خُفَّيْ حُنَيْنِ

فَتَبَصَّرْ وَلَا تَشِمْ كُلَّ بَرْقٍ رُبَّ بَرْقٍ فِيهِ صَوَاعِقُ حَيْنِ

وَاغْضُضِ الطَّرْفَ تَسْتَرِحْ مِنْ غَرَامٍ تَكْتَسِيْ فِيهِ ثَوْبَ ذُلٍّ وَشَيْنِ

فَبَلَاءُ الْفَتٰى اتِّبَاعُ هَوَى النَّفْ سِ وَبَذْرُ الْهَوٰى طُمُوْحُ الْعَيْنِ

قَالَ الرَّاوِيْ فَمَزَّقْتُ رُقْعَتَهٗ شَذَرَ مَذَرَ وَلَمْ اُبَلْ اَعَذَلَ اَمْ عَذَرَ

ترجمہ:۔ کہ تو والی کو چھوڑا میں نے اس کو اپنی جدائی کے بعد ☆ غمگین پریشان ہاتھوں کو کاٹنے والا ☆ چھین لیا شیخ نے اس کے مال کو اور اس کے جوان نے اس کی عقل کو پس وہ جل رہا ہے ☆ دو حسرتوں کی آگ میں ☆ سخاوت کی والی نے سونے کے ساتھ جس وقت اندھا کر دیا اس کے عشق نے ☆ اس کی آنکھ کو پس وہ پھر رہا ہے بغیر عینین (آنکھوں) کے ☆ غم کو ہلکا کرائے پریشانی میں پڑنے والے پس نہیں فائدہ دیتا ☆ نشانات کو تلاش کرنا اصل چیز کے بعد ☆ اور البتہ اگر بڑا ہے غم جو تجھ کو پیش آیا جیسا کہ بڑی ہے ☆ مسلمانوں کے ہاں حسینؓ کی مصیبت۔

پس تحقیق عوض میں لیا تو نے اس سے سمجھ اور تجربہ ☆ اور ذہین آدمی تلاش کرتا ہے انہی دو چیزوں کو ☆ پس نافرمانی کر تو اس کے بعد حرصوں کی ☆ اور جان لے تو تحقیق ہرنی کا شکار آسان نہیں ☆ نہ یہ ضروری ہے کہ ہر پرندہ داخل ہو جائے جال میں ☆ اگرچہ وہ جال بنایا گیا ہو چاندی کے ساتھ ☆ اور البتہ بہت دفعہ جو شخص کوشش کرتا ہے شکار کرنے کی پس وہ خود شکار ہو جاتا ہے ☆ اور نہیں لیتا سوائے حنین کے دو موزوں کے ☆ پس تو صاحب بصیرت ہو اور نہ نظر اٹھا ہر بجلی کی طرف ☆ بہت سی بجلیاں ان میں کڑک ہوتی ہے ہلاکت کی ☆ اور جھکا تو آنکھ کو اور آرام کر تو عشق سے (ایسا عشق کہ) ☆ پہنتا ہے تو اس میں ذلت اور عیب کا کپڑا ☆ پس جوان کی مصیبت نفس کی خواہش کی اتباع کرنا ہے ☆ اور خواہش کی جڑ بیج نظر کا پھنکنا ہے (بدنظری کرنا) ☆

Maktaba Tul Ishaat.com

راوی کہتا ہے پس ٹکڑے ٹکڑے کردیا میں نے اس کے رقعے کو ریزہ ریزہ کر کے اور نہیں پرواہ کی میں نے کہ وہ ملامت کریگا یا معذور سمجھے گا۔

قولہ خفی حنین: ۔ یہ ضرب المثل ہے۔ حنین ایک بوڑھے کا نام ہے جو حیرہ کا رہنے والا تھا اور چالاکی اور ذہانت میں مشہور تھا اس کا واقعہ اس طرح ہے کہ ایک اعرابی حنین کی دوکان پر موزہ خریدنے کے لئے گیا بھاؤ میں جھگڑا ہوا اور اس نے خریدنے سے انکار کردیا اس پر حنین ناراض ہو گیا اور بدلہ لینے کی تدبیر سوچی نچانچہ راستہ میں ایک موزہ ڈال دیا اور کچھ فاصلے پر دوسرا اعرابی جب ادھر سے گزرا اس نے حنین کے موزے یاد کے کے کہا اگر دوسرا مل جاتا تو میں اس کو لے لیتا آگے چل کر جب دوسرا نظر آیا تو اونٹ وہیں چھوڑ کر پہلے موزے کو اٹھانے کے لیے آیا اتنے میں حنین کو موقع مل گیا اور چپکے سے اس کا اونٹ لے کر چل دیا وطن پہنچ کر جب لوگوں نے دریافت کیا کہ تم سفر سے کیا لائے ہو تو اس نے کہا بخفی حنین یعنی میں حنین کے دو موزے لایا ہوں اس کے بعد سے یہ مثل مشہور ہو گیا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

دسواں مقامہ ایک نظر میں

اس مقامہ میں مصنف نے ایک دلچسپ کہانی تلمیحات ومحاورات سے مرصع سنا کر طلباء عربی ادب کو بہت سی نصائح کی ہیں

خَفِّضِ الْحُزْنَ یَا مُعَنّٰی فَمَا یُجْدِیْ طِلَابُ الْاٰثَارِ مِنْ بَعْدِ عَیْنٍ

کہ کوئی مصیبت آ جائے تو اتنا پریشان نہ ہو کہ دوسرے کاموں کے لئے ہمت ہار بیٹھے۔

وَلَئِنْ جَلَّ مَاعَرَاکَ کَمَا جَلَّ لَدَی الْمُسْلِمِیْنَ رُزْءُ الْحُسَیْنِ

میں رنج وغم کا علاج بتلایا کہ بوقت مصیبت سابقہ کسی بڑی مصیبت کو سامنے رکھا جائے تو غم کافور ہو جاتا ہے

فَقَدْ اِعْتَضْتَ مِنْهُ فَهْمًا وَحَزْمًا وَالْلَبِیْبُ الْاَرِیْبُ یَبْغِیْ ذَیْنِ

کہ مصائب وآلام میں فوائد بھی ہیں کہ بہت سے عبر وتجربات حاصل ہوتے ہیں

(۴) آخر میں فتبصر ولا تشم کل برق الخ

تینوں شعروں کو ایک بار پھر پڑھیے کتنے موثر انداز میں مصنف نے حفاظت نظر کی نصیحت کی ہے میرے عزیز طلباء کرام نظروں کی حفاظت طلباء کیلئے بہت ہی ضروری ہے کیونکہ اس میں کوتاہی سے حافظہ میں کمی واقع ہوتی ہے جسمانی صحت بھی کافی متاثر ہوتی ہے کما قال ابو الطیب

ء وینال من حوبائه

میرے عزیز طلبا بدنظری شیطان کا ایک تیر فواحشات کی پہلی منزل اور اکثر گناہوں کی بنیاد ہے اس کا بہترین علاج یعلم خائنة الاعین و ما تخفی الصدور کا استحضار ہے۔

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین

والصلوة والسلام علی احب خلقه سید المرسلین

کما یحب ربنا ویرضی عدد ما یحب ربنا ویرضی .

Maktaba Tul Ishaat.com